الحمد للہ کہ کتاب مستطاب تلمع طلاب دفتر مسائل فقہیہ قانون عد شرعیہ مسمے
قدوری
ترجمہ اردو
از اہتمام احقر الانام محمد عبد الاحد عفا عنہ الصمد بار اول در سنہ ۱۸۹۸ عیسوی
۶۸۲۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد باری تعالیٰ شانہ

ہو اللہ الذی لا الٰہ الا ہو عالم الغیب و الشہادۃ ہو الرحمن الرحیم ۝ ہو اللہ الذی لا الٰہ الا ہو الملک القدوس السلام المؤمن المہیمن العزیز الجبار المتکبر سبحٰن اللہ عما یشرکون ۝ ہو اللہ الخالق الباری المصور لہ الاسماء الحسنیٰ یسبح لہ ما فی السمٰوٰت والارض و ہو العزیز الحکیم ۝

نعت فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالےٰ۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم وما ارسلناک الا رحمۃ للعٰلمین انسان کی کیا مجال ہے جو حمد و نعت مین قلم اُٹھائے یا کوئی حرف زبان پر لائے بیچ یہ شعر

خلافِ حمد و نعت اَولیٰ ست برخاکِ ادب خفتن پسجدہ ہی توان کردن درود ہی توان گفتن

امابعد فقیر حقیر بندۂ ناچیز محمد عبد العزیز متخلص بہ جلیل عفا اللہ عنہ فرخ آبادی ناظرین مسائل جلیلہ کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ حق تعالےٰ نے میرے قلب تیرہ و تار مین القا فرمایا کہ بہت سے علماے نامدار و فضلاے کامگار نے کتب عربیہ و فارسیہ کا ترجمہ کرکے اپنے واسطے ذخیرۂ بخشش بہم پونہچایا ہے تو بھی مجھ سے امیدوار

ب معتبر کا ترجمہ کرکے جس سے عوام الناس مومنین اردو خوانوں کو نفع پہونچے لہذا
سے شوق پیدا ہوئی اور غور کیا تو معلوم ہوا کہ اکثر عمدہ اور ضروری کتابوں کا
کا ہے مگر ایک کتاب مختصر **قدوری** مصنفہ امام اجل ابو الحسن بن احمد بن
ی رحمۃ اللہ علیہ کی کہ معتبر و مستند اور قدیم کتاب ہے کہ جس کے حوالے
غیرہ میں پائے جاتے ہیں اور نیز اکثر مدارس میں داخل درس ہے اور
ے اردو زبان میں اسکا ترجمہ بھی نہ دیکھا گیا نہ سنا گیا ہاں فارسی زبان
بل زاہر زین الصالحین صاحب نے اس کتاب کا عمدگی کے ساتھ ترجمہ کیا ہے
ہی طرح کہہ سکتے ہیں مگر بوجہ فارسی ہونے کے عام فہم نہیں ہے اور غلط بھی چھپا
مکا ترجمہ اردو میں کیا جائے تو مناسب معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ کتاب فقہ میں
ہمارے دین کے قانون کا حصہ اول ہے اور انتظام ظاہری اسکے متعلق ہے
حصے کا نام تصوف ہے کہ وہ انتظام باطنی سے تعلق رکھتا ہے اس حصہ
بندی کرنے والے بظاہر کم معلوم ہوتے ہیں اور حصہ اولی کی پابندی
ے اکثر ہیں پس اس کتاب کے ترجمہ کرنے سے یقین ہے کہ بہتوں کو فائدہ
تھ ہی اسکے اپنی بے علمی اور کم ہمتی نے حافظ صاحب کا شعر یاد دلایا **شعر**
ا و من خراب کجا + ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا + اسکے ساتھ ہی جلال
طرف سے دلمیں ڈالا گیا کہ کیوں تو ناامید ہوتا ہے سعی تیری طرف سے
م ہماری طرف سے غرض میں آمادہ ہو گیا اور یہ بھی خیال آیا کہ اس کار خیر
ے نیکی ہوگی اور زبان کا ذکر الہی سے بند رہنا برا ہے **شعر** قابل سوختن ست گر نکند یاد ترا
برگ خزانی ست بکام بے تو + اب حق تعالی سے دعا کرتا ہوں **شعر**
دار رحمت ساز جانم را + کلید مخزن اسرار دل گردان زبانم را + اور نام اس کا
قدوری رکھا گیا امید کہ حق تعالی اس سے تمام مومنین کو نفع پہونچائے

اور سب کو عمل خیر کی توفیق عطا فرمائے اور مولوی محمد عبد الاحد صاحب مالک مہتمم مطبع مجتبائی دہلی کو بھی دارین مین باآبرو رکھے کہ جنھون نے اپنے صَرف سے اس ترجمے کو اپنی عالی ہمتی کے ساتھ طبع کیا۔ اور مین نے اسکا حق ترجمہ مولوی صاحب موصوف کو دیدیا۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔ ابواب کی وہی ترتیب رکھی گئی ہے جیسا کہ اصل قدوری مین ہے۔

کتاب الطہارات

طہارت کے مسائل

قولہ تعالے۔ یا ایہا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین (اے ایمان لانے والو جب کھڑے ہو تم واسطے نماز کے پس دھو ڈالو منھ اپنے اور ہاتھ اپنے کہنیون تک اور مسح کرو سرون اپنے پر اور پانون اپنے ٹخنون تک) مسئلہ وضو مین کے چیزین فرض ہین چار کئے عضو دھونے کے اور مسح کے۔ مین دھونے کے اور ایک مسح کا لیکن جو دھونے کے ہین وہ یہ ہین ایک منھ دوسرے ہاتھ کہنیون تک تیسرے پانون ٹخنون تک۔ مسح فقط سر کا۔ مسئلہ منھ کی حد کہان تک ہے۔ پیشانی کے بال نکلنے کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک۔ مسئلہ مسح سر کا کتنی مقدار کرنا چاہیے ساتھ اندازہ موے پیشانی کے کہ چوتھائی سر ہوتا ہے۔ اس واسطے کہ روایت کیا مغیرہ پسر شعبہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُترے ایک قوم کی زمین مین پس استنجا کیا اور وضو کیا اور مسح کیا سر کا بمقدار موے پیشانی کے اور اپنے موزے پر بھی۔ مسئلہ بال پیشانی کے کون سے ہین۔ وہ بال کہ منھ جن کے چہرے کی طرف ہین وہی مقدار پیشانی کے بالون کی ہے۔ اسکا اندازہ چوتھائی سر ہے۔ مسئلہ وضو مین کے چیزین سنت ہین۔ اول دونون ہاتھ کا دھونا دوسرے خدا کا نام لینا تیسرے مسواک کرنا چوتھے کلی کرنا پانچوین ناک مین پانی ڈالنا چھٹے دونون کانون کا مسح کرنا ساتوین ڈاڑھی کا خلال کرنا امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک آٹھوین انگلیون کا خلال کرنا نوین ہر عضو کا تین بار دھونا۔ مسئلہ وضو مین کے چیزین مستحب ہین۔ پانچ ہین ایک نیت کرنا دوسرے تمام سر کا مسح کرنا تیسرے ترتیب کو نگاہ رکھنا

چوتھے داہنی طرف سے شروع کرنا پانچوین اعضا کا پَدر پَے دھونا۔ مسئلہ وضو توڑنے والی
کون سی چیزین ہین جو شے آگے یا پیچھے سے نکلے اُس سے وضو ٹوٹتا ہے آگے سے نکلنے والی
چیزین ہین۔ ایک پیشاب دوسرے منی تیسرے مذی چوتھے ودی پانچوین سنگریزہ
چھٹے کیڑا اور خون استحاضہ وغیرہ کہ جو عورتون کو آتا ہے۔ پیچھے سے توڑنے والی یہ ہین ایک
پا خانہ دوسرے کیڑا تیسرے سنگریزہ وغیرہ اور ان سب چیزون سے بھی وضو ٹوٹتا ہے۔ ایک
بیہوشی دوسرے دیوانگی تیسرے خواب گران اور ان چارسے بھی وضو ٹوٹتا ہے خون
بہتا ہوا اور پیپ اور زرد آب اور قے منھ بھر کر۔ چوتھے ہنسنا ساتھ قہقہے کے اُس نماز مین کہ
جسمین سجدہ اور رکوع ہو۔ مسئلہ جنابت کے غسل مین کے چیزین فرض ہین ــ تین چیزین
اول کلی کرنا دوسرے ناک مین پانی ڈالنا تیسرے تمام بدن پر پانی بہانا امام مالکؒ
کے نزدیک یہ تین اور چوتھے بدن کا ملنا۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک دو چیزین فرض ہین ایک
نیت کرنا دوسرے تمام عضوونکا دھونا۔ مسئلہ غسل جنابت موافق سنّت کے کیونکر ہے
کہ غسل کرنے والا اُس طرح غسل کرے۔ پہلے اپنے دونون ہاتھ دھوے پھر اندام نہانی
پھر اگر کوئی نجاست بدن پر لگی ہو اُسکو دور کرے پھر وضو کرے جیسے نماز کے واسطے
کرتا ہے پھر تین بار پانی اپنے سر اور جسم سے بہائے اگر بلندی پر کھڑا ہو کر نہائے تو پاؤن
کو بھی وضو کے ساتھ دھولے اور اگر وہ جگہ پست ہو تو غسل کے بعد دھوئے۔ مسئلہ
غسل جنابت مین عورتون کو بال کھولنا واجب ہین یا نہین۔ اگر بالون کی جڑون مین پانی
پہنچا سکتی ہین تو بالون کا کھولنا واجب نہین ہے اور اگر نہین پہنچا سکتی ہین تو کھولین۔
مسئلہ سب غسل کئے طرح کے ہین۔ چار فرض چار سنت ایک مستحب اور ایک واجب چار
غسل جو فرض ہین یہ ہین۔ اول منی کو دکر نکلے خواب یا بیداری مین دوسرے جمع ہونا دو
ختنون کا گو منی نہ نکلے تیسرے پاک ہونا حیض سے چوتھے پاک ہونا نفاس سے۔ چار مسنون
ہین ایک غسل جمعہ کا دوسرے دونون عید دن کا تیسرے عرفے کے دن کا چوتھے

له یعنی [illegible]

احرام باندھنے کے وقت کا۔ وہ غسل حج واجب ہے مردے کا غسل ہے اور مستحب غسل وہ ہے
کہ لڑکا جس سال مین بالغ ہو جائے۔ یا کافر مسلمان ہو۔ مذی اور ودی کے نکلنے سے
غسل واجب ہوتا ہے یا نہین۔ غسل واجب نہین ہے وضو واجب ہوتا ہے مسئلہ پانی سب کے
طرح کے ہین دو طرح کے ہین ایک مطلق پانی دوسرے مقید۔ مطلق پانی وہ ہے جیسے پانی
مینہ کا اور دریاؤن کا اور چشمون کا اور کنوون کا۔ اور پانی مقید وہ ہے کہ جیسے گھاس کو یا
اور کسی چیز کو نچوڑین اور اُس سے پانی نکلے جیسے درخت کے پتون کا پانی اور تر میوون کا
پانی ایسے ہی باقلے کا پانی اور سرکہ اور گاجر کا پانی اور نشاستہ گھلا ہوا اور دودھ یہ سب پانی
مقید ہین ان سب پانیون سے وضو جائز نہین ہے اگر نجاست کسی جگہ لگی ہو تو اُن سے
دھونا جائز ہے اور مطلق پانی سے وضو وغیرہ جائز ہے۔ مسئلہ اگر پاک پانی مین اشنان
اور صابون اور زعفران ملی ہو تو اُس سے وضو جائز ہے یا نہین جائز ہے۔ جاننا چاہیے کہ
خاص کر پانی کی تین صفتین ہین۔ ایک رنگ دوسرے مزہ تیسرے بُو اگر ان تین صفتون
سے کسی شی پاک ملجانے سے یا ایک جگہ دیر تک ٹھہرنے سے دو صفتین بدل جاوین اور ایک باقی
رہے تو اُس سے وضو کرنا جائز نہین ہے۔ اور اگر دو صفتین برقرار رہین اور ایک بدل جائے
تو وضو جائز ہے یہ قاعدہ اکثر یہ ہے۔ مسئلہ جو پانی ٹھہرا ہوا ہو اور اُس مین کوئی نجاست گرے
تو اُس جگہ اور اُس پانی سے وضو جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے خواہ وہ پانی تھوڑا ہو یا بہت
ہو بشرطیکہ دہ دردہ سے کم ہو اور جاری نہو اسواسطے کہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
نگاہ رکھنا چاہیئے پانی کو نجاست سے جیسا کہ کہا پیشاب نہ کرے تم مین سے کوئی شخص ٹھیرے
ہوئے پانی مین اور نہ غسل جنابت سے اور حدیث دوسری۔ جب بیدار ہو تم مین سے کوئی
شخص تو ہاتھ نہ ڈالے پانی کے برتن مین جبتک تین بار نہ دھوئے نہین معلوم کہ رات
کو ہاتھ تمہارے کہان رہے ہے مسئلہ اگر جاری پانی مین نجاست گرے تو اُس سے
وضو کرنا جائز ہے یا نہین۔ اگر اثر نجاست کا ظاہر نہو جائز ہے کیونکہ اُس پانی مین نجاست

ٹھہری ہیں۔ مسئلہ اگر بڑے حوض میں ایک طرف کوئی نجاست گرے تو دوسری
طرف وضو جائز ہے یا نہیں۔ تو غور کریں پانی کو ایک طرف جنبش دینے سے دوسری
طرف جنبش ہوتی ہے تو جائز نہیں اور اگر نہیں ہوتی ہے تو دوسری طرف جائز ہے
کہ وضو کرے اسواسطے کہ ظاہر ہے کہ نجاست دوسری طرف نہیں پونہچی۔ ف اسکو
آب کثیر کہتے ہیں فقہا نے اسکی مقدار دہ در دہ مقرر کی ہے۔ مسئلہ وہ جانور کہ جن میں
بہتا ہوا خون نہیں ہے اور پانی میں بھی نہیں رہتے جیسے کہ مچھر اور مکھی اور بھڑ اور بچھو پانی میں
مرجائیں تو پانی خراب ہوتا ہے یا نہیں۔ خراب نہیں ہوتا۔ مسئلہ ایسے ہی وہ
جانور کہ پانی میں رہتے ہیں جیسے کہ مچھلی اور مینڈک اور کچھوا اور کیکڑا اگر پانی میں مرجائیں
تو پانی ناپاک ہوتا ہے یا نہیں۔ ناپاک نہیں ہوتا۔ مسئلہ پانی مستعمل کونسا ہے وہ پانی ہے کہ جس سے
وضو کرکے حدث دور کیا ہو یا بوجہ جنابت کے غسل کیا ہو وہ پانی مستعمل ہے۔ مسئلہ
مستعمل پانی کا کیا حکم ہے۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک حکم اسکا مانند نجاست خفیفہ کے
ہے۔ اور امام محمدؒ کے نزدیک پاک ہے۔ پاک کرنے والا نہیں ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ
کے نزدیک حکم اسکا مانند نجاست غلیظہ کے ہے یعنے مانند خون اور پیپ اور شراب
کے ہے اگر خون وغیرہ اور جو کچھ غلیظہ ہے اگر اس سے کوئی نجاست مقدار درم سے
زیادہ کپڑے پر لگ جائے تو بقول اجماع مانع نماز ہے ایسے ہی اگر پانی مستعمل مقدار درم
سے زیادہ کپڑے پر لگ جائے تو نزدیک ابوحنیفہؒ کے مانع نماز ہے اور امام ابو یوسفؒ
کے نزدیک حکم اسکا مانند نجاست خفیفہ کے ہے نجاست خفیفہ کیا ہے جیسے پیشاب
ان چوپاؤں کا کہ جنکا گوشت حلال ہے اگر کپڑے پر لگ کر حد سے گذر جائے یعنے چوتھائی
کپڑے تک پونہچ جائے تو مانع جواز نماز ہے اور حکم آب مستعمل کا بھی اسی طرح ہے کہ اگر
چوتھائی کپڑا تر ہوا ہو تو جواز نماز کا مانع نہیں ہے اگر اس سے زیادہ تر ہوا ہو تو اس کپڑے سے
نماز پڑھنی جائز نہیں لیکن امام محمدؒ کے نزدیک پاک ہے پاک کرنے والا نہیں ہے

یعنے فی نفسہ پاک ہے اور وضو اس سے جائز نہین ۔مسئلہ سب کھالین دباغت کرنے
سے پاک ہوجاتی ہین یا نہین ۔ پاک ہوجاتی ہین مگر سوٗر اور آدمی کی کھال پاک نہین
ہوتی ہے سوٗر کی بوجہ پلیدی کے اور آدمی کی بوجہ بزرگی کے ۔مسئلہ بال اور ہڈی
مردار کی پاک ہے یا نہین ہمارے علماء کے نزدیک جب تک کوئی آلایش یا خون وغیرہ
نہ لگا ہو پاک ہے ۔مسئلہ اگر کنوئین مین کوئی نجاست گر پڑے تو کیا کرنا چاہیے
پہلے اُس نجس چیز کو نکالین پھر تمام پانی نکالین ۔مسئلہ اگر کنوئین مین چوہا یا چڑیا یا مثل
مرے کتنے ڈول کھینچنا چاہیے ۔ بیس سے تیس تک ۔ اگر کسی کنوئین مین آدمی یا سوٗر
یا بکری گر کر مرجائے تو تمام پانی نکالا جاوے گا ۔مسئلہ اگر کنوئین مین کبوتر یا مرغی یا
بلی مرجائے تو کتنے ڈول نکالین ۔ چالیس سے ساٹھ تک نکالین ۔ اگر دو چوہے مرین تو امام
ابوحنیفہؒ اور ابویوسفؒ کے نزدیک بیس سے تیس تک اور امام محمدؒ کے نزدیک چالیس سے
ساٹھ تک اگر تین چوہے کنوئین مین گرین تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک چالیس سے لیکر ساٹھ
تک نکالین ۔ اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک اُسی طرح بیس ڈول سے تیس تک کھینچے ۔
اگر چار چوہے مرین یہی حکم ہوگا ۔ اور اگر پانچ چوہے گرین تو باتفاق چالیس سے ساٹھ
ڈول تک نکالین ۔ اور اگر چھ یا سات یا آٹھ یا نو گرین یہی حکم ہوگا ۔ اور جو دس گرین تو ایک
بکری کا حکم ہوگا یعنی تمام پانی اُس کنوئین کا نکالا جاوے گا ۔مسئلہ اگر کسی کنوئین مین
کوئی جانور گر کر پھول جائے یا پھٹ جائے تو کل پانی کنوئین کا نکالا جاوے گا ۔مسئلہ
ڈولون کی گنتی شرط ہے یا نہین ۔ ہمارے تینون علماء کے نزدیک شرط نہین ہے
اور امام زفرؒ کے نزدیک شرط ہے ۔ اگر ایک ڈول ایسا کھینچین کہ جس مین
بیس ڈول پانی سمائے تو تینون امامون کے نزدیک جائز ہے ۔ اور اُسکو
حساب مین بیس ڈول قرار دین گے ۔ اور امام زفرؒ کے نزدیک وہ ایک ڈول ہے ۔ اور
اُنیس ۱۹ ویسے ہی اور کھینچین گے جب کنواں پاک ہوگا ۔مسئلہ اگر کنوئین کا سوت کھلا ہے

ور اس مین کوئی نجاست گرے اور پانی جسقدر نکالین اُسی قدر پھر آجاے تو کیا کرین اور
پانی کس طرح نکالین - جاننا چاہیے کہ اس باب مین بہت سے قول ہین - امام ابو حنیفہ کے
تین قول ہین - پہلا قول یہ کہ سَو ڈول نکالین - دوسرا قول یہ کہ دو سَو ڈول نکالین تیسرا
قول یہ کہ تمام پانی کھینچین لیکن تصریح نہین ہے کہ کیونکر کھینچین - اور امام ابو یوسف کے بھی
چند قول ہین - پہلا قول یہ کہ جنکو پانی کا اندازہ ہو اُن کے حکم پر نکالین - دوسرا قول یہ
کہ برابر اُس کنوئین کے ایک گڑھا پانی کی درازی اور کنوئین کی چوڑائی کے برابر کھودین اور پانی
نکال نکال کر اُس گڑھے مین ڈالتے جائین جتنا کہ وہ گڑھا بھر جائے تب جانے کہ کنوان پاک
ہوا - امام محمد کے دو قول ہین - پہلا قول یہ کہ دو سَو ڈول سے ڈھائی سَو تک - دوسرا قول
ڈھائی سَو ڈول سے تین سَو تک - مسئلہ - اگر کسی کنوئین مین سے کوئی مرغی یا چوہا نکلے اور نہین
معلوم ہے کہ کب گرا ہے تو کُل رات دن کی نماز پھیرین - اگر لوگون نے اُس پانی سے وضو کیا
ہے اور کپڑے دھوئے ہین اور وہ مرغی اور چوہا پھولا پھٹا نہین ہے تو ایک رات دن
کی پھیرین اور اگر پھول گیا ہے اور پھٹ گیا ہے تو تین رات دن کی - اور جو کپڑا دھویا
ہے اُسکو پھر دوبارہ دھووین یہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہے اور امام ابو یوسف اور امام محمد
کے نزدیک نماز نہ پھیرین جب تک اُنکو نہ معلوم ہو کہ کب گرا ہے - مسئلہ - سب جھوٹھے
کئے طرح کے ہین - چار طرح کے - اول پاک دوسرا پلید تیسرا مکروہ - چوتھا مشکوک - جھوٹھا
آدمی کا اور اُس جانور کا کہ جسکا گوشت کھانا حلال ہے پاک ہے - جھوٹھا کتے اور سُور کا اور جنگلی
درندون کا پلید ہے جھوٹھا مرغی کوچہ گرد اور بلی کا اور اُن جانورون کا جو گھرون مین رہتے
ہین جیسے سانپ اور چوہا اور مثل اُن کے مکروہ ہے - جھوٹھا گدھے اور خچر کا مشکوک ہے
مسئلہ - اگر کسی شخص کے پاس پانی مشکوک ہے اور مٹی پاک اور سواے اُس پانی کے
اور پانی نہین ہے تو کیا کرے - وضو بھی کرے اور تیمم بھی کرے - پہلے وضو کرے یا تیمم تینون
علماء کے نزدیک اُسکو اختیار ہے جو چاہے سو کرے لیکن امام زفر کے نزدیک پہلے وضو کرے پھر تیمم

باب التیمم

تیمم کے مسائل

تیمم کرنا خاص کسکو جائز ہے۔ اُس مسافر کو جسکو پانی نہ ملے یا وہ شخص کہ شہر کے باہر گیا اور پانی مین اور اُس مین ایک میل کا فاصلہ ہو یا اُس سے زیادہ ہو تیمم کرنا جائز ہے۔ یا کوئی بیمار ہو اور خوف کرے کہ اگر وضو کرونگا تو مرض بڑھجائے گا جائز ہے کہ تیمم کرے۔ ایسے ہی اگر جنازہ حاضر ہو اور ولی اُسکا غیر ہو یا عیدگاہ مین نماز کے واسطے گیا ہو اور خوف کرے کہ وضو کرنے تک نماز جاتی رہے گی تیمم کرنا جائز ہے۔ مسئلہ تیمم کے واسطے کئے ضربین ہین دو۔ ایک منھ پر۔ دوسرے ہاتھون پر کہنیون تک۔ مسئلہ تیمم حدث و جنابت مین یکسان ہے یا نہین سو دونون مین یکسان ہے۔ مسئلہ تیمم کرنا کس کس چیز سے جائز ہے۔ جو کچھ زمین کی جنس سے ہو جیسے پتھر اور ڈھیلا اور خاک و ریگ اور چونا اور ہرتال اور جو کچھ ان کے مانند ہو نزدیک امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے جائز ہے اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک جائز نہین ہے مگر دو چیز سے ایک خاک دوسرے ریگ پاک سے اور امام شافعیؒ کے نزدیک سوائے خاک پاک کے اور کسی چیز سے جائز نہین ہے۔ اور جو چیز گلانے سے گل جائے مثل سونے اور چاندی اور تانبے اور پیتل اور رانگ وغیرہ کے کسی سے تیمم جائز نہین ہے مسئلہ نیت تیمم مین کیا ہے اور وضو مین کیا ہے۔ تیمم مین فرض ہے اور وضو مین مستحب ہے علمائے ثلثہ کے نزدیک۔ اور امام زفرؒ کے نزدیک دونون مین مستحب ہے۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک دونون جگہ فرض ہے مسئلہ تیمم کس چیز سے ٹوٹتا ہے۔ جس سے وضو ٹوٹتا ہے۔ ایک چیز تیمم کو زیادہ توڑتی ہے یعنے پانی کا ملنا اور اُسپر قادر ہونا مسئلہ ناپاک مٹی سے تیمم کرنا جائز ہے یا نہین۔ نہین جائز ہے۔ مسئلہ تیمم مین دو ضربین ہین ایک کو چہرے پر مسح کرے اور دوسری ضرب کو ہاتھو نپر کہنیون تک مسح کرے۔ مسئلہ اگر پانی ملنے کی اُمید ہو تو مستحب ہے کہ نماز آخر وقت مین پڑھے اگر پانی ملگیا وضو کرے ورنہ تیمم کرے۔ مسئلہ ایک تیمم سے جسقدر فرض و

نفل جاہین ادا کر سکتے ہین یا نہین ہمارے علماء کے نزدیک کر سکتے ہین لیکن امام شافعیؒ کے
نزدیک فقط ایک فرض ادا کر سکتے ہین اور نفل جسقدر چاہین ادا کرین - مسئلہ اگر کسی
شخص کو نماز کا وقت تنگ ہو گیا ہے اور وہ وضو کر سکتا ہے تو اسکو تیمم کرنا جائز ہے یا
نہین - جائز نہین ہے چاہیے کہ وضو کرے اور نماز پڑھے اگر وقت پائے ادا پڑھے ورنہ
قضا کرے مسئلہ اگر ایسے ہی جمعہ کی نماز کا وقت تنگ ہووے اور خوف کرے کہ اگر وضو
کیا جائے تو نماز جاتی رہے گی تیمم کرے یا نہ کرے - جائز نہین ہے بلکہ وضو کرے اگر نماز
جمعہ کی ملے تو ادا کرے اور جو نہ ملے تو ظہر پڑھے مسئلہ اگر کوئی مسافر اپنے اسباب مین پانی
رکھ کر بھول جائے اور تیمم کرکے نماز پڑھے پھر اسکو یاد آیا کہ اسباب مین پانی ہے
تو امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک نماز نہ پھیرے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اعادہ
کرے - مسئلہ خاص کر تیمم کرنے والے کو پانی کا تلاش کرنا شرط ہے یا نہین - ہمارے علماء
کے نزدیک اگر اسکے گمان مین پانی قریب نہین تو تلاش شرط نہین ہے مگر کوئی علامت مانند
سبزہ اور درختون کے اور جو کچھ ان کے مانند دیکھے اور جانے کہ پانی قریب ہے تو تلاش کرے
اور امام شافعیؒ کے نزدیک شرط ہے اگرچہ کوئی علامت دیکھے یا نہ دیکھے - ایک میل داہنے
اور ایک میل بائین اور اسی طرح آگے پیچھے تلاش کرے مسئلہ - اگر دو رفیق سفر مین ہین
ان مین سے ایک کے پاس پانی ہے اور دوسرے کے پاس نہین ہے تو اسکو کہ جو پانی نہین
رکھتا ہے تیمم کرنا قبل اس کے کہ جس کے پاس پانی ہے طلب کرے جائز ہے یا نہین
جائز نہین ہے بلکہ اس سے پانی طلب کرے اگر دیدے تو وضو کرے اور جو نہ دے
تو تیمم کرے - لیکن اگر اس سے پانی مانگا اور اس نے نہ دیا پھر تیمم سے نماز پڑھے بعد اسکے دوسرا
رفیق پانی دینے لگا تو نماز کا اعادہ کرے یا نہ کرے نہ کرے لیکن اگر اس سے نہین مانگا اور
تیمم کیا اور نماز پڑھی پھر اسکے بعد وہ رفیق پانی دینے لگا تو اس صورت مین نماز پھیرے

باب المسح علی الخفین

موزون پر مسح کے مسائل

مسح موزے کا فرض ہے یا سنت یا جائز۔ مسح موزے کا بسنت جائز ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے ثابت ہوا ہے۔ اس حدث کے واسطے کہ جو واجب کرنیوالا ہے وضو کا نہ واجب
کرنے والا غسل کا جبکہ موزہ پہن کر وضو کامل پر حدث ہوا ہو۔ مسئلہ مقیم کو کتنے رات دن
موزون پر مسح جائز ہے اور مسافر کو کتنے رات دن۔ مقیم کو ایک رات دن۔ مسافر کو تین رات
دن مدت مسح کی کب تمام ہوتی ہے۔ حدث کے وقت سے حدث کے وقت تک یعنے
مثلاً ایک شخص نے صبح کی نماز کے وقت وضو کیا اور پھر چاشت کے وقت اسکو حدث ہوا
تو دوسرے روز چاشت کے وقت مسح باطل ہوگا۔ مسئلہ مسح موزی کے اوپر کرنا چاہیے
یا نیچے۔ ہمارے علماء کے نزدیک فقط اوپر۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک دونون جانب مسح
کے انگلیون سے کرنا چاہیے۔ تین ثابت انگلیون سے اگر تین سے کم ہوگا تو جائز نہین ہے۔
مسئلہ پھٹے ہوے موزے پر مسح کرنا جائز ہے یا نہین۔ اگر پھٹن تین انگشت خرد سے کم ہے تو جائز
ہے۔ اگر تین انگشت یا اس سے زیادہ ہے تو جائز نہین ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک اگر کوئی
سوراخ سوئی کی نوک کے برابر ہوں جائز نہین ہے۔ اور امام مالکؒ کے نزدیک جب تک
موزہ پہنکر راہ چل سکتا ہے جائز ہے۔ جنبی کو موزے پر مسح کرنا جائز نہین ہے مسئلہ کونسی
چیز موزی کے مسح کو توڑتی ہے۔ جو چیز وضو کو توڑتی ہے۔ تین چیزین اور بھی مسح کو توڑتی ہین
ایک پھٹن موزی کی۔ دوسرے موزی کو پاؤن مین سے نکالنا۔ تیسرے مدت کا تمام ہونا جب
مدت تمام ہووے۔ ہمارے علماء کے نزدیک اگر وضو رکھتا ہو فقط پاؤن کو دھووے ورنہ
از سر نو کرے۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک اگرچہ وضو رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو از سر نو کرے۔
مسئلہ اگر کسی مقیم نے مسح کیا اور پھر مسافر ہوا تو مسح کو کس طرح تمام کرے۔ اگر ایک رات دن
گذر گیا ہو از سر نو کرے اور نہ گذرا ہو تو تین رات دن پورے کرے۔ مسئلہ۔ اگر کسی مسافر
نے مسح کیا اور پھر مقیم ہوا تو کیا کرے۔ اگر ایک رات دن گذر گیا ہو تو از سر نو مسح کرے اور
اگر نہین گذرا ہے تو ایک رات دن پورا کرے مسئلہ جرموق جو ایک جوتا موزے پر پہنتے ہین جو

تمام قدم کو مع کسی قدر ساق کے ڈھنک لیتا ہے اُس پر مسح جائز ہے۔ مسئلہ جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے یا نہیں۔ یہ مسئلہ چار طرح کا ہے۔ ایک یہ کہ جراب سخت بنی ہوئی ہو اور مجلد یا منعل ہو باتفاق جائز ہے۔ دوسرے یہ کہ سخت نہ بنی ہو اور مجلد یا منعل بھی نہ ہو باتفاق جائز نہیں ہے۔ تیسری وجہ میں اختلاف ہے جیسے سخت بنی ہو اور مجلد اور منعل نہ ہو تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز ہے۔ چوتھے صرف مجلد یا منعل ہو اُس پر بھی باتفاق جائز ہے۔ ف مجلد اُسکو کہتے ہیں جس پر ہر طرف چمڑا لگا ہوا ہو اور منعل وہ کہ صرف نیچے تلے پر چمڑا لگا ہوا ہو۔ مسئلہ مسح کرنا پگڑی پر اور ٹوپی پر اور گھونگھٹ پر اور دستانہ پر جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے۔ مسئلہ زخم پر جو پٹی باندھی جاتی ہے اُس پر مسح کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اگرچہ بے وضو باندھی ہو۔ مسئلہ اگر وہ پٹی کپڑے کی زخم سے گر پڑے مسح باطل ہوگا یا نہیں۔ اگر زخم اچھا ہوگیا ہو تو باطل ہو جائے گا اور اچھا نہیں ہوا ہے تو باطل نہیں ہوگا۔ مسئلہ موزے کے مسح میں اور جبیرہ یعنی پٹی کے مسح میں کئی فرق ہیں۔ ایک یہ کہ موزے کے مسح کی مدت مقرر اور جبیرہ کے مسح کی مدت مقرر نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ اگر موزہ بے وضو پہنا ہو تو اُس پر مسح کرنا جائز نہیں ہے اور اگر جبیرہ بے وضو باندھا ہے تو جائز ہے۔ تیسرے یہ کہ اگر موزہ پاؤں سے نکل جائے تو مسح باطل ہو جائے گا اور اگر جبیرہ بغیر اچھے ہونے کے کھل کر گر پڑے تو مسح باطل نہ ہوگا۔

باب الحیض

حیض کے مسائل

کمتر مدت حیض کی کئی دن اور زیادہ مدت حیض کی کئی دن ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک کم مدت تین روز ہیں اور زیادہ مدت دس روز اور امام شافعیؒ کے نزدیک کم مدت ایک روز اور زیادہ مدت پندرہ روز۔ اور امام مالکؒ کے نزدیک کم مدت ایک ساعت اور زیادہ مدت کی کوئی حد نہیں۔ مسئلہ خون حیض کے لون کیا کیا ہیں یعنی رنگ۔ عورت حیض کی حالت میں جو سُرخی اور سبزی اور سیاہی اور زردی جو کچھ دیکھے وہ سب حیض ہیں جب تک سفیدی خالص نہ دیکھے۔ جب سفیدی خالص دیکھے پاک ہوئی

مسئلہ سیاہی حیض سے ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک اول یا آخر مین سیاہی بھی
حیض ہے۔ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اگر اول کے دنون مین سیاہی دیکھے حیض نہوگا اور
اگر آخر مین دیکھے تو حیض ہے۔ مسئلہ حیض کے احکام کتنے ہین۔ آٹھ ہین۔ ایک یہ کہ نماز
کو ساقط کرے دوسرے یہ کہ روزہ کو موقوف کرے لیکن نماز کی قضا نہ کرے اور روزہ کی
قضا کرے تیسرے یہ کہ خاوند اس سے نزدیکی نہ کرے چوتھے یہ کہ خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے
پانچوین یہ کہ مسجد مین نہ آوے چھٹے یہ کہ قرآن مجید نہ پڑھے ساتوین یہ کہ کلام اللہ کو بے غلاف
نہ چھووے آٹھوین یہ کہ اگر خاوند اسکا طلاق دیدیوے تو تین حیض اسکی عدت مین گذرے
مسئلہ حائضہ اور جنب کو قرآن مجید پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے۔ مسئلہ
بے وضو کو قرآن مجید چھونا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر بے غلاف کے اور جولی کو بھی
مس کر سکتا ہے مگر قرآن مجید مین سلی نہو۔ مسئلہ اگر کسی کا دس روز سے پہلے حیض کا
خون موقوف ہو تو اسکے خاوند کو اسکے ساتھ نزدیکی کرنا جائز نہین ہے تا وقتیکہ اوسپر ایک
نماز کا وقت نگذر جائے یا غسل نہ کرے۔ مسئلہ اگر دس روز پورے ہوئے ہون تو خاوند
کو پہلے اسکے کہ وہ غسل کرے اور ایک وقت نماز کا اوسپر گذرے نزدیکی کرنا جائز ہے یا نہین
ہمارے تینون علماء کے نزدیک جائز ہے۔ اور امام زفرؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک جائز نہین
ہے جب تک غسل نہ کرے۔ مسئلہ اگر حیض کی حالت مین طہر واقع ہو تو کیا حکم ہے
ایام حیض یعنے دس یوم کے اندر اگر دو خونون کے بیچ مین طہر واقع ہو تو وہ طہر دم جاری کے
حکم مین ہوگا یعنے ایام طہر اور ایام دمین محیطین کا مجموعہ اگر دس دن سے زیادہ نہو تو طہر بھی مثل
دم جاری کے ہوگا۔ مسئلہ کمتر مدت پاکی کی کسقدر ہے اور زیادہ مدت کسقدر۔ کمتر مدت
پاکی کی پندرہ روز ہین اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ مسئلہ کون کونسا خون استحاضہ کا ہے
پانچ خون استحاضہ کے ہین۔ ایک وہ جو نو برس کی عمر سے پہلے آئے دوسرے جو تین روز سے
کم آئے تیسرے وہ جو دس روز سے زیادہ آئے چوتھے وہ جو حمل کی حالت مین آئے

پانچویں وہ جو بعد ولادت چالیس روز سے زیادہ آئے۔ یہ پانچوں خون نماز روزے کے مانع نہیں اور انکا خاوند اُس سے وطی بھی کر سکتا ہے۔ مسئلہ اگر کسی عورت کو دس روز سے زیادہ خون آئے اور وہ عورت عادت مقرر رکھتی ہے تو اسی عادت کی طرف رجوع کرے۔ اور اگر عادت نہیں رکھتی ہے تو اسکو دس روز حیض کے ہون گے اور باقی استحاضہ کے۔ مسئلہ اگر کوئی عورت بالغ ہوئی اور ساتھ بلوغ کے خون بھی جاری ہوا اور تھمتا نہیں ہے تو اُسکا کیا حکم ہے۔ ہر مہینے کے دس روز حیض میں محسوب ہون گے باقی استحاضہ مین۔ مسئلہ وہ عورت کہ مستحاضہ ہو اور وہ مرد کہ جسکا بول جاری ہو یا خون و منی بہتی ہو تو کیا کرے۔ ہر وقت کی نماز کے واسطے وضو کرے ہمارے علماء کے نزدیک۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک ہر فرض نماز کے واسطے اُسکو وضو کرنا چاہیے۔ مسئلہ صاحبِ عذر ایک وضو سے فرض و نفل کسقدر پڑھ سکتے ہین۔ ہمارے علماء کے نزدیک وقت رہنے تک جسقدر چاہین پڑھ سکتے ہین۔ امام شافعیؒ کے نزدیک فرض ایک اور نفل جسقدر چاہین پڑھ سکتے ہین اور امام مالکؒ کے نزدیک فقط ایک فرض اور ایک نفل پڑھ سکتے ہین۔ مسئلہ وضو صاحبِ عذر کا کب باطل ہوتا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک وقت کے نکلنے پر دوسرے وقت کے آنے پر اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک وقت خارج ہونے اور داخل ہونے دونون سے باطل ہوتا ہے۔ اور امام زفرؒ کے نزدیک وقت کے داخل ہونے سے باطل ہوتا ہے نہ خارج ہونے سے۔ فائدہ اس مسئلہ کا اس طرح ظاہر ہوتا ہے مثلاً اگر صاحبِ عذر نے صبح کی نماز وضو کر کے پڑھی تو نماز چاشت بھی اُس وضو سے پڑھ سکتا ہے یا نہین۔ ہمارے علماء کے نزدیک نہین پڑھ سکتا ہے اسواسطے کہ خروج وقت سے وضو اُسکا جا چکا ہے اور امام زفرؒ کے نزدیک پڑھ سکتا ہے اسواسطے کہ ان کے نزدیک وقت کے داخل ہونے سے وضو اُسکا باطل ہوگا اور ابھی دخول نہین پایا ہے پڑھ سکتا ہے۔ اور ایسے ہی اگر کوئی صاحبِ عذر نماز چاشت کا وضو کرے تو ظہر کی نماز اُس وضو سے پڑھ سکتا ہے

یا نہین۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک پڑھ سکتا ہے۔ اور امام زفرؒ کے نزدیک نہین پڑھ سکتا ہے اور یہی قول امام ابو یوسفؒ کا بھی ہے۔ مسئلہ۔ نفاس کس خون کو کہتے ہین۔ وہ خون ہے جو لڑکا پیدا ہونے کے بعد دیکھا جائے۔ اور وہ خون جو بچہ پیدا ہونے مین یا اُس سے پہلے دیکھا جائے استحاضہ ہے۔ مسئلہ کم مدت نفاس کی کسقدر اور زیادہ مدت کسقدر ہے۔ کم کی کوئی حد مقرر نہین ہے اور زیادہ مدت ہمارے علماء کے نزدیک چالیس روز ہین۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک کم کی کوئی مدت نہین اور زیادہ مدت ساٹھ روز ہین اور امام مالکؒ کے نزدیک ستر روز۔ مسئلہ اگر کسی عورت کے دو بچے جڑوان پیدا ہون تو نفاس کا شروع ہونا پہلے بچے سے مانا جائے گا یا پچھلے سے امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک پہلے بچے سے اور امام محمدؒ اور امام زفرؒ کے نزدیک دوسرے بچے سے۔

باب الانجاس

نجاست کے مسائل

نماز پڑھنے والے کو کے چیزین پاک چاہئین۔ تین چیزین۔ ایک جسم کا پاک ہونا دوسرے کپڑے کا تیسرے جگہ کا۔ مسئلہ۔ نجاست کے دھونے کے واسطے کون سا پانی ہونا چاہیے آب مطلق ہو یا آب مقید۔ پانی مطلق سے بالاجماع جائز ہے لیکن پانی مقید سے امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک پاک کرنا جائز ہے۔ اور امام محمدؒ اور امام زفرؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک جائز نہین ہے مسئلہ۔ اگر موزے پر کوئی نجاست لگ جائے تو پونچھ دینے سے پاک ہوگا یا دھونے سے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اگر تر ہو تو دھونے سے اور اگر خشک ہو تو ملنے سے اور امام محمدؒ کے نزدیک خشک و تر دھونے ہی سے پاک ہوگا۔ مسئلہ منی پاک ہے یا پلید۔ ہمارے علماء کے نزدیک پلید ہے۔ اگر تر ہو تو دھونی چاہیے اگر خشک ہو تو ہاتھ سے مَلکر پاک کرنا چاہیے اور امام محمدؒ اور امام زفرؒ کے نزدیک جب تک

دہو ڈالی جائے پاک نہو گی مسئلہ اگر کوئی نجاست آئینہ یا تلوار پر ہو تو کل پونچھنے سے پاک
ہو گی یا دہونے سے۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک مل دینے سے پاک
ہو گی اور امام محمدؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک دہونے سے مسئلہ اگر زمین پر کوئی نجاست
پڑی ہو اور دہوپ سے خشک ہو جائے یہانتک کہ نجاست کا اثر ظاہر نہو تو اُس زمین
پر نماز پڑھنا اور اُس سے تیمم کرنا جائز ہے یا نہیں۔ علمائے ثلثہ کے نزدیک نماز پڑھنا جائز ہے
اور تیمم کرنا جائز نہین اور امام زفرؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک دونون چیزین جائز نہین اور
امام مالکؒ کے نزدیک دونون چیزین جائز ہین۔ مسئلہ اگر نجاست غلیظہ کپڑے وغیرہ کو
لگ جائے مثل خون اور پیپ اور شراب کے اور جو کچھ ان کے مانند ہو اُسکی مقدار کسقدر
ہے کہ جو مانع نماز ہے۔ اگر ایک درم یا اُس سے کم ہے تو مانع نماز نہین ہے۔ اگر ایک درم سے
زیادہ ہے تو جائز نہین ہے کہ اُس کپڑے سے نماز پڑھے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک اگر کُتی
چھینٹین سوئی کی نوک کے برابر پڑی ہون تو بھی جائز نہین ہے مسئلہ اگر نجاست خفیفہ
مثل پیشاب اُن جانورون کے کہ جنکے گوشت کھائے جاتے ہین کپڑے پر پڑ جائے تو کس
مقدار سے نماز جائز ہے۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اگر کپڑا چہارم سے
کم بھرا ہے تو مانع صلوٰۃ نہین ہے اگر چہارم آلودہ ہو گیا ہے تو مانع نماز ہے۔ اور امام محمدؒ
کے نزدیک اگر کل کپڑا تر ہو جائے تو بھی نماز جائز ہے۔ مسئلہ نجاست کا پاک کرنا کے
طرح پر ہے۔ دو طرح پر۔ ایک یہ کہ جو نجاست دکھائی دیتی ہے اُسکا عین یعنی جیسے کہ خون
وغیرہ۔ دوسرے وہ کہ اُسکا جسم معلوم نہو جیسے پیشاب یا آب مستعمل لیکن وہ کہ جسکا عین معلوم
ہوتا ہے اسقدر دہویا جائے کہ نشان اُسکا جاتا رہے اگر داغ کا کھونا دشوار ہو تو معاف
ہے دوسرے وہ کہ دکھائی نہ دے اُسکو اسقدر دہونا چاہیے کہ دہونے والے کی قلب کو اطمینان
ہو جائے پاک ہے مسئلہ استنجا کیا ہے۔ سنت موکدہ ہے۔ اور استنجا کس چیز سے
جائز ہے۔ پتھر سے اور ڈھیلے سے اور جو ان کے مانند ہو مسئلہ اگر نجاست مخرج سے

تجاوز کرے تو اسکا ازالہ نہیں ہوسکتا مگر پانی کے دھونے سے اور یہ قول امام محمدؒ کا ہے اور امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جملہ مائعات یعنی ہر رقیق چیز سے ہونا جائز ہے کہ اُن سے نجاست کو زائل کر سکیں مسئلہ۔ استنجے میں ڈھیلوں کا شمار شرط ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک شرط نہیں ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک شرط ہے۔ مسئلہ استنجا کے طرح پر ہے۔ چھ طرح پر۔ ایک فرض دوسرا واجب تیسرا سنت چوتھا مستحب پانچوان مکروہ چھٹا بدعت۔ فرض وہ ہے کہ ناپاکی علاوہ مخرج کے ایک درم سے زیادہ بدن کو لگی ہو۔ واجب وہ ہے جو ایک درم کے برابر ہو۔ سنت وہ ہے جو ایک درم سے کم ہو۔ مستحب وہ ہے کہ ناپاکی نے مخرج سے تجاوز نہ کیا ہو تو مخرج کو صاف کرے اور پانی سے دھووے۔ اور مکروہ ہے سیدھے ہاتھ سے استنجا کرنا اور کھانے کی چیز سے مثل نمک وغیرہ کے ڈھیلے کے۔ اور بدعت وہ ہے کہ کوئی چیز لگی نہو اور دھوئے۔

کتاب الصلوٰۃ۔ باب اوقات الصلوٰۃ

نماز اور اُس کے وقتوں کے مسائل

اول وقت نماز صبح کا کونسا ہے اور آخر وقت کیا ہے۔ اول وقت صبح صادق کے صبح ہونے سے اور آخر وقت آفتاب کے نکلنے تک۔ مسئلہ۔ ظہر کی نماز کا اول وقت کونسا ہے۔ جب سورج ڈھلے۔ آخر وقت کہان تک ہے۔ سایۂ اصلی کے سوا ہر چیز کے سایہ کے دوچند ہونے تک۔ امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک سوائے سایۂ اصلی کے ہر چیز کے ایک چند سایہ ہونے تک مسئلہ۔ عصر کی نماز کا اول وقت کیا ہے اور آخر وقت کہان تک ہے۔ اول وقت ظہر کے وقت کا تمام ہونا اور آخر وقت آفتاب کے غروب ہونے تک مسئلہ مغرب کی نماز کا اول وقت کب سے ہے اور آخر وقت کہان تک ہے۔ اول وقت آفتاب کے غروب ہونے کے بعد اور آخر وقت شفق چھپنے تک۔ مسئلہ شفق کیا چیز ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک وہ سفیدی ہے

اُ جو بعد سرخی کے ظاہر ہوتی ہے اور بقول صاحبین کے وہ سُرخی ہے جو بعد غروب آفتاب ظاہر ہوتی ہے اسی پر فتویٰ ہے مسئلہ اول وقت عشار کی نماز کا کیا ہے اور آخر وقت کیا ہے اول وقت شفق کے چھپنے سے آخر وقت صبح صادق کے نکلنے تک ۔ مسئلہ وتر کا وقت کیا ہے ۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک وقت وتر کا اور عشار کی نماز کا ایک ہی ہے لیکن بوجہ فضیلت کے پہلے فرض پڑھے اور بعد سنت اور بعد اُسکے وتر پڑھے ۔ امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک وتر کا وقت نہین ہوتا جب تک عشار کی نماز نہ پڑھ لے ۔ فائدہ اس مسئلہ کا یون ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص نے عشار کی نماز پڑھی اور وتر مین تاخیر کی اور پھر آخر شب مین اُس نے وتر پڑھی اور اُسکو معلوم ہوا کہ عشار کی نماز بے وضو پڑھی ہے تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک عشار ہی کی نماز کا ہی اعادہ کرنا چاہیے ۔ اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک وتر اور عشار کی نماز دونون کو پھیرے ۔ مسئلہ وتر کا آخر وقت کہان تک ہے ۔ صبح صادق ہونے تک مسئلہ صبح کی نماز مین مستحب کیا ہے ۔ نماز روشنی مین پڑھے ۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک تاریکی مین پڑھے اور ایسے ہی ظہر کی نماز مین بھی مستحب ہے کہ موسم گرما مین تاخیر کرے اور موسم سرما مین جلدی اور عصر کی نماز مین دھوپ کے زرد ہونے سے پہلے تک اور مغرب کی نماز مین جلدی کرنا اور عشار کی نماز مین تہائی رات گذرنے تک مسئلہ وتر مین مستحب کیا ہے ۔ جو شخص آخر شب مین نماز پڑھنا دوست رکھتا ہے وہ آخر شب مین پڑھے اور جو شخص پچھلی رات مین اُٹھنے پر قادر نہو وہ اول وقت وتر پڑھے اور سو رہے ۔

باب الاذان

اذان کے مسائل

اذان کیا چیز ہے ۔ خاص پانچ نمازون کے واسطے اور جمعہ کے واسطے سنت ہے اور سوا ان کے اور نمازون کے واسطے سنت نہین ہے جیسے نماز جنازہ اور نماز عیدین اور نماز کسوف خسوف ۔ مسئلہ اذان کی صفت کیا ہے ۔ جیسی معروف ہے مسئلہ

اذان مین ترجیع ہے یا نہین ہمارے علما کے نزدیک ترجیع نہیں [illegible]
ترجیع ہے۔ ترجیع کیا چیز ہے۔ شہادتین کو مکرر کہنا یعنی ہر کلمے کو چار مرتبہ کہنا۔ سب نمازون
کی اذان مین اُس سے زیادہ نہ کہین کہ جو معروف ہے مگر صبح کی اذان مین حی علی الفلاح
کے بعد الصلوٰۃ خیر من النوم دوبار کہے۔ مسئلہ اقامت کی بھی وہی صفت ہے کہ جو
اذان کی ہے یعنے وہی الفاظ ہین مگر اقامت مین حی علی الفلاح کے بعد قد قامت الصلوٰۃ دو
بار کہے اور اذان کو بلند آواز سے کہے اور ہر کلمے کو الگ الگ کہے اور اقامت پست
آواز سے کہے اور برابر کہتا چلا جائے اور جب اذان کہنا چاہے منہ قبلے کے طرف کرے
جب حی علی الصلوٰۃ پر پہونچے مُنہ سیدھی طرف پھیرے اور جب حی علی الفلاح پر پہونچے منہ
بائین طرف پھیرے اور پانوان کو نہ پھیرے مگر جگہ بلند ہو مانند منارہ کے اُس جگہ صرف
منہ کا پھیرنا کافی نہو تو پانون سے اِدھر اُدھر پھر جاوے مسئلہ اگر کسی شخص کی نماز فوت ہو جائے اور
وہ چاہتا ہے کہ قضا کرے اذان و اقامت کہے یا نہین۔ اول کے لیے اذان بھی کہے
اور اقامت بھی کہے اور نمازون کے واسطے اختیار ہے چاہے اذان و اقامت دونون
کہے یا فقط اقامت پر کفایت کرے۔ از مترجم یعنے اگر کسی کی گیارہ نمازین فوت ہوئی
ہون تو پہلی نماز کے واسطے اذان و اقامت دونون ضرور ہین۔ دس جو باقی رہین اُن مین
مختار ہے۔ مسئلہ اذان اور اقامت بے وضو کہنا درست ہے یا نہین۔ اذان بے وضو
کہنا جائز ہے بلاکراہت اور اقامت کہنا جائز ہے باکراہت مسئلہ جُنب کو اذان اور
اقامت کہنا جائز ہے یا نہین۔ اذان کہنا جائز ہے مگر باکراہت۔ اور اقامت ناجائز ہے
مسئلہ اذان وقت سے پہلے کہنا جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے مگر صبح کی
اذان امام ابو یوسفؒ اور امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک اور بقول اہل مدینہ کے
بھی اگر صبح کے پہلے کہے تو جائز ہے اور امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز نہین
جب تک صبح کی نماز کا وقت نہو۔

۱۱ ۳۵
۳۹

باب شروط الصلوٰۃ

نماز کی شرطیں

شرطیں نماز کی کے ہین - چھ ہین - پہلا یہ کہ وضو کرے اگر وضو نہو - دوسرے پاکی نجاست سے تیسرے ستر عورت کا چھپانا - چوتھے قبلہ کے طرف منہ کرنا - پانچوین وقت کا ہونا - چھٹے نیت مسئلہ ستر مرد کا کہان سے کہان تک ہے - ناف کے نیچے سے زانو کے نیچے تک ناف ستر عورت مین ہے یا نہین - ہمارے علماء کے نزدیک نہین ہے - اور امام شافعیؒ کے نزدیک ہے مسئلہ ستر عورت آزادہ عورت کا کہان سے کہان تک ہے - سوا منہ اور دونون ہتھیلیون اور قدم کے سب ستر عورت ہے - ستر لونڈی کا کہان سے کہان تک ہے جو مرد کا ستر عورت ہے وہی لونڈی کا بھی ہے مگر دو چیزین زیادہ ہین - پیٹھ اور پیٹ اور سوا اسکے جو ہے ستر عورت نہین مسئلہ اگر کسی شخص کے کپڑے مین نجاست لگی ہے اور پانی بھی اُس کے پاس نہین ہے جو دھووے اور دوسرا کپڑا بھی نہین رکھتا ہے تو اُس کپڑے سے نماز جائز ہے یا نہین - امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اختیار ہے چاہے برہنہ نماز اشارہ سے بیٹھ کر پڑھے چاہے اُس کپڑے سے کھڑا ہو کر وھو الافضل - اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز نہین ہے مگر اُسی کپڑے کے ساتھ - مسئلہ اگر کسی شخص کے پاس کپڑا نہین ہے اور ننگا ہے نماز کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھ کے - اختیار ہے چاہے کھڑے ہو کر پڑھے چاہے بیٹھ کے - مگر بیٹھ کر پڑھنا بہتر ہے - مسئلہ نیت اور تکبیر کے درمیان مین کوئی کام کرنا جائز ہے یا نہین - نہین جائز ہے - مسئلہ قبلہ کی طرف منہ کرنا فرض ہے یا نہین فرض ہے - اگر بوجہ خوف کے قبلہ کی طرف منہ نہ کر سکے جس طرف چاہے نماز پڑھے - مسئلہ اگر کسی شخص کو قبلہ نہ معلوم ہوا اور نہین جانتا ہے کہ کس طرف ہے کیا کرے - اول سے تحری کرے جس طرف اسکا گمان ہووے قبلہ اُسی طرف ہے اُس طرف منہ کرے اور نماز پڑھے - مسئلہ اگر کسی شخص نے نماز پڑھی پھر معلوم ہوا کہ قبلہ اُس طرف

نہ تھا کہ جس طرف نماز پڑھی ہے کیا کرے۔ اگر نماز کے باہر اُسکو یاد آیا تو نماز کو نہ پھیرے اور اگر نماز کے درمیان مین اُسکو یاد آیا تو اُسطرف پھر جاوے اور باقی نماز کو پورا کرے اور پڑھی ہوئی کو نہ پھیرے

باب صفۃ الصلوٰۃ
نماز کی صفت

ارکان نماز کے کئے ہین۔ چھ ہین۔ ایک قیام دوسرے قرأت۔ تیسرے رکوع۔ چوتھے سجود۔ پانچوین تشہد۔ چھٹے باہر آنا نماز سے بفعل خود۔ یہ فرض ہے فقط امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک۔ اور امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک فرض نہین ہے۔ ایسے ہی تومہ یعنی بعد رکوع کے سیدھا ہونا اور جلسا اور اطمینان امام ابویوسفؒ کے نزدیک فرض ہے اور امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک فرض نہین ہے مسئلہ تکبیر اُولیٰ نفس نماز سے ہے یا نہین۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک نفس نماز سے نہین ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک نفس نماز سے ہے مگر فرض باتفاق ہے مسئلہ۔ نماز شروع کرنے والے کو کیا کرنا چاہیے۔ پہلے ہاتھونکو کان کی دونون لَو تک اٹھا کر اللہ اکبر کہے۔ مسئلہ۔ اگر اللہ اکبر کے بدلے مین اللہ اعظم یا اللہ اجل یا الرحمن اکبر کہے جائز ہے یا نہین۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز ہے۔ اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک جائز نہین ہے مگر اللہ اکبر یا اللہ الاکبر یا اللہ الکبیر کہے۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک جائز نہین ہے مگر اللہ اکبر یا اللہ الاکبر۔ اور امام مالکؒ کے نزدیک جائز نہین ہے سوائے اللہ اکبر کے مسئلہ تکبیر اُولیٰ کے بعد کیا کرے۔ ہمارے علماء کے نزدیک سیدھے ہاتھ کو بائین پر رکھے اور ناف کے نیچے باندھے اور امام شافعیؒ کے نزدیک سینے پر باندھے۔ پھر سبحانک اللھم وبحمدک آخر تک پڑھے۔ پھر اسکے بعد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ اور سورۂ فاتحہ پڑھے اور جو سورہ یا دھیا تین آیتین جہان کی چاہے پڑھے۔ مسئلہ جب امام الحمد پڑھے اور ولا الضالین پر پہونچے تو مقتدی کیا کہے۔ مقتدی آمین کہے مگر آہستہ پھر تکبیر کہکر رکوع مین جاوے اور ہاتھون کو دونون زانو پر رکھے اور انگلیون کو کشادہ رکھے اور پیٹھ کو جھکاوے اور سر کو اونچا نہ کرے اور زیادہ جھکا بھی نہ رہے بلکہ برابر رکھے اور

رکوع میں تین تین بار سبحان ربی العظیم کہے اور یہ تین بار کہنا کثرت کا ادنی درجہ ہے اگر زیادہ کہے
بہتر ہے پھر رکوع سے سر اٹھائے یعنی قومہ کرے اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہے اگر تنہا
ہووے اور اگر مقتدی ہووے تو سمع اللہ لمن حمدہ نہ کہے بلکہ ربنا لک الحمد کہے جب رکوع سے
سیدھا کھڑا ہوا یعنی قومہ سے سجدہ مین جاے دونون ہاتھون کو زمین پر رکھے اور منھ کو ان
کے درمیان مین رکھے اور پیشانی اور ناک کو زمین پر رکھ دے تو سجدہ پورا ہوا اور سجدے مین
بھی تین بار سبحان ربی الاعلی کہے جیسا کہ رکوع مین بیان کیا **مسئلہ**۔ اگر پیشانی فقط زمین
پر رکھے اور ناک زمین کو نہ لگائے تو جائز ہے یا نہین۔ ہمارے علماء کے نزدیک جائز ہے
مگر با کراہت۔ اور اگر ناک زمین کو لگائے اور پیشانی نہ لگائے تو امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک جائز
ہے مگر با کراہت۔ ابو یوسف رح اور محمد رح کے نزدیک جائز نہین ہے مگر عذر کے ساتھ اسی پر فتوی ہے
مسئلہ اگر کوئی شخص پگڑی کے پیچ پر یا زائد کپڑے پر سجدہ کرے جائز ہے یا نہین۔ ساتھ کراہت
کے جائز ہے **مسئلہ** بازون کو نماز مین کشادہ رکھے یا نہین۔ کشادہ رکھے اور پیٹ کو بھی
زانو سے علیحدہ رکھے اور پاؤن کی انگلیون کو قبلے کی طرف رکھے۔ پھر سجدہ سے سر اٹھائے
اور اللہ اکبر کہے اور اسی طرح دوسرا سجدہ کرے اور دوسری رکعت مین بھی اسی طرح کرے کہ
جیسے پہلی رکعت مین کیا ہے مگر سبحانک اللھم وبحمدک اور اعوذ نہ پڑھے اور ہاتھ نہ اٹھاوے
مگر تکبیر اولے مین پھر جب دوسری رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھاوے تو بائین
پاؤن کو بچھا کر اس پر بیٹھے اور سیدھے پاؤن کو کھڑا رکھے اور پاؤن کی انگلیان قبلہ کی طرف
رکھے اور دونون ہاتھ اپنے زانوون پر رکھے اور انگلیون کو کھلا ہوا رکھے اور تشہد پڑھے
یعنے التحیات للہ سے اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ تک اور آخر کے
دو رکعتون مین فقط فاتحہ پڑھے اور آخر نماز مین اسی طرح بیٹھے کہ جیسے قعدہ اولے مین بیٹھا تھا
تشہد پڑھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر ایسی کوئی دعا پڑھے کہ جو قرآن مجید
کے لفظون کے مانند ہو۔ ایسی دعا نہ پڑھے کہ جسکے الفاظ آدمیون کے کلام سے مشابہ ہون پھر

سیدھی طرف سلام پھیرے اور کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اسی طرح اپنے بائیں [illegible]
اور جب سیدھی طرف سلام کہے تو نیت کرے کہ میں سلام کرتا ہون مسلمانون اور فرشتون کو
کہ جو اسطرف ہین اسی طرح بائین جانب کو بھی کرے لیکن امام محمدؒ کے نزدیک پہلے فرشتونکی
نیت کرے پھر مومنون کی۔ اور امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک پہلے نیت
مومنون کی پھر فرشتون کی اور اگر مقتدی امام کے داہنی طرف ہے تو پہلے سلام مین نیت
مسلمانون اور فرشتون کی کرے اور اگر امام کے بائین طرف ہے تو پہلے امام کی نیت کرے
پھر مومنون کی پھر فرشتون کی اور اگر مقتدی امام کے بائین طرف ہے تو پہلے سلام مین
امام کو نیت مین مقدم کرے پھر مومنون کی پھر فرشتون کی اور دوسرے سلام مین نیت
مومنون اور فرشتون کی کرے اور اگر امام کے برابر ہو یعنی امام کی پشت پر تو دونون سلامون
مین امام اور مومنون اور فرشتون کی نیت کرے۔ مسئلہ کہ نمازین ہین کہ جن مین قرأت
باواز بلند پڑھی جاتی ہے صبح کی نماز مین مغرب کی نماز مین عشا کی نماز مین جمعہ اور عیدین مین
اور اگر تنہا پڑھے تو اسکو اختیار ہے چاہے پکار کر پڑھے اور چاہے آہستہ پڑھے مسئلہ
وتر کے رکعت ہین۔ ہمارے علماء کے نزدیک تین رکعت ہین ایک سلام سے۔ اور امام شافعیؒ
کے نزدیک مصلی کو اختیار ہے چاہے ایک سلام سے پڑھے چاہے دو سلام سے پڑھے
مسئلہ دعاے قنوت تمام سال برابر پڑھے یا سال کے بعض دنون مین۔ ہمارے علماء کے
نزدیک تمام سال یعنی ہمیشہ۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک رمضان کی پندرھوین تاریخ سے آخر ماہ
تک پڑھے مسئلہ سواے نماز وتر کے دعاے قنوت پڑھے یا نہ پڑھے ہمارے علماء کے نزدیک نہ
پڑھے اور امام شافعیؒ کے نزدیک صبح کی نماز مین رکوع کے بعد پڑھے۔ مسئلہ کوئی نماز ایسی
ہے کہ اس مین کوئی سورۃ معین کر کے پڑھین یا نہین۔ مکروہ ہے اگر ایک سورۃ مقرر کر کے
پڑھین بلکہ جو کچھ قرآن مجید سے زبان پر آئے پڑھین۔ مگر وہ شخص کہ جسکو ایک ہی سورۃ یاد ہو
اسکو جائز ہے کہ وہی سورۃ پڑھے مسئلہ کم سے کم قرآن مجید کی کسقدر قرأت سے نماز جائز ہے

امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک آیۃ بھی جائز ہے اگرچہ چھوٹی ہو جیسے ثم نظر اور مدھامتان۔ اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک جائز نہیں ہے جب تک تین آتیین چھوٹی یا ایک آیت بڑی جیسے کہ آیۃ الکرسی یا مثل اسکے پڑھے مسئلہ مقتدی کو امام کے ساتھ قرآن پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک جائز نہیں۔ امام شافعی کے نزدیک فاتحہ پڑھنا فرض ہے مسئلہ امام کو کئے نیتین کرنا چاہیین اور مقتدی کو کئے۔ امام کو ایک نیت کرنی چاہیے اور مقتدی کو دو۔ ایک اپنی اور دوسری نیت امام کی کہ مین اقتدا کرتا ہون اس امام کے ساتھ۔

باب الجماعۃ

جماعت کے مسائل

جماعت کیا چیز ہے۔ سنت مؤکدہ ہے۔ مسئلہ سب لوگون مین امامت کے واسطے کون شخص بہتر ہے۔ جو سب لوگون مین فقیہ زیادہ ہو اگر سب لوگ فقاہت مین برابر ہون تو وہ شخص جسکو قرآن شریف زیادہ تر یاد ہو اگر قرآن مجید پڑھنے مین بھی سب یکسان ہون تو وہ شخص جو پرہیزگار زیادہ ہو اگر اس مین بھی برابر ہون تو اُن مین جو بوڑھا زیادہ ہو اگر عمر مین بھی سب برابر ہون تو اُنمین جو خوبصورت ہو۔ مسئلہ گنوار اور نابینا اور فاسق اور غلام اور حرامی کی امامت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر کراہت کے ساتھ مسئلہ۔ امام کے واسطے نماز مین مستحب کیا ہے۔ نماز کو مقتدیون پر دراز نہ کرے۔ مسئلہ اگر عورتین تنہا گھر مین جماعت کرین تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر کراہت کے ساتھ لیکن اُن مین سے جو امامت کرنا چاہے تو اُسکو اول صف کے وسط مین کھڑا کرین آگے نہ بڑھاوین مسئلہ۔ اگر امام کے ساتھ ایک ہی مقتدی ہو تو کس طرف کھڑا کرنا چاہیئے۔ امام کے داہنی طرف برابر مین اور اگر دو ہون تو امام کے پیچھے کھڑے ہون مسئلہ۔ مردون کو عورتون کی اقتدا جائز ہے یا نہیں نہین جائز ہے۔ مسئلہ۔ اگر مسجد مین مرد اور عورتین اور لڑکے اور خنثے جماعت کی نماز کے واسطے

جمع ہون تو صفون مین کیونکر کھڑے ہون - جب امام آئے کھڑا ہو تو اول صف مین مرد کھڑے ہون
دوسری مین لڑکے تیسری مین خنثی چوتھی مین عورتین - مسئلہ اگر کوئی عورت مشتہاۃ نماز
مین مرد کے برابر کھڑی ہو کر شریک نماز ہوئے اور امام نے اسکی امامت کی نیت بھی کر لی تو
نماز کس کی خراب ہوگی مرد کی نماز خراب ہوگی یعنی نماز فاسد ہوگی - عورت کی نماز فاسد
نہین ہوگی اور اگر امام نے عورت کی امامت کی نیت نہین کی تو نماز مرد کی درست ہوگی اور
عورت کی نماز نہوگی مسئلہ عورتون کو جماعت مین حاضر ہونا جائز ہے یا نہین جوان عورتون
کو باتفاق جائز نہین ہے مگر بڑھی عورتون کو تین نمازون مین حاضر ہونا جائز ہے - امام ابو حنیفہ
کے نزدیک وہ نمازین یہ ہین صبح اور مغرب اور عشا کی - اور امام ابو یوسف اور امام محمد
کے نزدیک کسی نماز مین جائز نہین ہے - مسئلہ جن لوگون کو کوئی عذر نہوا و تندرست
ہون تو ایسے صاحب عذر کی کہ جسکو سلس البول کا عارضہ ہو اقتدا کرنا جائز ہے یا نہین - جائز
نہین ہے - اور ایسے ہی پاک عورت کو استحاضے والی کی اقتدا جائز نہین ہے - اور ایسے ہی
کپڑے پہنے ہوئے کو برہنہ کی اقتدا جائز نہین ہے - ایسے ہی اگر کوئی شخص نفل پڑھتا ہو
تو فرض پڑھنے والے کو اقتدا جائز نہین ہے - ہان اگر کوئی شخص فرض پڑھتا ہو تو اوسکے
پیچھے نفل پڑھنا جائز ہے - مسئلہ اگر کسی شخص نے ایک امام کے ساتھ جماعت سے نماز
پڑھی پھر اوسکو معلوم ہوا کہ امام بے وضو تھا تو یہ شخص نماز کا اعادہ کرے یا نہین - ہمارے
علماء کے نزدیک اعادہ کرے - اور امام شافعی کے نزدیک اعادہ نہ کرے - مسئلہ
اگر وضو والا تیمم والے کی اقتدا کرے تو جائز ہے یا نہین - امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف
کے نزدیک جائز ہے اور امام محمد کے نزدیک جائز نہین ہے مسئلہ - پانون دھویا ہوا آدمی
اوس شخص کی اقتدا کر سکتا ہے کہ جسنے موزے پر مسح کیا ہو - باتفاق کر سکتا ہے مسئلہ بیٹھا
ہوا آدمی کھڑے ہونیوالون کی اقتدا کر سکتا ہے یا نہین - امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف
کے نزدیک جائز ہے - اور امام محمد کے نزدیک جائز نہین - مسئلہ - اگر قاری امی یعنی ا

اَن پڑھ کے پیچھے اقتدا کرے تو جائز ہے یا نہین - نہین جائز ہے - قاری اُس شخص کو کہتے ہین کہ جو قرآن پڑھا ہوا ہو اور اُمّی وہ ہے جو قرآن نہ پڑھا ہو - مسئلہ اگر کوئی شخص اشارون سے نماز پڑھتا ہے یعنے رکوع وسجود نہین کر سکتا ہے تو اُسکی اقتدا ایسے شخص کو جائز ہے کہ جو رکوع اور سجود اور قیام پر قادر ہو - نہین جائز ہے - مسئلہ - اگر کوئی شخص ایک فرض پڑھتا ہو تو دوسرا فرض اُسکے ساتھ پڑھنا جائز ہے یا نہین - یعنی مثلاً کوئی شخص عصر کی نماز پڑھتا ہو اور دوسرا کوئی شخص ظہر کی نماز کی اُسکے ساتھ اقتدا کرے - جائز نہین ہے - مسئلہ نفل پڑھنے والے کو نفل پڑھنے والے کی اقتدا جائز ہے یا نہین - جائز ہے مسئلہ نمازی کو نماز مین کئی چیزین مکروہ ہین - ایک اپنے بدن سے کھیلنا دوسرے کپڑے سے کھیلنا تیسرے کنکریان نماز کی جگہ سے ہٹانا مگر سجدے کیواسطے ایک بار ہٹانا جائز ہے اگر سجدہ کرنا دشوار ہو چوتھے اُنگلیان چٹکانا - پانچوین کولے پر ہاتھ رکھنا - چھٹے کپڑے کا لٹکانا - ساتوین چارزانو بیٹھنا یعنی پالتھی مارکر مگر عذر کے ساتھ - آٹھوین قعدہ مین کتے کی طرح بیٹھنا - نوین کسی کو نماز مین سلام کا جواب ہاتھ سے دینا - دسوین بالون مین گرہ لگا کر نماز پڑھنا - گیارھوین کپڑے کو سمیٹنا بارھوین دانتون کی نکلی ہوئی چیز کھانا - لیکن نماز مین باہر سے کھانا پینا نماز کو فاسد کرتا ہے اگرچہ قلیل ہو - تیرھوین داہنے بائین دیکھنا نماز مین یہ سب مکروہ ہین - مسئلہ اگر کسی شخص کو نماز مین حدث ہو تو کیا کرے - اگر امام ہو دوسرے خلیفہ کرے اور خود جاکر وضو کرے اور واپس آئے اور اُسی جگہ سے بنا کرکے نماز کو پورا کرے اگر بات نہ کی ہو اور اگر از سر نو پڑھے تو بہتر ہے مسئلہ - اگر تشہد کے بعد حدث ہوا ہو تو کیا کرے - وضو کرے اور سلام پھیرے - مسئلہ اگر کوئی شخص نماز مین سو جائے پھر احتلام ہو جائے یا نماز مین دیوانہ ہو جائے یا بیہوش ہو جائے یا قہقہہ کے ساتھ ہنسے تو کیا کرے - وضو کرکے نماز سرے سے پڑھے مسئلہ اگر کوئی شخص نماز مین قصداً بات کرے یا بھول کر تو نماز اُسکی باطل ہوگی یا نہین - ہمارے علماء کے نزدیک فاسد ہو جائیگی اور امام شافعیؒ کے نزدیک بھول کر بات کرنے سے باطل نہوگی

له یعنی کپڑا سر یا کندھے پر ڈالکر دونوں طرف لٹکا دے ۱۲ سه نماز مین زبان سے جواب سلام دینا مفسد نماز ہے ۱۲

اور عمداً سے باطل ہوگی مسئلہ اگر کوئی تشہد کے مقدار بیٹھا پھر عمداً حدث کیا یا بات کی یا ایسا
کام کیا کہ جس سے نماز خراب ہوجاتی ہے اسکا کیا حکم ہے۔ نماز فاسد نہوگی بلکہ پوری ہوجایگی
مکروہ رہے گی مسئلہ اگر کوئی تیمم والا نماز مین پانی دیکھے تو تیمم اسکا باطل ہوگا یا نہین۔ اگر پانی
پر قادر ہے تو باطل ہوجائے گا ہمارے علماء کے نزدیک اور امام شافعیؒ کے دو قول مین ایک
سے باطل ہوگا اور دوسرے سے باطل نہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی تیمم والا بقدر تشہد کے آخر نماز مین
بیٹھے پھر پانی کو دیکھے یا مسح کی مدت تمام ہوجائے یا موزہ عمداً تھوڑا سا پانون سے کھینچے
یا اُمی تھا اور کوئی سورت سیکھ لے یا برہنہ تھا کپڑا ملگیا یا اشارہ سے نماز پڑھنے والا تھا اور
رکوع و سجود پر قادر ہوا یا صاحب ترتیب کو گذشتہ نماز یاد آئی یا امام پڑھے ہوئے کو حدث ہوا
اور ان پڑھ کو خلیفہ کیا یا صبح کی نماز مین آفتاب نکل آیا یا جبیرہ مسح کیا ہوا زخم کے اچھے ہوجانے
سے گر پڑا یا عورت کو استحاضہ تھا اور نماز کا وقت نکل گیا یا جمعہ کی نماز مین عصر کا وقت آگیا
تو انکا کیا حکم ہوگا۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ان بارھون صورتون مین نماز باطل ہوگی
اور امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک باطل نہوگی یعنی نماز پوری ہوجائے گی۔

باب قضاء الفوائت

فوت نمازون کے مسائل

اگر کسی شخص کی کوئی نماز فوت ہوئی اور دوسری نماز کا وقت آگیا تو پہلے کون سی نماز پڑھے
اگر نماز کے وقت مین گنجایش ہے تو پہلے فوت نماز کو ادا کرے اگر وقت تنگ ہے تو پہلے
وقتی نماز پڑھے۔ مسئلہ۔ ترتیب نماز کے تین وجہون سے ساقط ہوتی ہے۔ تین وجہ سے ایک
فراموشی دوسری تنگی وقت کی۔ تیسری فوت شدہ نمازون کا حد کثرت کو پہنچ جانا اور
حد کثرت کو ہم بیان کرین گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ بھول جانے کی صورت یہ ہے کہ مثلاً کسی
شخص نے ظہر کی نماز پڑھی پھر اسکو یاد آیا کہ صبح کی نہین پڑھی ہے تو کیا کرے۔ اُس صبح کی
نماز کو پڑھے اور ظہر کی نماز کا اعادہ نہ کرے۔ اسکو بھول جانا کہتے ہین۔ وقت کی تنگی

کی صورت یہ ہے کہ مثلا کسی شخص نے عشاء کی نماز نہین پڑھی اور صبح کی نماز مین اسکو یاد آیا
اور وقت مین تنگی ہوئی جاتی ہے تو کیا کرے۔ اگر وقت ایسا ہے کہ چھ رکعت نماز کی پڑھ سکتا
ہے تو ہنوز باقی ہے پہلے عشاء کی نماز پڑھے کیونکہ وہ تنگی وقت کی نہین ہے اور اسکے بعد صبح
کی نماز پڑھے۔ اگر وقت ایسا ہے کہ اتنی رکعتین نہین پڑھ سکتا ہے تو پہلے صبح کی نماز ادا کرے
پھر بعد طلوع آفتاب عشاء کی پڑھے۔ اسکو وقت کی تنگی کہتے ہین۔ اور کثرت کی صورت
یہ ہے کہ ایک شخص کی نمازین فوت ہوئی ہین اگر چھ سے کم ہون تو اُن کو اُسی طرح ادا
کرے کہ جس طرح فوت ہوئی ہین یعنی با ترتیب۔ لیکن اگر چھ ہون تو ترتیب ساقط ہو جائیگی
جسکو چاہے پہلے پڑھے اور یہ قول امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کا ہے۔ اور امام محمدؒ
کے نزدیک پانچ تک کثرت ہے تو جب پانچ نمازین فوت ہون تو ترتیب ساقط ہو جائیگی
لیکن امام زفرؒ کے نزدیک حد کثرت ایک مہینہ کی نمازین ہین جب مہینہ سے زیادہ ہون گی
تب ترتیب ساقط ہوگی۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک ترتیب بالکل شرط نہین ہے۔ اور
ابن ابی لیلیٰؒ کے دو قول ہین ایک قول یہ ہے کہ ایک سال تک ترتیب ساقط نہین ہوتی
ہے اور جو ایک سال ہو جائے تو ترتیب ساقط ہو جاتی ہے اور دوسرا قول یہ ہے
کہ کل ترتیب ساقط ہو جاتی ہے۔

باب الاوقات التی یکرہ فیہا الصلوٰۃ

ان وقتون مین نماز پڑھنا مکروہ ہے

کئی وقت ہین کہ جن مین نماز پڑھنا جائز نہین تین وقت ہین۔ ایک سورج نکلنے کے وقت
دوسرے ٹھیک دوپہر کو۔ تیسرے آفتاب کے غروب ہونے کے وقت۔ اگر اُسی دن
کی عصر کی نماز کو غروب کے وقت ادا کرے تو جائز ہے۔ اور ان تینون وقتون مین سجدہ
تلاوت اور نماز جنازہ مکروہ تحریمہ ہے اور قضا نماز جائز نہین ہے۔ اور طواف کے بعد جو
نفل پڑھی جاتی ہین وہ بھی جائز نہین ہین یہ وقت جو بیان ہوے ان مین نماز ممنوع ہے

اور چھ وقت مکروہ ہین - ایک یہ کہ صبح صادق ہونے کے بعد نمازِ صبح سے پہلے سوائے دو سنت کے اور نماز پڑھنا دوسرے صبح کی نماز کے بعد آفتاب کے بلند ہونے تک تیسرے بعد نماز عصر کے غروب آفتاب تک - چوتھے بعد غروب ہونے آفتاب کے اور پہلے نماز مغرب کے - پانچوین جمعہ کے روز خطیب کے خطبہ پڑھنے کے وقت چھٹے عید کے روز عیدگاہ مین عید کی نماز سے پہلے ان چھ وقتون مین نماز نفل پڑھنا مکروہ ہے - اگر قضا نماز کو ان وقتون مین پڑھے تو کچھ ڈر نہین ہے -

باب النوافل والسنة
نفلون اور سنتون کا بیان

ہر نماز مین کئے گئے سنتین ہین - جاننا چاہیے کہ صبح کی نماز مین فرض سے پہلے دو رکعتین ہین ظہر مین فرض سے پہلے چار رکعتین اور دو رکعتین بعد فرض کے اور چار رکعتین عصر کے وقت فرض سے پہلے اور چاہے دو ہی پڑھے اور دو رکعتین مغرب کے فرضون کے بعد اور چار رکعتین عشاء کے فرضون سے پہلے اور چار رکعتین فرضون کے بعد اور چاہے دو ہی رکعت پڑھے فرضون کے بعد ان چار کی جگہ مسئلہ نمازِ نفل دن اور رات مین دو دو کر کے پڑھے یا چار چار کر کے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک رات دن مین چار چار کر کے - اور امام ابو یوسف اور امام محمدؒ کے نزدیک رات مین دو دو اور دن مین چار چار کر کے مگر امام شافعیؒ کے نزدیک دو دو کر کے پڑھے مسئلہ اگر کوئی شخص رات مین تطوع کی راہ سے آٹھ رکعتین ایک سلام سے پڑھے تو جائز ہے یا نہین - امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے بلا کراہت - اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک مکروہ ہے مگر ہر دو رکعت پر سلام پھیرتا جائے - مسئلہ قرآن پڑھنا فرض کی کئے رکعتون مین واجب ہے - دو مین باقی مین وہ مختار ہے - چاہے فاتحہ پڑھے اور چاہے تسبیح اور چاہے خاموش رہے - امام شافعیؒ کے نزدیک چارون مین - اور امام مالکؒ کے نزدیک تین مین - اور حسن بصریؒ

فوٹوکاپی ریسرچ ۱۲

کے نزدیک ایک رکعت میں۔ اور ابوبکر اصم اور ابن علیہؒ کے نزدیک قرأت فرض نہیں ہے مسئلہ نماز نفل میں کیسے رکعتوں میں قرأت پڑھنا واجب ہے۔ کل رکعتوں میں۔ مسئلہ اگر کسی شخص نے نماز نفل شروع کی اور پھر فاسد کردی تو کیا کرے۔ ان کی قضا میں دو رکعت پڑھے اور اسی طرح اس صورت میں کرے مثلاً چار رکعت نفل کی نیت کرکے نماز شروع کی پھر اول قعدے میں بیٹھا پھر کھڑا ہوکر بعد شروع شفعۂ ثانیہ نماز فاسد کی تو بھی باتفاق واجب ہے کہ دو رکعت نماز قضا پڑھے۔ مسئلہ اگر ایک شخص نماز نفل بیٹھ کر پڑھتا ہے اور کھڑے ہونے کی طاقت رکھتا ہے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص نماز نفل کو کھڑے ہوکر شروع کرے اور پھر بیٹھ کر تمام کرے جائز ہے یا نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے۔ اور امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک اگر عذر ہو تو جائز ہے ورنہ جائز نہیں۔ مسئلہ اگر کوئی شخص مسافر ہے اور بیابان میں نماز کا وقت آگیا ہے اور اونٹ وغیرہ سے نیچے نہیں اتر سکتا ہے تو نماز کیونکر پڑھے۔ دابہ پر فرض جائز نہیں لیکن نماز نفل پڑھنا دابہ پر جائز ہے دابہ قبلہ کی طرف متوجہ ہو یا نہو رکوع وسجود اشارہ سے ادا کرے۔ واللہ اعلم۔

باب سجود السہو

سجدۂ سہو کے مسائل

سجدۂ سہو نماز پڑھنے والے پر اسوقت واجب ہوتا ہے کہ نماز میں کوئی کچھ کم کرے یا کچھ زیادہ کرے اور آہستہ پڑھنے کی جگہ بلند پڑھے یا بلند پڑھنے کی جگہ آہستہ پڑھے اسوقت سجدۂ سہو کرنا واجب ہوتا ہے مسئلہ سجدۂ سہو کیونکر کرے جب قعدۂ آخر میں تشہد کے مقدار بیٹھے ایک طرف سلام پھیرے اور دو سجدے سہو کے کرے بعد اسکے تشہد پڑھے اور سلام نماز کا پھیرے۔ مسئلہ سجدۂ سہو اگر امام پر واجب ہو تو مقتدیوں پر واجب ہوتا ہے یا نہیں۔ مقتدیوں پر بھی واجب ہوتا ہے لیکن اگر امام سجدۂ سہو کرے تو مقتدی

بھی کرین اگر امام نہ کرے تو مقتدی بھی نہ کرین مسئلہ اگر کسی نے نماز مین سہو کیا اور قعدہ
اُولی مین نہ بیٹھا اور بعد اس کے نماز ہی مین اُسکو یاد آیا کہ اول قعدے مین نہین بیٹھا ہون
تو قعدے کی طرف پھرے یا نہ پھرے۔ غور کرنا چاہیے کہ اگر ایسے وقت مین اُسکو یاد آیا ہے
کہ بیٹھنے کے قریب ہے تو بیٹھ جائے اور سجدہ سہو نکرے اور اگر کھڑے ہونے کے قریب ہے تو کھڑا ہو جائے
اور نماز کو تمام کر کے سجدہ سہو کرے۔ مسئلہ اگر کسی کو اس طرح سہو ہووے کہ آخر کے قعدہ
مین نہ بیٹھا پانچوین رکعت کو کھڑا ہو جائے اور پھر اُسکو یاد آئے پھر لوٹ کر بیٹھے یا نہین
اگر پانچوین رکعت کا سجدہ کر لیا ہے تو نہ بیٹھے اور ایک رکعت اور پڑھے تو چھ نفل ہو جائینگی
اور فرض نہونگی اور اگر اُس پانچوین رکعت کا سجدہ نہین کیا ہے تو لوٹ کر بیٹھ جاوے
اور سجدہ سہو کا کرے نماز اُسکی پوری ہو جائیگی۔ اور اگر چوتھی رکعت مین آخر کے قعدے
مین بیٹھا اور ابھی سلام نہین پھیرا ہی اور کھڑا ہو گیا اور گمان کیا کہ یہ قعدہ اُولی ہے پھر
پانچوین رکعت مین اُسکو یاد آیا کہ یہ قعدہ آخر تھا اگر پانچوین رکعت کا سجدہ نہین کیا ہے
تو بیٹھ کر قعدہ کرے اور سلام پھیرے۔ اور اگر پانچوین رکعت مین سجدہ کر لیا ہے تو
ایک رکعت اُسکے ساتھ اور پڑھے تو چھ رکعتین ہو جاوین پھر سلام پھیرے اس
صورت مین چار فرض ہون گے اور دو نفل۔ مسئلہ اگر کسی کو نماز مین شک پڑے
کہ تین رکعتین پڑھی ہین یا دو تو کیا کرے۔ اگر یہ شک پہلے مرتبہ ہو تو نماز کو پھیرے اور
اگر یہ شک بہت دفعہ ہوا تو گمان غالب پر بنا کرے اور اگر گمان غالب کسی طرف نہین
تو یقین پر بنا کرے یعنی کم کو اختیار کر کے نماز کو تمام کرے۔

باب صلوۃ المریض

مریض کی نماز کے مسائل

اگر کوئی شخص بیمار ہے کہ کھڑے ہو کر نماز نہین پڑھ سکتا ہے تو کس طرح پڑھے۔ بیٹھ کر
پڑھے رکوع و سجود کے ساتھ۔ مسئلہ اگر رکوع و سجود بھی نہین کر سکتا ہے تو کیونکر پڑھے

اشارے سے پڑھے مگر رکوع کے وقت سر کو جھکالے اور سجدے کے وقت اُس سے زیادہ جھکالے
تاکہ رکوع وسجود مین فرق ہوجائے اور سجدے کے واسطے مُنھ کے سامنے کوئی چیز اسقدر بلند نہ
رکھے کہ جس مین جھکنا نہ پڑے بلکہ اُسی طرح اشارہ سے سجدہ کرنا چاہیے کہ جیسا بیان ہوا ایسا
کوئی شے بلند سامنے رکھ لے جسپر جھک کر سجدہ کرے۔ مسئلہ اگر بیٹھ بھی نہین سکتا ہے تو کیونکر
پڑھے۔ چت لیٹے اور پاؤن قبلے کے طرف کرے اور سر اُٹھاکر رکوع وسجود کا اشارہ کرے اور
اگر نماز کو اشارہ سر سے بھی نہ پڑھ سکے تو موقوف رکھے۔ اور چشم وابرو اور دل کے اشارہ سے
نہ پڑھے مسئلہ اگر کوئی شخص کھڑے ہونے پر قادر ہے اور رکوع وسجود پر قادر نہین ہے تو
کیونکر نماز پڑھے۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک قیام لازم نہوگا اور امام محمدؒ کے
نزدیک قیام لازم ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص کھڑے ہوکر نماز پڑھتا تھا اور نماز ہی مین
بیمار ہوگیا تو کیا کرے۔ نماز بیٹھ کر تمام کرے مگر رکوع وسجود کے ساتھ اور اگر رکوع وسجود پر بھی
قادر نہو تو اشارے سے پڑھے جیسا اوپر مذکور ہوا مسئلہ ایسے ہی اگر کسی بیمار نے بیٹھ کر نماز
شروع کی اور اُسی نماز مین کھڑے ہونے پر قادر ہوگیا تو کیا کرے یعنی اُسی نماز پر بنا کرے
یا نہین امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اُسی نماز پر بنا کرکے پورا کرے اور اگر اشارہ کر
سے پڑھتا تھا سر سے پڑھے مسئلہ اگر کوئی شخص بیہوش ہوا اور بیہوشی سے نمازین
اُسکی فوت ہوئین تو اُسکی قضا واجب ہوگی یا نہین۔ دیکھین کہ پانچ نمازین فوت ہوئی ہین
یا پانچ سے کم اگر پانچ سے کم فوت ہوئی ہین قضا واجب ہوگی اور اگر پانچ یا زیادہ فوت
ہوئی ہین تو قضا واجب نہوگی۔

باب سجدۃ التلاوۃ

سجدۂ تلاوت کے مسائل

قرآن مین سجدے کئی جگہ ہین۔ چودہ جگہ۔ ایک سورۂ اعراف کے آخر مین۔ دوسرا سورۂ رعد مین
تیسرا سورۂ نحل مین چوتھا سورۂ بنی اسرائیل مین۔ پانچوان سورۂ مریم مین۔ چھٹا سورۂ حج

کے اول مین - ساتوان سورۂ فرقان مین - آٹھوان سورۂ نمل مین - نوان سورۂ الم تنزیل مین - دسوان سورۂ صاد مین - گیارھوان سورۂ سجدہ مین - بارھوان سورۂ النجم مین تیرھوان سورۂ اذا السماء انشقت مین - چودھوان سورۂ اقرأ باسم مین - مسئلہ سجدۂ تلاوت کا کیا حکم ہے - ہمارے علماء کے نزدیک واجب ہے - مسئلہ سجدۂ تلاوت کس پر واجب ہوتا ہے - پڑھنے والے پر اور سننے والے پر سننے والا قرآن کے سننے کا قصد رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو - مسئلہ اگر امام سجدے کی آیت پڑھے تو امام اور مقتدی پر واجب ہے کہ سجدہ کرین یا نہین - واجب ہے لیکن اگر امام سجدہ کرے تو مقتدی بھی کرین اور اگر امام نکرے تو مقتدی بھی نکرین اور اگر مقتدی آیت سجدے کی پڑھے تو نہ مقتدی پر واجب ہے نہ امام پر - مسئلہ اگر کوئی شخص خارج از نماز سجدے کی آیت پڑھے تو ان سننے والون پر جو نماز پڑھتے ہون سجدہ واجب ہے یا نہین - باتفاق واجب ہے لیکن نماز سے باہر اگر سجدہ نکرین نہ نماز مین مسئلہ اگر نماز مین سجدہ کرین تو جائز ہے یا نہین - امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نماز تو جائز ہے مگر وہ سجدہ سجدۂ تلاوت مین محسوب نہوگا - اور امام محمدؒ کے نزدیک نماز باطل ہوجائے گی - مسئلہ اگر کوئی شخص سجدے کی آیت کو بار بار پڑھے تو ہر دفعہ کے پڑھنے پر سجدہ کرے یا نہین - ایک ہی سجدہ واجب ہوگا اگرچہ بہت دفعہ پڑھے - اور ایسے ہی اگر کوئی شخص باہر نماز کے سجدے کی آیت پڑھے پھر اُٹھے اور نماز مین کھڑا ہو کر اُسی سجدے کی آیت کو پڑھے اور ایک سجدہ کرے جائز ہے یا نہین - یہی ایک سجدہ کافی ہوگا دونون کے پڑھنے مین اور لیکن اگر باہر نماز کے آیت سجدے کی پڑھی اور سجدہ کیا اور پھر تھوڑی دیر کے بعد نماز مین کھڑا ہوا اور اُسی آیت سجدے کو پڑھا تو دوسرا سجدہ کرنا چاہیے اور وہ سجدہ کہ پہلے اس سے کیا ہے اس دوسرے سجدے کو کافی نہوگا - مسئلہ اگر کوئی چاہے کہ سجدۂ تلاوت ادا کرے تو کیونکر کرے - تکبیر کہے اور بے ہاتھ اُٹھائے سجدہ کرے اور تکبیر کہہ کر سر اُٹھائے اور نہ تشہد کے واسطے بیٹھے اور نہ سلام کہے اور وہ دعا

کہ سجدے کے واسطے آئی ہے پڑھے۔

باب صلوٰۃ المسافر

مسافر کی نماز کے مسائل

وہ سفر کون سا ہے کہ جس مین احکام شرع کے بدل جاتے ہین کوئی شخص اپنے شہر سے اس جگہ جانے کا قصد کرے کہ اسکے شہر سے تین رات دن کی راہ ہو یا زیادہ لدے ہوئے اونٹ کی رفتار سے یا پیادہ میانہ چال سے اور کشتی کہ جو پانی مین چلتی ہے حکم اسکا یہ نہین بلکہ متوسط چال کی کشتی تین شب و روز مین جتنی دور جا سکے اُتنی مسافت سفر دریا مین معتبر ہوگی۔ مسئلہ۔ مسافر کو فرض کتنے پڑھنے چاہیین۔ چار فرض والی نماز کے دو فرض پڑھنا چاہئیین دو سے زیادہ جائز نہین۔ اگر کوئی چار رکعتین پڑھے تو دیکھنا چاہیئے کہ اگر پہلے قعدے مین بیٹھا ہے تو دو فرض ہون گے اور دو نفل ہمارے علماء کے نزدیک۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک چارون رکعتین فرض ہون گی۔ اور اگر پہلے قعدے مین نہین بیٹھا ہے تو امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک چارون رکعتین نفل ہون گی۔ اور امام محمدؒ کے نزدیک باطل ہو جائے گی۔ مسئلہ مسافر دو رکعتین کب سے شروع کرے جب شہر کی آبادی سے علیحدہ ہو جائے۔ مسئلہ مسافر کے چیز سے مقیم ہو جاتا ہے۔ تین چیز سے ایک یہ کہ کسی شہر مین پندرہ روز رہنے کی نیت کرے دوسرے مقیم امام کی اقتدا کرنے سے تیسرے جب اپنے شہر مین پہونچے خواہ نیت پندرہ روز کی کرے یا نہ کرے غرض ان تینون جگہ چار رکعتین پڑھے۔ اور اگر کسی شہر مین پندرہ روز سے ٹھہرنے کی نیت کم کریگا تو مقیم نہوگا مسئلہ اگر کوئی مسافر کسی شہر مین پہونچے اور پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت نہ کرے اور کہتا رہے کہ آج جاؤنگا یا کل اور برسون رہے تو نماز کس طرح پڑھے۔ دو ہی رکعت پڑھے اگرچہ برسون رہے مسئلہ اگر لشکر اسلام دار الحرب مین پہونچا اور پندرہ روز رہنے کی نیت کی تو مقیم ہوگا یا نہین۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک مقیم نہوگا۔ اور امام ابو یو

کے نزدیک اگر خیمون وغیرہ مین رہے گا تو نیت اقامت کی درست نہوگی اور اگر شہر پناہ مین اتر یگا تو درست ہوگی۔ اور امام زفرؒ کے نزدیک اگر لشکر اسلام کو کوئی قوت و شوکت ہو تو چار رکعتین پڑھے ورنہ دو یعنی مسافر رہے گا۔ مسئلہ مقیم کو مسافر کے ساتھ نماز مین اقتدا کرنا جائز ہے یا نہین جائز ہے لیکن جب مسافر مقیمون کی امامت کرے تو دو رکعت پڑھکر سلام پھیر دے اور مستحب ہے کہ ان مقیمون سے کہدے کہ نماز اپنی پوری کرو مین مسافر ہون مسئلہ اگر کوئی مقیم مسافرون کی امامت کرے تو کئے رکعتین پڑھے مقیم امام چار رکعتین پڑھے اور مسافر بھی اُسکی متابعت مین چار رکعتین پڑھین۔ مسئلہ ایک شخص کا گھر ایک شہر مین تھا پھر وہان سے نقل کرکے دوسرے شہر مین جاکر مقیم ہوا پھر اُس دوسرے شہر سے چلکر مسافر ہوا اور پہلے شہر مین جہان اُسکا گھر تھا پونہچا وہ مقیم ہوگا یا نہین۔ وہ مسافر ہے یعنی دو ہی رکعت پڑھے جب تک اپنے دوسرے شہر مین پونہچے۔ مسئلہ اگر کوئی مسافر مکہ اور منا مین پندرہ روز رہنے کی نیت کرے تو نماز مین قصر کرے یا نہین قصر کرے یعنی دو ہی رکعت پڑھے کیونکہ یہ نیت اقامت کی درست نہین ہے یعنی مکہ اور منا دو چیزین ہین۔ پندرہ دن کی نیت ایک جگہ ہونی چاہیے۔ مسئلہ اگر ایک شخص کی کچھ نمازین اپنے شہر مین فوت ہوئین سفر مین چاہتا ہے کہ اُنکی قضا کرے تو کئے رکعتین پڑھے۔ چار رکعتین پڑھے اور ایسے ہی اگر کسی کی سفر مین نمازین فوت ہوئی ہین تو حضر مین دو رکعت سے اُنکی قضا کرے۔ مسئلہ گنہگار اور مطیع سفر کی رخصت مین یکسان ہین یا نہین۔ ہمارے علماء کے نزدیک یکسان ہین یعنے دونون کو قصر کرنا چاہیے۔ گنہگار وہ ہے کہ رہزنی کرے اور مسلمانون کو نقصان پونہچائے۔ اور مطیع اُسکو کہتے ہین کہ تجارت کے واسطے سفر کرے یا حج کے لیے۔ مسئلہ دو نمازون کا جمع کرنا جائز ہے یا نہین۔ فعلاً جائز ہے اور وقتاً جائز نہین فعلاً کیونکر ہے۔ جیسے کہ ظہر کی نماز آخر وقت مین پڑھین اور عصر کی نماز کو اول وقت مین پڑھکر دونون کو ایک جگہ جمع کرین۔ اور وقتاً وہ ہے کہ ظہر کے وقت مین عصر کی نماز پڑھین

جائز نہین ہے مگر عرفات اور مزدلفہ مین کہ عرفات مین عصر کی نماز کو ظہر کے وقت مین پڑھین جائز ہے۔ از مترجم۔ اسی طرح مزدلفہ مین مغرب اور عشاء کو جمع کرنے کا عشاء کے وقت مین حکم ہے مسئلہ کشتی مین نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے یا نہین۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے اگرچہ کھڑے ہونے کی قوت رکھتا ہو۔ اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز نہین ہے مگر عذر کے ساتھ۔

باب صلوٰۃ الجمعۃ

جمعے کی نماز کے مسائل

نماز جمعہ کی یہ شرطون سے واجب ہے پانچ شرطون سے۔ ایک یہ کہ شہر جامع ہونا چاہیے دوسرے بادشاہ صاحب حکم جمعہ کو قائم کرے تیسرے جماعت چوتھے خطبہ پانچوین وقت ظہر خطیب کو چاہیے کہ دو خطبے پڑھے اور دونون خطبون کے درمیان بیٹھ کر علیحدگی ظاہر کرے مسئلہ خطبہ بیٹھ کر پڑھے یا کھڑے ہوکر۔ کھڑے ہوکر باوضو۔ مسئلہ اگر خطیب فقط خدا تعالیٰ کے ذکر ہی پر کفایت کرے تو جائز ہے یا نہین۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز نہین جب تک خطبہ دراز نہ پڑھے بلکہ اتنا کہ لوگ اسکو خطبہ کہین۔ مسئلہ اگر خطیب بیٹھ کر بے وضو خطبہ پڑھے تو جائز ہے یا نہین جائز ہے مگر کراہت کے ساتھ۔ مسئلہ نماز جمعہ کی جماعت کے واسطے کتنے آدمی چاہئین امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک کم سے کم سوا امام کے تین شخص ہون اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک سوا امام کے دو شخص۔ مسئلہ جمعہ کی نماز مین قرأت بلند پڑھے یا آہستہ اور سورۃ معین پڑھے یا جونسی چاہے۔ قرأت بلند پڑھے اور سورۃ معین کرکے نہ پڑھے جہان سے چاہے قرآن مین سے پڑھے۔ مسئلہ مسافرون اور غلامون اور بیمارون اور عورتون پر جمعہ واجب ہے یا نہین۔ انپر جمعہ واجب نہین ہے لیکن اگر حاضر ہون تو سب کے ساتھ جمعہ پڑھین وقت کے فرض سے ادا ہو جائینگے یعنی ظہر سے سا

اگر کوئی مسافر یا بیمار یا غلام جمعہ کی اقامت کرے تو جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص جمعہ کے روز ظہر کی نماز گھر مین پڑھی پھر اُسنے قصد کیا کہ مین جمعہ کی نماز پڑھون اور امام ہنوز نماز مین ہے تو اُسکی ظہر کی نماز کا کیا حکم ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جسوقت جامع مسجد کی طرف چلے گا فوراً نماز ظہر اُسکی فاسد ہوجائے گی۔ اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک نماز ظہر اُسکی فاسد نہوگی جب تک نماز جمعہ مین شریک نہوگا۔ اور مکروہ ہے معذورون کو کہ ظہر کی نماز کو جمعہ کے روز جماعت سے پڑھین اسی طرح قیدیون کو جماعت کرنا مکروہ ہے۔ چاہیے کہ ہر شخص نماز اپنی الگ الگ پڑھے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص امام کو جمعے کی نماز مین پائے تو کیا کرے۔ اُسکے ساتھ نماز جمعہ کی ادا کرے یعنی دو رکعت اور اگرچہ سجدے یا تشہد مین ملے تو دو ہی رکعت جمعہ کی تنہا پڑھے۔ اور امام محمدؒ کے نزدیک اگر امام کے ساتھ ایک رکعت پائے یا زیادہ تو جمعہ کی نماز ادا کرے اور اگر نہ ملے تو چار رکعتین ظہر کی پڑھے امام کی تحریمہ کے ساتھ۔ اور لوگون کو چاہیے کہ جمعہ کے روز جس وقت اول اذان سُنین خرید و فروخت کو ترک کرین اور جمعہ کی نماز کی طرف متوجہ ہون مسئلہ جب خطیب جمعہ کے روز خطبے کے واسطے اُٹھے تو اور لوگون کو کیا کرنا چاہیے خاموش رہین اور نماز نہ پڑھین جب تک خطیب خطبے سے فارغ نہو جائے اور جب خطیب منبر پر جائے تو مؤذن اُسکے سامنے نماز کی اذان کہے اور جب خطبہ سے فارغ ہو تو اقامت کہے پھر نماز جمعہ کی پڑھین۔

باب العیدین

عید کی نماز کے مسائل

مسلمانون کے واسطے عید الفطر مین مستحب کیا ہے صبح کو عیدگاہ مین حاضر ہونے سے پہلے کچھ کھائین اور غسل کرین اور عمدہ لباس پہنین اور خوشبو لگائین اگر میسر ہو پھر عیدگاہ کو جائین۔ مسئلہ عید الفطر کے روز عیدگاہ کی راہ مین آواز سے تکبیر کہین یا نہین۔ امام

بو حنیفہؒ کے نزدیک تکبیر بجہر کہین اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک
آہستہ کہین۔ مسئلہ عیدگاہ مین عید کی نماز سے پہلے نفل نماز پڑھنا جائز ہے یا نہین ہمارے
علمار کے نزدیک جائز نہین ہے۔ مسئلہ عید کی نماز کا وقت کب ہوتا ہے جبوقت
آفتاب بلند ہو کہ اسپر نظر نہ ٹھہرے کب تک رہتا ہے۔ زوال سے پہلے تک۔ مسئلہ
عید کی نماز کی کے رکعتین ہین۔ دو رکعت اور امام ہر رکعت مین جو سورۃ چاہے باواز
بلند پڑھے۔ عید کی نماز مین امام کے تکبیرین کہے۔ بقول عبداللہ بن مسعودؓ کے نو
تکبیرین کہے پانچ تکبیرین اول رکعت مین اور چار دوسری رکعت مین۔ جب امام
عید کی نماز ادا کرنے کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ پہلے تکبیر تحریمہ کہے اسکے بعد تین تکبیرین
اور کہے بعد اسکے قرآن پڑھے یعنی فاتحہ اور کوئی سورۃ۔ پھر تکبیر کہے اور رکوع مین جائے
تو اول رکعت مین پانچون تکبیرین ہو جائین گی جب ایک رکعت پڑھ چکے تو دوسری
رکعت کو قرآن مجید سے شروع کرے جب قرأت پڑھ چکے تین تکبیرین کہے پھر چوتھی
تکبیر کہکر رکوع مین جائے تو دوسری رکعت مین مع تکبیر رکوع کے چار ہو جائین گی
تو دونون رکعتون کی ملکر نو تکبیرین ہو جائینگی یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور عبداللہ
ابن عباسؓ کے تین قول ہین ایک قول یہ ہے کہ بارہ تکبیرین کہے سات پہلی مین
اور پانچ دوسری مین۔ اور قول دوسرا یہ ہے کہ تیرہ تکبیرین کہے سات پہلی مین اور
چھ دوسری مین اور قول تیسرا یہ ہے کہ پندرہ تکبیرین کہے آٹھ پہلی مین اور سات دوسری
مین۔ اس صورت مین ہر رکعت مین چھ تکبیرین زیادہ ہون گی۔ اور قول امیر المومنین علیؓ
کا یہ ہے کہ عید الفطر مین گیارہ تکبیرین کہے چھ اول مین اور پانچ دوسری مین تو ہر رکعت
مین چار زیادہ ہون گی مسئلہ پہلے تکبیر کہے یا قرآن مجید پڑھے عبداللہ بن مسعودؓ کا
قول ہے کہ پہلی رکعت مین تکبیرین کہے پھر قرأت کرے اور دوسری رکعت مین پہلے
قرآن پڑھے پھر تکبیرین کہے اور اسکو توالی بین القرائتین کہتے ہین اور امیر المومنین

ف ۹ نوادرالاصول
ف ۱۰ نوادرالاصول ۱۱
ف ۱۱ نوادرالاصول ۱۲

حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ دونون رکعتون مین پہلے قرآن پڑھے پھر تکبیرین کہے اسکو
توالی بین التکبیر والقراۃ کہتے ہین۔ اور عبداللہ بن عباسؓ کا قول یہ ہے کہ دونون رکعتون
مین پہلے تکبیرین کہے پھر قرآن پڑھے۔ اسکو توالی بین القراۃ والتکبیر کہتے ہین۔ مسئلہ
پہلے تکبیرین کہے یا سبحانک اللھم وبحمدک پڑھے۔ پہلے سبحانک اللھم وبحمدک پڑھے
پھر تکبیرین کہے پھر اعوذ پڑھے پھر قرآن پڑھے یعنی اعوذ تکبیرات کے پیچھے اور قرأت سے
پہلے پڑھے۔ اور امام ابو یوسفؒ کے قول مین یون ہے کہ پہلے سبحانک اللھم وبحمدک اور اعوذ
پڑھے پھر تکبیرین کہے پھر قرآن پڑھے۔ اور امام اوزاعیؒ کا قول یہ ہے کہ پہلے تکبیرین کہے
پھر سبحانک اللھم وبحمدک پڑھے پھر اعوذ اسکے بعد قرآن پڑھے مسئلہ خطبہ پہلے نماز کے پڑھے
یا نماز کے بعد۔ نماز کے بعد دو خطبے پڑھے اور اُن مین لوگون کو صدقۂ فطر کے احکام سنائے
مسئلہ اگر کسی شخص کی عید کی نماز فوت ہوئی یعنی عیدگاہ مین اُسوقت پہونچا کہ نماز سے لوگ
فارغ ہو چکے وہ شخص قضا کرے یا نہین۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک قضا
واجب نہین ہے اور امام محمدؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک قضا واجب ہوگی۔ مسئلہ
اگر ابر وغیرہ سے چاند چھپا رہا اور لوگون نے نہین دیکھا اور بعد زوال کے لوگ چاند دیکھنے
کی گواہی دین تو اُس روز نماز پڑھین یا نہین۔ اُس دن نہ پڑھین بلکہ دوسرے روز پڑھین
اور اگر دوسرے روز کوئی عذر ایسا ہو کہ جیسے پانی کا متواتر برسنا یا اور کوئی خوف پیدا ہو جائے
تو تیسرے روز نماز پڑھین یا نہین۔ نہ پڑھین۔ مسئلہ عید اضحیٰ مین لوگون کے واسطے مستحب
کیا ہے غسل کرین نئے کپڑے پہنین اور خوشبو لگائین اور کھانے مین دیر کرین یعنی نماز
سے فارغ ہو کر کھائین اور عیدگاہ مین نماز پڑھین مسئلہ عید اضحیٰ مین عیدگاہ کی راہ مین
تکبیر کہتے ہوے جائین یا نہین۔ تمام علماء کا اتفاق ہے کہ تکبیر بجہر کہتے ہوے جائین۔ مسئلہ
عید اضحیٰ مین کے رکعتین پڑھین۔ دو رکعتین پڑھین مثل عید الفطر کے بعد نماز کے دو خطبے
پڑھین اور خطیب کو چاہیے کہ لوگون کو قربانی کرنا اور اسکے احکام سنائے اور ایام تشریق کی

تکبیرین اگر عید اضحیٰ کے روز کوئی عذر ہو جاوے کہ اُس روز نماز نہ پڑھ سکین تو دوسرے روز نہ
پڑھین اور اگر دوسرے روز بھی کوئی عذر ہو تو تیسرے روز پڑھین اور اگر تیسرے روز بھی کوئی
عذر ہو تو چوتھے روز نہ پڑھین۔ مسئلہ ایام تشریق کی تکبیرین کس روز سے شروع کرین۔
امیر المؤمنین حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ متفق ہین کہ
نوین تاریخ ذی الحجہ کی صبح سے شروع کرین۔ لیکن ختم مین اختلاف رکھتے ہین۔ عبداللہ بن
مسعودؓ فرماتے ہین کہ وہ آٹھ نمازین ہین کہ جن مین تکبیرین یعنی نوین کی صبح کو شروع کرین
دسوین یعنی عید کے روز عصر کے وقت ختم کرین اور یہ قول امام اعظم ابوحنیفہؒ کا مختار ہے۔
اور امیر المؤمنین علیؓ کا ارشاد ہے کہ تیرھوین تاریخ کی عصر کو ختم کرین اور یہ تیئیس نمازین ہین
اور اس قول کو امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ نے اختیار کیا ہے۔ اور امیر المؤمنین عمرؓ کے
دو قول ہین ایک مین بائیس نمازین ہین اور ایک مین تیئیس۔ اور امیر المؤمنین عثمان غنیؓ
کا اختتام مین کوئی قول نہین ہے اور قول اور صحابہؓ کا مانند عبداللہ ابن عباسؓ اور عبداللہ
ابن عمرؓ اور زید ابن ثابتؓ اور عائشہؓ کا یہ ہے کہ عید کے روز ظہر سے شروع کرین لیکن اختتام
مین اختلاف کرتے ہین۔ عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہین کہ تیرھوین تاریخ کی صبح کو تمام کرین
اور یہ پندرہ نمازین ہوئین اور عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہین کہ تیرھوین کی ظہر کو ختم کرین یہ
سولہ نمازین ہوئین اور زید ابن ثابتؓ فرماتے ہین کہ تیرھوین کی عصر کو ختم کرین اور یہ سترہ
نمازین ہوئین اور حضرت عائشہؓ کا اختتام مین کوئی قول نہین ہے۔ مسئلہ تکبیر کیونکر کہے
یون کہے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔ مسئلہ تکبیرات ایام تشریق
کے وجوب کی کے شرطین ہین امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک پانچ ہین ایک مقیم ہونا دوسرے
شہر جامع تیسرے جماعت چوتھے جماعت مستحب پانچوین نماز فرض کا ہونا چاہیے اور نماز
نفل اور نماز قضا نہو۔ اور جماعت مستحب وہ ہے کہ جماعت مردون کی ہو نہ عورتون کی
امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک ہر ایک کی نماز کے پیچھے واجب ہوگا کہ تکبیر کہے۔

باب صلوٰۃ الکسوف

سورج گہن کی نماز کے مسائل

سورج گہن میں نماز کیونکر پڑھیں- امام جماعت کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے مثل نفل کے ہمارے علماء کے نزدیک ہر رکعت میں ایک رکوع کرے اور امام شافعیؒ کے نزدیک ہر رکعت میں دو رکوع کرے اس طرح کہ پہلے رکوع کرے پھر سیدھا ہو کر کھڑا ہو پھر قرآن پڑھے اور پھر رکوع کرے- مسئلہ سورج گہن کی نماز میں قرأت بلند پڑھے یا آہستہ- امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک آہستہ- اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک بلند پڑھے- مسئلہ قرأت کو طول دے یا اختصار کرے- باتفاق قرأت کو طول دے اور جب نماز فارغ ہو تو دعا کرے یہان تک کہ آفتاب کھل جائے- مسئلہ سورج گہن میں امامت کون کرے- جمعہ کا امام امامت کرے- مسئلہ چاند گہن میں جماعت ہے یا نہیں- چاند گہن میں جماعت نہیں ہے ہر شخص تنہا نماز پڑھے اور ہر دو گہن میں خطبہ نہیں ہے-

باب صلوٰۃ الاستسقاء

مینھ کی نماز کے مسائل

مینھ کی طلب میں نماز ہے یا نہیں- امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نماز نہیں ہے فقط دعا کریں اور استغفار کریں اور اگر الگ الگ نماز پڑھیں تو جائز ہے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جماعت سے نماز پڑھیں اور امام قرأت کے ساتھ دو رکعت پڑھے پھر خطبہ پڑھے اور قبلہ کی طرف منھ کر کے دعا کرے- مسئلہ امام دعا پڑھنے میں چادر پھیرے یا نہیں- ہمارے علماء کے نزدیک چادر پھیرے اور قوم کے لوگ چادر نہ لوٹیں اور اہل ذمہ استسقا میں شامل نہوں

باب قیام شہر رمضان

رمضان کی تراویح کا بیان

جاننا چاہیئے کہ رمضان میں لوگوں کے واسطے مستحب کیا ہے نماز عشاء کے بعد جمع ہوں

اور امام اُن کے ساتھ پانچ ترویحہ پڑھے یعنی بیس رکعت اور ہر ترویحہ یعنی چار رکعت کے بعد سلام پھیر
اور ہر دو ترویحہ کے درمیان مین بقدر ایک ترویحہ کے بیٹھ کر آرام کرین اور بعد تراویح کے
جماعت سے وتر پڑھین اور وتر جماعت سے پڑھنا سوائے رمضان کے اور دنون مین جائز نہین ہے

باب صلوٰۃ الخوف

خوف کی نماز کے مسائل

جسوقت لوگون کو دار الحرب وغیرہ مین خوف زیادہ ہو اور نماز کا وقت آجائے تو امام کو چاہیے کہ
سب مسلمانون کے دو گروہ کرے اور ایک گروہ کو دشمن کے مقابلے مین کھڑا کرے اور دوسرا
گروہ امام کے ساتھ اقتدا کرے یعنی امام کے ساتھ ایک رکعت مع دونون سجدون کے
پڑھے۔ پھر دوسرے سجدہ سے سر اُٹھا کر دشمن کے مقابلے مین جا کر کھڑا ہو اور پہلا گروہ جو دشمن
کے مقابلے مین کھڑا تھا آئے اور امام کے ساتھ اقتدا کر کے ایک رکعت مع دو سجدون کے
ادا کرے اور جب امام نماز کا سلام پھیرے یہ گروہ سلام نہ پھیرے اور کھڑا ہو کر دشمن کے
مقابلہ مین جائے اور وہ گروہ جو ایک رکعت پڑھ چکا ہے پھر آئے اور ایک رکعت مع دو
سجدون کے تنہا پڑھے بے قرأت کے اور تشہد مین بیٹھ کر سلام پھیرے اور پھر دشمن کے مقابلہ مین
جا کر قیام کرے پھر دوسرا گروہ واپس آئے اور ایک رکعت مع دو سجدون کے پڑھے مگر
قرأت کے ساتھ اور تشہد مین بیٹھ کر سلام پھیرے۔ **مسئلہ** اگر امام مقیم ہو اور مقتدی مسافر
ہون تو نماز کیونکر پڑھین۔ جس طرح پہلے گروہ نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھی تھی اسی
طرح امام کے ساتھ دو رکعتین پڑھے۔ اور اسی طرح دوسرا گروہ بھی پڑھے۔ **مسئلہ** اگر مغرب
کی نماز ہو تو کیونکر پڑھین۔ پہلا گروہ امام کے ساتھ دو رکعتین پڑھے اور دوسرا ایک رکعت۔
مسئلہ اس نماز مین وہ لوگ کہ جو دشمن کے مقابلے مین کھڑے ہین اگر دشمن حملہ کرے تو یہ
لڑے یا نہ لڑے اگر لڑے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ ہان اگر خوف سخت ہو تو سواری
پر نماز پڑھین بلا جماعت کے جس طرف کو قادر ہون اور رکوع و سجود اشارہ سے کرین

باب الجنائز

جنازہ کے مسائل

جس وقت کوئی شخص موت کے قریب پونہچے تو کیا کرنا چاہیے - قبلہ کی طرف منہ کرین اور
سیدھی کروٹ پر لٹائین اور کلمہ شہادت تلقین کرین - اور جب مرجاے تو ٹھوڑی اور
آنکھین اسکی کپڑے کی پٹی سے باندھین - اور جب غسل دیا چاہین تو تختے پر لٹائین اور
ستر عورت کا کپڑے سے پوشیدہ کرین اور کپڑے اسکے اُتارین اور وضو کرائین مگر کلی نکرائین
اور ناک مین بھی پانی نڈالین پھر پانی اُسکے اوپر بہائین اور تختے کو خوشبودار کرین طاق
مرتبہ یعنی لوبان وغیرہ کے بخورسے - اور غسل کے پانی مین بیری کی پتی یا اشنان کو جوش کرین
اگر بیری کی پتی اور اشنان نہون تو فقط خالص پانی پر اختصار کرین اور سر اور داڑھی کو
گل خیرو کے پھولون سے دھوئین پھر بائین کروٹ لٹائین اور پانی بہائین یہان تک
کہ پانی نیچے مردے کے پونہچے پھر سیدھی کروٹ بدل دین اور اسی طرح غسل دین کہ پانی مردے
کے نیچے پونہچے پھر سہارا دے کر بٹھائین اور اُسکے پیٹ کو آہستہ آہستہ نیچے کو سوتین اور
جو کچھ پاخانہ وغیرہ خارج ہو اُسکو صاف کر کے صرف اُسی جگہ کو دھوئین اور غسل دوبارہ کی ضرورت
نہین ہمارے علماء کا یہی مذہب ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک دوبارہ غسل دین اور اُسکے
جسم کو کپڑے سے خشک کر کے کفن دین - اور تینون علماء کے نزدیک سر اور داڑھی اور کفن
مین حنوط لگائین یعنے خوشبو - اور امام زفرؒ کے نزدیک اُن عضوون پر لگائین کہ جو سجدے
مین زمین پر لگتے ہین یعنی پیشانی اور ناک اور دونون گھٹنے اور دونون ہاتھ اور دونون قدم

مسئلہ مرد کے کفن مین سنت کیا ہے - مرد کے واسطے کفن مین تین کپڑے سنت
ہین ایک ازار دوسرے کفنی تیسرے لفافہ اور اگر دو ہی کپڑون پر کفایت کرین یعنی ایک
چادر جسکو ازار کہتے ہین اور کفنی پر تو بھی جائز ہے **مسئلہ** کفن کیونکر پہنانا چاہیے - پہلے
بائین جانب سے لپیٹین پھر داہنی طرف سے اور اگر کفن کے منتشر ہونے کا خوف ہو تو بندا

ف فتاوی عالمگیری ۱۲ ط ازار و لفافہ سر سے پاؤن تک اور کفنی مونڈھون سے پاؤن تک ۱۲

باندھ دین۔ مسئلہ عورت کو کَے کپڑے کفن کے دینا چاہئیں۔ پانچ کپڑے ازار اور کفنی اور
دامنی اور سینہ بند اور لفافہ۔ مسئلہ درازی ان کی کسقدر ہونی چاہیے۔ ازار سر سے پانُون تک
کفنی مونڈھے سے گھٹنے کے نیچے تک اور لفافہ ازار سے لمبا ہونا چاہئے اور اگر عورت کو تین
ہی کپڑے دین تو بھی جائز ہے اور دامنی کو کفنی کے اوپر اور ازار و لفافہ کے نیچے رکھین اور
اُسکے بالون کو اُسکے سینے پر کرین اور مُردے کے بالون مین کنگھی نہ کرین اور نہ مُردے کی ڈاڑھی
مین کنگھی کرین نہ اُسکے ناخن تراشین نہ مونچھ تراشین اور کفن مین خوشبو بسائین مُردے
کے کفنانے سے پہلے۔ اور کفن دینے کے بعد نماز پڑھین مسئلہ سب سے بہتر مُردے کی
امامت کیواسطے کون شخص ہے۔ سب سے بہتر سلطان اُس کے بعد محلہ کی مسجد کا امام
اُسکے بعد میت کا ولی۔ اگر بادشاہ اور ولی موجود نہون اور نماز پڑھ لی جاکے پھر ولی حاضر
ہووے تو نماز پھیر سکتا ہے یا نہین۔ اُسکو پھیرنا جائز ہے اور اگر ولی نے نماز پڑھ لی تو
اُسکے بعد کسی شخص کو نماز کا اعادہ جائز نہین ہے۔ مسئلہ اگر مُردے کو دفن کردیا اور نماز نہ
پڑھی تو کیا کرین۔ اُسکی قبر پر نماز پڑھین تین روز تک۔ مسئلہ نماز جنازہ کی کیونکر پڑھین
امام امامت کرے اور چار تکبیرین کہے پہلی تکبیر مین حمد وثنا پڑھے اور دوسری مین فخر
عالم علیہ السلام پر درود بھیجے اور تیسری مین مُردے کے واسطے اور تمام مسلمانون کے
واسطے دعا کرے اور چوتھی تکبیر کہکر سلام پھیرے۔ مسئلہ نماز جنازہ اُس مسجد مین کہ جس
مین نماز جماعت سے پڑھتے ہین پڑھنا جائز ہے یا نہین۔ مکروہ ہے پڑھنا نہ چاہیے مسئلہ
جنازے کو کیونکر اُٹھانا چاہیے۔ ہمارے علما کے نزدیک چارپائی وغیرہ کے چارون پائے
پکڑکر اُٹھائین اور جنازے کے پیچھے اور داہنے بائین چلین اور جنازے کو لیکر دوڑین نہین۔
بلکہ جلد چلین اور آہستہ چلنا بھی جائز ہے مسئلہ جب قبر پر پہونچے تو پہلے کیا کرین پہلے
جنازہ رکھین پھر بیٹھین اور جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے اور قبر کو لحد نما بنائین
اور مُردے کو اُتارین اور منھ اُسکا قبلہ کی طرف کرین اور جو مُردے کو قبر مین اُتارے اُسکو

چاہئیے کہ بسم اللہ وعلیٰ ملۃ رسول اللہ کہے اور کفن کے بند کھول دین اور اینٹین کچی کرین مسئلہ پکی اینٹین اور لکڑی کے تختے جائز ہین یا نہین۔ مکروہ ہے لیکن نل یعنی بانس لگانا جائز ہے مسئلہ قبر کو کس شکل پر بنائین جیسے اونٹ کا کوہان ہوتا ہے مسئلہ اگر بچہ پیدا ہوا اور مرگیا تو اسکو غسل دین اور نماز پڑھین یا نہین۔ اگر پیدا ہونے کے بعد آواز کی ہو تو نام اسکا رکھین اور غسل دین اور نماز پڑھین اور اگر پیدا ہونے کے بعد آواز نہ کی ہو تو نام نہ رکھین اور غسل نہ دین اور کپڑے مین لپیٹ کر دفن کردین۔

باب الشہید

شہید کے مسائل

شہید کون ہے۔ وہ ہے کہ جسکو کافرون نے مارا ہو یا میدان جنگ مین کشتہ پائین اور نشان کشتگی کے موجود ہون یا مسلمانون نے ظلم سے مارا ہو اور اسکے مار ڈالنے مین قصاص واجب ہوا ور دیت یعنی خون بہا واجب نہو۔ مسئلہ شہید کو غسل دین یا نہین اور نماز پڑھین یا نہین۔ ہمارے علماء کے نزدیک غسل ندین اور نماز پڑھین۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک نہ غسل دین نہ نماز پڑھین۔ اور امام حسن بصریؒ کے نزدیک غسل بھی دین اور نماز بھی پڑھین۔ مسئلہ اگر کوئی جنب شہید ہووے تو اسکو غسل دین یا نہین۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک غسل دین۔ اور امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک نہ دین مسئلہ شہید کا خون دھوئین یا نہین۔ نہ دھوئین اور کپڑے بھی نہ اُتارین مگر ہتھیار کھول لین اور اگر پوستین چرمی ہو تو اُتار لین اور جو چیز کفن کی جنس سے نہو وہ بھی علیحدہ کردین اور اگر مرتث ہووے تو اسکو غسل دین یا نہ دین۔ غسل دین۔ اور مرتث وہ ہے کہ زخم لگنے کے بعد کچھ کھاے پیے یا علاج کیا جائے یا میدان جنگ سے زندہ گھر کو پہنچے یا اتنا زندہ رہے کہ ایک نماز کا وقت اُسپر گذرے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص وجوب قصاص مین مارا جائے تو غسل دین اور نماز پڑھین یا نہین۔ غسل بھی دین اور نماز بھی پڑھین

فتاویٰ قاضی خان ۱۲

فتاوی ظہیریہ ۱۲

فتاوی عالمگیری ۱۲

مسئلہ اگر کوئی شخص بغاوت اور راہزنی کے سبب سے مارا جائے تو اسکو غسل دین اور نماز پڑھین یا نہین۔ نہ غسل دین نہ نماز پڑھین۔

باب الصلوٰة فی الکعبة

کعبے مین نماز پڑھنے کے مسائل

نماز خانۂ کعبہ مین پڑھنا جائز ہے یا نہین۔ ہمارے علماء کے نزدیک فرض و نفل دونون جائز ہین۔ اور امام مالکؒ کے نزدیک نفل جائز ہین۔ اور فرض جائز نہین۔ مسئلہ اگر کوئی امام خانۂ کعبہ کے اندر امامت کرے تو جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے مگر جس کسی کی پیٹھ امام کے منھ کی طرف ہوگی تو اُسکی نماز نہین ہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی امام مسجد حرام مین یعنی حرم کعبہ مین امامت کرے تو جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے کہ کعبہ کے گرداگرد حلقہ کرکے کھڑے ہون اور اُن مین کچھ لوگ کعبہ سے ملے ہوئے ہون تو بھی جائز ہے مگر امام کی طرف نہون۔ مسئلہ کعبہ کی چھت پر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہین۔ ہمارے علماء کے مذہب مین جائز ہے مگر مکروہ ہی اور امام شافعیؒ کے نزدیک جائز نہین۔

کتاب الزکوٰة

زکوٰة کے مسائل

زکوٰة کس کس پر واجب ہے آزاد ہو اور مسلمان ہو اور بالغ ہو اور عاقل ہو اور مالک ہو پوری نصاب کا اور ایک سال پورا گذر گیا ہو تو زکوٰة واجب ہوگی۔ مسئلہ لڑکے اور دیوانے اور مکاتب پر زکوٰة واجب ہوگی یا نہین۔ ہمارے علماء کے نزدیک واجب نہین ہے مگر امام شافعیؒ کے نزدیک لڑکے اور دیوانے پر واجب ہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی شخص مالدار ہے اور قرضدار بھی ہے تو زکوٰة واجب ہوگی۔ اس مسئلے کی دو صورتین ہین پہلی صورت یہ ہے زکوٰة واجب نہین ہوگی مثلاً کسی کے پاس ہزار درم ہین یا گیارہ سو اور ہزار درم کا قرضدار ہے تو زکوٰة واجب نہوگی دوسری صورت یہ ہے کہ اُسکے پاس بارہ سو درم ہین اور ہزار درم کا قرضدار ہے

تو ہزار درم قرضدار ہے چھوڑ کر دو سو درم کی زکوٰة پانچ دے واجب ہوگی مسئلہ رہنے کے
گھر پر اور پہننے کے کپڑون پر اور سواری کے اونٹ اور گھوڑون پر اور خدمتی غلام اور ان
ہتھیارون پر کہ جو باندھنے کے ہین زکوٰة واجب ہے یا نہین۔ ہمارے علما کے نزدیک
واجب نہین ہے مسئلہ زکوٰة بے نیت کے جائز ہے یا نہین نہین جائز ہے۔ دو وقتون
مین سے ایک وقت نیت کرنی چاہیے ایک اسوقت کہ جب زکوٰة اپنے مال سے نکالے
تو نیت کرے کہ زکوٰة کے واسطے نکالتا ہون یا اس وقت کہ محتاجون کو دے تو نیت کرے
کہ اپنے مال کی زکوٰة دیتا ہون۔ مسئلہ اگر کوئی شخص اپنا کل مال خیرات کر دے اور نیت
زکوٰة کی نہ کرے تو خیرات کر دینے سے زکوٰة اسکے ذمے سے ساقط ہو جاوے گی یا نہین۔
ہمارے علما کے نزدیک ساقط ہو جائے گی۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک نہو گی۔

باب زکوٰة الابل

اونٹون کی زکوٰة کے مسائل

نصاب اونٹون کا کتنے اونٹون مین ہے۔ پانچ اونٹ ہون اگر پانچ سے کم ہین تو زکوٰة واجب
نہوگی۔ اور جب پانچ اونٹ ہون اور وہ جنگل مین چرتے ہون اور اُنپر پورا سال گذر گیا ہو تو
ایک بکری واجب ہوگی اور جب دس ہون تو دو بکریان واجب ہون گی اور اگر ان کی
تعداد چودہ تک پہونچے جب بھی دو ہی بکریان کافی ہین۔ اور جب پندرہ ہو جائین تو تین بکریان
واجب ہون گی اور انیس ۱۹ تک یہی تین رہین گی۔ اور جب بیس ۲۰ ہون گے تو چار بکریان واجب
ہون گی۔ اور چوبیس ۲۴ ہو جانے پر بھی چار ہی رہین گی اور جب پچیس ۲۵ ہو جائین تو ایک بنت مخاض
واجب ہوگا یعنی جس بچے نے ایک سال پورا کر کے دوسرے سال مین پانون رکھا ہو اور پینتیس ۳۵
تک کافی ہے اور جب چھتیس ۳۶ ہو جائین تو ایک بنت لبون واجب ہوگا یعنی وہ بوتہ کہ جس نے
دو سال پورے کر کے تیسرے مین پانون رکھا ہو اور یہ کافی ہے پینتالیس تک اور جب چھیالیس ۴۶
ہو جائین تو ایک حقہ واجب ہوگا یہ ایسا بوتہ ہے کہ جس نے تین برس پورے کر کے چوتھے

ہین پانچون رکھا ہوا اور پہاڑ ہو جانے تک کافی ہے اور جب اکسٹھ ہو جائین تو ایک جذعہ
واجب ہوگا اور یہ ایسا اونٹ ہے کہ جس نے چار سال سے نکل کر پانچوین مین قدم رکھا ہو اور یہ پچھتر
تک کافی ہے اور چھہتر سے نوّے تک دو بنت لبون کافی ہین اور جب اکیانوے ہون
تو ایکسو بیس تک دو حقّے واجب ہون گے۔ اور جب ان سے زیادہ ہون تو پھر سرے
سے حساب کرین یعنی جسوقت ایکسو پچیس ہون تو دو حقّے اور ایک بکری اور ایکسو تیس ہون
تو دو حقّے اور دو بکریان۔ اور ایکسو پینتیس ہین تو دو حقّے اور تین بکریان اور ایکسو چالیس ہون
تو دو حقّے اور چار بکریان اور جب ایکسو پینتالیس ہون تو دو حقّے اور ایک بنت مخاض واجب
ہون گے اور یہ ایکسو انچاس تک کافی ہین اور جب ایکسو پچاس اونٹ ہون گے تو تین
حقّے واجب ہون گے اسکے بعد پھر از سر نو حساب کرنا ہوگا یعنی ہر پانچ پر ایک بکری زیادہ
ہوگی یعنی جب ایکسو پچپن ہون تو تین حقّے اور ایک بکری اور جب ایکسو ساٹھ ہو جائین تو تین
حقّے اور دو بکریان اور جب ایکسو پینسٹھ ہون تو تین حقّے اور تین بکریان اور جب ایکسو ستر
ہون تو تین حقّے اور چار بکریان اور جب ایکسو پچھتر ہون تو تین حقّے اور ایک بنت مخاض
واجب ہون گے اور ایکسو چھیاسی ہین ایک بنت لبون اور تین حقّے ہون گے اور ایکسو
چھیانوے مین چار حقّے اور یہ دو سو تک کو کافی ہین پھر ہر پچاس مین ایک حقہ واجب ہوگا
اور ہر پچاس کے بعد اسطرح حساب کرین جیسے ایکسو پچاس کے بعد سرے سے حساب کیا گیا
ہے۔ از مترجم یعنی ہر پانچ پر ایک بکری اور پچیس پر بنت مخاض اور چھتیس پر بنت لبون
اور چھیالیس سے لیکر پچاس تک ایک حقہ۔ مسئلہ زکوٰۃ دینے مین بختی اونٹ اور عرب
کے ایکسے ہین یا نہین۔ ایکسے ہین جو زکوٰۃ عربی اونٹون مین واجب ہے وہی
بختی مین واجب ہے۔

باب زکوٰۃ البقر

گائے بیل کی زکوٰۃ کے مسائل

گائے بیل کے نصاب کی مقدار کیا ہے تیس ہونے چاہییں اگر تیس سے کم ہیں تو زکوٰۃ واجب نہیں ہے اگر تیس ہوں اور جنگل میں چرائے جاتے ہوں اور ایک سال گزر جائے تو ایک تبیعہ واجب ہے یعنی بچھڑا یا بچھیا ایک سالہ کہ جسکا پانون دوسرے سال میں گیا ہو اور یہ انتالیس ۳۹ تک کافی ہے اور جب چالیس ہو جائیں تو مسنہ واجب ہوگا یعنی دو برس کا بچھڑا اور جب چالیس سے زیادہ ہوں تو امام ابوحنیفہؒ کے تین قول ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ کچھ واجب نہوگا جب تک پچاس نہو جائیں اور جب پچاس ہو جائیں تو اُسوقت چالیس پر ایک مسنہ دے اور دس میں ثلث تبیعہ یعنی ایک سالہ بچھڑے کی تہائی قیمت یا مسنہ کی چوتھائی۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ جب اکتالیس ۴۱ ہو جائیں تو اُسوقت چالیس میں مسنہ واجب ہوگا اور ایک میں مسنہ کے دسویں حصہ کی چوتھائی یعنی چالیسواں حصہ واجب ہوگا اور جسوقت بیالیس ۴۲ ہوں تو چالیس میں مسنہ اور دو میں چالیسوین کا دونا یعنی بیسواں حصہ مسنہ کا واجب ہوگا اسی طرح تینتالیس ۴۳ میں ایک مسنہ اور تین کے عوض مسنہ کے چالیس حصوں میں سے تین حصے واجب ہوں گے اور جب چوالیس ۴۴ ہو جائیں تو ایک مسنہ چالیس کی زکوٰۃ اور چار کے عوض میں مسنہ کا دسواں حصہ واجب ہوگا پس اسی طرح ساٹھ تک دیں۔ اور تیسرا قول یہ ہے کہ کچھ واجب نہیں ہوتا جب تک ساٹھ ۶۰ نہوں اور جب ساٹھ ہو جائیں تو دو تبیعہ واجب ہوں گے اور یہ انہتر ۶۹ تک کافی ہیں اور جب ستر پورے ہو جائیں تو مسنہ اور تبیعہ واجب ہوں گے اور یہ اُناسی تک جائز ہیں اور جب اسی ہو جائیں تو دو مسنے واجب ہوں گے اور یہ نواسی ۸۹ تک کافی ہیں اور جب نوے ۹۰ ہو جائیں تو تین تبیعہ واجب ہوں گے اور یہ ننانوے ۹۹ تک کافی ہیں اور جب سو ہو جائیں تو دو تبیعہ اور ایک مسنہ واجب ہوں گے۔ غرض اسی حساب سے دینا چاہیے ہر تیس کے واسطے تبیعہ اور ہر چالیس کے واسطے مسنہ۔ گائے اور بھینس زکوٰۃ دینے میں دونوں یکساں ہیں۔

باب صدقة الغنم

بکریوں کی زکوٰۃ کے مسائل

[illegible] واجب ہے [illegible] سے کم ہون تو زکوٰۃ واجب نہین ہے اور جس وقت چالیس پوری ہون اور جنگل مین چرتی ہون اور سال پورا گزر گیا ہو تو ایک بکری واجب ہوتی ہے اور ایکسو بیس تک ایک ہی بکری دی جائیگی اور جب ایکسو اکیس ہوجائین گی تو دو بکریان واجب ہون گی اور یہ دو سو تک کافی ہین اور جب دو سو ایک ہون تو تین بکریان واجب ہون گی اور تین سو ننانوے تک کافی ہین اور جب چار سو پر نوبت پونہچے تو چار بکریان واجب ہون گی اور پانسو مین پانچ بکریان واجب ہون گی پھر ہر سیکڑے مین ایک بکری واجب ہوگی اور بھیڑون کی زکوٰۃ بھی مثل بکریون کی زکوٰۃ کے سب ہے ۔

باب زکوٰۃ الخیل

گھوڑونکی زکوٰۃ کے مسائل

گھوڑون مین زکوٰۃ واجب ہے یا نہین ۔ یہ مسئلہ تین شکل پر ہے ۔ ایک شکل سے واجب ہوتی ہے اور ایک شکل سے واجب نہین ہوتی ہے ۔ ایک شکل مین اختلاف ہے ۔ وہ شکل کہ جس سے واجب ہے یہ ہے ۔ کہ گھوڑے تجارت کے واسطے ہون اور اسمین اختلاف نہین ہے ۔ اور وہ شکل کہ واجب نہین ہے یہ ہے ۔ کہ گھوڑے صرف نر ہون یا سواری کے واسطے ہون اس مین بھی عدم وجوب مین اتفاق ہے ۔ اور جس شکل مین اختلاف ہے وہ یہ ہے کہ نر و مادہ ملے ہوئے ہون امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک چاہے ہر گھوڑے کے عوض ایک دینار دے یعنی دو روپیہ آٹھ آنہ اور چاہے انکی قیمت کرکے دو سو درم پر پانچ درم دیوے ۔ اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک واجب نہین ہے ۔ مسئلہ اگر کسی شخص کے پاس نری گھوڑیان ہین تو زکوٰۃ واجب ہے یا نہین ۔ اس مین امام ابو حنیفہؒ کے دو قول ہین ایک قول طحاوی نے روایت کیا ہے کہ واجب نہین ہے اور یہ قول ابو الحسن کرخی کا ہے اور دوسرا قول بروایت جعفر ہندوانیؒ واجب ہے اور گدھون اور خچرون مین زکوٰۃ نہین ہے مگر جب سوداگری کے واسطے ہون تو واجب ہوگی ۔ مسئلہ اونٹ اور گائے اور بکری کے

بچون مین زکوٰة واجب ہے یا نہین - امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک واجب نہین ہے مگر جب اُن مین
بڑے بھی شامل ہون تو اُسوقت واجب ہوگی - اور امام ابو یوسفؒ کے تین قول مین - ایک یہ کہ
زکوٰة واجب نہوگی جب تک اُس مقدار کو نہ پہنچین کہ اگر وہ بڑے ہوتے تو ایک واجب ہوتا اور
اُنکی مقدار پچیس[۲۵] ہین یعنی پچیس[۲۵] مین ایک دیا جائیگا - اور پھر واجب نہوگی جب تک اُس شمار
کو نہ پہنچین جو بڑے ہوتے تو دو[۲] دیے جاتے اور وہ چھتر ہین - اور پھر واجب نہوگی جب تک
اُس گنتی کو نہ پہنچین کہ جو بڑے ہوتے تو تین[۳] دیے جاتے اور وہ ایکسو پینتالیس[۱۴۵] ہین یعنی تین
اونٹ کے بچے واجب ہون گے - قول دوسرا بروایت حسن بن زیادؒ یہ ہے کہ پانچ مین
ایک بکری دے یا خمس قیمت ایک فصیل کے ان دونون مین سے جو کم ہو وہ دے اور
جب دس ہون تو دو[۲] بکری دے یا دو[۲] خمس ایک فصیل کے اور جب پندرہ[۱۵] ہو جائین تو تین[۳] بکریان
دے یا تین[۳] خمس ایک فصیل کے اور جب بیس[۲۰] ہون تو چار[۴] بکریان دے یا چار[۴] خمس ایک فصیل
کے اور جب پچیس[۲۵] ہون تو ایک فصیل ادنیٰ درجے کا واجب ہوگا - اور قول تیسرا بروایت ہشام
بن عبد اللہؒ ہے کہ پانچ مین پانچوان حصہ فصیل کا اسی طرح آگے کو - مسئلہ اگر کسی شخص پر مسنہ
واجب ہوا اور مسنہ اُسکے پاس نہین ہے تو کیا کرے - اگر تبیعہ اُسکے پاس ہو تو دے دے
اور مسنہ سے جسقدر قیمت مین کم ہو وہ کمی بھی دیدے اور اگر تبیعہ واجب ہوا ہو اور وہ نہو تو
مسنہ دیدے اور اُسکی قیمت جسقدر زیادہ ہو وہ واپس لے لے - مسئلہ مصدق زکوٰة کا مال لینے
مین کون سا مال لے - اوسط درجے کا یعنی نہ سب سے اچھا نہ سب سے برا - مصدق وہ شخص ہے کہ لوگون
سے زکوٰة لے اور ایک جگہ جمع کر کے امام کے حوالے کرے - مسئلہ زکوٰة قیمت کے ساتھ دینا
جائز ہے یا نہین - ہمارے علماء کے نزدیک جائز ہے - امام شافعیؒ کے نزدیک جائز نہین ہے
بلکہ اُسکا عین واجب ہوگا یعنی اُسکی عوض دوسری شے نہ لی جائے - مسئلہ زکوٰة اُن چوپایون
کی کہ مالک کے گھر مین کام کرتے ہین اور اُن کو دانہ چارہ دیا جاتا ہے واجب ہے یا نہین - ہمارے
علماء کے نزدیک واجب نہین ہے - اور امام مالکؒ کے نزدیک واجب ہے - مسئلہ

سی شخص کے پاس شروع سال مین ایک نصاب ہے اور سال کے درمیان مین زیادتی ہوئی
وایک جا کرکے زکوٰۃ دے یا نہ دے - ہمارے علماء کے نزدیک اسی مین ملائے اور زکوٰۃ سبکی
ے اس زیادتی پر حولان حول شرط نہین ہے مگر مال اسی جنس سے ہو جیسے بیل اسکے پاس تھے
ور وہ زیادہ ہو گئے یا بکریان تھین اور زیادہ ہو گئین یا اونٹ تھے اور زیادہ ہو گئے - اور اسکے
س بیل تھے اور بکریان بڑھ گئین یا اونٹ مل گئے وسط سال مین تو انکو اکٹھا کرین - اور امام شافعیؒ
کے نزدیک کسی صورت مین نہ ملائین - مسئلہ چوپایہ سائمہ کسکو کہتے ہین - جو سال بھر مین زیادہ
نون جنگل مین چرین اور اگر چھ مہینے گھر مین چارہ کھایا ہو تو زکوٰۃ واجب نہوگی - مسئلہ زکوٰۃ
نصاب مین ہے یا معاف مین - امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نصاب مین -
ور محمدؒ کے نزدیک نصاب اور معاف دونون مین ہے مثلاً ایک شخص کے پاس اسّی بکریان تھین
ور انپر سال گذر گیا تو پیشتر اسکے کہ وہ زکوٰۃ دے چالیس مر گئین تو چالیس مین امام ابو حنیفہؒ اور امام
بو یوسفؒ کے نزدیک ایک بکری واجب ہوگی - اور امام محمدؒ کے نزدیک آدھی بکری واجب ہوگی
ایسے ہی اگر کسی شخص کے پاس ایک سو بیس ۱۲۰ بکریان تھین اُن مین سے اسّی مر گئین اور چالیس باقی
رہین امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک پوری بکری واجب ہوگی - اور امام محمدؒ کے
نزدیک بکری کا تیسرا حصہ واجب ہوگا - مسئلہ اگر کوئی شخص پورے نصاب کا مال رکھتا تھا
ور ایک برس بھی اسپر گذر گیا تھا پہلے اس سے کہ زکوٰۃ دے وہ کل مال برباد ہو گیا تو زکوٰۃ
اسکے ذمے سے ساقط ہوگی یا نہین - ہمارے علماء کے نزدیک ساقط ہو جاوے گی اور امام شافعیؒ کے
نزدیک اسکو ادا کرنی ہوگی - مسئلہ اگر کوئی شخص سال پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ دیا چاہے
تو جائز ہے یا نہین - ہمارے علماء کے نزدیک جائز ہے - امام شافعیؒ کے نزدیک جائز نہین ہے

باب زکوٰۃ الفضۃ

چاندی کی زکوٰۃ کے مسائل

چاندی کا نصاب کسقدر ہے - دو سو درم بھر اگر اس سے کم ہوگی تو زکوٰۃ واجب نہوگی جب دو سو

درم بھر چاندی ہو اور سال اُسپر گزر گیا ہو تو پانچ درم بھر چاندی واجب ہو ۔ اور دو سو درم سے اگر چالیس درم تک زیادہ ہو جانے پر بھی امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دو سو ہی کی زکوۃ دیجائیگی اور جب پورے چالیس درم بھر ہو جائیگی تو ایک درم اُسپر بھی واجب ہوگا ۔ امام ابو یوسف اور امام محمدؒ کے نزدیک دو سو سے جسقدر زیادہ ہوگی حساب سے اُسکی زکوۃ واجب ہوگی ۔ مسئلہ اگر کسی چیز مین چاندی کا غلبہ ہو تو اُسپر کیا حکم ہے ۔ اُسپر چاندی کا حکم ہوگا جیسے کہ دینار مین سُونا غالب ہو اُسپر سونے کا حکم ہوگا اور اگر غش یعنی ملونی غالب ہو تو اُسپر حکم اسباب کا ہوگا اور جو وہ واسطے سوداگری کے ہوگا تو جسوقت نصاب کے مقدار کو پہونچے گا تو زکوۃ واجب ہوگی

باب زکوۃ الذہب

سونے کی زکوۃ کے مسائل

سونے کی نصاب کی مقدار کسقدر ہے ۔ بیس مثقال اگر بیس مثقال سے کم ہوگا تو زکوۃ واجب نہوگی اور جب بیس مثقال ہو اور اُسپر سال گذر جائے تو نصف مثقال سُونا دینا واجب ہوگا اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اگر بیس مثقال سے زیادہ ہو تو اُسکی زکوۃ واجب نہین ہے مگر جو بیس مثقال ہو جائے تو دو قیراط سُونا اور دینا ہوگا اور ہر چار مثقال پر دو قیراط واجب ہوتا جائے گا اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک ہر تھوڑے اور بہت مین اُسی حساب سے واجب ہوگی مسئلہ سونے چاندی کی کوئی چیز پہنے ہوئے ہو یعنی زیور وغیرہ تو اُس مین زکوۃ واجب ہے یا نہین ۔ ہمارے علماء کے نزدیک زیور وغیرہ بنا ہو یا نہ بنا ہو دونون مین واجب ہوگی اور امام شافعیؒ کے نزدیک بے بنے ہوئے سُونے چاندی مین واجب ہے ۔ اور عورتون کے زیور مین واجب نہین ہے ۔

باب زکوۃ العروض

اسباب کی زکوۃ کے مسائل

اسباب مین زکوۃ واجب ہے یا نہین ۔ وہ اسباب کہ سوداگری کے واسطے ہو جس وقت قیمت

تو نصاب کو پونچے گی زکوٰۃ اُس مین واجب ہوگی۔ مسئلہ قیمت اسباب کی کس چیز سے کرین یعنی اُسکی قیمت چاندی سے کرین یا سونے سے ہمارے علماء کے نزدیک جسمین فقیرونکو فائدہ ہو۔ اور امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک جس مین مالک کو فائدہ ہو اُس سے قیمت کرین مسئلہ اگر کسی شخص کے پاس اول سال مین نصاب پورا ہوا اور وسط سال مین نقصان پونہچے اور پھر آخر سال مین نصاب پورا ہوجائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہین ہمارے علماء کے نزدیک واجب ہوگی اور امام شافعیؒ کے نزدیک واجب نہوگی یہ مسئلہ اسطرح ہے کہ کسی شخص کے پاس اول سال مین دو سو درم ہون اور بیچ مین ڈیڑھ سو رہجائین پھر سال تمام ہونے پر دو سو ہوجائین تو ہمارے علماء کے نزدیک زکوٰۃ واجب ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک واجب نہین ہے۔ مسئلہ اگر کسی شخص کے پاس کچھ اسباب ہے اور کچھ سونا چاندی اور کسی چیز مین نصاب پورا نہین ہے اور ایک چیز کو دوسرے کے ساتھ ملانے مین پورا ہوتا ہے تو اُسکو ملا کر زکوٰۃ دے یا نہین۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک قیمت مین ملائے اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک اجزاء ہر نصاب کے ملاوے اگر پورا نصاب کسی کا ہو تو اُسی کی زکوٰۃ دے اس مسئلے کی صورت یہ ہے کہ کسی شخص کے پاس آٹھ مثقال سونا ہے اور سو درم چاندی اور آٹھ مثقال سونے کی قیمت سو درم چاندی کے برابر ہے تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ملا کر زکوٰۃ دو سو درم کی دے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نہ ملائے کیونکہ چاندی کا نصاب نصف ہے اور سونے کا نصف سے کم ہے اس لیئے دونون کو اگر ملایا ایک نصاب پورا نہوگا تو زکوٰۃ واجب نہوگی لیکن اگر کسی شخص کے پاس پچاس درم چاندی ہے اور پندرہ مثقال سونا یا ڈیڑھ سو درم چاندی اور پانچ مثقال سونا ہو تو امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک ملا کر زکوٰۃ دے کیونکہ ہر نصاب کے اجزاء جمع کرنے سے پورا نصاب ہوگیا۔ اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک بھی اگر قیمت ایک دوسرے کی ملکر نصاب کو پونہچے تو زکوٰۃ فرض ہے ورنہ نہین

باب زکوٰۃ الزرع والاثمار

زکوٰۃ کھیتون اور پھلون کی

ف کس چیز مین واجب ہوتا ہے۔ امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک جو کچھ زمین سے پیدا ہو خواہ
تھوڑا ہو یا بہت خواہ سال بسال رہے خواہ نہ رہے دریا کے پانی دینے سے ہوا ہو یا مینہ کے
پانی سے ہوا ہو اُن سب مین عشر یکسان ہے مگر تین چیزون مین واجب نہین ایک لکڑی
سوختہ مین دوسری گھاس مین تیسرے نرکل مین۔ اور امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح کے نزدیک
واجب نہین ہے مگر اُس چیز مین کہ سال بسال رہے اور وزن اُسکا پانچ وسق ہو اور ہر
وسق ساٹھ صاع کا ہے اور ہر صاع چار من کا اور یہ کل بارہ سو من ہوئے ہر من دو رطل کا ہوتا
ہے اس من کو ہندوستان کا من نہ سمجھنا چاہیے۔ مسئلہ اگر کسی چیز کو ڈول سے پانی دیا
گیا ہو تو اُس مین آدھا عشر واجب ہوگا یعنے بیسوان حصہ اور لیکن جو چیزین کہ پیمانے مین نہین
بنتی ہین جیسے زعفران اور روئی اور شہد اُن مین امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک عشر واجب ہے
گو تھوڑے ہون یا بہت اور امام ابو یوسف رح کے نزدیک واجب نہین ہوتے جب تک
قیمت اُسکی پانچ وسق ادنے درجے کے اناج کی قیمت کے برابر نہو۔ اور امام محمد رح کے نزدیک
واجب نہوگا جب تک پانچ عدد اعلی اُس مقدار کو نہ پہنچے جسکے ساتھ اُسکی نوع اندازہ کیجاتی ہے
مثلاً اگر روئی ہووے تو پانچ گونی یعنے گٹھے اور اگر زعفران ہو تو پانچ من یعنے سیر اور شہد مین
عشر واجب ہوتا ہے یا نہین۔ امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک ہر تھوڑی بہت مین واجب ہے
اور امام ابو یوسف رح کے نزدیک جب تک دس خیک نہوگا واجب نہوگی اور امام محمد رح کے
نزدیک جب تک پانچ فرق نہو اور فرق اٹھارہ من کا ہوتا ہے جسکے نوے من ہوئے اور
خیک مشک کو کہتے ہین چھوٹی ہو یا بڑی۔ مسئلہ خراجی زمین مین عشر واجب ہے یا نہین۔ واجب نہین

[illegible] ۱۲

باب من یجوز دفع الصدقۃ الیہ ومن لا یجوز

زکوٰۃ کسکو دینا جائز ہے اور کسکو ناجائز

جن لوگون کو زکوۃ دینا چاہیے سو وہ کئے گروہ ہین۔ آٹھ گروہ خداے تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے

انما الصدقات للفقرا والمساکین والعاملین علیہا والمؤلفۃ قلوبہم وفی الرقاب والغارمین و

فی سبیل اللہ وابن السبیل فریضۃ من اللہ واللہ علیم حکیم - اور یہ آٹھ گروہ تھے لیکن ایک گروہ

ان سے ساقط ہو گیا ہے اور وہ مؤلفۃ قلوب ہے یہ وہ لوگ ہین کہ ابتداے اسلام مین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائیون مین مددگار تھے اور وہ کافر تھے اب اسوقت مین وہ

لوگ ساقط ہو گئے ہین اسوجہ سے کہ حق تعالے نے اسلام کو قوی کر دیا اور اُن کی طرف

حاجت نہین رہی مگر اُن ساتون کو دینا چاہیے اور وہ سات گروہ یہ ہین۔ پہلے فقیر

دوسرے مسکین تیسرے عاملین چوتھے مکاتب پانچوین غارمین چھٹے غازی ساتوین مسافر

فقیر اسکو کہتے ہین کہ جسکے پاس کوئی چیز نہو۔ اور مسکین وہ ہے کہ جسکا مال نصاب سے کم ہو

عامل وہ لوگ ہین کہ لوگون سے زکاتین لیکر جمع کرین اور بادشاہ کی مقرر کیے ہوئے ہون

اور بادشاہ اُن کے کام کا اندازہ کر کے کچھ دے۔ اور مکاتب وہ غلام ہے کہ جس نے اپنے

آپ کو اپنے مالک سے خرید کیا ہو یعنی قیمت اپنی اپنی گردن پر لی ہو۔ غارم وہ ہے کہ جسپر

قرض ہو۔ اور غازیون سے وہ لوگ مراد ہین کہ جو غزا سے عاجز ہون بوجہ نہونے ہتھیارون

اور گھوڑون وغیرہ کے اور مسافر وہ ہین کہ سفر مین ہون اور اُن کے پاس کوئی چیز موجود نہو

ان سب گروہون کو دے مالک کو اختیار ہوگا چاہے ساتون قسم کے لوگون کو دے اور

چاہے ایک ہی گروہ کو دے اور امام شافعیؒ کے دو قول ہین۔ ایک یہ کہ ہر گروہ سے تین

آدمی ہون تو زکوۃ دینا جائز ہوگا اور دوسرا قول یہ کہ جو ہمارے علماء کا قول ہے **مسئلہ**

ذمی کو زکوۃ دینا اور زکوۃ کے مال سے مسجد بنانا اور مردے کو کفن دینا جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین

ہے۔ ذمی اُس کافر کو کہتے ہین کہ جو خراج گزار ہو دار الاسلام مین مسلمانون سے امان لیکر

وطن بنالیا ہو۔ مسئلہ اگر زکوۃ کے مال سے غلام کو خرید کر آزاد کرے تو جائز ہے یا نہین

جائز نہین ہے۔ مسئلہ زکوۃ دینا اپنے باپ کو اور دادا کو اور اپنی اولاد کو اور اولاد کی

اولادکو اور اپنی زوجہ کو جائز ہے یا نہین ۔ جائز نہین ہے اور اگر [illegible]
رہے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز نہین ہے اور امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک
جائز ہے ۔ مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے مکاتب کو یا اپنے غلام کو یا کسی امیر کے غلام کو یا کسی
امیر کے لڑکے کو کہ ضعیف ہو زکوۃ دے تو جائز ہے یا نہین ۔ جائز نہین ہے ۔ مسئلہ
اگر فرزند ہاشمی کو دے تو جائز ہے یا نہین ۔ جائز نہین ہے ۔ فرزند ہاشمی یہ لوگ ہین ۔
آل حضرت علیؓ اور آل حضرت عباسؓ اور آل حضرت جعفرؓ اور آل حضرت عقیلؓ اور آل حارث
بن عبدالمطلبؓ اور موالی ان کے بھی انکے ساتھ ہین مسئلہ اگر ایک شخص نے مال کی زکوۃ ایک
شخص کو دی اور گمان کیا کہ فقیر ہے پھر معلوم ہوا کہ وہ مالدار ہے یا ہاشمی ہے یا کافر ہے یا
تاریکی مین دی پھر معلوم ہوا کہ اسکا باپ ہے یا اسکا لڑکا ہے تو یہ زکوۃ جائز ہے اور اسکے ذمے
سے ساقط ہوئی یا نہین ۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز ہے اور امام ابویوسفؒ
کے نزدیک جائز نہین ہے ۔ مسئلہ اگر زکوۃ دی اور پھر معلوم ہوا کہ مکاتب اسکا ہے یا غلام
اسکا ہے تو جائز ہے یا نہین ۔ جائز نہین ہے ۔ تمام قولون مین ایسے شخص کو زکوۃ دینا جائز
نہین ہے کہ مالک نصاب ہو اور وہ کوئی سا مال ہو اور اگر نصاب سے کم ہو تو اس شخص کو
زکوۃ دینا جائز ہے ۔ مسئلہ ایک شخص نصاب پورا نہین رکھتا ہے مگر دستکار ہے اور تندرست
ہے تو اسکو زکوۃ دینا جائز ہے یا نہین ۔ جائز ہے ۔ گو پیشہ ور اور تندرست ہو ۔ مسئلہ
زکوۃ کو ایک شہر سے دوسرے شہر مین بھیجنا جائز ہے یا نہین ۔ جائز ہے کراہت کے ساتھ
مگر اس صورت مین کہ اس شہر سے اس شہر کے لوگ زیادہ محتاج ہون یا اس شہر مین
اسکے قرابت والے ضعیف ہون تو اسوقت مین جائز ہے ۔

باب صدقۃ الفطر

صدقہ فطر کے مسائل

صدقہ فطر کا کس پر واجب ہے ۔ آزاد مسلمان پر مگر مالک نصاب ہو اور یہ نصاب زیادہ

جو پہننے کے ہے اور بچھونے کے کپڑون سے اور اسباب اور ہتھیارون سے کا اپنے خرچ کے ہون اُس وقت صدقہ فطر کا دے اپنا اور اپنے چھوٹے بچون کا مسئلہ صدقہ فطر بڑے بچونکا باپ پر واجب ہے یا نہین۔ واجب نہین ہے۔ اگرچہ یہ اولاد باپ سے نفقہ پاتی ہو۔ مسئلہ مکاتب اور تجارتی غلام کا صدقہ واجب ہے یا نہین۔ واجب نہین ہے۔ مسئلہ اگر کوئی غلام دو شخصون کی شرکت مین ہو تو صدقہ فطر کا کسپر واجب ہے۔ ہمارے علمار کے نزدیک کسی پر واجب نہین ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک دونون پر واجب ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی مسلمان کافر غلام رکھتا ہے تو اُسپر صدقہ فطر کا واجب ہے یا نہین۔ ہمارے علمار کے نزدیک واجب ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک واجب نہین ہے۔ مسئلہ صدقہ فطر مین کیا چیز دینا چاہیے اور کسقدر دینا چاہیے۔ گیہون دو من اور جَو اور چھوارے چار من یعنی گیہون چار رطل اور جَو اور چھوہارے آٹھ رطل اور رطل قریب چالیس روپیہ کے چہرہ دار سے۔ مسئلہ صدقہ فطر کا کب واجب ہوتا ہے۔ جب صبح صادق ہو یعنی عید کے روز اور اگر کوئی صبح ہونے سے پہلے مرجائے تو صدقہ واجب نہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص عیدالفطر کے روز مسلمان ہو یا لڑکا پیدا ہو تو صدقہ فطر کا واجب ہوگا یا نہین۔ اگر صبح سے پہلے ہوا ہے تو واجب ہوگا اور اگر صبح کے بعد ہوا ہے تو واجب نہوگا۔ مسئلہ فطر کے صدقے مین مستحب کیا ہے۔ پہلے صدقہ دین پھر عیدگاہ کو جائین۔ مسئلہ اگر کوئی شخص صدقہ فطر عید کے روز سے پہلے دیدے تو جائز ہے یا نہین۔ ہمارے علمار کا مذہب ہے کہ جائز ہے اگرچہ اُس سے دو برس پہلے دیدے اور امام شافعیؒ کے نزدیک مقدم اور مؤخر دونون جائز نہین ہین۔

کتاب الصوم

روزے کے مسائل

روزہ کے طرح کا ہے۔ دو طرح کا۔ ایک فرض دوسرے نفل اور فرض بھی دو طرح پر ہے ایک یہ کہ کسی وقت سے متعلق ہو اور دوسرا وہ کہ وقت سے تعلق نرکھتا ہو جو روزے کسی وقت سے

تعلق رکھتے ہین وہ رمضان کے روزے ہین یا روزہ نذر معین کا اور ان کی نیت رات سے کرنا چاہئے اور اگر رات کو نہ کی تو دن مین اگر آدھے دن سے پہلے کرے گا تو بھی جائز ہے اور جو روزے کہ وقت کے متعلق نہین ہین وہ روزہ نذر غیر معین کا ہے اور کفارے کا اور انکی نیت سوا رات کے جائز نہین ہے۔ مسئلہ کیا لوگون کو واجب ہے کہ شعبان کی انتیس ۲۹ تاریخ کو رمضان کے چاند کو تلاش کرین۔ واجب ہے اگر چاند دیکھین روزہ رکھین اور اگر نہ دیکھین تو تیس ۳۰ روز شعبان کے پورے کر کے روزہ رمضان کا شروع کرین۔ مسئلہ اگر کوئی شخص تنہا رمضان کا چاند دیکھے تو اُسکو روزہ رکھنا ضروری ہے یا نہین۔ ضروری ہے اگرچہ قاضی اُسکے چاند دیکھنے کی گواہی نہ سُنے مسئلہ رمضان کا چاند دیکھنے مین قاضی کتنے آدمیون کی گواہی قبول کرے۔ ایک آدمی کی گواہی کافی ہے اگر آسمان پر ابر یا گرد یا غبار ہو اور یہ گواہی دینے والا آزاد ہو یا غلام ہو مرد ہو یا عورت ہو اور اگر آسمان پر کوئی ابر اور غبار اور کوئی سبب نہو گواہی اُسکی قبول نہ کرے جب تک ایسے کثیر گواہی نہ دے۔ مسئلہ روزے کا وقت کب سے کب تک ہے۔ صبح صادق سے آفتاب کے غروب ہونے تک۔ مسئلہ روزے کی حد کیا ہے۔ روزے کی حد یہ ہے کہ روزہ دار باز رہے کھانے اور پینے اور صحبت کرنے سے دن مین مع نیت کے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص دن مین بھولکر کوئی چیز کھائے یا پیئے یا مجامعت کرے تو روزہ اُسکا فاسد ہوگا یا نہین۔ فاسد نہین ہوگا۔ مسئلہ اگر بوسہ لینے سے منی نکل آئے تو قضا واجب ہوگی یا کفارہ۔ قضا واجب ہوگی کفارہ واجب نہوگا۔ مسئلہ روزہ دار کو بوسہ لینا جائز ہے یا نہین۔ اگر اپنے نفس پر بےخوف یعنی قادر ہو تو جائز ہے اور اگر بےخوف نہین ہے تو جائز نہین ہے یعنی اگر جانے کہ بوسہ لونگا تو انزال ہو جائے گا یا جماع پر مجبور ہوگا تو مکروہ ہے اور اگر جانے کہ بوسہ لینے سے انزال نہوگا اور خواہش جماع غلبہ نہ کرے گی تو بوسہ لینا جائز ہے مسئلہ اگر کوئی روزہ دار قے کرے تو روزہ اُسکا فاسد ہوگا یا نہین۔ اگر بے اختیار قے ہو گئی تو روزہ درست ہے ورنہ اختیار سے قصداً کی تو روزہ فاسد ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی

روزہ دار سنگ ریزہ یا لوہے کا ٹکڑا نگل جائے تو روزہ اسکا فاسد ہوگا یا نہین۔ روزہ فاسد
ہوجائے گا مگر قضا واجب ہوگی نہ کفارہ۔ مسئلہ اگر کوئی روزہ دار صحبت کرے قبل یا دُبر
مین یا کھائے یا پیے عمداً ایسی چیز کہ جو غذا ہو یا دوا ہو تو کیا واجب ہوگا۔ قضا بھی واجب
ہوگی اور کفارہ بھی۔ مسئلہ روزے کا کفارہ کیا ہے۔ جو ظہار کا کفارہ ہے اور ظہار کا کفارہ یہہ ہے
کہ ایک غلام آزاد کرے یا ساٹھ روزے رکھے یا ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلائے اور ہر ایک
کو دو من گندم دے یعنی چار رطل۔ یا ساٹھ کو دو وقت پیٹ بھر کے کھلائے۔ یہی روزے کا بھی
کفارہ ہے۔ مسئلہ اگر روزہ دار سوائے فرج کے اور کسی جگہ صحبت کرے اور انزال ہوجائے
تو قضا اور کفارہ واجب ہوگا یا نہین۔ قضا واجب ہوگی کفارہ واجب نہوگا۔ مسئلہ اگر
کوئی شخص سوائے رمضان کے روزے کے اور روزے کو فاسد کرے تو کیا کرے قضا واجب
ہوگی نہ کفارہ اور کفارہ سوائے روزۂ رمضان کے فاسد کرنے مین اور کسی روزے مین واجب
نہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی روزہ دار حقنہ یعنی عمل لے یا ناک مین دوا ڈالے یا کان مین تو روزہ اسکا
فاسد ہوگا مسئلہ اگر پیٹ یا دماغ کے زخم مین دوا ڈالی اور پیٹ یا دماغ مین پہونچگئی تو روزہ
اسکا فاسد ہوگا یا نہین امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک فاسد ہوجائے گا اور امام ابویوسفؒ
اور امام محمدؒ کے نزدیک فاسد نہین ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی روزہ دار ذکر کے سوراخ مین کوئی دوا
ڈالے تو روزہ اسکا فاسد ہوگا یا نہین۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک فاسد نہین ہوگا
اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک فاسد ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص روزہ دار زبان کی نوک
سے کوئی چیز چکھے تو روزہ اسکا فاسد ہوگا یا نہین۔ فاسد نہین ہوگا مگر مکروہ ہے۔ مسئلہ اگر
کوئی عورت روزہ دار اپنے بچے کے واسطے روٹی وغیرہ چبالے تو جائز ہے یا نہین وقت ضرورت
کے جائز ہے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص رمضان شریف مین بیمار ہوجائے تو روزہ افطار
کرے یا نہین۔ اگر جانتا ہے کہ روزہ رکھنے مین بیماری زیادہ ہوتی ہے تو جائز ہے کہ
روزہ موقوف کرے اور جب اچھا ہوجائے تو قضا کرے مسئلہ مسافر کو روزہ رکھنا جائز

ہے یا نہین ۔ ہمارے علماء کے نزدیک اگر اُس سے ہوسکے تو بہتر ہے کہ روزہ رکھے اور جو نہو سکے یعنی تکلیف ہو تو افطار کرے یہ بہتر ہے ۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک روزہ نہ رکھنا بہتر ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک سفر مین روزہ رکھنا جائز نہین ہے ۔ مسئلہ اگر کوئی بحالت بیماری مین یا سفر کی حالت مین مرجائے تو قضا واجب ہوگی یا نہین ۔ قضا واجب نہوگی

مسئلہ اگر کوئی بیمار اچھا ہوا یا مسافر مقیم ہوا اور پھر مرگیا تو قضا واجب ہوگی یا نہین قضا واجب ہوگی بقدر صحت اور اقامت کے ۔ مسئلہ رمضان کے روزے جو قضا ہوئے ہون اُنکو لگاتار رکھے یا فصل دیکر ۔ ہمارے علماء کے نزدیک اُسکو اختیار ہے چاہے لگاتار رکھے چاہے فاصلہ دیکر ۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک ملے ہوئے رکھے ۔ مسئلہ کسی شخص کے ذمے رمضان کے روزون کی قضا تھی اور روزے نہین رکھے اور دوسرا رمضان آگیا تو اب پہلے اس رمضان کے روزے رکھے یا قضا کو ادا کرے ۔ ہمارے علماء کے نزدیک پہلے موجودہ رمضان کے روزے رکھے اُسکے بعد قضا کے اور اُسپر فدیہ نہین ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک فدیہ صورت تاخیر مین لازم ہوگا ۔ مسئلہ اگر کسی عورت کو حمل ہے یا لڑکے کو دودھ پلاتی ہے اور ڈرتی ہے کہ روزہ رکھنے سے بچے کو نقصان ہوگا تو روزہ افطار کرے یا نہین ۔ روزہ افطار کرے اور اُسکی قضا کرے اور اُسپر فدیہ واجب نہین ہے ۔ مسئلہ اگر بہت بوڑھا روزہ رکھنے پر قادر نہو تو کیا کرے ۔ روزہ افطار کرے اور ہر روزے کے بدلے کھانا دیوے جیسے کہ کفارہ مین دیا جاتا ہے

مسئلہ اگر کسی شخص کے ذمے رمضان کی قضا تھی پھر اُس نے وصیت کی کہ میرے روزون کے واسطے کھانا دین پھر وہ مرگیا تو کیا کرین ۔ ہر روزے کے بدلے مین اُسکے واسطے کسی مسکین کو آدھا صاع گیہون یا ایک صاع چھوہارے یا جو دینا چاہیے ۔ مسئلہ اگر کوئی شخص نماز مستحب اور روزہ مستحب شروع کرکے فاسد کردے تو قضا واجب ہوگی یا نہین ۔ ہمارے علماء کے نزدیک قضا واجب ہوگی اور امام شافعیؒ کے نزدیک واجب نہین ہے ۔ مسئلہ اگر رمضان مین کوئی لڑکا بالغ ہو یا کافر مسلمان ہو تو کیا کرے جتنا دن باقی ہو اس مین امساک کرے یعنی کچھ

نکھائے پھر دوسرے روز سے روزہ رکھے اور جو دن گذر گئے اُنکی قضا واجب نہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی شخص رمضان مین بیہوش ہوگیا تو قضا روزے کی واجب ہوگی یا نہین۔ اُس روز کہ جس روز بیہوش ہوا ہے اگر اُسکے حلق مین کوئی چیز گئی تھی تو قضا واجب ہوگی اور اگر نہین گئی تھی تو قضا اُس روز کی واجب نہوگی۔ اور باقی دنون کی قضا واجب ہوگی۔ مسئلہ اگر دیوانے آدمی کو رمضان کے بعض دنون مین ہوش آسے تو گذرے ہوئے روزون کی قضا واجب ہوگی یا نہین۔ گذرے ہوئے روزون کی قضا کرے۔ مسئلہ اگر کوئی عورت رمضان کے بعضے دنون مین حائض ہو تو کیا کرے۔ روزہ افطار کرے اور جب پاک ہو تو روزون کی قضا کرے۔ مسئلہ اگر رمضان کے کسی روز کوئی مسافر مقیم ہوا یا کوئی حائضہ پاک ہوئی تو اُس روز کیا کرے۔ کچھ نہ کھائے اُسکے بعد روزہ رکھے۔ مسئلہ اگر کسی شخص نے سحری کھائی اس گمان سے کہ صبح نہین ہوئی ہے یا روزہ افطار کیا اِس گمان کہ آفتاب غروب ہوگیا پھر معلوم ہوا کہ صبح ہوگئی تھی اور آفتاب غروب نہین ہوا تھا اس روزے کا کیا حکم ہے۔ روزہ فاسد ہوگا قضا واجب آئیگی کفارہ واجب نہوگا۔ مسئلہ اگر کسی شخص نے شوال کا چاند تنہا دیکھا تو روزہ افطار کرے یا نہین۔ افطار نکرے مسئلہ شوال کا چاند دیکھنے مین کتنے شخصون کی گواہی سنی جائے۔ اگر آسمان پر غبار یا علت ہو تو دو آدمیون کی گواہی کافی ہے اگر مرد ہون یا ایک مرد اور دو عورتین ہون۔ اور اگر آسمان صاف ہو تو قبول نکرین جب تک جماعت کثیر گواہی نہ دے۔

باب الاعتکاف

اعتکاف کے مسائل

اعتکاف کا کیا حکم ہے۔ مستحب ہے۔ اعتکاف کے معنی کیا ہین۔ ٹھیرنا مسجد مین روزہ اور نیت کے ساتھ ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہین۔ مسئلہ معتکف پر کئی چیزین حرام ہین۔ تین چیزین ایک صحبت کرنی دوسرے لمس یعنی چھونا یا چمٹانا تیسرے بوسہ لینا۔ مسئلہ معتکف کو مسجد سے باہر آنا جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے مگر حاجت انسانی کے واسطے جیسے بول

و براز یا جمعہ کی نماز کے واسطے۔ مسئلہ معتکف کو مسجد مین خرید و فروخت جائز ہے یا نہین۔
جائز ہے مگر اسباب مسجد مین نہ لایا جاے اور اسباب کا مسجد مین لانا مکروہ ہے
مسئلہ معتکف کو مسجد مین باتیں کرنا جائز ہے یا نہین نیک باتین کرنا جائز
ہے اور بالکل چپ رہنا مکروہ ہے۔ مسئلہ اگر کوئی معتکف رات یا دن مین جماعت کرے
تو اسکا اعتکاف باطل ہوگا یا نہین۔ باطل ہوجائیگا۔ مسئلہ اگر کوئی اپنے اوپر اعتکاف کے
دنون کو واجب کرے تو ان دنون کی راتین شامل ہونگی یا نہین۔ راتین بھی دنون
کے ساتھ شامل رہینگی گو نیت نہین کی ہے لیکن اگر خاص روزہ کی نیت کرے گا تو راتین
شامل نہونگی واللہ اعلم۔

کتاب الحج

حج کے مسائل

حج کس کس پر واجب ہے۔ آزاد بالغ عاقل مسلمان پر مگر حج کرنے پر قادر ہون یعنی اُنکے پاس
اتنا مال ہو کر راہ مین خرچ کرے اور اپنے اہل و عیال کو اسقدر دے جائے کہ واپس آنے
تک کافی ہووے اور وہ مال زیادہ ہووے رہنے کے گھر اور پہننے کے کپڑون وغیرہ سے اور راہ بھی
امن ہووے۔ مسئلہ عورت کو سفر حج مین بے محرم کے جانا جائز ہے یا نہین۔ اگر اُسکے اور مکّے
کے درمیان مین تین رات دن کی راہ ہے تو جائز نہین ہے اور اگر تین رات دن سے کم ہے تو جائز
ہے۔ مسئلہ کَے میقات ہین کہ جس سے بے احرام کے گذر جانا جائز نہین ہے۔ پانچ ہین اہل مدینہ
کے واسطے ذوالحلیفہ اور اہل عراق کے واسطے ذات العرق اور اہل شام کے واسطے جحفہ اور اہل
نجد کے واسطے قرن اور اہل یمن کے واسطے یلملم۔ از مترجم اہل ہند کے واسطے بھی یہی یلملم میقات
ہے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص میقاتون پر پہونچنے سے پہلے احرام باندھے تو جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے
مسئلہ جو شخص احرام باندھنا چاہے وہ کیا کرے۔ غسل کرے یا وضو کرے اگر غسل کرے تو
بہتر ہے اور دو کپڑے نئے بے سلے ہوے پہنے اگر اُسکے پاس موجود ہون ورنہ جو میسر ہون یعنی ایک کا

تہہ کرے اور دوسرے کی چادر اور خوشبو لگائے اگر موجود ہو بعد اسکے دو رکعت نماز پڑھے اور دعا کرے کہ یا الٰہی مین چاہتا ہون کہ حج کرون تو آسان کر میرے اوپر اور قبول فرما اسکے بعد لبیک کہے اپنی نماز کے بعد صرف حج کی نیت سے لبیک کہے اور الفاظ لبیک کے یہ ہین لبیک اللہم لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک۔ اور ان الفاظ سے کوئی لفظ کم کرنا جائز نہین ہے اگر زیادہ کرے تو جائز ہے جب لبیک کہے اور احرام باندھ چکے تو پرہیز کرے اُن چیزون سے کہ حق تعالے نے منع فرمایا ہے جیسے فحش بکنے اور گناہون اور عداوت یعنی لڑائی جھگڑے سے اور شکار نہ کرے اور شکار کے طرف اشارہ نہ کرے اور سلا ہوا کپڑا نہ پہنے یعنی کرتہ اور پاجامہ جو ہیاۃ بدن پر سلے ہون اور عمامہ سر پر نہ باندھے اور ٹوپی بھی اوڑھے اور قبا نہ پہنے اور موزہ نہ پہنے مگر اسوقت کہ جوتہ نہو تو ٹخنون کے نیچے سے کاٹ کر پہنے اور نہ اوس سر کو خوشبو لگائے اور سر کے بال نہ منڈائے اور ناخن بھی نہ تراشے اور بدن کے بال نہ مونڈائے اور زعفران و کسم کا رنگا ہوا کپڑا جو ان کے مانند ہون نہ پہنے مگر دھلا ہوا ہو تو جائز ہے
مسئلہ محرم کو احرام کی حالت مین غسل کرنا جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے کہ غسل کرے اور حمام مین جائے یا کجاوے کے نیچے بیٹھے اور سر اور منھ کو برگ خطمی سے نہ دھوئے اور بعد نماز کے تلبیہ یعنی لبیک با واز بلند کہے اور جو کچھ کہا گیا۔ کم اس سے جائز نہین ہے اور لبیک بہت کہے جہان کہین اونٹ بلندی پر چڑھے یا پستی مین اُترے یا کسی اونٹ کے سوار کو دیکھے اور سحر کے وقت مسئلہ جب مکہ مین پونہچے تو کیا کرے۔ پہلے مسجد حرام مین جائے اور جب خانہ کعبہ کو دیکھے تو تکبیر اور تہلیل کہے اور پھر حجر اسود کی طرف منھ کرکے تکبیر کہے اور ہاتھون کو اٹھاوے مونڈھون تک اور اسکو بوسہ دے اگر لوگون کو بے تکلیف ممکن ہو پھر سیدھی جانب سے طواف شروع کرے اور پھیرا کرنے سے پہلے چادر کو سیدھی بغل سے نکال کر بائین کاندھے پر ڈالے اور سات مرتبہ خانہ کعبہ کے آس پاس پھیرے اور حطیم کو بھی طواف مین شامل کرے اور تین پھیرے اول مین اکڑتا ہوا چلے اور باقی چار پھیرے اپنی چال پر کرے اور ہر پھیرے مین جب حجر اسود پر پونہچے

تو اُسکو بوسہ دے اور حجر اسود کے بوسہ پر طواف کو تمام کرے جب طواف سے فارغ ہو تو مقام
ابراہیم مین آوے اور وہان دو رکعت نماز پڑھے اور جو وہان تکلیف ہو تو جہان ہو سکے مسجد
حرام مین پڑھ لے یعنی حرم شریف مین اور یہ طواف قدوم سنت ہے واجب نہین ہے اور
اہل مکہ کے واسطے طواف قدوم نہین ہے اور جب طواف سے فارغ ہو تو باب الصفا سے
حرم کے باہر آوے اور صفا کی پہاڑی پر کھڑے ہو کر کعبہ کے طرف مُنہ کرے اور تکبیر اور تہلیل
کہے اور فخر عالم علیہ السلام پر درود بھیجے اور جو حاجت رکھتا ہو خدا سے چاہے پھر وہان سے
اُتر کر مروہ پر آوے اور جب بطن وادی مین پہونچے تو دو میلون کے درمیان دوڑے
اور جب مروہ پر پہونچ جاوے تو اُسی طرح کرے کہ جیسے صفا پر کیا تھا اور یہ ایک پھیرا ہوا اسی
طرح سات پھیرے کرے صفا سے شروع ہو کر مروہ پر تمام ہون گے پھر مکہ مین قیام کرے
اور جب اسکا جی چاہے طواف کرے ترویہ سے ایک روز پہلے اور وہ دن ذی الحجہ کی ساتوین
کا ہے۔ امام باہر آوے اور خطبہ پڑھے اور خطبہ مین لوگون کو حج کے افعال یعنی منا کو جانا اور
وقوف عرفات وغیرہ سکھاوے پھر نماز صبح کی ترویہ کے روز یعنی آٹھوین کو مکہ مین پڑھے پھر
منا کو جاوے اور رات کو منا مین رہے اور صبح کی نماز عرفہ کے روز منا مین پڑھ کر عرفات مین
جا کر رہے اور جب دوپہر ہو جاوے یعنی ظہر کا وقت ہو تو امام خطبہ پڑھے اور خطبہ مین لوگون کو
وقوف عرفات اور مزدلفہ اور رمی جمار اور طواف زیارت اور قربانی کرنے کے احکام سناوے
اور جب خطبے سے فارغ ہو تو اقامت کرے اور ظہر اور عصر کی نماز ایک اذان اور دو اقامت
سے پڑھے مسئلہ کوئی شخص اپنے ٹھہرنے کی جگہ ظہر اور عصر کو جمع کرے تو جائز ہے یا نہین۔
امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جمع کرنا جائز نہین ہے بلکہ ہر نماز اپنے وقت پر پڑھے یعنی ظہر کی
نماز کو بوقت ظہر اور عصر کو بوقت عصر۔ اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک اگرچہ تنہا اپنے
اسباب کی جگہ جمع کرے گا تو جائز ہے۔ اور جب نماز سے فارغ ہو جاوے پھر ٹھہرنے کی
جگہ کے طرف متوجہ ہو اور کوہ رحمت کے پاس قیام کرے اور عرفات مین ہر جگہ قیام جائز ہے

جس عرفہ کہ نام ایک جگہ کا ہے اُس جگہ قیام ذکر ناچاہیے اور امام کو خاص کر مستحب ہے کہ عرفات
پہنچ عرفے سے پہلے غسل کرے اور اونٹ پر سوار ہوکر بلند جگہ پر کھڑے ہوکر حج کے مناسک
تعلیم کرے اور دعا بلند آواز سے کرے آفتاب غروب ہونے تک پھر امام اور سب
لوگ عرفات سے واپس ہوکر میانہ چال سے مزدلفہ میں پہنچیں اور مستحب ہے کہ پہاڑ کے پاس
قیام کریں جسکے اوپر میقدہ ہے اور اسکو قزح کہتے ہیں پھر امام امامت کرے اور مغرب اور
عشا ایک اذان اور ایک اقامت سے پڑھے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص مغرب کی نماز مزدلفہ
کے راہ میں پڑھے تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز نہیں ہے اور امام
ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک جائز ہے اور جب صبح ہو تو اندھیرے میں امامت کرے
یعنی تاریکی میں نماز صبح پڑھے پھر جب نماز سے فارغ ہو جائے تو مزدلفہ میں واسطے دعا کے ٹھہرا
ہے اور مزدلفہ میں ہر جگہ ٹھہرنے کی ہے سوائے محسر کے کہ نام ایک جگہ کا ہے آفتاب کے
نکلنے سے پہلے امام اور سب لوگ پھر منا کو جائیں اور جمروں کی رمی شروع کریں اور سات
کنکریاں جمرۂ عقبہ کو ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہیں اور پہلے کنکری مارنے سے
لبیک کہنا موقوف کریں جب اس سے فارغ ہوں تو قربانی کریں پھر بال منڈائیں یا کترائیں
اور بالوں کا منڈانا بہتر ہے سوائے عورت سے صحبت کرنے کی سب چیزیں اُسپر حلال
ہو جائینگی پھر اسی روز یا دوسرے روز یا تیسرے روز یعنی بارھویں کو مکہ میں آئیں اور
طواف کے سات پھیرے خانہ کعبہ کے کریں اور اس طواف کو طواف زیارت کہتے ہیں یہ
طواف فرض ہے حج میں۔ اگر طواف قدوم میں رمل و سعی نہ کی ہو تو اس طواف میں رمل و سعی
کرے پھر عورت بھی حلال ہو جائیگی اگر اس طواف میں دیر ہوگئی تو مکروہ ہے اور ایک دم
لازم آئیگا امام ابو حنیفہ کے نزدیک سے اور نزدیک صاحبین کے واجب نہیں ہوگا۔ اور جب طواف
سے فارغ ہو جائے یعنی جو شخص دسویں کو طواف کرے وہ پھر منا کو لوٹ جائے اور عید کے
دوسرے روز یعنی گیارھویں کو بعد زوال کے تینوں جمروں کو سات سات کنکریاں مارے جملہ اکیس

ہوئین۔ جمرۂ اول کے پاس کھڑا ہووے اور تکبیر تہلیل تمحید و درود پڑھے اور دعا کرے اور دوسرے کے پاس بھی توقف کرے اور جمرۂ عقبہ کے پاس کھڑا نہو اور نہ دعا پڑھے کنکر مارتے ہی چلدے جملہ ستر کنکریان ہوئین یعنی پہلے روز جمرۂ عقبہ کے سات پھر تین روز اکیس اکیس۔ مسئلہ اگر تیسرے روز یعنے تیرھوین تاریخ زوال سے پہلے کنکریان مارے تو جائز ہے یا نہین۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک صبح صادق سے جائز ہے۔ اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز نہین ہے۔ بعد دسوین منا سے چلا جانا اور رمی جمار ثلاثہ نکرنا مکروہ ہے مسئلہ اگر تیرھوین کو پہلے کنکریان مارنے سے مکہ کو چلا جاے تو جائز ہے یا نہین تیرھوین کی طلوع فجر سے پہلے جاوے تو جائز ہے اور بعد طلوع بغیر رمی جانا جائز نہین اور جب مکہ کو جاے تو مستحب ہے کہ محصب کہ ایک جگہ کا نام ہے وہان اُترے اور طواف خانہ کعبہ کے سات پھیرے کرے اور سعی و رمل نکرے اور طواف کو اُس طواف الصدر کہتے ہین اور طواف صدر واجب ہے مگر اہل مکہ پر نہین ہے اور نہ اہل مکہ کے واسطے طواف قدوم ہے اور جب طواف صدر سے فارغ ہو تو اپنے گھر کو روانہ ہو اور اگر کوئی محرم مکہ مین نہ آے اور سیدھا عرفات کو جاے اور وہان وقوف کرے تو طواف قدوم کے عوض اُسپر کوئی چیز واجب نہو گی مسئلہ وقوف عرفات کا وقت کب سے کب تک ہے۔ عرفہ کے روز زوال کے بعد سے عید کی صبح صادق تک مسئلہ اگر کوئی شخص عرفات سے گذرے اور وہ سوتا ہو یا بیہوش ہو یا معلوم نہین ہے کہ یہ عرفات ہے تو وقوف مین محسوب ہوگا یا نہین محسوب ہوگا۔ مسئلہ عورت کا حکم حج مین مثل مرد کے ہے یا نہین۔ مثل مرد کے ہے مگر سر کو ڈھنکے اور مُنھ کھلا رکھے اور لبیک باواز بلند نہ کہے اور سعی و رمل نہ کرے اور نہ بال منڈاوے بلکہ کترائے

باب القران

ایک احرام سے حج اور عمرہ کرنے کے مسائل

قران بہتر ہے یا افراد یا تمتع۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ایک روایت مین پہلے قران پھر افراد پھر تمتع امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ظاہر روایت مین اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک پہلے قران پھر تمتع اُس کے بعد افراد اور امام شافعی کے نزدیک

پہلے افراد اسکے بعد تمتع پھر قران مسئلہ قران کیا چیز ہے۔ دو رکعت نماز پڑھے پھر لبیک کہے
دونو واسطے حج اور عمرہ کے میقات کی جگہ سے احرام باندھے اور بعد نماز کے یہ دعا پڑھے
اللھم انی اریدالحج والعمرۃ فیسرہما لی وتقبلھما منی۔ یعنی اے اللہ ارادہ کرتا ہون مین حج کا اور عمرہ
کا پس آسان کر انکو واسطے میرے اور مقبول کر واسطے میرے اور جبکہ مین پونہچے خانہ کعبہ کے
طواف کے سات پھیرے کرے اور پہلے تین ۳ پھیرون مین اکڑکے چلے اور باقی چار ۴ اپنی چال
سے کرے پھر صفا مروہ مین سعی کرے یہ افعال عمرے کے ہوئے پھر حج کے افعال کرے
جیسے کہ مفرد کرتا ہے یعنے اول طواف قدوم سو رمل و سعی کرے پھر جب عید کا روز ہو جمرہ عقبہ
کو کنکر مارے پھر اس سے فارغ ہو کر قربانی کرے گائے یا بکری یا اونٹ یا ساتوان حصہ
گائے کا یا اونٹ کا اسکو دم قران کہتے ہین اگر قران کا دم نہ رکھتا ہو تو دس روزے رکھے
ان مین سے تین روزے ساتوین آٹھوین کو رکھے اور سات باقی جب رکھے کہ اپنے
گھر کی طرف چلے اور اگر حج سے فارغ ہو کر مکہ مین رہے وہان پر بھی رکھنا جائز ہے اور اگر
تین روزے اس سے فوت ہو جائین۔ تو سوائے قربانی کے کچھ نہین ہو سکتا مسئلہ
اگر کوئی قارن مکہ مین نہ آئے اور عرفات مین آئے رافض عمرہ ہو گا یا نہین یعنی تارک
عمرہ ہو گا یا نہین۔ رافض عمرہ ہو گا اور بوجہ وقوف عرفات قران کا دم اسکے ذمہ سے ساقط
ہو جائے گا اور عمرہ کے چھوڑنے سے ایک دم واجب ہو گا اور عمرہ کی قضا بھی واجب ہو گی

باب التمتع

عمرہ کے احرام کے مسائل

تمتع بہتر ہے یا افراد۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ایک روایت مین افراد بہتر ہے تمتع سے اور
امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک اور نیز امام صاحب کے نزدیک دوسری ظاہر روایت مین
تمتع افراد سے بہتر ہے۔ مسئلہ تمتع کتنی طرح پر ہے۔ ۲ طرح پر ایک یہ کہ ہدی کو روانہ کرے اور
دوسرا یہ کہ ہدی کو نہ روانہ کرے۔ مسئلہ تمتع کسکو کہتے ہین۔ اسکو کہتے ہین کہ میقات سے

احرام باندھے عمرہ کے واسطے جب مکہ مین پونچے تو خانہ کعبہ کا طواف کرے اور صفا مروہ پر دوڑے
حلق کرے یا قصر کرے اور عمرہ سے حلال ہوجائے اور اسکے بعد لبیک نہ کہے اور مکہ مین حلال
ہو کر رہے آٹھوین ذی الحجہ تک جب آٹھوین ہو تو حج کے واسطے مسجد حرام یا حرم سے احرام باندھے
اور افعال حج کے کرے جیسے کہ مفرد حاجی کرتے ہین اور ایک دم اسپر واجب ہوگا واسطے تمتع
کے اگر دم تمتع کا نہین رکھتا ہے تو دس روزے رکھے تین حج کے دنون مین اور سات
اسوقت کہ جب لوٹے جیسا کہ قران کا دم کہا گیا اور یہ صفت تمتع کی ہے مسئلہ اگر کوئی تمتع
چاہے کہ ہدی روانہ کرے تو کیونکر کرے پہلے ہدی روانہ کرے یا احرام باندھے ۔ پہلے احرام
باندھے پھر ہدی کو روانہ کرے اگر ہدی اسکا اونٹ ہو تو اسکی گردن مین مشکیزہ پرانا یا پرانی جوتی
ڈالدین مسئلہ اونٹ کے کوہان مین زخم لگائین یا نہین امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک
زخم نہ لگائین اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک اسکے کوہان مین سیدھی جانب شگاف
کردین ۔ مسئلہ جب خانہ کعبہ مین آئے تو کیا کرے ۔ طواف کرے اور سعی کرے اور حلال
نہووے پھر یوم ترویہ کو دوسرا احرام حج کا باندھے مثل مفرد کے سب افعال بجالاوے مسئلہ
اگر آٹھوین سے پہلے احرام باندھے تو جائز ہے یا نہین ۔ جائز ہے بلکہ افضل ہے اور متمتع پر دم
واجب ہوگا بطور شکرانہ کے ۔ مسئلہ متمتع کب حلال ہوگا ۔ جب سر منڈاوے دونون احرامون
سے حلال ہوجائے گا ۔ اہل مکہ تمتع اور قران نکرین ان کے واسطے افراد خاص ہے مسئلہ اگر
متمتع اپنے وطن کو لوٹے عمرہ سے فارغ ہوکر اور ہدی روانہ نکی ہو تو تمتع اسکا باطل ہوگا یا نہین
باطل ہوگا اور ہدی لیگیا تھا تو تمتع باطل نہوگا اور اسپر لازم ہے کہ افعال حج بجالاوے بعدہ
حلال ہو ۔ مسئلہ اگر کوئی شخص حج کے مہینون سے پہلے عمرہ کے واسطے طواف کرے تو وہ
متمتع ہوگا یا نہین ۔ اگر طواف کے تین پھیرے ماہ شوال سے پہلے کر لئے ہون اور چار پھیرے
شوال مین کرے تو متمتع ہوگا اور اگر چار پھیرے شوال سے پہلے کئے ہون گے اور تین شوال مین
کریگا تو متمتع نہوگا ۔ مسئلہ حج کے کئی مہینے ہین شوال اور ذیقعدہ اور ذی الحجہ ۔ مسئلہ

حج کے مہینوں سے پہلے احرام باندھے تو جائز ہے یا نہیں - جائز ہے اور حج اسکا درست ہے
مسئلہ اگر کوئی احرام باندھنے کے قریب حائض ہوجائے تو کیا کرے - غسل کرے اور احرام
باندھے اور حاجیوں کی طرح سب افعال کرے مگر خانہ کعبہ کا طواف نکرے جب تک پاک نہو
مسئلہ اگر وقوف عرفات کے بعد اور طواف زیارت کے بعد حائض ہو تو کیا کرے - مکہ سے
اپنے گھر کو واپس آئے اور اس طواف صدر کے ترک کرنے سے کوئی چیز اسپر واجب نہوگی -

باب الجنایات

اس باب مین تھوڑے کا بیان ہو

اگر کوئی محرم ایک عضو کو خوشبو لگائے تو اسپر کیا واجب ہوگا - ایک عضو کامل سے اور زیادہ
سے بھی ایک دم واجب ہوگا لیکن اگر ایک عضو سے کم مین خوشبو لگائے گا تو صدقہ واجب
ہوگا - مسئلہ اگر کپڑا سلا ہوا پہنے یا سر کو ایک روز کامل چھپائے رہے تو کیا واجب ہوگا -
ایک دم واجب ہوگا لیکن اگر ایک دن سے کم پہنا ہو تو صدقہ واجب ہوگا مسئلہ اگر پچھنے
لگانے کی جگہ حلق کرے تو کیا واجب ہوتا ہے - امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ایک دم واجب
ہوگا اور امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک صدقہ واجب ہوگا - اگر ایک ہاتھ یا ایک پاؤن
کے کل ناخن تراشیگا تو ایک دم واجب ہوگا اور اگر پانچ ناخن متفرق کاٹے گا تو نزدیک
امام ابوحنیفہؒ اور امام ابویوسفؒ کے صدقہ واجب ہوگا - اور امام محمدؒ کے نزدیک ایک دم
واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی محرم عذر کے ساتھ خوشبو لگائے یا سر منڈائے یا سلا ہوا کپڑا پہنے
تو اسکو کیا کرنا چاہیے - اسکو اختیار ہے چاہے ایک بکری قربانی کرے اور چاہے چھ مسکینون
کو تین صاع گیہون صدقہ دے اور چاہے تین روزے رکھے - مسئلہ اگر کوئی محرم مجامعت
کرے قبل یا دبر مین تو کیا واجب ہوگا - اگر وقوف عرفات سے پہلے کریگا تو حج فاسد
ہوجائے گا اور ایک بکری اسپر واجب ہوگی اور اس حج کے سب ارکان بجالائے جیسے
اور حاجی کرتے ہین اور دوسرے سال مین قضا واجب ہوگی اور جس عورت سے صحبت کی گئی

تھی اگر وہ اُسکے ساتھ حج کی قضا کرے تو ہمارے علماء کے نزدیک جائز ہے جائز ہے اور
امام شافعیؒ کے نزدیک جائز نہین ہے اگر بعد وقوف عرفات سے کے
مجامعت کریگا تو حج اسکا فاسد نہوگا لیکن بدنہ اُسپر واجب ہوگا مسئلہ اگر حلق کرنے کے
بعد مجامعت کرے تو اُسپر کیا چیز واجب ہوگی - ایک بکری واجب ہوگی مسئلہ اگر عمرہ کے
افعال مین صحبت کرے تو عمرہ اُسکا فاسد ہوگا یا نہین - اگر طواف کے چار پھیرون سے پہلے
کریگا تو عمرہ اُسکا فاسد ہوجائیگا اور اُس عمرہ کو پورا کرے اور دوبارہ اُسکی قضا کرے اور ایک
دم بھی اُسپر واجب ہوگا اور اگر چار پھیرون کے بعد جماع کیا تو عمرہ فاسد نہوگا لیکن دم اُسپر واجب
ہوگا مسئلہ اگر کوئی محرم بھولکر صحبت کرے تو اُسکا کیا حکم ہے - وہی حکم اسکا کہ جو عمداً مین ہے
مسئلہ اگر کوئی بے وضو طواف قدوم کرے تو اُسپر کیا واجب ہے - کچھ بھی واجب نہین ہوگا
مسئلہ اگر کوئی بے وضو طواف زیارت کرے تو اُسپر کیا واجب ہوتا - ایک بکری واجب
ہوگی اور اگر جنبی ہوگا تو بدنہ یعنی اونٹ یا گائے واجب ہوگی اور بہتر ہے کہ طواف دوبارہ
کرے جب تک کہ مکہ مین ہو اور جب طواف کا اعادہ کرے تو ذبح اُسکے ذمہ سے ساقط
ہوجائے گا مسئلہ اگر طواف صدر بے وضو کرے تو کیا واجب ہوتا ہے - صدقہ واجب ہوگا
اور اگر جنبی کریگا تو بکری واجب ہوگی - مسئلہ اگر طواف زیارت کے تین پھیرے چھوڑ دے
یا ایک پھیرا ترک کرے تو کیا واجب ہوتا ہے - بکری واجب ہوتی ہے اور اگر چار پھیرے
ترک کرے تو محرم رہے گا جب تک طواف کا اعادہ نکرے مسئلہ اگر طواف صدر سے تین پھیرے
چھوڑ دے تو کیا واجب ہوگا - صدقہ واجب ہوگا - اور اگر چار پھیرے چھوڑ دے تو بکری واجب
ہوگی مسئلہ اگر سعی کو چھوڑے تو کیا واجب ہوتا ہے - بکری واجب ہوگی اور حج اُسکا پورا ہوجائے گا مسئلہ
اگر امام سے پہلے عرفات کی زمین سے نکل آئے تو اُسپر کیا واجب ہوگا - ایک دم واجب ہوگا مسئلہ
اگر جمرون کی رمی سب دنون مین چھوڑ دی تو دم واجب ہوگا اور اگر ایک روز چھوڑ دے تب بھی دم واجب ہوگا
مسئلہ جس روز کہ اکیس کنکریان ماری جاتی ہین اُس روز سات یا چار کا مارنا چھوڑ دے تو صدقہ

واجب ہوگا۔ مسئلہ عید کے روز جمرہ عقبہ کے کنکریان نہ مارے تو کیا واجب آتا ہے۔
امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دم واجب ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی محرم شکار کرے یا ایسے شخص کو
بتائے اگر وہ اسکو مار ڈالے تو اسپر کیا واجب ہوگا۔ جزا واجب ہوگی۔ اور اس مین عمداً سہواً
دونون یکسان ہین مسئلہ جزا کیا چیز ہے۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک
جزا یہ ہے کہ اس شکار کی قیمت کرین اس جگہ کہ جہان شکار ملا ہے اگر وہان جنگل ہو تو جو آبادی
اسکی قریب ہو وہان قیمت دو عادل ٹھہرائین اسکو اختیار ہوگا اگر قیمت اسکی ہدی کے برابر ہو
تو ہدی خرید کر کے ذبح کرے اور اگر ہدی کی قیمت کے برابر نہو تو اناج صدقہ کرے ہر مسکین کو
گیہون آدھا صاع خرما اور جو ایک صاع دیوے اگر اناج نہ دے تو پھر آدھا صاع گیہون کے
عوض روزہ رکھے یعنی ہر صاع کے واسطے دو روزے رکھے لیکن اناج دینا بہتر ہے اگر آدھے
صاع سے کم بچ رہے تو اسکو اختیار ہے چاہے ایک دن اسکے بدلے روزہ رکھے اور چاہے
اسکو صدقہ کردے اور امام محمدؒ کے نزدیک اگر یہ شکار مثلی ہوگا تو مثل واجب ہوگا جیسے ہرن
مارے تو بکری واجب ہوگی اور کفتار کے شکار مین بکری واجب ہوگی اور خرگوش مین
بکری کا بچہ اور شتر مرغ مین اونٹ واجب ہوگا اگر کوئی محرم کسی شکار کو زخمی کرے یا بال اکھیڑ
یا کوئی عضو کاٹ ڈالے تو جتنا نقصان اسکی قیمت مین آیا ہے وہ دینا واجب ہوگا اور اگر
پر کو اکھیڑے یا ہاتھ پاؤن کاٹے کہ اوڑنے اور دوڑنے سے باز رہے پوری قیمت واجب
ہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی محرم کوے یا چیل کو یا بھیڑیے کو یا سانپ کو یا بچھو کو یا چوہے کو یا کٹکھنے
کتے کو مار ڈالے کچھ واجب نہوگا مسئلہ اگر ٹیڑی مارے جو چاہے صدقہ کرے اگر چھوارہ اسکے عوض دے تو جائز ہے مسئلہ
اگر ایک جون کو مار ڈالے تو کیا واجب ہوگا۔ جسقدر چاہے صدقہ دیوے اور اگر مچھر یا پشو اور کلنی کو مار یگا تو کچھ
بھی واجب نہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی محرم ایسے جانور کو مارے کہ گوشت اسکا کھایا نہین جاتا ہے یعنے درندہ
کو تو جزا واجب ہوگی مگر ایک بکری کی قیمت سے نہ بڑھے گی مسئلہ اگر کوئی محرم ہو کسے عاجز ہو کر
شکار کرے تو جزا واجب ہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی محرم اونٹ یا گاے یا بکری کو یا مرغی یا گھری

پلی ہوئی بطخ کو ذبح کرے تو جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے۔ مسئلہ اگر کوئی محرم پالتو کبوتر کو یا ہرن کے بچہ کو جو گھر کے پلے ہوئے ہون ذبح کرے تو جزا واجب ہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی محرم حرم کی گھاس اُکھیڑے یا اُس درخت کو کہ کسی کی ملک نہو یا کسی شخص نے بویا نہو تو قیمت اُسکی واجب ہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی قارن کوئی گناہ کرے کہ جس سے دم لازم آتا ہے تو اُسپر کیا واجب ہوگا۔ واسطے ہر قصور کے کہ مفرد پر ایک دم واجب ہوتا ہے قارن پر دو دم واجب ہون گے ایک حج کیواسطے اور ایک عمرہ کے لیے۔ اگر میقات سے بے احرام کے گذر جاوے تو مفرد اور قران کرنے والا دونون یکسان ہین یعنی قارن پر وہی ایک دم واجب ہوگا کہ جیسا مفرد پر۔ مسئلہ اگر دو محرم ایک شکار کے مارنے مین شریک ہون تو ہر ایک پر کامل جزا واجب ہوگی مسئلہ اگر دو حلال ایک شکار کرنے مین شریک ہون تو دونون پر ایک جزا واجب ہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی محرم شکار کو فروخت کرے یا خریدے تو بیع باطل ہوگی۔

باب الاحصار

رج سے رک جانیکے مسائل

محصر کون ہوتا ہے۔ جو احرام باندھ کر حج کے راہ مین بیمار ہوجاوے یا حج کی راہ بند کردی جاوے یا دشمن کے خوف سے نہین جا سکتا ہے وہ محصر ہے یعنی روکا ہوا اُسکو حلال ہوجانا جائز نہین ہے جب تک ایک بکری قربانی کے واسطے حرم کو روانہ کرے اور جو لے جاوے اُس سے کہدے کہ فلان روز ذبح کرے پھر اُسکو حلال ہوجانا اُسی روز جائز ہے۔ مسئلہ اگر قارن ہووے تو دو بکریان بھیجے اور اسکا ذبح کرنا سوائے حرم کے جائز نہین ہے اور اگر یوم نحر سے پہلے ذبح کرے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے اور امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز نہین ہے مگر عید کے روز۔ اور اگر عمرہ کے واسطے احرام باندھا ہو اور پھر رک جاوے تو جس وقت چاہے ذبح کرے جائز ہے۔ لیکن سوائے حرم کے اور جگہ جائز نہین ہے اور حج سے رک جانے والے پر دوسرے سال مین حج اور عمرہ کی قضا واجب ہوگی اور اگر

قارن ہوئے تو دو عمرونکی قضا کرے اور ایک حج کی اور عمرہ سے رک جائے تو ایک عمرہ کرے
مسئلہ اگر حاجی محصر ہو جاوے اور ہدی بھیجے اور وعدہ کرے کہ فلان روز قربانی کرے پھر احصار
اس سے جاتا رہے اور اسکو حج اور ہدی دونون مل سکتے ہین تو جائز نہین ہے کہ حلال ہو جائے
لیکن اگر حج یا ہدی کے پالینے پر قادر نہین ہے تو اسکو حلال ہو جانا جائز ہے۔ مسئلہ اگر
کوئی حج پا سکے اور ہدی نہ پا سکے تو قیاس یہ ہے کہ حلال نہ ہووے مگر استحسان یہ ہے کہ حلال
ہو جائے لیکن افضل متوجہ ہونا ہے مسئلہ اگر کوئی مکہ مین روکا گیا ہو اور وقوف اور طواف
نہ کیا ہو محصر ہوگا اور اگر وقوف کیا اور طواف نہ کیا تو محصر نہ ہوگا

باب الفوات

حج کے فوت ہونیکے مسائل

عرفہ کے روز زوال کے بعد سے عید کی صبح صادق تک عرفات پر اگر کسی کو ٹھہرنا نہ ملے
تو عمرہ کے افعال کر کے احرام سے باہر آئے یعنی طواف کرے اور سعی کر کے حلال ہو جائے
اور حج کے دوسرے سال مین قضا کرے اور دم اسکے ذمہ سے ساقط ہو جائے گا اور عمرہ تمام
سال مین کر سکتا ہے مگر پانچ دنون مین مکروہ ہے۔ عرفہ کے روز اور عید کے روز اور تشریق
کے تین دنون مین مسئلہ عمرہ کیا چیز ہے۔ سنت ہے۔ عمرہ کے افعال کے ہین تین ہین۔
احرام اور طواف اور سعی۔

باب الہدی

ہدی کے مسائل

کمتر ہدی کیا ہے۔ ایک بکری۔ ہدی کئے چیز سے جائز ہے۔ تین چیز سے اونٹ گائے
بکری کس عمر کے ہون۔ بکری نے دوسرے سال مین پاؤن رکھا ہو اور گائے نے تیسرے
مین اور اونٹ پانچ برس کا اور بھیڑ چھ مہینہ کی جائز ہے۔ مسئلہ ہدی دم کٹی ہو یا کان سے کٹے جائز
ہے یا نہین۔ اگر زیادہ کٹا ہوا ہوگا تو جائز نہین ہے اور اگر کم ہے تو جائز ہے اور اندھا اور

ہبلا جسکی ہڈی مین گرمنا ہے وہ بھی جائز نہین ہے ۔ا جنکا اگر ذبح کے باسطے [illegible] جائز ہے
مسئلہ تمام جنایات مین بکری جائز ہے یا نہین ۔ جائز ہے مگران قصورون مین جائز نہین
ہے ایک یہ کہ جنب طواف زیارت کرے اور دوسرے بعد وقوف کے مجامعت کرے
ان دونون مین جائز نہین ہے مگر اونٹ اور گائے ۔ مسئلہ گائے اور اونٹ مین کے
شخص شریک ہو سکتے ہین ۔ سات آدمی مگر ساتون آدمی قربانی کی نیت کرین اگر ایک بھی
ان مین گوشت کی نیت کریگا تو جائز نہون گے یعنی کوئی شخص بھی قربانی مین محسوب نہوگا ۔
مسئلہ لئے ہدی ہین کہ جنکا کھانا جائز ہے اور کئے ہین کہ جنکا کھانا جائز نہین ہے ۔ چار کا کھانا
جائز ہے اور چار کا کھانا جائز نہین ۔ جائز یہ ہین ۔ ہدی تمتع کا اور قران کا اور اضحیہ کا اور تطوع
کا کہ اپنی جگہ پر پہونچے اور جنکا کھانا جائز نہین ہے وہ یہ ہین ۔ ایک دم نذر کا دوسرے دم
کفارہ کا اور تیسرے احصار کا اور چوتھے تطوع کا کہ جگہ پر نہ پہونچے ذبح کرنا تطوع اور تمتع اور قران
کا جائز نہین ہے مگر عید کے روز باقی ہدی جسوقت ذبح کرے جائز ہے ۔ مسئلہ ہدی ذبح
کرنا حرم سے باہر جائز ہے یا نہین ۔ جائز نہین ہے مگر حرم مین ۔ مسئلہ ہدیونکی تعریف کرنا
یعنے شہرت دینا واجب ہے یا نہین ۔ واجب نہین ہے ۔ مسئلہ صدقہ کرنا مساکین حرم پر اور
انکے غیر پر جائز ہے بہتر یہ ہے کہ گائے بکری اونٹ کو خود ذبح کرے اور جھول اور نکیل کو صدقہ
کرے اور قصاب کو اسمین سے مزدوری نہ دے ۔ مسئلہ اگر کوئی محرم قربانی کے واسطے
لے چلے اور راہ مین خود بیمار ہو جائے تو بدنہ پر بیٹھنا جائز ہے یا نہین ۔ اگر دوسری سواری
رکھتا ہو تو بیٹھنا جائز نہین ہے اور اگر نہ رکھتا ہو تو جائز ہے کہ بیٹھ رہے ۔ مسئلہ ہدی اگر شیر دار
ہو یعنی دودھ دیتی ہو تو اسکا دودھ دوہنا جائز نہین ہے بلکہ اسکے تھنون پر ٹھنڈا پانی چھڑک
دے تاکہ دودھ نہ ٹپکے اور خشک ہو جائے ۔ مسئلہ اگر کسی محرم نے ہدی روانہ کی پھر وہ
ہلاک ہو گئی اگر وہ ہدی مستحب تھی تو دوسری واجب نہوگی اور اگر تطوع کے واسطے نہ تھی تو دوسری
خرید کرکے اس کی جگہ قائم کرے اور اگر کوئی بڑا عیب پیدا ہو جاوے تو بھی اسکے بدلے مین

دوسرا خرید کرے اور اُس عیب دار کو جو چاہے کرے مسئلہ اگر ہدی نفل کی ہو اور وہ راہ مین عیب دار ہو جائے تو اُسکو ذبح کرے اور اُسکے خون سے اُسکے کھر رنگین کر دے اور مالدار کو اُسکا کھانا جائز نہین ہے اور اگر وہ ہدی واجب ہو تو دوسرا اُسکے عوض مین خرید کر قائم کرے اور عیب دار کو جو چاہے کرے مسئلہ کہ ہدی ہین کہ جنکے گلے مین کلاوہ باندھا جائے تین ہین ایک تمتع کا اور ایک قران کا اور ایک تطوع کا یعنی نفل کا اور دم احصار اور دم جنایت کے گلے مین کلاوہ نہ باندھین۔

کتاب البیوع

خرید و فروخت کے مسائل

بیع کس طرح ہوتی ہے۔ ایجاب و قبول سے مگر دونون لفظ ماضی ہون یعنی ایک کہے کہ مین نے بیچا اور دوسرا کہے کہ مین نے لیا اگر دو لفظون مین ایک ماضی اور ایک مستقبل ہو تو جائز نہین ہوگی اور ماضی زمانہ گذشتہ کو کہتے ہین اور مستقبل زمانہ آیندہ کو یعنی اگر ایک اُن مین سے کہے کہ فروخت کرونگا تو یہ لفظ مستقبل ہے اور مستقبل لفظ سے جائز نہین ہے بلکہ چاہئے کہ دونون شخص یون کہین کہ الفاظ ماضی ہون جیسے بائع کہے کہ فروخت کیا مین نے اور مشتری یعنی خریدار کہے کہ لیا مین نے تو جائز ہے یعنی بیع صحیح ہوگی۔ مسئلہ اگر ایک طرف سے فقط ایجاب ہو دوسرے کو اختیار ہے چاہے قبول کرے چاہے نہ کرے اگر ایجاب و قبول دونون ہو جائین تو کسیکو پھیر دینے کا اختیار نہوگا مگر کسی عیب کے ساتھ یا یہ کہ اسباب دیکھا نہو اور جب دیکھے تو اختیار ہے چاہے قبول کرے چاہے نہ کرے مسئلہ بیع اعراض مشار الیہا یعنے اُن چیزون کی بیع جنکی قدر مجہول ہے اور سامنے موجود ہین جائز ہے یا نہین جائز ہے۔ مسئلہ بیع باثمان مطلقہ جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے جب تک اُسکے مقدار اور وصف کو بیان نہ کرے اور بیع اثمان مطلقہ اس طرح ہوتی ہے کہ بائع کہے کہ یہ چیز تیرے ہاتھ فروخت کی مین نے جو اُسکی قیمت ہے تو یہ بیع جائز نہین جب تک قیمت مقرر کر کے نہ کہے۔ مسئلہ اودھار اور نقد

بیچنا جائز ہے یا نہین - نقد بیچنا جائز ہے اور ادھار بیچنا جب جائز ہے کہ کوئی مدت مقرر کر دی
جائے اگر مدت مقرر نہو گی تو جائز نہین ہے مسئلہ اگر کوئی شخص قیمت کو مطلق کرے یعنی
کہے کہ اس چیز کو فروخت کیا سُو روپیہ کو یا دو سُو روپیہ کو اور کوئی سکہ مقرر نہ کرے تو یہ بیع
جائز ہے یا نہین - جائز ہے مگر اُس روپیہ کے ساتھ کہ جو شہر مین چلتا ہو یعنی دیکھین کہ شہر
مین کون سے روپیہ سے خرید و فروخت کرتے ہین پس وہی روپیہ دیا جاوے گا اور اگر
شہر مین بہت طرح کے روپیہ چلتے ہین تو یہ بیع جائز نہو گی اگر ایک سکہ مقرر کر لین تو جائز ہے
مسئلہ اناج کی بیع بحساب یعنی اٹکل سے یا کسی وزن سے کرے تو جائز ہے یا نہین جس طرح
فروخت کرے جائز ہے چاہے پیمانہ سے ناپ کر چاہے اندازہ سے - مسئلہ اور اگر ناپ
معین سے فروخت کرے اور نہین جانتا ہے کہ اُسمین کسقدر آتا ہے تو بیع جائز ہے یا نہین
جائز ہے اگرچہ نہ جانتا ہو مسئلہ اگر کوئی شخص گیہون کا ڈھیر فروخت کرے ایک قفیز یعنی ایک
پیمانہ ایک روپیہ کو تو جائز ہے یا نہین - امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صرف ایک ہی پیمانہ کی بیع جائز
ہو گی ہان اگر یون کہے کہ سو قفیز ہین سو روپیہ کو ہر قفیز ایک روپیہ کو تو اس طرح سب کی بیع
جائز ہو گی اور صاحبین کے نزدیک کل مین جائز ہو گی اگرچہ کل کا ذکر نہ کیا جائے - مسئلہ
اگر کوئی شخص گلہ بکریونکا فروخت کرے ہر بکری ایک روپیہ کو تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک کل
مین بیع فاسد ہو گی یعنی ایک بکری کی بیع بھی جائز نہو گی اور صاحبین کے نزدیک کل مین
جائز ہو گی اسی طرح اگر کوئی شخص کپڑا بیچے فی گز ایک روپیہ کو تو بھی امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک
جائز نہین ہے جبکہ کپڑے کی بناوٹ مختلف ہو اور اگر بناوٹ یکسان ہو تو ایک گز کی بیع
جائز ہے زیادہ کی نا جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک کل مین جائز ہے - از مترجم - اگر تعداد بیان
کر دیگا تو سب کی جائز ہو گی - مسئلہ اگر کسی شخص نے اناج کا ایک ڈھیر خرید کیا اس شرط سے
کہ سو پیمانہ ہے سو روپیہ کو جب ناپا گیا تو نوے نکلے یا ایک سو دس تو اس حالت مین مشتری کو
اختیار ہے چاہے نوے روپیہ کو لے لے اور چاہے پھیر دے اور اگر سو سے دس بڑھ جائین

ضروری ترجمۂ قدوری

ضروری ترجمۂ قدوری

تو وہ بائع کی ہین - مسئلہ اگر کوئی شخص کپڑے کا تھان دس گز کا دس روپیہ کو خریدے پھر اُس مین
کمی ظاہر ہو یا زیادتی - اگر کم نکلا ہے تو خریدار کو اختیار ہے چاہے کل قیمت مین یعنی دس روپیہ
مین لے لے چاہے واپس کر دے اور اگر زیادہ نکلے تو وہ مشتری کا ہے - مسئلہ اگر کوئی
شخص کپڑا فروخت کرے کہ یہ تھان اسقدر گز ہے فی گز ایک روپیہ کو پھر اُسمین کمی پائی
جاے یا زیادتی - اگر کمی پائی گئی تو مشتری کو اختیار ہے چاہے قیمت کے حساب سے خریدے
اور چاہے پھیر دے اور اگر زیادہ نکلے تو بھی مشتری کو اختیار ہے چاہے اُس زیادہ کو
بھی اُسی نرخ سے خریدے چاہے پھیر دے - اگر کوئی شخص مکان بیچے تو اُسکے ساتھ اُس
کی نیوین اور ملبہ بھی بک جاتی ہین گو فروخت مین ذکر کیا جاے یا نہ کیا جاے مسئلہ اگر
کوئی شخص زمین بیچے اور زمین مین بوئی ہوئی ہے تو وہ کھیتی بیع مین شامل ہوگی یا نہین جبتک
بیع مین نام نہ لیا جائے گا بیع نہوگی - مسئلہ اگر کوئی شخص زمین بیچے اور اُس زمین مین خرمے
کے درخت ہون یا اور درخت تو بیع مین آئین گے یا نہین - آئین گے اگرچہ نام نہ لیا جاے
مسئلہ اگر کوئی شخص کوئی درخت بیع کرے اور اُس درخت مین میوہ ہو تو اُس درخت کا
میوہ بیع مین آئیگا یا نہین - میوہ کی بیع نہوگی مگر اُسوقت کہ شرط کرلین یعنی بیع کے وقت
اور اگر شرط نہ کی ہو تو بائع سے کہین کہ میوہ توڑ لے اور درخت سپرد کر دے - مسئلہ کچے
پکے میوہ کی بیع درست ہے یا نہین درست ہے مگر مشتری پر واجب ہوگا کہ اُسی وقت
میوہ کو توڑ لے اور اگر شرط کرے کہ جب پک جائیگا تو توڑ لونگا یہ بیع فاسد ہوگی مسئلہ اگر کوئی
شخص میوہ درخت کے اوپر بیچے اور کچھ اپنے واسطے مستثنے کرے مثلاً یون کہے کہ یہ میوہ
جو درختون مین ہے دس من یا بیس من یا جسقدر کہے اس مین سے سیر بھر میرا ہے
وہ نہین بیچتا تو یہ بیع جائز ہے یا نہین - جائز ہے میوہ کٹا ہوا ہو اور اُس مین سے کچھ مستثنے
کرے تو بھی جائز ہے مسئلہ گیہون بالون مین اور باقلا پھلی کے چھلکے مین بیچنا جائز ہے
یا نہین - جائز ہے - مسئلہ اگر کوئی شخص مکان بیچے تو قفل کنجی اُسکا بیع مین گنا جاوے گا یا

نہین جیسے قفل دروازون مین جڑے ہوے ہون گے بیع مین شامل آئین گے مع کنجی کے مسئلہ
مزدوری ناپنے والے کی اور مزدوری صراف کی کہ جو روپیہ پرکھے کس کے ذمہ واجب ہے
بائع کے ذمہ۔ از مترجم۔ فتوی اسپر ہے کہ کیتال یعنی ناپنے والے کی مزدوری بائع کے ذمہ
ہے اور صراف کی مشتری کے ذمہ مسئلہ قیمت جانچنے اور تولنے کی مزدوری کس کے
ذمہ واجب ہوتی ہے۔ مشتری کے ذمہ مسئلہ جب کوئی شخص اسباب
خریدے تو کیا کرے پہلے قیمت دے دے پھر مال پر قبضہ کرے مسئلہ اگر
روپیہ کے عوض روپیہ بیچے یا اسباب کے عوض اسباب تو پہلے کون دے دونون
شخص برابر دین

باب خیار الشروط یعنی جاکڑ

خیار شرط بیع مین جائز ہے۔ بائع اور مشتری دونون کو جائز ہے مسئلہ خیار شرط کئے روز تک
جائز ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تین۳ روز تک جائز ہے اور تین۳ روز سے زیادہ درست
نہین۔ اور صاحبین کے نزدیک جسقدر مہلت معین کیجائے جائز ہے اگرچہ تین۳ روز سے
زیادہ کرین۔ مسئلہ اگر خاص بائع کا خیار ہے تو مبیع ملک بائع سے خارج نہوگی مسئلہ
اگر اس صورت مین مشتری اسباب پر قبضہ کرے پھر مشتری کے ہاتھ سے وہ اسباب جاتا رہے
تو کیا واجب ہوگا۔ اسباب کی قیمت مشتری پر واجب ہوگی۔ از مترجم۔ ثمن واجب نہوگا کیونکہ
ثمن کہتے ہین ٹھہرے ہوئے کو اور قیمت کہتے ہین بازار کے نرخ کو۔ مسئلہ اگر خیار مشتری کا ہو اسباب
ملک بائع سے باہر آئیگا یا نہین بائع کی ملک سے باہر آئے گا باتفاق لیکن امام ابوحنیفہ
کے نزدیک مشتری کی ملک مین نہ آئیگا اور صاحبین کے نزدیک مشتری کی ملک مین
ہو جائے گا۔ مسئلہ اور اگر اسی صورت مین کہ خیار مشتری کا تھا اور مشتری نے اسباب پر
قبضہ کیا اور اُسکے ہاتھ سے جاتا رہا تو مشتری پر کیا واجب ہوگا۔ مشتری پر ثمن واجب ہوگا

عنی جوا نہین ٹھہرا ہو۔ مسئلہ اگر ایک شخص نے اسباب خریدا ہے بشرط خیار تو مدت خیار مین
پھیر دینے اور رکھ لینے کا اختیار ہے یا نہین۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک قبول
کر سکتا ہے اگرچہ مالک موجود نہو مگر فسخ نہین کر سکتا جب تک کہ بائع موجود نہو اور امام
ابو یوسفؒ کے نزدیک پھیرنا اور قبول کرنا دونون عدم موجودگی بائع مین کر سکتا ہے اور امام
کے نزدیک عدم موجودگی بائع مین نہ قبول کر سکتا ہے نہ پھیر سکتا ہے مسئلہ اگر ایک شخص
نے خیار کو شرط کیا پھر مر گیا تو وہ خیار اُسکے وارثون کو منتقل ہوجائے گا یا نہین۔ منتقل نہین
ہوگا خیار باطل ہوجائے گا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص غلام کو اس شرط سے بیچے کہ یہ درزی ہے
پھر بعد مین معلوم ہو کہ اُسکو سلائی نہین آتی ہے تو کیا حکم ہے۔ مشتری کو اختیار ہے اگر
اگر چاہے پوری قیمت کو لے لے اور چاہے پھیر دے

باب خیار الرویۃ یعنی دیکھنے کے اختیار مین

اگر کوئی شخص کوئی چیز خریدے اور اُس چیز کو دیکھا نہو تو یہ بیع جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے
لیکن مشتری کو اختیار ہوگا کہ جب دیکھے چاہے قبول کرے اور چاہے پھیر دے مسئلہ
اگر کوئی شخص بے دیکھے کوئی چیز بیچے تو اُسکا حکم کیا ہے۔ بیع جائز ہے اور دیکھنے پر واپس
کرنے کا اختیار نہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص کسی لونڈی کا مُنہ دیکھے یا غلہ کے اوپر نظر کرے
یا لپٹے ہوئے کپڑے کو دیکھے یا کسی بیل وغیرہ کے مُنہ یعنی اگاڑی یا پچھاڑی دیکھے پھر ان مین
سے ایک کو خریدے تو اسکا کیا حکم ہے بیع ان مین جائز ہے مشتری کو پھر ان مین دیکھنے
کا اختیار نہین ہے مسئلہ اگر کسی شخص نے ایک مکان کا صحن دیکھا اور اُسکے دالان اور
کوٹھریون وغیرہ کو نہین دیکھا اور خرید کر لیا اب جو اُسکی عمارت کو دیکھا تو مشتری کو واپس
کرنے کا اختیار ہوگا یا نہین۔ مشتری کو اختیار نہین ہے کہ واپس کرے مسئلہ خرید و فروخت
نابینا کی جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے لیکن جب خریدے گا تو ساتھ خیار کے ہوگا مسئلہ

نابینا کا خیار کیونکر ساقط ہوتا ہے۔ اگر وہ چیز خریدی کہ سونگھی جاتی ہے اور سونگھنے سے معلوم ہو سکتی ہے جیسے کافور یا عنبر یا انگوزہ اور عطر وغیرہ تو سونگھنے کے ساتھ خیار اُس سے ساقط ہو جائیگا اور اگر کوئی چھونے کی چیز خریدے جسکو ٹٹول کر معلوم کر سکتا ہے جیسے کپڑا یا کرپاس یا کتان یا خز یا اطلس تو اُسکا خیار ٹٹولنے سے ساقط ہو جاتا ہے اور اگر کوئی چیز چکھنے کی خریدے جیسے شربت یا سرکہ وغیرہ ان مین خیار اُسکا چکھنے سے ساقط ہو جاتا ہے اور اگر ایسی چیز خریدے کہ نہ وہ سونگھنے سے معلوم ہو سکے نہ ٹٹولنے سے نہ چکھنے سے جیسے کوئی مکان یا زمین یا اور کوئی جگہ ان مین اُسکا خیار اُسوقت ساقط ہوگا کہ انکا وصف اُسکے سامنے کیا جائے مسئلہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کی ملک فروخت کرے تو جائز ہے یا نہین۔ یہ بیع موقوف ہوگی مالک کی اجازت پر اگر مالک اُس اسباب کے بیچنے کی اجازت دیگا تو بیع جائز ہوگی اور اگر نہ دیگا تو بیع باطل ہوگی اور اجازت اُسوقت جائز ہے کہ چیز بچی ہوئی برقرار ہو اور دونون لینے دینے والے بھی برقرار ہون اپنے حال پر۔ مسئلہ اگر کوئی شخص دو گھرون سے ایک کو دیکھ پھر دونون گھرون کو ایک ساتھ خریدے۔ اختیار ہے کہ دونون کو پھیر دے ایک کو پھیرنا جائز نہین مسئلہ اگر کسی شخص نے کسی چیز کو کسی وقت دیکھا تھا اور بعد ایک مدت کے اُسکو خرید کیا تو اُسکو دیکھنے کا اختیار ہوگا یا نہین۔ اگر ویسی ہی ہے کہ جیسا دیکھا تھا تو خیار اُسکا جاتا رہیگا اور اگر اُس صفت پر نہین ہے کہ جیسا دیکھا تھا تو اُسکو خیار ہوگا یعنی پھیر سکتا ہے واللہ اعلم

باب خیار العیب

یعنی عیب کے سبب سے اختیار ہونا

اگر کسی شخص نے اسباب خرید کیا پھر اُس اسباب مین کوئی عیب دیکھا تو اُسکو پھیرنے کا اختیار ہے یا نہین۔ اختیار ہوگا چاہے پورے ثمن کو لے اور چاہے پھیر دے اور لیکن یہ نہین چاہیے اُسکو کہ اسباب کو رکھ لے اور عیب کا نقصان طلب کرے مسئلہ عیب اُسکو کہتے ہین جسکی وجہ سے سوداگرون کے نزدیک ثمن کا نقصان لازم آوے یعنی وہ عیب

ایسا ہو کہ جس سے کوئی نقصان ثمن ہو مسئلہ غلام کا بھاگنا اور بچھونے پر پیشاب کرنا اور
چوری کرنا عیب ہے یا نہین۔ لڑکپن مین ہے جب تک بالغ نہو جب بالغ ہو عیب نہ ہوگا مگر
یہ کہ بعد بلوغ کے اُس مین یہ چیزین بائع کے یہان عود کرین تو اُسوقت عیب مانا جائے گا
یعنی اگر غلام مین لڑکپن مین یہ چیزین پائی گئین اور بعد بلوغ کے بائع کے یہان ان چیزون نے
عود نہ کیا پھر مشتری کے یہان اگر عود کیا تو یہ عیب حادث سمجھا جائیگا قدیم نہ سمجھا جائے گا
لہذا مشتری کو پھیرنے کا اختیار نہوگا مسئلہ گندہ دہن اور گندہ بغل ہونا عیب ہے یا نہین یہ
دونون باتین لونڈی مین عیب ہین اور غلام مین نہین ہین مگر بوجہ بیماری کے غلام مین بھی
عیب ہے اور زنا عیب ہے لونڈی مین نہ غلام مین مسئلہ لونڈی یا غلام کا زنا سے پیدا ہونا عیب ہے یا
نہین۔ کنیز مین عیب ہے اور غلام مین نہین ہے مسئلہ زنا کار ہونا عیب ہے یا نہین۔ لونڈی
مین عیب ہے اور غلام مین نہین اگر بہت کرتا ہو تو عیب ہے مسئلہ اگر کسی شخص نے ایک اسباب
مول لیا اور اُسکے ہاتھ مین لینے کے بعد کوئی عیب پیدا ہوا اور اُس خریدنے والے کو معلوم
ہوا کہ اس سے پہلے بیچنے والے کے گھر مین دوسرا عیب تھا تو اب پھیر سکتا ہے یا نہین نہ
نہین پھیر سکتا ہے بلکہ نقصان بائع دے مگر اُس حالت مین کہ فروشندہ باوجود عیب حادث
کے خود پھیرے مسئلہ اگر کسی شخص نے کپڑا خریدا اور اُسکو قطع برید کیا تو عیب ظاہر ہونے پر نقصان
عیب بائع سے واپس کرے اور اگر بائع اس کٹے ہوئے کپڑے کو قبول کرے تو واپس کرنا
جائز ہے اور اگر کپڑا سیا یا سرخ رنگا یا ستو خریدے اور اُسکو گھی مین ملایا پھر اُسپر عیب ظاہر ہوا تو
اسکا کیا حکم ہے۔ مشتری کو اختیار ہے کہ نقصان اُس عیب کا بائع سے طلب کرے اور
بائع کو مجاز نہین ہے کہ کہے کہ چیز میری مجکو پھیر دے اور قیمت مجھ سے واپس لے۔ مسئلہ
اگر کسی شخص نے غلام خرید کیا اور اُسکو آزاد کر دیا یا وہ غلام مر گیا پھر مشتری کو معلوم ہوا کہ یہ
غلام عیب دار تھا تو کیا کرے۔ نقصان عیب کا مشتری کو بائع سے ملے گا مسئلہ
اگر کسی نے غلام کو خرید کیا پھر اُسکو مار ڈالا یا کھانا خرید کیا اور اُسکو کھا لیا پھر معلوم ہوا کہ

اُس غلام میں یا اُس لھانے میں عیب تھا تو نقصان عیب کا بائع سے واپس لے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک واپس نہوگا اور صاحبین کے نزدیک واپس ہوگا۔ مسئلہ اگر کسی نے کھانے کی چیز خریدی اور اُس میں سے کچھ کھائی پھر اُسکے عیب پر مطلع ہوا کہ بائع کے گھر میں عیب وار تھی تو اُسکو پھیر سکتا ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک باقی کو پھیر نہیں سکتا ہے اور نہ نقصان عیب طلب کر سکتا ہے اور صاحبین کے نزدیک باقی کو واپس کر سکتا ہے یا کل کا نقصان لیسے مسئلہ اگر کسی نے ایک غلام خرید کیا اور دوسرے کے ہاتھ فروخت کیا پھر دوسرے خریدار نے پھیر دیا تو پہلا مشتری پھیر سکتا ہے یا نہیں۔ اگر دوسرے خریدار نے قاضی کے حکم سے پھیرا ہے تو مشتری پہلا بھی پھیر سکتا ہے اور اگر دوسرے مشتری نے بے حکم قاضی کے پھیرا ہے تو خریدار پہلا بائع کو نہیں پھیر سکتا ہے مسئلہ اگر کسی شخص نے کوئی اسباب خرید کیا اور بائع سے شرط کر لی کہ کسی عیب کے ہونے سے واپس نکروں گا پھر کوئی عیب ظاہر ہوا تو بائع کو پھیر سکتا ہے یا نہیں۔ نہیں پھیر سکتا ہے اگرچہ عیبوں کو شمار نہ کیا ہو یعنی تمام عیبوں کا نام نہ لیا ہو

باب بیع الفاسد

فاسد بیع کے مسائل

بیع کی طرح کی ہیں۔ تین طرح کی ایک جائز دوسری فاسد تیسری باطل۔ جائز وہ ہے کہ مثمن اور ثمن دونوں حلال ہوں یعنی قیمت اور اسباب اور کوئی شرط فاسد نہو۔ اور باطل وہ ہے کہ دونوں حرام ہوں یا مثمن حرام ہو یعنی وہ چیز کہ جسکو خرید کرتا ہے۔ فاسد وہ کہ ثمن حرام ہو اور مثمن حلال ہو یعنی قیمت حرام ہو اور اسباب حلال ہو۔ وہ بیع کہ جائز ہے یہ ہے کہ قیمت اور مال دونوں حلال ہوں جیسے گیہوں دے اور خرمے لے پس گیہوں قیمت ہوں گے اور خرمے مبیع پس دونوں حلال ہیں اور یہ بیع جائز ہے۔ اور جو بیع کہ فاسد ہے یہ ہے کہ قیمت حرام ہو اور اسباب حلال جیسے شراب دے اور غلہ لے یعنی

شراب قیمت ہوگا اور غلہ مبیع پس شراب حرام ہے اور غلہ حلال ہے یہ بیع فاسد ہوگی اور وہ
بیع کہ حرام ہے یہ ہے کہ ثمن اور مثمن دونون حرام ہون جیسی شراب دے اور سور لے
صرف ثمن حرام جیسے روپے سے شراب خریدے - ایسی ہے بیع آزاد کی اور ام ولد کے اور
مدبر کی اور مکاتب کی باطل ہین - مسئلہ مچھلی کی بیع دریا مین اور پرند کی ہوا مین یا اور
کسی قسم کے شکار کی جنگل مین جائز نہین ہے مسئلہ بیع حمل اور نتاج کی جائز ہے یا نہین -
جائز نہین ہے - حمل یعنی لونڈی کے بچے کو کہ ہنوز شکم مین ہو اور نتاج یعنی حمل کا حمل یعنی اونٹ
کا بچہ کہ ابھی پیدا نہین ہوا ہے اسکا حمل دونون کی بیع جائز نہین ہے - مسئلہ تھنون
مین دودھ کا اور بھیڑ بکری کی اون انکی پیٹھ پر اور تھان مین سے ایک گز کپڑا جبکہ بناوٹ
مین مختلف ہو یا کوئی کڑی چھت مین سے بیچنا جائز نہین ہے مسئلہ بیع مزابنہ جائز ہے
یا نہین - جائز نہین ہے بیع مزابنہ یہ ہے کہ میوہ کو درخت کے اوپر ٹوٹے ہوئے میوہ کے
بے اندازے سے فروخت کرنا - مسئلہ بیع القاے حجر جائز ہے یا نہین - جائز نہین ہے
اور بیع القاے حجر اسطرح ہے کہ بائع مشتری آپس مین کسی شی کا نرخ کرین پھر الزام بیع کے
واسطے مشتری مبیع پر کنکر پتھر ڈالدے چاہے مالک راضی ہو یا نہو تو یہ بیع جائز نہین مسئلہ
بیع کپڑے کی ایک تھان دو تھانون سے جائز ہے یا نہین جیسے بائع کہے کہ ان دو تھانون
مین سے ایک بیچا مین نے یہ بیع جائز ہے یا نہین - جائز نہین ہے جب تک معین کرکے نہ
کہے کہ کون سا تھان مسئلہ اگر کوئی شخص ایک غلام کو فروخت کرے اس شرط سے کہ
مشتری غلام کو آزاد کرے یا مکاتب کردے یا مدبر کرے یا لونڈی کو ام ولد کرے یا غلام
کو بیچا اس شرط سے کہ چند روز غلام میری خدمت کرے بعدہ سپرد کردونگا یا اس شرط
سے کہ مشتری اسکو قرض دے یا تحفہ دے یا کوئی لونڈی بیچے مگر حمل اسکا مستثنے کرے
یا مشتری شرط کرے کہ بائع خریدے ہوئے کپڑے کو سیے یعنی کوئی کرتا یا کوئی قبا یا جوتہ کا چمڑا
خرید کرے اس شرط سے کہ بائع اسکی جوتی بیدے یا ایک تسمہ جسکو شراک کہتے ہین اس جوتی

پرسی دے یہ بیع ہر طرح کی نا جائز ہے مسئلہ اگر ایک شخص نے کوئی اسباب خرید کیا اس شرط پر کہ
قیمت بروز نوروز کو دیوے یا مہرجان میں یا یہودیوں کی عید کے روز تو یہ بیع جائز ہے یا نہیں
نا جائز ہے مگر مشتری اور بائع اُس روز کو جانتے ہوں تو جائز ہے مسئلہ اگر اس شرط سے فروخت
کرے کہ روپیہ جب دیوے کہ گیہوں کاٹے جاوین جب انگور چنے جاوین یا اُس روز کہ حاجی یا
قافلہ آئے جائز ہے یا نہیں جائز نہیں ہے مگر جب کہ ان مجہولات سے پہلے قیمت دی
اور بائع نے لیوے تو جائز ہے مسئلہ اگر مشتری بیع فاسد مین اسباب پر قبضہ کرے بائع
کی اجازت سے اور مبیع اور ثمن دونوں مال ہوں تو وہ مشتری کی ملک ہو گی یا نہیں مشتری
کی ملک ہو جائیگی اور مشتری پر بازاری قیمت واجب ہو گی اور اگر دوسری جگہ فروخت کرے
تو جائز ہے اور اگر اسباب اپنے حال پر ہو تو دونوں کو فسخ بیع کا اختیار ہے مسئلہ اگر ایک
آزاد اور ایک غلام کو ایک بیع سے فروخت کرے تو جائز ہے یا نہیں اس مسئلہ کی تین صورتیں ہیں ایک
صورت یہ ہے کہ باتفاق غلام مین جائز ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ باتفاق نا جائز ہے
اور تیسری صورت مین اختلاف ہے لیکن وہ صورت کہ جس مین غلام کی بیع جائز ہے وہ
اگر یون کہے کہ پانسو کو اسکو اور پانسو کو اسکو فروخت کیا مین نے باتفاق جائز ہے۔ وہ صورت
کہ جس مین باتفاق نا جائز ہے یہ ہے کہ یون کہے کہ ان دونوں کو فروخت کیا مین نے ہزار روپیہ
کو اور کچھ معین نہ کرے یعنی اسکو اس قیمت کے ساتھ اور اسکو اُس قیمت پر تو یہ باتفاق باطل
ہے۔ وہ صورت کہ جس مین اختلاف ہے یہ ہے کہ یون کہے کہ دونوں کو فروخت کیا مین نے
ہزار روپیہ پر ہر ایک کو پانسو کو تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نا جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک
غلام مین جائز ہو گی اور آزاد مین کسی حال سے جائز نہ ہو گی مسئلہ ایسے ہی اگر بکری کا گوشت
اور مردار کا گوشت فروخت کرے تو اس مین بھی یہی اختلاف ہے کہ جو یہاں کہا ہے مسئلہ
اگر اجنبی کے غلام کو یا کسی کے اسباب کو فروخت کرے بغیر اجازت اُنکی مالک کے تو جائز ہے
یا نہیں یہ بیع موقوف ہو گی مالک کی اجازت پر اگر مالک اجازت دے تو جائز ہے ورنہ

ناجائز مسئلہ بلا ارادہ خرید کے کسی اسباب پر کچھ قیمت زیادہ کر دینی مکروہ ہے مسئلہ شہر سے باہر قافلہ مین جانا خریدنے کے واسطے کہ ارزان خرید کرے مکروہ ہے یا نہین ۔ مکروہ ہے اگر باہر کا آدمی کوئی چیز فروخت کرنے شہر مین آئے تو شہر کو اُسکے بدلے فروخت کرنا مکروہ ہے مسئلہ جمعہ کے روز جمعہ کی اذان کے وقت خرید و فروخت جائز ہے یا نہین ۔ مکروہ ہے مسئلہ اگر کسی کے پاس دو غلام ہین اور قرابت مین قریب ہون تو اُن مین جدائی کرنا فروخت مین جائز ہے یا نہین ۔ اگر دونون چھوٹے ہین تو باتفاق ناجائز ہے یعنی مکروہ ہے اگر دونون بڑے ہون تو باتفاق کراہت نہین ہے ۔ اور اگر ایک بڑا ہے اور ایک چھوٹا ہے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے ۔

باب الاقالة

اسباب کے واپس کر دینے کے مسائل

اقالہ بعد بیع کے جائز ہے یا نہین ۔ جائز ہے بمثل پہلی قیمت کے اگر شرط کرے کم و زیادہ کی تو وہ شرط باطل ہو گی اور صورتِ اقالہ یہ ہے کہ ایک شخص فروخت کرے اور دوسرا خرید کرے بعد اس کے دونون شخص یعنی بائع اور مشتری چاہین کہ ایک دوسرا واپس کر لے یعنی مشتری قیمت واپس کر لے اور بائع اسباب پھیر لے اسکو اقالہ کہتے ہین ۔ مسئلہ اقالہ کیا ہے ۔ توڑ دینا بیع کا حق میں بائع کے اور مشتری کے اور وہ بیع جدید اُس شخص کے حق مین ہے جو سوا انکے ہے جیسے شفیع حاصل اس مسئلے کا یون ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی شخص ایک مکان کو فروخت کرے اور اُس مکان کی شفیع نے شفعہ کا حق چھوڑ دیا اور فروخت کرنے والے نے اور لینے والے نے اقالہ کیا تو اب اقالہ کرنے مین شفیع کو اختیار ہے کہ اس مکان کو شفعہ مین لے لے اگرچہ پہلی مرتبہ شفعہ ترک کر چکا تھا کیونکہ اقالہ دوسرے کے حق مین ۔ پھر بیع جدید کرتا ہے اور ایسے ہی اگر ایک شخص نے خاص ایک شخص کو کوئی چیز دی یعنی ہبہ کی اور یہ شخص کہ جسکو وہ چیز دی گئی ہے اُس چیز

کو فروخت کرے تو حق رجوع کا خاص ہبہ کرنے والے کو حاصل تھا جاتا رہیگا اگر وہ اقالہ کرین تو ہبہ کرنے والے کو جائز نہوگا کہ اپنی دی ہوئی چیز کو رجوع کرے یعنے نہین پھیر سکے گا کیونکہ ہم کہ چکے ہین کہ اقالہ غیر کے حق مین بیع جدید ہے۔ مسئلہ اگر قیمت تلف ہوجائے تو اقالہ کرسکتا ہے یا نہین کرسکتا ہے اور مبیع تلف ہوجائے تو نہین کرسکتا ہے۔

باب المرابحة والتولية

مرابحت کسے کہتے ہین اور تولیت کسے کہتے ہین پہلی خرید پر کچھ نفع زیادہ کرکے چیز کا فروخت کرنا یہ مرابحت ہے اور پہلی خرید پر چیز کو فروخت کرنا بلا نفع کے یہ تولیہ ہے یعنے اسباب کا نفع سے فروخت کرنا مرابحت ہے اور اسباب بے نفع کے فروخت کرنا تولیہ ہے مرابحت اور تولیت درست نہوگی مگر اس شرط سے کہ عوض اسکا مثلی ہو جیسے درم اور دینار اور ناپ تول کی چیز یعنی ایسی چیز ہو کہ اسکے تلف ہوجانے سے اسی طرح کی دینی پڑے۔ مسئلہ دھوبی کی دھلائی اور رنگریز کی رنگائی یا نقش و نگار کی اجرت کو اپنی خرید کے ساتھ ملاکے نہ کہے کہ اسقدر قیمت کو مین نے خرید کیا ہے بلکہ یون کہے کہ اتنے مین پڑی ہے مثلاً جیسے کوئی کپڑے کا تھان دس روپیہ کو خرید کیا ہو اور دو روپیہ دھلائی کے دیے ہون اور جب اسکو مرابحت اور تولیہ مین فروخت کرے تو یون کہے کہ بارہ روپیہ مین پڑا ہے مسئلہ اگر تولیہ اور مرابحت مین مشتری خیانت سے مطلع ہو تو اس زیادتی کو پھیر سکتا ہے یا نہین۔ یعنے خریدنے والے کو معلوم ہوا کہ مرابحت اور تولیہ مین جھوٹ کہا ہے یعنے قیمت زیادہ کہی تھی تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جسوقت کہ اسکو معلوم ہوا ہے اختیار ہے چاہے پوری قیمت کو دے لے اور چاہے واپس کردے یہ حکم مرابحت کا ہے اور جس جگہ تولیہ ہووے تو جسقدر دام زیادہ لیے گئے ہین وہ واپس کردے اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک دونون جگہ یعنے مرابحت ہو یا تولیہ ہو زیادہ رقم کو پھیر لے اور امام محمدؒ کے نزدیک دونون جگہ نہ پھیرے بلکہ اختیار ہے چاہے پوری قیمت کو دے چاہے واپس دے

مسئلہ اگر کوئی شخص کوئی منقول چیز خرید کرے جیسے گھوڑا یا کپڑے کا تھان یا غلہ وغیرہ تو اگر قبضہ کرنے سے پہلے دوسری جگہ فروخت کرے تو جائز ہے یا نہین - جائز نہین ہے جب تک قبضہ نہ کرے مسئلہ اگر کوئی شخص کوئی مکان یا زمین قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کرے تو امام محمدؒ کے نزدیک جائز نہین ہے اور شیخین کے نزدیک جائز ہے مسئلہ اگر کوئی شخص اسباب کیلی یا وزنی یا عددی خرید کرے جیسے غلہ کہ ناپ کی چیز ہے اور زعفران کہ تول کی چیز ہے یا چاندی تو پہلے اس سے کہ اسکو تول لے یا ناپ لے دوسری جگہ فروخت کرنا یا کھا لینا جائز ہے یا نہین - جائز نہین ہے جب تک کہ خود ناپ تول نہ کر لے مسئلہ قبضہ سے پہلے ثمن پر تصرف کرنا جائز ہے یا نہین - جائز ہے مسئلہ مشتری کو جائز ہے کہ قیمت مین بائع کے واسطے کچھ زیادہ کر دے - جائز ہے اور ایسے ہی بائع کو بھی جائز ہے کہ مشتری کے واسطے مبیع مین کچھ زیادہ کرے یا قیمت مین سے کچھ کم کر دے تو بھی جائز ہے - اگر اس بیع مین اقالت ہو یعنی واپس کیجائے تو مشتری کسقدر روپیہ پھیرے - جسقدر دیا ہے - اور اگر کسی شخص نے ہزار من گیہون یا جو خرید کیے اور دینے کے وقت بائع نے گیارہ سو من غلہ دیا اور پھر اس مین اقالت ہو تو بائع پہلے کل پھیر لے یعنے گیارہ سو من طلب کرے اور اصل اس مسئلہ مین یہ ہے کہ وہ زیادتی در اصل مبیع اور قیمت مین ملی ہوئی ہے مسئلہ اگر کوئی شخص کوئی چیز نقد فروخت کرے پھر اسکے بعد مہلت بمیعاد دیدے تو مہلت درست ہوگی اور اگر وہ شخص قرض رکھتا ہے تو مہلت درست نہو گی از مترجم اگر کسی کو روپیہ وغیرہ قرض دے مہلت معین پر تو مہلت کے اندر طلب کر سکتا ہے اور اگر اسباب کی قیمت ہے تو وہ دین ہے اسکو میعاد کے اندر طلب نہین کر سکتا ہے

باب الربوا
مسائل سود

ربوا کیا ہے - حرام ہے اور ربوا ہوتا ہے ناپ کی چیز اور تول کی چیز مین جبکہ جنس کو جنس کے

ساتھ فروخت کرے یعنی زیادتی کے ساتھ اور وہ زیادتی بلا کسی عوض کے ہو ہمارے علما کے
نزدیک اور امام شافعیؒ کے نزدیک صرف اناج اور اثمان مین ربوا ہوتا ہے بشرط اتحاد جنس
اور اگر چونہ ساتھ چونہ کے فروخت کرے تو ہمارے علما کے نزدیک زیادتی جائز نہو گی اور
امام شافعیؒ کے نزدیک جائز ہے کیونکہ وہ اناج نہین ہے مسئلہ اگر ناپ والی ساتھ ناپ
والی کے ہو اور جنس ایک ہو یعنے جیسے گیہون ساتھ گیہون کے کہ ناپ کی چیز ہے اور دونون
اناج ایک جنس سے ہین اگر ایک کو دوسرے کے ساتھ فروخت کرے تو زیادتی باتفاق ناجائز
ہے مسئلہ اگر اچھی بری چیز کی بیع کیجائے تو زیادتی جائز ہے یا نہین یعنے اگر برے گیہون
اچھے گیہون کے ساتھ فروخت کرین تو زیادتی جائز ہے یا نہین جائز نہین ہے مسئلہ
اذا عدم الوصفان الجنس والمعنی المضموم الیہ۔ کے کیا معنی ہین یعنے جسوقت نہو دین دونون صفتین
جنس اور معنی ضم کئے ہوئے اس معنے مضموم الیہ سے مراد اتحاد قدر ہے یعنے جب اتحاد جنس اور
اتحاد قدر نہو تو زیادتی اور اُدھار دونون جائز ہوتے ہین اور جب ایک چیز ان دونون مین
ہو اور دوسری نہو تو صرف زیادتی جائز ہوتی ہے اُدھار جائز نہین ہوتا اور جب دونون صفت
پائے جاوین تو زیادتی وادوھار دونون حرام ہین پس اوصاف کے اعتبار سے یہ مسئلہ
تین قسم پر ہے ایک یہ کہ زیادتی اور اُدھار دونون جائز ہین۔ دوسری یہ کہ زیادتی جائز ہے
نہ اُدھار۔ اور تیسری یہ کہ زیادتی جائز ہے اور اُودھار ناجائز ہے وہ قسم کہ نہ زیادتی جائز ہے
نہ اُودھار مثلاً کوئی شخص گیہون گیہون کے ساتھ اور جو جو کے ساتھ فروخت کرے تو نہ زیادتی
جائز ہے نہ اودھار۔ اور وہ قسم کہ زیادتی بھی جائز ہے اور اُدھار بھی وہ یہ ہے کہ مثلاً کوئی شخص
روپیہ دے اور گیہون خریدے تو زیادتی اور اُدھار دونون جائز ہین۔ اور وہ قسم کہ زیادتی
جائز اور اُدھار ناجائز وہ یہ ہے کہ گیہون دے اور جو لیوے تو زیادتی جائز ہے اور اودھار
ناجائز۔ یعنے جائز ہے کہ ایک من گیہون دیجے اور دو من جو لیوے اودھار اسمین ناجائز ہے
مسئلہ کیلی کیا چیز ہے اور وزنی کیا چیز ہے۔ وہ چیز کہ فخر عالم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ زیادتی

ان مین بطور کیل کے حرام ہے اور وہ ہمیشہ کیلی ہے اگرچہ لوگون نے اسکا کیل چھوڑ
کر دیا جیسے گیہون یا جو یا خرما یا نمک اور جو مثل ان کے ہین اور جس جس کو نبی عالم نے نصاً فرمایا
ہے کہ انمین زیادہ لینا بطور وزن کے حرام ہے وہ ہمیشہ وزنی ہے اگرچہ لوگون نے اسکا
وزن کرنا چھوڑ دیا ہو جیسے سونا چاندی اور مانند ان کے اور وہ چیز کہ جس مین کوئی نص نہین
ہے وہ محمول ہوگی لوگون کی عادت پر اگر لوگ اسکو ناپ کر فروخت کرین تو وہ کیلی ہے اور
اگر وزن سے فروخت کرین تو وہ وزنی ہے مسئلہ عقد صرف کیا چیز ہے۔ وہ واقع ہوتی
ہے اوپر جنس قیمت کے اس مین معتبر ہے قبضہ کرنا ہر دو عوض پر مجلس مین۔ اور جو چیز اسکے سوا
ہے ان چیزون مین سے جنمین ربوا جاری ہوتا ہے جیسے مکیلات انمین معین کرنا معتبر
ہے اور انمین قبضہ کرنا معتبر نہین ہے مسئلہ آٹے کے ساتھ گیہون فروخت کرنا جائز
ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے مسئلہ گوشت کا فروخت کرنا جانور کے عوض مین جائز ہے
یا نہین شیخین کے نزدیک جائز ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک جائز نہین ہے مسئلہ تر خرمون کا
سوکھے خرمون کے ساتھ مثل بمثل فروخت کرنا جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے اور اسی طرح انگورون
کا مویز یعنی منقون کے ساتھ فروخت کرنا ہے مسئلہ زیتون کا اسکے تیل کے ساتھ اور تلون کا
انکے تیل کے ساتھ فروخت کرنا جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے جب تک کہ روغن زیتون
اور روغن کنجد زیتون اور کنجد کے روغن سے زیادہ نہو تاکہ روغن برابر روغن کے رہے اور زیادتی
ان کی کھلی کا بدلہ ہوجائے گا مسئلہ مختلف گوشتون کا فروخت کرنا مثلاً گائے کا گوشت
بکری کے گوشت کے ساتھ یا ایسے ہی مختلف دودھون کا مثلاً اونٹ کے دودھ کے
ساتھ گائے بکری کا دودھ فروخت کرنا زیادتی کے ساتھ جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے
مسئلہ اگر غلام اور مولی مین اور مسلمان اور کافر حربی کی خرید فروخت مین زیادتی ہو تو اسکو
ربوا کہین گے یا نہین۔ یہ ربوا نہین ہے اور جائز ہے مگر حربی دارالحرب مین ہو اور غلام
مولی کی ملک مین ہو اور اگر حربی دارالحرب سے دارالاسلام مین آیا اور خراج مقرر ہو چکا ہو

اور غلام مولی کی ملک سے نکل گیا ہو تو جائز نہین ہے ❊❊

باب السلم

بدہنی کے مسائل

یعنی بدہنی کس کس چیز مین جائز ہے - ان چیزون مین جو ناپی جاتی ہین اور جو تولی جاتی ہین اور جو گنتی کی چیزین ہین اور جو گز کی گنتی سے فروخت ہوتی ہین - کیلی چیزین جیسے گیہون اور نمک وغیرہ اور وزنی چیزین جیسے زعفران اور ریشم وغیرہ اور گنتی کی چیزین جیسے اخروٹ اور انڈے وغیرہ اور گز سے ناپنے کی چیزین جیسے کپڑا اور کمل وغیرہ مسئلہ جانورون اور انکے اطراف جیسے سری وغیرہ مین بدہنی کرنا جائز ہے یا نہین - جائز نہین ہے اور ایسے ہی گنی ہوئی کھالین لکڑی کا گٹھہ بندھا ہوا اور گھانس کا پولا یعنے گڈی بندھی ہوئی ان مین بدہنی جائز نہین ہے مگر ان مین وزن کے ساتھ بدہنی جائز ہے مسئلہ بدہنی کرنا ایسی چیزون مین جائز ہے جو بدہنی کے وقت موجود ہون اور مہلت تک موجود رہین اور انکی صفت ضبط ہو سکے مسئلہ بدہنی بے مہلت کے جائز ہے یا نہین - جائز نہین ہے ایسے ہی اگر مہلت غیر معلوم ہو تو بھی ناجائز ہے اور مہلت وہ ہے کہ جس مین دنون اور مہینون کی گنتی معلوم ہو مسئلہ بدہنی مین ناپ تول کسی شخص خاص کی معین کرنا اور غلہ کے واسطے ایک گاؤن کا مقرر کرنا یا ایک درخت کا میوہ معین کرنا جائز ہے یا نہین - جائز نہین ہے مسئلہ بدہنی مین کئی شرطین ہین امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک سات شرطین ہین پہلی شرط جنس ہے جیسے گندم یا نخود یا جو دوسری شرط بیان نوعیت ہے جیسے گیہون ہانگر یا کھادر کے بارانی یا نہری زمین کے تیسری شرط بیان صفت ہے جیسے گیہون سفید یا رنگین رومی یا جیدیا جو نئے پرانے چوتھی شرط بیان مقدار جیسے دس من یا بیس من جو ٹھہر جائے پانچوین شرط بیان وقت معلوم یعنی مہلت دینا مہینہ اور سال کی چھٹی شرط معلوم ہونا راس المال کا یعنے معلوم کر لینا اسباب کا کہ کسقدر روپیہ سے بدہنی کرتے ہین سو سے یا دو سو سے ساتوین شرط بدہنی کے ادا کرنے کی جگہ مقرر کرنا مگر

اُس بدھنی کی چیز کے واسطے کہ جو بار برداری کی محتاج ہو اور صاحبین کے نزدیک پانچ ہی شرطین ہین یعنی اُنکے دو چیزین شرط نہین ہین ایک مقدار مال کا جاننا یعنے اگر چاندی کے ٹکڑے یا سونے کے ٹکڑے کے ساتھ بدھنی کرین تو جائز ہے اگرچہ نہین جانتا ہے کہ یہ سونا چاندی کس قدر ہے دوسری بدھنی ادا کرنے کے واسطے جگہ مقرر کرنا یہ بھی شرط نہین ہے اور جس جگہ بدھنی کی ہے اُسی جگہ ادا کردے مسئلہ بدھنی مین اور راس المال مین تصرف کرنا جائز ہے یا نہین ۔ جائز نہین ہے جب تک قبضہ نہ کرے یعنی تصرف کرنا راس المال مین اور اُس چیز مین جس کی بدھنی کی ہے قبضہ سے پہلے جائز نہین ہے مسئلہ راس المال کا مجلس عقد مین سپرد کردینا فرض ہے مسئلہ شرکت اور تولیہ بدھنی کی چیز مین جائز ہے یا نہین ۔ جائز نہین ہے مسئلہ بدھنی کپڑے کی جائز ہے یا نہین ۔ جائز نہین ہے جب تک کپڑے کا عرض طول اور بناوٹ اور حریر مین وزن بیان نہ کرے اگر بیان کرے تو جائز ہے مسئلہ بدھنی جواہرات اور منکون مین جائز ہے یا نہین ۔ جائز نہین ہے مسئلہ کچی پکی اینٹون کی بدھنی جائز ہے یا نہین ۔ اگر سانچہ مقرر کرین تو جائز ہے ورنہ نہین مسئلہ بدھنی مین اصل کیا ہے ۔ اصل یہ ہے کہ صفت کو پہچان سکے اور ضبط کرسکین تو اُسمین بدھنی جائز ہے اور اگر اُسکی پہچان و صفت کو ضبط نہ کرسکے تو اُسکی بدھنی جائز نہین ہے

باب ما یجوز بیعہ و ما لا یجوز

بیع جائز اور ناجائز کے مسائل

بیع کُتے اور چیتے اور درندے جانورونکی جائز ہے یا نہین جائز ہے ۔ مسئلہ شراب اور سور کی بیع جائز ہے یا نہین ۔ جائز نہین ہے مسئلہ ریشم کے کیڑے کی بیع جائز ہے یا نہین ۔ جائز نہین ہے مگر یہ کہ ریشم کے ساتھ ہو مسئلہ شہد کی مکھی کی بیع بے اُسکے چھتے کی جائز ہے یا نہین ۔ جائز نہین ہے مگر چھتے کے ساتھ جائز ہے مسئلہ اہل ذمہ خرید و فروخت مین مانند مسلمانون کے ہین یا نہین مانند ہین مگر شراب اور سور مین مانند نہین ہین یعنے مسلمانون کو ان کی بیع جائز نہین ہے

اور اہل ذمہ کو جائز ہے واللہ اعلم

کتاب الصرف

صرف کیا چیز ہے۔ وہ بیع ہے کہ ہر دو عوض جنس اثمان سے ہوویں اگر سونا ساتھ سونے کے اور چاندی ساتھ چاندی کے فروخت کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے مگر بمثل یعنی ہموزن ہون اگرچہ کھرے پن مین ایک دوسرے سے بہتر ہو اور قبضہ بھی ہر دو عوض کا ایک مجلس مین شرط ہے قبل اسکے کہ مجلس سے متفرق ہون مسئلہ اگر سونا چاندی کے ساتھ یعنی اشرفی روپیہ کے ساتھ فروخت کرے تو زیادتی جائز ہے یا نہیں۔ زیادتی جائز ہے اور ادھار نا جائز اور قبضہ بھی ہر دو کا ایک مجلس مین شرط ہے مسئلہ اگر متفرق ہوجائین قبل اسکے کہ دونون قبضہ کرین یا ایک قبضہ کرے اور دوسرا قبضہ نکرے تو بیع باطل ہوگی یا نہیں۔ باطل ہوجائیگی مسئلہ اگر کسی شخص نے تلوار زیوردار سو روپیہ کو فروخت کی اور پچاس روپیہ پر قبضہ کیا اور پچاس پر نکیا اور پھر متفرق ہوگئے تو بیع جائز ہے یا نہیں۔ دیکھنا چاہیے کہ وہ سونا چاندی کہ اُس تلوار مین لگا ہے پچاس روپیہ کا ہے یا اس سے کم ہے تو یہ پچاس روپیہ سونے چاندی کے عوض شمار کرنا چاہیے اور تلوار کی بیع ادھار جاننا چاہیے تاکہ بیع جائز ہوجائے اور اگر بالکل قبضہ نکرین اور متفرق ہوجائین تو کیا حکم ہے۔ اگر وہ سونا چاندی اُس تلوار سے بلانقصان کے علحدہ کرسکین تو بیع تلوار مین درست ہوجاے گی اور اس زیور مین باطل ہے اور اگر علحدہ نکرسکین تو دونون کی بیع باطل ہے مسئلہ اگر ایک شخص نے چاندی کا ظرف فروخت کیا اور اُس مین سے کچھ قیمت لی اور کچھ نلی اور دونون متفرق ہوگئے تو اسکا کیا حکم ہے۔ جسقدر قیمت پر قبضہ کرلیا ہے اُسقدر جائز ہے اور جسقدر پر قبضہ نہین کیا ہے اُسقدر ناجائز اور وہ ظرف مشتری اور بائع مین مشترک رہے گا اور اگر ظرف خریدے ہوئے مین کوئی مستحق ظاہر ہو کہ جسکا تھوڑا سا حصہ ہو تو مشتری کو اختیار ہے چاہے باقی کو حصہ رسد اپنے

اس رہنے دے اور چاہے واپس کردے مسئلہ اور اگر ایک شخص نے چاندی کا ایک ٹکڑا
مول لیا پھر اُس مین کوئی اور مستحق ظاہر ہوا تو اس صورت مین مشتری باقی حصے سے پھیر
نہین سکتا ہے مسئلہ اگر کوئی شخص دو درم اور ایک دینار کو ایک درم اور دو دینار فروخت
کرے تو جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے کیونکہ جنس ہر ایک کی بدلے جنس دوسرے کے ہوسکتی
ہے جیسے دو درم مقابل ایک دینار کے اور ایک دینار مقابل دو درم کے مسئلہ اگر گیارہ درم کو
دس درم اور ایک دینار کے ساتھ فروخت کرے تو جائز ہے یعنے دس درم مقابل دس درم
کے ہون گے اور ایک درم مقابل دینار کے مسئلہ اگر دس درم کھرے کو دس درم کھوٹے
کے ساتھ فروخت کرے تو جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے اور ایسے ہی بیع ایک روپیہ بوٹتے
ہوئے کی اور دو روپیہ پھوٹے ہوئے کی ساتھ دو روپیہ بوٹتے ہوئے اور ایک پھوٹے
ہوئے کی جائز ہے مسئلہ اگر درم مین چاندی غالب ہو تو اُسکا حکم کیا ہے۔ اُسپر بالکل
چاندی کا حکم ہوگا اور ایسے ہی دینار مین اگر سونا غالب ہوگا تو کل پر حکم سونے کا ہوگا مسئلہ
اگر روپیہ اشرفی مین ملی ہوئی چیز کا غلبہ ہو تو حکم اُسکا مثل عروض کے ہے یعنے وہ اسباب مین داخل
ہین پھر روپیہ اور اشرفی کا حکم نہوگا اگر زیادتی کے ساتھ فروخت کرے تو جائز ہے مگر اُدھار
جائز نہین ہے۔ اگر ایک شخص نے روپیہ معین کرکے ایک اسباب خرید کیا پھر بائع کو روپیہ
دینے سے پہلے وہ روپیہ کھوٹا ہوگیا یعنے لوگون نے اس روپیہ کے ساتھ معاملہ کرنے سے
ہاتھ اُٹھا لیا تو حکم اُسکا کیا ہوگا۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بیع باطل ہوجائیگی اور امام ابویوسفؒ
کے نزدیک بیع جائز ہے لیکن قیمت بیع کی۔ روز کی مروج روپے سے واجب ہوگی اور امام محمدؒ
کے نزدیک جس روز کھوٹا ہوا ہے اُس روز کی قیمت مروج روپے سے واجب ہوگی
مسئلہ پیسون سے بیع جائز ہے یا نہین۔ اگر اُن پیسون کا چلن ہے تو جائز ہے اور اگر چلن
نہین تو ناجائز ہے جب تک کہ معین نہ کرین مسئلہ اگر چلتے ہوئے پیسے سے کوئی چیز فروخت
کی پھر وہ پیسہ فاسد ہوگیا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بیع باطل ہے مسئلہ اگر کوئی شخص کوئی

چیز آدھے روپیہ کے پیسون کو خریدے تو جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے اور مشتری پر واجب ہوگا کہ آدھے روپیہ کے پیسے بائع کے حوالہ کرے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص کسی صراف کو ایک روپیہ دے اور کہے کہ آٹھ آنہ کے پیسے دیدے اور ایک رتی کم کی یا جو بھر کم کی اٹھنی دیدے تو یہ بیع جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص صراف کو روپیہ دے اور کہے نصف کے بدلے مین پیسے دے اور نصف کے بدلے مین رتی بھر کم کی اٹھنی دے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک کل مین بیع ناجائز اور صاحبین کے نزدیک پیسون مین جائز باقی مین ناجائز ہے۔

کتاب الرہن

رہن کے مسائل

رہن کس چیز سے منعقد ہوتا ہے۔ ایجاب و قبول سے جیسے کوئی کہے کہ اس چیز کو مین نے اسقدر روپیہ کو گرو کیا اور دوسرا شخص کہے کہ اس چیز کو اسقدر کے ساتھ مین نے گرو کیا۔ مسئلہ رہن پورا کیونکر ہوتا ہے۔ قبضہ کرنے سے رہن مین محوز یعنے مقسوم ہونا شرط ہے تو یہ احتراز مشترک سے ہوا یعنے رہن شے مشترک کا جائز نہین اور نیز مفرغ یعنے ملک راہن سے خالی ہونا شرط ہے تو احتراز ہوا گھر سے جسمین راہن کا اسباب ہو اور نیز متمیز ہونا یعنے نہ متصل ہونا غیر کے ساتھ بطور اتصال خلقی مشروط ہے تو یہ احتراز ہوا پھلون کے رہن سے جو درختون پر ہون اور درخت رہن نہون مسئلہ جب تک مرتہن نے یعنے گرو رکھنے والے نے قبضہ نہ کیا ہو تو راہن یعنے گرو کرنے والے کو اختیار ہے کہ اسکے پاس رہن نہ رکھے۔ یعنے اختیار ہے چاہے رہن کرے اور چاہے نہ کرے یعنے قبضہ کے پہلی فسخ کردے لیکن اگر مرتہن نے قبضہ کرلیا اور مرتہن کی ضمانت مین آگیا تو راہن کو اختیار نہوگا مگر اُس وقت کہ قرض ادا کردے۔ مسئلہ ولا یصح الرہن الا بدین مضمون دین مضمون جو بغیر ادا کئے یا بغیر صاحب حق کے معاف کئے ذمہ سے ساقط نہو اور جو دین بغیر ان دونون کے ذمہ سے ساقط ہوسکے وہ غیر مضمون ہے اسکی مثال بدل کتابت ہی کہ غلام اگر اپنے کو عاجز کردے تو بدل کتابت ذمہ سے ساقط ہوجاتا ہے

پس ہر دین کے بدلے میں رہن جائز ہے مگر بدل کتابۃ کے عوض میں رہن جائز نہیں ہے لیکن
فتاوے میں ہے کہ بدل کتابۃ کے عوض رہن جائز ہے دوسری تغییر دین مضمون کی یہ ہے
کہ دین واجب فی الحال ہو پس جو دین واجب فی الحال نہ ہو غیر مضمون ہوا وہ ضمان درک ہے
یعنی ضامن ہونا ثمن کا وقت استحقاق بیع کے پس درک کے عوض رہن ناجائز ہے۔
مسئلہ مضمون باقل من قیمتہ ومن الدین یہ کیونکر ہے یہ مسئلہ تین طرح پہ ہے اول یہ کہ رہن کی
قیمت قرض کے برابر ہو اس صورت میں اگر رہن ہلاک ہو جائے گا تو راہن کا اسباب جاتا
رہا اور مرتہن کا قرض گیا اب کوئی کسی سے کچھ نہیں لے سکتا دوسری یہ کہ رہن کی قیمت قرض
سے زیادہ ہو اس صورت میں اگر وہ ہلاک ہو جائے تو مرتہن کا قرض جاتا رہا اور قرض سے
زیادہ قیمت کا مال بطور امانت کے ہلاک ہوا تیسری یہ کہ رہن کی قیمت قرض سے کم ہو اس
صورت میں اگر رہن ہلاک ہو جائے تو رہن کی قیمت قرض سے ساقط ہو گی اور باقی قرض
کو مرتہن راہن سے وصول کر سکتا ہے۔ مسئلہ مشترک چیز کو رہن کر سکتے ہیں یا نہیں۔ ایک
شریک رہن نہیں کر سکتا ہے مسئلہ درخت میں لگے ہوئے میوہ کو رہن کر سکتے ہیں یا نہیں
نہیں کر سکتے ہیں مسئلہ راہن کو رہن چیز کا کہ وہ مرتہن کے قبضہ میں ہے کسی شخص کے ہاتھ
فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں یہ بیع مرتہن کی اجازت پر موقوف ہو گی اگر اجازت دی
تو جائز ہے اور اگر نہ دی تو ناجائز یا راہن اسکا روپیہ ادا کر دے تو بھی بیع جائز ہو جائیگی
مسئلہ اگر راہن غلام مرہون کو آزاد کرے تو اسکا کیا حکم ہے۔ غلام آزاد ہو جائے گا اگر مرتہن
کے قرض کی مہلت پوری ہو چکی ہے تو فوراً راہن سے لے لے اور اگر قرض کی مہلت باقی
ہو تو راہن سے غلام کی قیمت لیکر مرتہن کے پاس مہلت ختم ہونے تک گرو کر دی جائیگی
مسئلہ اگر راہن محتاج ہو تو مرتہن کیا کرے۔ اس صورت میں غلام کو لازم ہو گا کہ اپنی قیمت
یا مرتہن کا قرضہ جو دونوں میں سے کم ہو وے وہ کما کر مرتہن کو دے۔ از مترجم پھر غلام جتنا
روپیہ مرتہن کو دیگا وہ اپنے مالک یعنے راہن سے بعد تونگری وصول کرے۔ اور اگر راہن

شے مرہون کو ہلاک کردے تو بھی یہی حکم ہے یعنے جو تاوان کہ اُس صورت مین ہے مسئلہ اگر کوئی اجنبی شخص غلام کو مارڈالے تو دعوی تاوان کا اسکو پونہچتا ہے۔ مرتہن کو چاہیے کہ قیمت اُس سے لیکر بجاے غلام کے اپنے قرض کی مہلت ختم ہونے تک اپنے پاس رکھے اور مہلت پوری ہونے پر وہ قیمت راہن کو دے کر قرض اپنا اُس سے لے مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک غلام رہن کیا اور پھر اُسنے کہ جو راہن ہے غلام کا ہاتھ کاٹ لیا یا آنکھ پھوڑ ڈالی تو تاوان دار ہوگا یا نہین۔ تاوان دار ہوگا اور مرتہن کو چاہیے کہ تاوان جنایت کا نے لے مسئلہ و اگر مرتہن غلام کا ہاتھ کاٹ ڈالے یا آنکھ پھوڑ دے تو کیا حکم ہوگا۔ نقصان کے موافق اُسکے قرض سے ساقط ہوجائے گا مسئلہ جنایۃ الراہن علی الراہن وعلی المرتہن علی مالہما ہدر اسکے معنی یہ ہین کہ قصور کرنا رہن کا راہن اور مرتہن پر ہدر ہے اور ہدر یہ ہے کہ اُسپر کچھ تاوان واجب نہوگا مثلاً کوئی شخص ایک غلام کو رہن کرے پھر وہ غلام راہن یا مرتہن کا ہاتھ کاٹ ڈالے یا انکا کوئی مال خراب کردے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ہدر ہے یعنی کچھ بھی اُسپر واجب نہوگا اور صاحبین کے نزدیک مرتہن کے حق مین ہدر نہوگا مسئلہ جس مکان مین رہن چیز کی حفاظت کیجائے اسکا کرایہ کس پر واجب ہوگا۔ مرتہن پر مسئلہ چرواہے کی اُجرت اور رہن کا نفقہ کس پر واجب ہوگا۔ راہن پر مسئلہ رہن چیز کی زیادتی جیسے بھیڑ بکری کی اون اور دودھ اور درخت کے پھل اور لونڈی کا بچہ یہ کسکو ملے گا یعنی اگر یہ چیزین رہن ہون تو انکی بڑھوتری راہن کو ملیگی یا مرتہن کو۔ راہن کو ملے گی لیکن وہ بھی اصل کے ساتھ وہین رہن رہین گے۔ اگر یہ بڑھوتری جاتی رہے گی بغیر رہن شے کے تو مرتہن پر کچھ واجب نہوگا مسئلہ اور اگر اصل رہن تلف ہوجائے اور زیادتی اُسکی باقی رہے تو اُسکا کیا حکم ہے۔ اصل کی قیمت کرے اُس روز کی کہ جس روز رہن کیا تھا اور بڑھوتری کی وہ قیمت کرے کہ جو چھڑانے کے روز ہو پس جو کچھ قرض مین سے بمقابلہ قیمت اصل کے پڑے ساقط ہوگا اور جو بمقابلہ زیادتی کے ہو وہ راہن دے اور بڑھوتری کو لے لے یعنی دونون کو جمع کرکے مرتہن کے قرضہ کو بانٹے تو اب جو اصل رہن کے مقابل

پس وہ اُسکے ذمہ سے ساقط ہوگی اور جو بڑھوتری کے مقابل مین ہو اُسقدر مرتہن کو دیکر اُس
بڑھوتری کو لے لے مثلاً ایک شخص نے ایک گاے دو سو روپیہ پر رہن کی اور قیمت مین سو ہی روپیہ
کی تھی اور وہ گاے بچہ جنی اور پھر مرگئی اور بچہ باقی رہا اور بچہ چھڑانے کے وقت بچہ کی قیمت
سو روپیے ہین تو سو روپے دیکر فک الرہن کرے اور باقی جو سو روپے رہے وہ بمقابل اصل
کے ساقط ہوگئے **مسئلہ** زیادتی کرنی رہن مین اور دین مین جائز ہے یا نہین۔ امام ابو حنیفہؒ
اور امام محمدؒ کے نزدیک رہن مین زیادتی کرنا جائز ہے مگر دین مین جائز نہین ہے۔ اور امام
ابو یوسفؒ کے نزدیک دونون مین جائز ہے اور امام زفرؒ کے نزدیک دونون مین ناجائز ہے
مسئلہ اگر کوئی شخص ایک غلام کو دو شخصون کی شراکت مین اُنکے دین کے عوض رہن کرے
تو اُن مین سے حفاظت کون کرے۔ دونون محافظ رہین جب تک قرض ادا نہو جاوے
اور ہر ایک کے پاس پورا غلام رہن سمجھا جائیگا اور وقت ہلاک غلام کے ہر ایک کے دین مین سے
مثل اُسکے حصہ کے غلام مین ساقط ہوگا اگر راہن نے ایک کا دین ادا کردیا تو دوسرے کے پاس پورا
غلام رہن ہوگا **مسئلہ** اگر کوئی شخص ایک غلام فروخت کرے اس شرط پر کہ مشتری ایک شخص
کو ثمن کے عوض مین رہن کرے اور معین کرے رہن کو پھر مشتری بعد بیع کے انکار کرے
رہن کے دینے سے تو مشتری پر رہن کے دینے مین قاضی جبر نہ کرے بائع کو اختیار ہوگا
چاہے ترک رہن کے ساتھ راضی ہو جائے اور غلام اُسکے سپرد کردے اور اگر چاہے تو بیع
کو فسخ کردے مگر یہ کہ مشتری قیمت اُسی وقت ادا کرے اور یا بمقابلہ اُس رہن معین کے
اُسکی قیمت رہن دے تو اب اختیار فسخ نہوگا **مسئلہ** حفاظت رہن کی کس پر واجب ہے
مرتہن پر کہ بنفس خود حفاظت کرے یا وہ شخص کہ جو مرتہن کے عیال مین داخل ہو اور اگر
ایسے شخص کو حفاظت کے واسطے دیا کہ جو مرتہن کی عیال داری مین نہین ہے اور شے
رہن تلف ہو جائے تو وہ تاوان دار ہوگا **مسئلہ** اگر مرتہن رہن مین تصرف اور تعدی
کرے مثلاً کپڑا پہنے یا سواری ہو تو اُسپر سواری کرے اور وہ ہلاک ہو جائے تو ضمان ہو جب

ہوگیا ہے یعنی ضمان غصب تمام قیمت کا واجب ہوگا مسئلہ اگر مرتہن رہن چیز کو کسی کو مانگے دے تو کون ضامن ہوگا۔ وہی مرتہن ضامن ہوگا اور اگر راہن کو مانگے دیگا تو مرتہن کی ضمانت سے باہر ہوجائیگی کیونکہ اگر راہن کے ہاتھ مین ہلاک ہوجائے تو مرتہن کو مجانہ ہوگا کہ راہن سے پورا دین بھر لے اور بصورت عدم ہلاکت چیز مرہون کو طلب کرے اور جب قبضہ کریگا تو پھر مرتہن کی ضمانت مین آجائیگی۔ مسئلہ مثلاً ایک شخص نے کوئی اسباب رہن کیا اور پھر وہ فوت ہوگیا تو اسکا کیا حکم ہوگا۔ اگر مردہ کا کوئی وصی ہو تو وہ وصی اُس اسباب کو فروخت کرکے روپیہ مرتہن کو دیدے اگر وصی نہووے تو قاضی امین کو حکم دے کہ اسکو فروخت کرکے روپیہ مرتہن کو دیدے اگر کچھ بچ رہے تو راہن کے وارثونکو دیدے

کتاب الحجر

یعنے تصرف سے روک دینا

وہ کئی سبب ہین کہ حجر کو واجب کرنے والے ہوسکتے ہین۔ تین ہین ایک صغرسنی دوسرے غلام ہونا تیسرے دیوانگی مسئلہ اگر غلام یا لڑکا جو بیع کو سمجھتا اور قصد کرتا ہے کوئی اسباب فروخت کرے تو بیع جائز ہے یا نہین۔ موقوف ہوگی ولی کی اجازت پر انکے ولی کو اختیار ہوگا چاہے اجازت دے اور چاہے بیع کو توڑ دے مسئلہ یہ تینون صفتین صغر اور بندگی اور دیوانگی قول کو حجر کرتی ہین یا فعل کو۔ قول کا حجر کرتی ہین فعل کو نہین کرتی ہین مسئلہ اگر کوئی لڑکا یا دیوانہ بیع کرے یا اقرار کرے یا طلاق دے درست ہے یا نہین۔ درست نہونگی کیونکہ یہ قول ہین اور لیکن اگر کسی کا نقصان کرینگے تو تاوان واجب ہوگا اس واسطے کہ یہ فعل ہوگا مسئلہ اقرار غلام کا نافذ ہوگا یا نہین۔ جاری ہوگا لیکن اسی کے حق مین نہ اُس کے مولی کے حق مین اگر کسی مال کا اقرار کرے تو غلامی کی حالت مین واجب نہوگا بلکہ آزادی کی حالت مین واجب ہوگا مسئلہ اور اگر حد کا اقرار کرے گا تو اسی وقت لازم ہوگا۔ اور اگر کسی قصاص

کے ساتھ آزاد کریگا تو بھی اسی حالت غلامی مین واجب ہوگا اور اگر اپنی عورت کو طلاق دیگا
تو طلاق بھی پڑجاویگی مسئلہ بیوقوف کا روکنا جائز ہے یا نہین - امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک
اگرچہ بیوقوف آزاد اور عاقل بالغ ہو روکنا یعنی تصرف سے باز رکھنا جائز نہین اور تصرف اسکا
درست ہوگا اگرچہ اپنا مال تلف کردے گو اسکو اس تلف کرنے مین کوئی غرض اور مصلحت نہو روکنا
اسکا جائز نہین ہے مگر ایسے شخص مذکور کو اسکا مال سپرد کرنا نہ چاہیے جب تک پچیس۲۵ برس کا
نہوجاوے اور جو اس سے پہلے تصرف کیا ہوگا وہ نافذ ہوگا اور جب پچیس۲۵ برس کی عمر کو پہنچ
جاوے تو مال اسکا اسکے سپرد کردین گو اسمین رشد یعنی ظاہر نہوئی ہو اور صاحبینؒ کے نزدیک
بیوقوف کو تصرف سے روکنا چاہیے اور تصرف اسکا جائز نہین ہے وہ اگر بیع کرے تو جائز نہین ہے
مگر یہ کہ قاضی اس مین کوئی مصلحت دیکھے تو اس بیع کی اجازت دے اور اگر غلام کو آزاد کرے
تو درست ہے مگر غلام پر واجب ہوگا کہ اپنی قیمت کے مقدار کمائی کرکے ادا کرے اور اگر کوئی
بیوقوف عورت سے نکاح کرے تو درست ہوگا لیکن اگر مہر اسکا مثل سے زیادہ ہوگا تو وہ زیادتی ساقط
ہوجاویگی اور مہر مثل واجب ہوگا اور بھی صاحبینؒ کے نزدیک مال اسکو سپرد نہ کرین جب تک
اس مین رشیدی ظاہر نہو اگرچہ تیس۳۰ برس یا چالیس۴۰ برس گذر جاوین یا تمام عمر اسکی گذر جاوے
تو بھی تصرف اسکا درست نہوگا مسئلہ بیوقوف کے مال مین زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہین - واجب
ہوگی مسئلہ اگر کوئی بیوقوف چاہے کہ مین حج کرون تو اسکو منع کرین یا نہین - منع نہ کرین
لیکن خرچ اسکو سپرد نہ کرین بلکہ کسی امین کو حاجیون مین سے خرچ سپرد کردین اور وہ حج کی
راہ مین اسپر خرچ کرے مسئلہ اگر کوئی بیوقوف وصیت کرے جیسے وصیت خیر کی یعنے کسی پل کی یا
مسافرخانہ اور مسجد کی یا اور جو اسکے مانند ہون جائز ہے یا نہین - تہائی مال سے جائز ہے
مسئلہ لڑکے کا بلوغ تین چیز سے ہے - تین۳ چیز سے ایک۱ احتلام کا دیکھنا یعنی منی خواب مین
نکلنا دوسرے۲ منی کا جماع مین خارج ہونا تیسرے۳ اسکی صحبت سے عورت کا حاملہ ہونا - اگر ان تینوں
چیزون مین سے کوئی نہو تو بلوغ برسون کے ساتھ ہوگا - امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بلوغ لڑکے کا

اٹھارہ برس مین ہوگا اور لڑکی کے بلوغ کی بھی تین علامتین ہین ایک احتلام دوسرے حمل تیسرے حیض
اگر اسکو بھی ان علامتون سے کہ جو مذکور ہوئین نہون تو بلوغ اسکا برسون کے حساب سے ہوگا یعنی
وہ سترہ برس کی عمر کو پہونچکر بالغہ ہوگی - اور صاحبین کے نزدیک دونون کا بلوغ پندرہ برس مین
ہے یعنی جب پندرہ برس کے ہوجائین تو اُنپر حکم بالغون کا ہوگا - مسئلہ اگر کوئی لڑکا یا لڑکی سن بلوغ
کو پہونچے اور معلوم ہونا مشکل ہو کہ بالغ ہوئے یا نہین - اور وہ کہتے ہین کہ ہم بالغ ہوئے ہین -
کہنا اُنکا قابل قبول ہوگا اور احکام مثل بالغون کے احکام کے ہون گے - مسئلہ لوگون کے دین
کے واسطے حجر کرنا جائز ہے یا نہین - امام ابوحنیفہ فرماتے ہین کہ دین کے واسطے حجر نہین ہے اگر
واجب ہووے قرض اُسپر اور قرضخواہ یعنی لین دار اسکو قید کرادین اور حجر کے طالب ہون تو مین حجر نہین
کرونگا اور اگر اُسکے پاس کوئی مال ہووے تو حاکم اُس مال مین تصرف نہ کرے سوائے اسکے کہ اُسکو
ہمیشہ قید رکھے تو وہ شخص مال کو بیچکر قرضدارون کو دیدے - مسئلہ اگر اُسکے پاس روپیے ہین اور
قرض بھی اُسکا روپیہ ہے تو کیا کرے - قاضی بے اجازت اُسکے قرضدارون کو روپیہ دیدے اور
اگر دین اُسکا روپیے ہون اور مال اُسکا اشرفیان ہون یا اسکی ضد ہو یعنی اشرفیان قرض ہون
اور روپیے مال ہون تو قاضی اُنکو بیچے اور قرض مین دیدے - اور صاحبین کے نزدیک جو
قرضخواہ اسکو روکین تو قاضی کو بھی جائز ہے کہ روکے اور بیع اور تصرف سے باز رکھے اور
اقرار سے بھی باز رکھے تاکہ قرضخواہونکا نقصان نہو اور اگر مال کے فروخت کرنے سے باز رہے
تو خود قاضی مال کو فروخت کردے اور اُسکے قرضخواہون کو اُن کے روپیہ کے اندازہ سے تقسیم
کردے اور اگر حجر کی حالت مین اقرار کرے تو حالت حجر مین لازم نہین آئیگا پھر بعد ادا کردینے قرضونکا
کے واجب و لازم ہوگا - مسئلہ خرچ کرنا موقوف پر اُسکے مال سے چاہیے - اور جس کسی کا نفقہ
اُسپر واجب ہوا اُسپر بھی خرچ کرین مسئلہ اگر کسی مفلس کے پاس معلوم نہو کہ مال ہے اور قرضخواہ
اُسکی قید طلب کرین اور وہ کہے کہ میرے پاس مال نہین تو قاضی کو جائز ہے کہ اسکو قید کرے
یا نہین - وہ قرض کہ بدل کسی عقد شدہ کا ہو جیسے کہ مہر اور کفالت یا وہ قرض جو مال مقبوض کے بدلے

مین اُسپر لازم ہوا جیسے ثمن مبیع کے بدلے مین توان کے واسطے قید کرے اور وہ قرض کہ اُس مذکور
شدہ کے خلاف اُسکے ذمہ ثابت ہوا ور یا دیتِ جراحت ہو تو قید نہ کرے مگر جبکہ گواہ پیش کرے
کہ اُسکے پاس مال ہے تو اُسوقت قید کرے۔ اور جب دو تین مہینے قید کو ہوجاوین تو اُسکا حال
دریافت کرے اور اگر اُسکی محتاجی ظاہر ہو تو [illegible] کرے لیکن اُسکے اور اُسکے قرضدارون
مین جدائی نہ کرے اور اُسکے قرضدارون کو جائز ہوگا کہ اُس سے ملے رہین مطالبہ اپنے حق کا کرنے
رہین لیکین تصرف اور سفر سے باز نہ رکھین اور جو کچھ اُسکی کمائی سے زیادہ ہووے تو قرضخواہ حصہ
رسد لیوین اور صاحبینؒ کے نزدیک جب قاضی اُسکے افلاس پر حکم کرے تو اُس مین اور
اُسکے قرضخواہون مین جدائی کردے مگر جبکہ گواہ پیش کرین کہ اُسکو کوئی مال حاصل ہوا ہے
مسئلہ فاسق کو تصرف سے روکنا جائز ہے یا نہین۔ اگر اپنے مال کا مصلح ہے تو تصرف سے
روکنا جائز نہین ہے۔ مسئلہ فسق طاری اور فسق اصلی ایک سے ہین یا نہین۔ ایک سے
ہین۔ فاسق طاری وہ ہے کہ پہلے اچھا تھا اور اب فاسق ہوگیا اور فاسق اصلی وہ ہے
کہ اول سے آخر تک فاسق ہو مسئلہ اگر کوئی شخص مفلس ہوا اور ایک اسباب کسی سے خرید انھوا
رکھتا ہے اور ابھی روپیہ اُسکو نہین دیا ہے تو کیا حکم ہوگا۔ اُس اسباب کو فروخت کرے اور
سب قرضخواہونکو حصہ رسد دے یعنی وہ شخص کہ جسکا اسباب ہے اور دوسرے قرضخواہ ایک سے
ہونگے یعنے وقیمت حصہ رسد ملیگی اور امام شافعیؒ کے نزدیک صاحب اسباب ولی ہوگا واللہ اعلم

کتاب الاقرار

اقرار کے مسائل

مسئلہ اقرار کہ درست ہوتا ہے اقرار آزاد بالغ عاقل کا ہے اگر اقرار کرے کسی حق کے ساتھ تو اُسپر لازم ہوگا اگرچہ یہ اقرار
مجہول ہو یا معروف مسئلہ اقرار مجہول کیونکر ہے۔ کوئی شخص اقرار کرے کہ فلان کی ایک چیز میرے اوپر ہے یہ اقرار مجہول
ہے اُسپر لازم ہوگا کہ اُس چیز کو ظاہر کرے کہ جو قیمت اُس چیز کی ہو تھوڑی کہے یا بہت قول
اُسکا معتبر ہوگا اور اگر مقرلہٗ مقر کے اقرار سے زیادہ بیان کرے تو قسم کے ساتھ مقر کا قول
معتبر ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص اقرار کرے کہ فلان شخص کا میرے اوپر مال ہے تو کیا واجب

ہوگا۔ اُسی کے بیان کیطرف رجوع کرنا چاہیے یعنی جو کچھ بیان کرے وہی کرے اور تھوڑے
بہت مین قول اُسکا قبول ہوگا اگر کوئی کہے کہ فلان کا مال عظیم میرے اوپر ہے تو کس قدر
واجب ہوگا۔ دو سو درم واجب ہون گے اور دو سو سے کم مین اُسکی تصدیق نہ کرین گے
مسئلہ اگر کوئی کہے کہ فلان شخص کے میرے اوپر بہت سے روپے ہین تو کیا واجب آویگا
دس روپیہ واجب ہون گے دس روپیہ سے کم کی تصدیق نہ کرینگے اور صاحبین کے نزدیک
دو سو سے کم مین تصدیق نہ کیجائے گی مسئلہ اگر کوئی کہے کہ فلان کے روپے میرے اوپر ہین
تو کسقدر واجب ہونگے تین روپیہ کم از کم واجب ہون گے ہان اگر یہ اقرار کنندہ تین سے زیادہ
بیان کرے تو زیادہ بھی واجب ہون گے مسئلہ اگر کوئی کہے کہ فلان شخص کے میرے اوپر کذا
کذا یعنی اسقدر اسقدر ہین تو کسقدر واجب ہون گے۔ گیارہ روپیہ واجب ہون گے۔
مسئلہ اگر کوئی کہے کہ فلان شخص کے روپے میرے اوپر ہین یہ کیا ہے۔ یہ قرض کا اقرار ہوگا
اور اگر کہے کہ میرے پاس ہین تو یہ امانت کا اقرار ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص کہے کسی شخص سے کہ
میرے ہزار روپیہ تیرے اوپر ہین وہ شخص کہے کہ اُنکو وزن کرلے یا پرکھ لے یا کچھ مہلت دے
یا کہے کہ مین ادا کرچکا یہ سب اقرار ہوگا اور روپیہ اُسپر واجب ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص قرض
موجل کا اقرار کرے اور مقر لہ یعنی جسکے روپیہ کا اقرار کرے قرض مین تصدیق اُسکی کرے
اور موجل ہونے مین تکذیب کرے تو قول کس کا قبول ہوگا سو وہ قول مقر لہ کا ہوگا اور مقر لہ
کی قسم کے ساتھ اُسی وقت ادا کرنا لازم ہوگا از مترجم یعنی اگر مقر لہ مہلت سے انکار کریگا
تو اُس سے قسم لیجائے گی۔ مسئلہ اگر کوئی شخص اقرار کرے اور اسکے ساتھ ہی استثنا کرے تو وہ جائز
ہے یا نہین جائز ہے استثنا خواہ تھوڑا ہو یا بہت مثلاً کہے کہ فلان شخص کے میرے
اوپر دس روپیہ ہین۔ مگر ایک تو نو روپیہ واجب ہون گے یہ مثال قلیل کی ہے کثیر کی
مثال یہ ہے مثلاً کہے کہ فلان شخص کے میرے اوپر سو روپیہ ہین مگر نوے تو دس
روپیہ واجب ہون گے مسئلہ اگر کوئی اقرار کرے اور کل کا استثنا کرے تو درست ہوگا

یا نہین۔ درست نہین ہوگا اور کل لازم آئیگا مسئلہ اگر کوئی کہے کہ فلان شخص کے میرے اوپر
سو روپیہ ہین مگر ایک اشرفی یا کہے کہ ایک قفیز گندم۔ سو روپیہ لازم آئین گے مگر ایک اشرفی یا
ایک قفیز گندم کی قیمت مسئلہ اگر کوئی کہے کہ فلان شخص کے میرے اوپر سوا ایک تھان
کپڑی کا تو کیا واجب ہوگا۔ تھان واجب ہوگا اور سو کا بیان اسکے ذمے ہوگا اگر سو تھان
بیان کریگا تو تھان واجب ہون گے روپے بیان کریگا روپے ہون گے جو کچھ بیان
کرے وہی واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص اقرار کرے اور اسکے ساتھ انشاء اللہ کہے تو
کیا واجب ہوگا۔ کچھ واجب نہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص اقرار کرے اور اقرار مین شرط خیار کی
کرے تو کیا لازم ہوگا۔ جس مال کا اقرار کیا ہے لازم ہوگا اور شرط باطل ہوگی مثلاً کہے کہ فلان
شخص کے میرے اوپر سو روپیہ ہین یا ہزار روپیہ اور مجکو اختیار رہے یہ جائز نہین ہے اور
مال لازم ہوگا مسئلہ اگر کوئی کہے کہ یہ گھر زید کا ہے اور ملبہ میرا ہے تو جائز ہے یا نہین مکان
مع ملبہ کے زید کا ہوگا مسئلہ اگر کوئی کہے کہ نیو اور ملبہ اس گھر کی میری ہے اور صحن زید کا تو
کیا حکم ہے۔ ایسے ہی ہوگا کہ نیو اور ملبہ اس گھر کی اسکی ہوگی اور صحن زید کا اور اگر اسی طرح
کوئی شخص کہے کہ زید کے میرے اوپر ڈلیا مین چھوارے ہین تو دونون واجب ہون گے۔
مسئلہ اگر کوئی شخص اقرار کرے کہ زید کا میرے اوپر ایک گھوڑا ہے طویلہ مین تو کیا واجب
ہوگا۔ گھوڑا واجب ہوگا طویلہ واجب نہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص کہے کہ مین نے گٹھڑی مین
تھان لیا ہے تو کیا واجب ہوگا۔ تھان مع گٹھڑی کے واجب ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی کہے
مین نے تھان لیا ہے گٹھڑی مین تو بھی دونون واجب ہون گے۔ مسئلہ اگر کوئی کہے کہ
فلان شخص کا میرے اوپر ایک کپڑا ہے دس کپڑون مین تو کے واجب ہون گے امام ابو حنیفہ
اور امام ابو یوسف کے نزدیک ایک کپڑا واجب ہوگا اور امام محمد کے نزدیک گیارہ واجب ہونگے
مسئلہ اگر کہے کہ فلان تھان غصب کیا ہے مین نے اور وہ پرانا ہے تو اسکی تصدیق کرین یا
نہین۔ تصدیق کرین اور قول اسکا معتبر ہوگا اور وہی پرانا کپڑا واجب ہوگا مسئلہ اگر روپیہ کا

اقرار کرے بطور غصب کے اور اسکے بعد کہے کہ کھوٹا لیا ہے۔ کھوٹا ہی لازم ہوگا۔ مسئلہ اگر کہے
کہ فلان شخص کے میرے اوپر پانچ مین پانچ ہین۔ اگر مراد اسکی ضرب ہو تو پانچ روپیہ واجب ہونگے
اور اگر کہے کہ پانچ پانچ کے ساتھ لئے ہین۔ تو دس واجب ہون گے مسئلہ اور اگر کہے کہ فلان
شخص کے میرے اوپر ہزار روپیہ ہین غلام کی قیمت سے کہ مین نے اس سے خرید کیا ہے لیکن غلام
پر قبضہ نہین کیا ہے۔ اگر غلام کو معین کیا ہو تو مقر لہ سے کہے کہ غلام کو دیدے اور ہزار
روپیہ لے اگر غلام ندے تو کچھ بھی نہین دینا ہوگا اور اگر مقر نے غلام کو معین نہین کیا تو
ہزار روپیہ لازم ہون گے مسئلہ اگر کہے کہ فلان کے میرے اوپر ہزار روپیہ ہین شراب و سور
کی قیمت سے تو کیا واجب ہوگا۔ ہزار روپیہ واجب ہون گے اور سور اور شراب مین اسکا
بیان نہ سنینگے مسئلہ اگر کہے کہ فلان کا میرے اوپر ایک روپیہ سے دس تک ہین تو کیا واجب ہوگا۔
امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک نو روپیہ لازم ہون گے اور صاحبینؒ کے نزدیک دس روپیہ لازم ہونگے
اور امام زفرؒ کے نزدیک آٹھ روپیہ لازم ہون گے مسئلہ اگر کہے کہ فلان شخص کے میرے
اوپر ہزار روپیہ اسباب کی قیمت کے ہین اور وہ کھوٹے ہین اور مقر لہ کہے کہ وہ کھرے ہین
تو کھرے واجب ہون گے یا کھوٹے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک کھرے واجب ہون گے
اور صاحبینؒ کے نزدیک کھوٹے مسئلہ اگر اقرار کرے کہ فلان شخص کی ایک انگوٹھی میرے اوپر
ہے تو کیا واجب ہوگا۔ انگوٹھی اور نگینہ دونون واجب و لازم ہونگے کیونکہ نگینہ مع حلقہ کے
انگوٹھی کا عین ہے مسئلہ اگر اقرار کرے کہ فلان شخص کی تلوار میرے اوپر ہے تو کیا واجب
ہوگا۔ تلوار اور پرتلہ اور میان واجب ہونگے مسئلہ اگر اقرار کرے کہ فلان شخص کا ڈولہ میرے
اوپر ہے تو کیا واجب ہوگا لکڑیان اور پردہ وغیرہ واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص اقرار
کرے کہ لونڈی کا حمل یا بکری کا حمل فلان شخص کا ہے تو یہ اقرار درست ہے یا نہین درست
ہے اور لازم آئیگا مسئلہ اگر کوئی شخص اقرار کرے خاص کر واسطے ایک لڑکے کے کسی مال کا
اور وہ لڑکا مان کے پیٹ مین ہووے تو اقرار درست ہوگا یا نہین۔ اگر بسبب وصیت کے

ہو کسی شی کی ہے یا بسبب وراثت کے ہو تو درست ہے اور اگر بسبب بیع اور شری کے کے تو باتفاق درست نہوگا اور اگر کوئی سبب معین نہ کرے اور اقرار مبہم کرے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک واجب نہوگا اور صاحبین کے نزدیک واجب ہوگا

باب المریض

مریض کے اقرار کے مسائل

اگر کوئی شخص مرض الموت مین اقرار کرے ساتھ کسی قرض کے اور اُسکے اوپر اس سے پہلے ہی صحت کی حالت کے قرض ہین اور اس بیماری مین بھی اُسپر قرض لازم ہوا ہے علاج وغیرہ مین جسکا سبب ظاہر و معلوم ہے تو ان دونون قرضونکو بیماری کے اقرار پر مقدم رکھین اگر اُن سے کچھ بچ رہے تو بیماری کے اقرار والے قرض کو ادا کرین لیکن اگر اُسکے اوپر یہ دو قسم کے قرض نہون تو یہ بمنزلہ وارثون سے اولیٰ تر ہوگا یعنی بیماری کی حالت کا قرض خواہ بطور اقرار کے مسئلہ اگر کوئی شخص موت کی بیماری مین اقرار کرے خاص کر ایک وارث کے لئے تو اقرار درست ہوگا یا نہین۔ درست نہوگا مگر اس صورت مین کہ دوسرے وارث تصدیق کرین مسئلہ اگر کوئی شخص اقرار کرے کسی پرائے لڑکے کا یعنی کہے کہ میرا لڑکا ہے بعد اقرار مال کے تو کیا حکم ہوگا۔ نسب ثابت ہوگا اور اقرار باطل ہوگا مسئلہ اگر کسی شخص نے بیگانہ عورت کے حق مین اقرار کیا ساتھ کسی مال کے اور پھر اُسکو عورت کر لیا تو اقرار اُسکا باطل ہوگا یا نہین۔ اقرار اُسکا باطل نہوگا مسئلہ اگر کوئی مرض الموت مین اپنی بی بی کو طلاق دے پھر اُسکے قرض کا اقرار کرے اور پھر اُس عورت کی عدت پوری ہونے سے پہلے مر جائے تو کیا واجب ہوگا۔ غور کرین اگر میراث اقرار سے کم ہے میراث واجب ہوگی اور اگر اقرار میراث سے کم ہے تو وہ واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی اقرار کرے کسی لڑکے کا کہ وہ میرا ہے اور وہ لڑکا نسب مجہول رکھتا ہے یعنی کوئی نہین جانتا ہے کہ وہ کس کا لڑکا ہے تو نسب ثابت ہوگا یا نہین۔ غور کرین کہ ایسا لڑکا یعنی اس عمر کا مقر جیسے شخص سے پیدا ہو سکتا ہے اور لڑکا بھی مقر کے اقرار کی تصدیق کرے تو اُسکا نسب اُسکے ساتھ ثابت ہوگا اور اگر یہ شخص فوت

ہوجائے تو وہ بھی وارثون کے ساتھ شریک ہوگا مسئلہ اقرار مرد کا کے شخصون کے حق مین درست ہے۔ پانچ آدمیون کے حق مین ایک ماں دوسرے باپ تیسرے لڑکا چوتھے بی بی پانچوین مولیٰ مسئلہ اقرار عورت کا کے شخصون کے حق مین درست ہے۔ چار شخصون کے حق مین ایک ماں دوسرے باپ تیسرے شوہر چوتھے مولیٰ اور لڑکے کے حق مین اقرار اسکا درست نہین ہے جبتک خاوند اقرار اور تصدیق نہ کرے از مترجم یا دائی گواہی نہ دے مسئلہ اگر کوئی شخص اقرار کرے کسی کے ساتھ بھائی یا چچا ہونے کا تو اقرار درست ہوگا یا نہین۔ نہین اور دوسرے وارثون کے سامنے وارث بھی نہوگا اور جب وارث نہون تو اُسوقت مقر زاولیٰ تر ہوگا مسئلہ اگر کوئی اقرار کرے بعد مرنے باپ کے کسی شخص کے واسطے کہ وہ میرا بھائی ہے نسب ثابت ہوگا یا نہین۔ نسب ثابت نہوگا لیکن وہ میراث مین شریک ہوگا۔

کتاب الاجارۃ

کرایہ کے مسائل

اجارہ کسکو کہتے ہین۔ عقد ہے کہ وارد ہو منافع پر ساتھ کسی عوض کے اور درست نہوگا جبتک منفعت اور اجرت معلوم نہو۔ مسئلہ اجارہ مین اجرت کس چیز سے ثابت ہوگی۔ اُس چیز سے کہ وہ بیع مین ثمن ہوسکے مسئلہ منفعت کس طرح معلوم ہوتی ہے کبھی بیان مدت سے جیسے کسی گھر کو کرایہ پر سکونت کے واسطے لینا یا کسی زمین کا کھیت کرنے کے واسطے لینا تو ایک مدت معین کرے مثلاً چھ ماہ یا ایک سال یا جو ٹھہر جاے۔ کبھی نفس عقد کے ساتھ منافع معلوم ہوتے ہین جیسے کسی کا کپڑا رنگنے کو لے یا سلائی کے واسطے یا کوئی چارپایہ کرایہ لے کہ اُسپر مقدار معلوم لادیگا یا مسافت معین تک سوار ہوگا اور کبھی تعیین اور اشارہ سے منافع معلوم ہوتے ہین کہ اس غلہ کو یہان سے وہان پہونچا دے مسئلہ کرایہ پر لینا کسی مکان یا دوکان کا جایز ہے یا نہین جائز ہے اگرچہ بیان نہ کرے کہ اُس مین فلان کام کریگا جو کچھ کرے جائز ہے مگر تین چیزین نہ کرے ایک آہن گری دوسرے دھوبی کوٹے اور تیسرے خراس والے کو نہ دے مسئلہ

کھیتی کے واسطے زمین کرایہ پر لینا جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے مگر نہین کر سکتا ہے کوئی چیز سوائے
اسکے کہ جو معین کی ہو اور یا یہ کہ مطلق ہو تو اُسوقت مین اختیار ہوگا جو چاہے وہ کرے مسئلہ
کرایہ لینا کسی زمین کا مکان بنانے کے واسطے یا درخت لگانے کے واسطے جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے
لیکن جب مدت پوری ہو جائے تو کرایہ دار کو لازم ہوگا کہ درخت اور عمارت کو اُکھیڑ لے اور زمین
کو خالی کر کے مالک کے سپرد کر دے لیکن اگر مالک زمین اُس قیمت کا دینا اختیار کرے کہ جو اُکھیڑنے
کے بعد ملے تو دیدے یا یہ کہ راضی ہو جائے اُن دونون کے زمین مین رکھنے سے تو زمین تک
کی ہوگی اور عمارت اور درخت کرایہ دار کے ہون گے مسئلہ بوجھ لادنے کے واسطے اور سواری
کے واسطے اونٹ گھوڑا کرایہ پر لینا جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے اگر مطلق کیا ہو تو جسکو چاہے اُسپر
سوار کرے جائز ہے اور کپڑے کا بھی یہی حکم ہے مسئلہ اور اگر معین کرے کہ زید سوار ہوگا اور پھر عمرو
کو سوار کرے اور جانور ہلاک ہو جائے تو تاوان واجب ہوگا یا نہین۔ تاوان واجب ہوگا اور
اسی طرح ہر چیز کہ جو استعمال کے اختلاف سے بدل جائے اسکا بھی یہی حکم ہے اور اگر استعمال مین
تفاوت نہ کرے اور وہ چیز دوسرے شخص کے استعمال سے ٹوٹ جائے تو تاوان دار نہوگا مسئلہ
اگر کوئی شخص کسی جانور کو اپنی سواری کے واسطے کرایہ پر لے پھر دوسرے کو اپنے ساتھ سوار کری
اور وہ جانور ہلاک ہو جائے تو اُسپر کیا واجب ہوگا۔ آدھی قیمت جانور کی واجب ہوگی اگرچہ
وہ شخص ہلکا ہو یا بھاری ہو مسئلہ اگر کوئی شخص کسی جانور کو کرایہ پر لے اس شرط پر کہ دس قفیز
گیہون لادے پھر دس قفیز سے زیادہ لادے اور وہ جانور مر جائے تو کیا واجب ہوگا زیادتی
کے مقدار کے ساتھ تاوان واجب ہوگا مثلاً دس من گیہون لادنے کی اجازت تھی اور گیارہ
من لاد لیا تو گیارھوان حصہ قیمت کا تاوان واجب ہوگا مسئلہ اگر کسی شخص نے ایک گھوڑا کرایہ
پر لیا تھا پھر لگام کھینچنے سے زخمی کر دیا یا کوڑی مارے اور گھوڑا ہلاک ہو گیا تو اسکا کیا حکم ہے
امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تاوان واجب ہوگا اور صاحبینؒ کے نزدیک واجب نہین ہوگا
جبکہ یہ فعل مثل متعارف کے کیا ہو مسئلہ کل مزدور کئی طرح کے ہوتے ہین۔ دو طرح کے ایک

مزدور مشترک دوسرا خاص - اجیر مشترک وہ ہے کہ مستحق اجرت کا نہین ہوسکتا ہے کہ جب تک
کام نہ کردے جیسے رنگریز اور دھوبی لیکن چیز اُسکے ہاتھ مین امانت ہوگی یعنے اگر جاتی رہے تو
امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تاوان واجب نہوگا اور صاحبینؒ کے نزدیک واجب ہوگا مسئلہ
اگر اُسکے عمل سے کچھ تلف ہوجائے جیسے دھوبی کندی کرے یعنی کوٹنے سے کپڑے پھاڑ ڈالدیا
مزدور کا پاؤن پھسل جائے یا گٹھری کی رسی ٹوٹ جائے یا کشتی کی رسی ٹوٹ جائے اور اسباب
کا نقصان ہوجائے تو وہ سب ضامن ہون گے یعنی تاوان لیا جائے گا مگر کشتی کے غرق
ہونے مین جو آدمی غرق ہون یا جانور پانی مین گر جائین تو تاوان دار نہوگا مسئلہ اگر فصاد فصد
کھولے یا جانورون کی فصد کرنے سے کوئی نقصان ہو تو تاوان واجب ہوگا یا نہین - اگر یہ
لوگ موضع معمولی سے تجاوز کرینگے تو تاوان واجب ہوگا ورنہ نہین ہوگا مسئلہ اجیر خاص کون ہے
وہ ہے کہ مزدوری کا مستحق ہو اپنے نفس کی سپردگی کے ساتھ مثلاً کوئی شخص کسی شخص کو نوکر رکھے
خدمت کرانے کو یا بکریان چرانے کو تو جسوقت وہ اپنے نفس کو سپرد کر چکا یعنی کام کے واسطے
آمادہ ہوچکا مزدوری کا مستحق ہوگا بعد مہینے یا سال کے یا کسی مدت کے مسئلہ اگر اجیر خاص کے
ہاتھ مین یا اُسکے عمل سے کوئی چیز تلف ہوجاوے تو اُس سے تاوان لیا جائے گا یا نہین -
نہین لیا جائے گا مسئلہ اجارہ کو کون سی شرط باطل کرتی ہے - ہر شرط کہ جو بیع کو فاسد کرتی
ہے اجارہ کو بھی فاسد کرتی ہے مسئلہ اگر کوئی شخص غلام کو خدمت کے واسطے کرایہ پر لے اور
پھر سفر کو لیجائے جائز ہے یا نہین - جائز نہین ہے ہان اگر سفر اور حضر کی شرط کر لی ہو کہ میرے ساتھ
رہے اور خدمت کرے تو جائز ہے مسئلہ اگر کوئی شخص اونٹ کرایہ پر کجاوہ رکھنے کے لئے اور
دو شخصون کی سواری کے لئے لیوے تو جائز ہے یا نہین - جائز ہے - اور دونون پر واجب
ہوگا کہ کجاوہ معمولی بوجھ کا اونٹ پر رکھین اور مستحب یہ ہے کہ کجاوہ کو اونٹ والے کو دکھا دین
مسئلہ اگر کوئی شخص توشہ لادنے کے واسطے اونٹ کرایہ پر لے اور پھر کچھ توشہ اُس مین سے
کھالے اور اُس کھائے ہوئے کی جگہ اور بوجھ لادے تو جائز ہے یا نہین - جائز ہے مسئلہ

اجرت نفس عقد اجارہ سے واجب ہوگی یا نہیں - جواب نہیں ہوگی مگر تین چیز سے اجرت
واجب ہوگی ایک یہ کہ شرط تعجیل کی کی ہو دوسرے استیفاء معقود علیہ کے بعد تیسرے یہ کہ جلدی دیدے
بغیر شرط کے - مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک مکان کرایہ کو لیا تو کرایہ دینے والے کو جائز ہے کہ
ہر روز کا کرایہ ہر روز طلب کرے مگر یہ کہ بیان کرے وقت استحقاق کا مسئلہ اگر اونٹ کرایہ
پہلے تو اونٹ والے کو جائز ہے کہ ہر منزل پر کرایہ طلب کرے - مسئلہ درزی اور دھوبی کو
استحقاق ہے یا نہیں کہ کپڑا سینے اور دھونے سے پہلے اجرت طلب کریں - نہیں ہے مگر جبکہ
شرط تعجیل کرلی ہو مسئلہ ایک شخص نے ایک شخص کو روٹی پکانے پر اجیر کیا تو اجرت کا مستحق
کس وقت ہوگا - جس وقت تنور سے روٹی نکالے مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک باورچی کو گوشت
پکانے کے واسطے اجیر کیا تو اجرت کا مستحق کس وقت ہوگا - جس وقت اس گوشت کو برتنوں مین
نکالدے مسئلہ اگر کسی شخص نے کسی خشت پز کو اینٹ بنانے کے واسطے اجیر کیا تو اجرت کا
مستحق کس وقت ہوگا - امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جس وقت اینٹ کھڑی کرے اور صاحبینؒ
کے نزدیک جس وقت اینٹون کو تہ بتہ جمع کردے مسئلہ اگر کوئی شخص درزی سے شرط کرے
کہ اگر اس کپڑہ کو پارسی سیئے گا تو ایک روپیہ دونگا اور رومی سیئے گا تو دو روپیہ تو کون سی
شرط جائز ہوگی - دونون شرطین جائز ہونگی اگر رومی سیئے گا تو دو روپے واجب ہونگے
اور اگر پارسی سیئے گا تو ایک روپیہ مسئلہ اور اگر شرط کرے کہ آج ہی سی دے گا تو ایک روپیہ
دونگا اور جو کل سیئے گا تو آٹھ آنہ - اس صورت مین کیا واجب ہوگا - اگر وہ کل سیئے گا تو امام
ابوحنیفہؒ کے نزدیک اجر مثل واجب ہوگا یعنی جو دستور ہے ویسے کپڑہ کی سلائی کا ہوگا لیکن
آٹھ آنہ مسمی سے زیادہ نہو اور صاحبینؒ کے نزدیک دونون شرطین جائز ہین - مسئلہ اگر
کوئی شخص دوکان کرایہ پر لے اور کہے کہ اگر عطاری کرونگا تو ایک روپیہ دونگا اور جو
آہن گری کرونگا تو دو روپیہ دونگا اس صورت مین کیا واجب ہوگا - امام ابوحنیفہؒ کے
نزدیک دونون شرطین جائز ہین - اور صاحبین کے نزدیک یہ اجارہ فاسد ہے

مسئلہ اگر کوئی شخص ایک مکان کو کرایہ پر لے اس شرط پر کہ ہر مہینہ مین ایک روپیہ دیوے تو یہ درست ہے یا نہین۔ درست ہے ایک مہینے مین باقی مہینون مین فاسد ہے مگر یہ کہ کل مہینون کو ظاہر کرے۔ اگر دوسرے مہینہ مین تھوڑی دیر ٹھہرا تو اُسمین بھی عقد درست ہوجائیگا اور کرایہ دینے والے کو مجاز نہین ہے کہ اُسکو مہینہ پورا ہونے سے پہلے نکالدے اور ہر مہینے کا ایسا ہی حکم ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص ایک مکان ایک سال کے واسطے دس روپیہ کرایہ کو لے تو جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے اگر ماہواری اجرت کا ذکر نہ کرے مسئلہ حمامی اور حجام کو کرایہ پر لینا جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے۔ مسئلہ گھوڑا پھیرنے کا ٹھیکہ لینا جائز ہے یا نہین جائز ہے مسئلہ اگر کوئی شخص مؤذن کو اور نوحہ کرنیوالے کو اور گانے والے کو کرایہ پر لے تو جائز ہے یا نہین ہمارے علماء کے نزدیک طاعت اور معصیت دونون مین اجارہ جائز نہین ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک طاعت مین یعنی اذان پر اجارہ جائز ہے اور معصیت مین جیسے نوحہ وغنا پر اجارہ ناجائز۔ مسئلہ مشاع کا اجارہ جائز ہے یا نہین مثلاً ایک مکان دو شخصون کی شرکت مین ہے اگر ایک شریک اپنے حصہ کو کرایہ پر دے تو جائز ہے یا نہین۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز نہین ہے مگر اُس مکان کے شریک کو دینا جائز ہے۔ اور صاحبینؒ کے نزدیک جسکو دے جائز ہے۔ مسئلہ مرضعہ یعنی دائی کو بچہ کے دودھ پلانے کے واسطے اجرت پر لینا جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے جو اُجرت معلوم کرلے یا دائی کا روٹی کپڑا اپنے ذمہ قبول کرے۔ مسئلہ مستاجر کو جائز ہے کہ دائی کے شوہر کو صحبت سے منع کرے۔ جائز نہین ہے لیکن اگر حاملہ ہوجاوے اور اُسکا دودھ لڑکے کو نقصان کرے تو اُسکو پہنچتا ہے کہ اجارہ توڑ دے اور دائی کو لڑکے کی خوراک کا درست کرنا لازم ہوگا۔ مسئلہ اگر اجارہ کی مدت مین دائی لڑکے کو دودھ بکری کا پلائے تو اُجرت اُسکی باطل ہوگی یا نہین۔ باطل ہوگی۔ مسئلہ مزدور کو مجاز ہے کہ اپنی اُجرت کے واسطے چیز کو روکے یا نہین ہر اجیر کہ فعل اُسکا چیز مین ظاہر ہوجائے روک سکتا ہے کہ جب تک اپنی مزدوری نہ لے جیسے رنگریز اور دھوبی

اور اگر اُسکا اثر ظاہر نہ ہو جیسے ملاح یا حمال انکو جائز نہیں کہ چیز کو روکیں۔ مسئلہ اگر کوئی شخص کسی کام مین
شرط کرے کہ مین خود اس کام کو کرونگا اور پھر کسی دوسرے سے وہ کام کرائے تو جائز ہے یا نہین
اگر اپنے نفس کے ساتھ شرط کی ہے تو جائز نہین ہے اگر اُس کام کو مطلق کہا ہو اور پھر کسی دوسرے
مزدور سے کرائے تو جائز ہے۔ مسئلہ اگر درزی اور مالک مین اختلاف پڑے مثلاً درزی
کہے کہ تو نے مجھ سے قبا کے واسطے کہا تھا اور کپڑے کا مالک کہے کہ مین نے کُرتے کے واسطے
کہا تھا تو کسکا قول قبول کیا جائے گا۔ کپڑے کے مالک کا قول بقسم قبول کیا جائے گا
اگر مالک قسم کھا جائے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک درزی اُسوقت تاوان دار ہوگا مسئلہ
اگر کپڑے کا مالک کہے کہ کپڑا بے مزدوری کے سیا ہے اور درزی کہے کہ مین نے مزدوری
سیا ہی تو کسکا قول قبول ہوگا۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک کپڑے کے مالک کا قول قسم کے
ساتھ مانا جائیگا اور امام ابویوسفؒ کا ارشاد ہو کہ اگر وہ پیشہ ور ہوگا تو مزدوری واجب ہوگی اور
اگر پیشہ ور نہوگا تو مزدوری واجب نہوگی اور امام محمدؒ کے نزدیک اگر وہ کاریگر مشہور ہے کہ یہ
کام مزدوری کے ساتھ کیا کرتا ہے تو مزدوری واجب ہوگی اور اگر مشہور نہین ہے تو واجب
نہوگی مسئلہ اجارہ فاسد مین کیا چیز واجب ہوتی ہے۔ مزدوری مثلی کہ مسمی اُسے تجاوز نہ کرے
مسئلہ اگر کسی مستاجر نے ایک مکان پر قبضہ کیا اور اُس مکان مین رہا نہین تو اُجرت واجب
ہوگی یا نہین۔ اجرت واجب ہوگی اگرچہ نہ رہے مسئلہ اگر کوئی غاصب اس مکان کو اُس
سے غصب کرے تو اجرت اُس سے ساقط ہوگی یا نہین۔ ساقط ہوجائیگی مسئلہ اگر اُس مکان
مین کوئی عیب پائے کہ باوجود اُسکے مکان کا رہنا نقصان کرتا ہے تو اجارہ کو توڑ سکتا ہی
یا نہین۔ توڑ سکتا ہے مسئلہ اگر مستاجر مر گیا تو اجارہ فسخ ہوگا یا نہین۔ اگر دوسرے کے واسطے
اجارہ لیا ہوگا تو فسخ نہوگا مسئلہ شرط خیار کی اجارہ مین درست ہوگی یا نہین۔ درست
ہوگی مسئلہ اجارہ عذروں کے ساتھ فسخ ہوسکتا ہے یا نہین۔ فسخ ہوسکتا ہے اور عذر
یہ ہون کہ کوئی شخص کسی کو دوکان بازار مین کرایہ پر دے اور اُسکے بعد کرایہ دینے والا مفلس ہوگیا

اور اُس پر بہت سا قرض ظاہر ہوا اور اُسکی ادا کرنے پر قادر نہو مگر اُس دوکان کی قیمت سے تو قاضی کو
چاہیے کہ اجارہ توڑ دے اور دوکان کو فروخت کرکے قرض خواہون کو دیدے یا کوئی شخص
دوکان کرایہ پر لے تاکہ اُس مین سوداگری کرے اور پھر اُس شخص کا مال کسی طرح سے خراب ہو جاے
اور کوئی چیز اسکے پاس نہ رہے کہ اُس سے تجارت کرے تو ایسے موقع پر بھی اجارہ فسخ ہو جائے گا
مسئلہ اگر کوئی شخص کسی جگہ سفر کے واسطے ایک اونٹ کرایہ پر لے بعد اسکے کرایہ دینے والے
کی راے بدل جائے یعنے سفر کے جانے سے انکار کرے تو قاضی سفر کے واسطے اُسپر جبر کرے
یا نہ کرے۔ جبر کرے اور اُسکو سفر کو بھیجے اور اگر کرایہ لینے والے کی راے بدل جائے کہ سفر کو
نہ جائے تو قاضی اس موقع پر جبر نہ کرے

کتاب الشفعہ

شفعہ کے مسائل

شفعہ کسکو واجب ہوتی ہے۔ اول اُسکو کہ نفس مبیع مین شریک ہو پھر اُسکو کہ جو حق مبیع مین
شریک ہو پھر پڑوسی کو۔ اور شریک حق کو درست نہین ہے جب تک کہ نفس مبیع کا شریک
دست کشی نہ کرے اور جسوقت وہ دست کشی کرے تو اُسوقت ہر ایک کو کہ حق مبیع مین شریک
ہے شفعہ طلب کرنا جائز ہے اور جسوقت شریک حق مبیع بھی دست کشی کرے تو اُسوقت
پڑوسی کو شفعہ پونہچے گی۔ مسئلہ شریک نفس مبیع کسکو کہتے ہین۔ اُسکو کہتے ہین کہ کسی
مکان مین شریک ہو مثلاً ایک مکان مین دو شریک ہین اور اُن مین سے ایک شریک
اپنا حصہ فروخت کرے تو شفیع اُسکا وہی شخص ہوگا کہ جو اُس مکان مین شرکت رکھتا ہے اور
اُسکو خلیط فی نفس المبیع کہتے ہین اور شریک در حق مبیع وہ شخص ہے کہ مکان اُسکا بائع مکان
سے جدا ہو لیکن دونون کا راستہ ایک ہو یا دروازہ دونون مکانون کا ایک ہی ہو یا دونون
مکانون کا پانی ایک ہی جگہ سے نکلتا ہو پھر ایک ان دونون مین سے مکان کو فروخت کرے
تو دوسرا شخص شفیع ہوگا اور اُسکو خلیط فی حق المبیع کہتے ہین اور ہمسایہ وہ ہے کہ جسکا مکان

مکان کے برابر ہو اور دیوارین دونو نکے مکانونکی ملی ہوئی ہون توجب ہر دو شفیع مذکورین خریداری
سے دست کشی کرین تو اسوقت ہمسایہ کو شفعہ حاصل ہوگی مسئلہ شفعہ کا ہے سے واجب
ہوتی ہے مکان کے فروخت کرنے سے مسئلہ شفعہ کس چیز سے قرار پاتی ہے۔ گواہ ہونے سے
مسئلہ ملک کس چیز سے ثابت ہوتی ہے۔ قبضہ کرنے سے یا قاضی حکم کرے یا مشتری سپرد
کرے مسئلہ شفعہ کے طلب مین گواہ کسوقت کرے۔ جسوقت اُسکو معلوم ہو کہ اُسکے پڑوس
مین مکان فروخت کرتے ہین اُسی جگہ فوراً گواہ کرلے اور پھر بائع کے پاس جائے اور
اگر مشتری لے چکا ہے تو مشتری کے پاس جائے اور وہان بھی گواہ کرے اور اگر دونون
کو نہ پائے تو مکان کے پاس لوگون کو گواہ کرے پھر اگر قاضی کے پاس نہ جائے اور
دعوے مین دیر کرے تو حق شفعہ ساقط نہوگا لیکن امام محمدؒ کے نزدیک اگر ایک ماہ تک
قاضی کے اجلاس مین نہ جائے گا تو شفعہ باطل ہو جائے گی مگر ایک ماہ سے کم مین باطل
نہوگی مسئلہ شفعہ کس کس چیز مین واجب ہوتی ہے۔ مکان مین اور زمین مین اور اُن سب
غیر منقولہ جنس زمین مین کہ جنکی قسمت نہو سکے جیسے کنوان اور حمام وغیرہ مسئلہ شفعہ اسباب
اور کشتی مین واجب ہوتی ہے یا نہین۔ واجب نہین ہوتی ہے مسئلہ مسلمان اور ذمی
شفعہ کرنے مین ایک سے ہین یا نہین۔ ایک سے ہین۔ معلوم کرنا چاہیے کہ وجوب شفعہ
مین اصل یہ ہے کہ جو زمین مال کے عوض مین آئی ہوائس مین شفیع کا شفعہ واجب ہے۔ اور اگر
مالک ایسی زمین کا ہو کہ اُسکا عوض مال نہو جیسے عورت کے مہر کا بدل ہو یا عورت کے خلع کا
بدل ہو یا کسی نے صلح بعد انکار کے زمین یا مکان پر کرلی ہو یا غلام کے آزاد کرنے مین ملا ہو
یا کوئی کسی شخص پر غلام ہونے کا دعوے کرنے اور وہ آزادی کا دعوے کرے اور مدعی سے
کہین کہ اس دعوے کے عوض مین یہ مکان لے لے اور وہ صلح کرلے پس ان سب
مین شفیع کا شفعہ واجب نہوگا اسواسطے کہ یہ سب مال کے عوض مین نہین ہین مسئلہ اگر
اقرار کے ساتھ صلح کرے مثلاً زید نے ہزار روپیہ کا عمرو پر دعوی کیا اور عمرو مدعا علیہ نے

اقرار کیا کہ ہان مجکو دینا ہین اور روپیہ اُسکے پاس نہین ہے مگر مکان ہے یا زمین ہے اور چار شخص بیچ مین پڑکر اُس مکان یا اُس زمین پر صلح کرا دین تو شفیع کی شفعہ اُس مکان اور زمین مین ہوسکتی ہے یا نہین۔ ہوسکتی ہے مسئلہ اگر کوئی شخص قاضی کے یہان اپنے ہمسایہ پر دعوے کرے کہ زید نے مکان خرید کیا ہے مجکو اُس مکان کی شفعہ پونہچتی ہے۔ تو قاضی مدعا علیہ سے دریافت کرے کہ اسکا مکان تیری ملکیت مین ہے کہ جسکا یہ شفعہ طلب کرتا ہے اگر مکان کی ملک کے ساتھ اقرار کرے تو بہتر ورنہ قاضی مدعی سے کہے کہ گواہ پیش کر اس امر پر کہ جس مکان کا تو شفعہ طلب کرتا ہے مدعا علیہ اُسکا مالک ہے اگر گواہ لانے سے عاجز ہوا تو مدعا علیہ قسم دلایا جاوے با ینطور کہ بخدا مجکو خبر نہین کہ مکان مذکور کا مین مالک ہون پس اگر قسم سے انکار کیا یا مدعی نے گواہ پیش کر دیے تو مکان مذکور مین مدعی علیہ کی ملکیت ثابت ہوجائیگی بعد اسکے مدعا علیہ سے قاضی پوچھے کہ تو نے یہ مکان مذکور خرید کیا ہے اگر وہ اقرار کرے تو شفعہ ثابت ہوجائے گا اور اگر منکر ہووے تو مدعی سے کہا جائے کہ گواہ پیش کر کہ اُس نے مکان مذکور خرید کیا ہے تو پھر شفعہ ثابت ہوجائے اور اگر گواہ پیش نہین کرسکتا ہو تو مدعا علیہ کو قسم دے کہ بخدا مین نے مکان مذکور خرید نہین کیا ہے اور وہ مستحق اور شفیع نہین ہے اُس وجہ سے کہ دعوی کرتا ہے۔ اگر وہ قسم کھانے سے منکر ہو یا شفیع گواہ پیش کرے تو شفعہ ثابت ہوگا مسئلہ جھگڑا کرنے کے وقت اگر شفیع روپیہ لیکر قاضی کے یہان حاضر نہو تو جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے اگرچہ روپیہ حاضر نہ کرے اور جب قاضی حکم شفعہ کا دے تو اُسوقت شفیع کو واجب ہوگا کہ روپیہ موجود کرے مسئلہ شفیع کو اختیار ہے یعنے جائز ہے کہ مکان کو خیار عیب اور خیار رویت سے واپس کردے۔ مسئلہ اگر شفیع بائع کو قاضی کے اجلاس مین حاضر کرے شفعہ کے طلب مین اور مبیع بائع کے قبضہ مین ہو تو جائز ہے اسکو یعنے بائع کو جھگڑا کرنا یا نہین۔ جائز ہے لیکن قاضی حکم نہ کرے جب تک مشتری حاضر نہو اور جب مشتری حاضر ہو تو اُسوقت مشتری کی موجودگی مین بیع کو توڑ دے اور شفعہ کے ساتھ حکم کرے۔

اور ضمان اسکا بائع پر ہوگا یعنے اگر وہ مکان دوسرے کا نکلا تو روپیہ کا ضمان بائع پر ہوگا مسئلہ
مثلاً شفیع کسی جلسہ مین بیٹھا تھا اور اسکو معلوم ہوا کہ فلان مکان کہ میرے پڑوس مین ہے اور
وہ فروخت ہوتا ہے اور اُس شفیع نے وہان کسی کو گواہ قرار نہین دیا تو شفعہ اسکا باطل ہوجائیگا
اور ایسے ہی اگر مجلس مین گواہ کر لیا لیکن بائع اور مشتری کے پاس کسی کو گواہ قرار نہ دے
تو شفعہ باطل ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص شفعہ مین صلح کرے تو وہ شفعہ باطل ہوجائے گی اور مشتری
شفیع کو اگر روپیہ عوض صلح کے دے چکا ہے تو واپس کرے۔ مسئلہ اگر مشتری فوت ہوجائے
تو شفعہ باطل ہوگی یا نہین۔ باطل نہین ہوگی اور اگر شفیع مرجائے تو شفعہ باطل ہوجائیگی
اور اگر کسی شفیع نے کسی مکان کی یا زمین کی وجہ سے دعوی شفعہ کا کیا اور پہلے اسکے کہ
قاضی اسکے حق مین حکم ساتھ شفعہ کے کرے وہ اُس مکان یا زمین کو فروخت کر ڈالے تو
شفعہ اسکی باطل ہوجائیگی کیونکہ اسکا حق منقطع ہوگیا تو شفعہ بھی جاتی رہی مسئلہ اگر بائع خاص
شفیع کو ایک مکان فروخت کرنے کے واسطے وکیل کرے اور وہ شفیع اپنی وکالت سے
فروخت کرے تو اسکی شفعہ باطل ہوجائیگی اور اسکو لائق نہین ہے کہ شفعہ طلب کرے مسئلہ
اگر مشتری شفیع کو ایک مکان خریدنے کے واسطے وکیل کرے اور شفیع اسکی وکالت کے ساتھ
مکان خرید کرے تو اسکا شفعہ درست ہوگا مسئلہ اگر کسی شخص نے خیار کی شرط کے ساتھ
مکان فروخت کیا تو شفیع کی شفعہ واجب ہوگی یا نہین۔ واجب نہوگی اسواسطے کہ مکان
ابھی بائع کی ملک سے باہر نہین آیا ہے اور اگر مشتری کو اختیار ہو تو شفیع کی شفعہ واجب
ہوگی اسوجہ سے کہ اس صورت مین مکان بائع کی ملک سے باہر آچکا تو ضرور شفعہ واجب ہوگی
اور اگر پہلی صورت مین بائع شرط خیار کو ترک کردے تو شفیع کی شفعہ واجب ہوگی مسئلہ
اگر کسی شخص نے بیع فاسد کے ساتھ مکان کو فروخت کیا تو شفیع کو شفعہ پہنچتی ہے یا نہین۔
نہین پہنچے گی مگر اسوقت کہ شرط فاسد کو ترک کردے مسئلہ اگر کوئی ذمی شراب یا سور
سے کوئی مکان خرید کرے تو شفیع شفعہ کس چیز سے کرے۔ غور کرین اگر شفیع ذمی ہو تو شراب

کا مثل اور سوئر کی قیمت دیکر دے اور اگر شفیع مسلمان ہو تو شراب اور سوئر کی قیمت دیدے اور
مکان شفعہ مین لے لے مسئلہ ایک شخص نے ایک مکان بخشدیا تو شفیع کو شفعہ کا حق
ہے یا نہین واجب نہین ہوگی ہان اگر بعوض دیا ہے تو شفعہ ہوگی اسوجہ سے کہ شفعہ جب واجب
ہوتی ہے کہ بدل اُسکا مال ہووے مسئلہ اگر مشتری اور شفیع مین اختلاف واقع ہو مکان کی قیمت
مین شفیع کہے کہ مین نے ہزار روپیہ کو خریدا ہے اور مشتری کہے کہ دو ہزار روپیہ کو مین نے خرید
کیا ہے تو کسکا قول مانا جائیگا۔ مشتری کا قول قابل قبول ہوگا ہان اگر شفیع گواہ پیش کرے
تو اُسکا قول معتبر ہوگا مسئلہ اگر دونون شخص گواہ پیش کرین تو کون اولی ہوگا۔ امام ابوحنیفہ
اور امام محمدؒ کے نزدیک شفیع اولی تر ہوگا۔ اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک مشتری کے گواہ
اولی ہونگے مسئلہ اگر مشتری کہے کہ مین نے ہزار روپیہ کو خرید کیا اور بائع کہے کہ مین نے پانسو روپیہ
کو فروخت کیا ہے تو کسکا قول مانا جائیگا۔ غور کرین اگر بائع نے قیمت پر قبضہ کر لیا ہے تو مشتری
کا قول قبول کرین اور بائع کے قول پر التفات نہ کرین اور اگر بائع نے روپیہ پر قبضہ نکیا ہو تو قول
بائع کا معتبر ہوگا اور مشتری کی زیادتی ساقط ہو جائیگی مسئلہ اگر بائع مشتری کو قیمت مین سے
کچھ روپیہ معاف کر دے تو شفیع سے بھی اُسیقدر روپیہ ساقط ہوگا اگر بائع کل روپیہ چھوڑ دے گا تو
شفیع سے کچھ بھی ساقط نہین ہوگا مسئلہ اگر مشتری خرید کرنے کے بعد بائع کو قیمت مین کچھ
زیادہ دے تو وہ زیادتی شفیع پر بھی لازم ہوگی۔ لازم نہین ہوگی شفیع اسی اصل قیمت سے شفعہ
لیگا۔ اگر کئی شفیع ہووین تو شفعہ سب کو برابر ملے گا باعتبار ملک کے کم و بیش نہوگا اگرچہ ایک حصہ
سو گز کا ہو اور ایک کا دس گز کا مسئلہ اگر کسی شخص نے کسی غیر مثلی چیز کے عوض مکان خریدا تو
شفیع شفعہ کیسے خریدے۔ جو چیز کہ عوض مین دی گئی ہے اُسکی قیمت سے مسئلہ اگر کسی
شخص نے کسی چیز ناپی ہوئی یا وزن کی ہوئی سے مکان فروخت کیا جیسے گیہون یا سونا
یا لوہا تو شفیع شفعہ کیسے کرے۔ اُسکی مثل سے کرے کہ جس سے فروخت ہوا ہے مسئلہ
اگر مکان مکان کے ساتھ فروخت کرے تو شفعہ کیسے ہوگی۔ مکان کی قیمت سے کیونکہ وہ

مکان مکان کی قیمت ہوگا اور اگر دونون مکان کے شفیع ہون دونون سی طرح قیمت سے ساتھ لیوین مسئلہ اگر شفیع کو خبر ہو یعنی معلوم ہو کہ اسکے پڑوس مین ایک مکان ہزار روپیہ کو فروخت ہوتا ہے پھر شفیع شفعہ کو چھوڑ دے پھر اسکے بعد معلوم ہوا کہ ہزار روپیہ سے کم کو فروخت ہوا ہے یا گیہون یا جو کے ساتھ کہ قیمت اُسکی ہزار درم ہین یا اُس سے زیادہ وہ سپرد کرنا باطل ہوگا اور شفیع کو شفعہ پہونچیگی اگر وہ طلب کرے مسئلہ اور اگر بعد اسکے معلوم ہووے کہ اشرفیون کے ساتھ فروخت کیا ہے کہ قیمت اُن اشرفیون کی ہزار درم ہین تو اس موقع پر شفعہ شفیع کو نہ ملیگا مسئلہ اگر شفیع کو معلوم ہوا کہ اُسکے پڑوس مین کوئی مکان بکا اور زید نے خرید کیا ہے اور شفیع نے شفعہ کو چھوڑ دیا اسکے بعد معلوم ہوا کہ زید نے نہین لیا ہے بلکہ عمرو نے خرید کیا تو وہ شفعہ کا چھوڑنا باطل ہوگا یا نہین۔ باطل ہوگا اور جائز ہے کہ وہ شفعہ طلب کرے مسئلہ اگر کسی شخص نے ایک مکان بوکالت خرید کیا تو شفیع کا خصم بنتا ہے مگر جبکہ مکان موکل کو سپرد کردے تو پھر موکل خصم ہے مسئلہ اگر کسی شخص نے مکان شفعہ کی جانب سے گز بھر چھوڑ کر باقی کو فروخت کیا تو شفیع کی شفعہ ہوسکتی ہے یا نہین۔ نہین ہوسکتی ہے مسئلہ کوئی شخص اپنے مکان کو شفعہ کے جانب سے ایک گز فروخت کرے اسکے بعد باقی کو فروخت کرے تو شفیع تمام گھر کی شفعہ کرے یا حصۂ اول کی۔ پہلے حصہ کی نہ تمام مکان مسئلہ اگر کسی شخص نے نقد روپیہ سے مکان فروخت کیا پھر مشتری نے روپیہ کے عوض کوئی مکان دیا تو شفیع شفعہ کا ہے سے کرے۔ نقد روپیہ سے نہ مکان سے مسئلہ شفعہ ساقط کرنے کے واسطے حیلہ کرنا جائز ہے یا نہین۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز ہے۔ اور امام محمدؒ کے نزدیک مکروہ ہے۔ مسئلہ اگر کسی شخص نے کوئی زمین خرید کی پھر اُس مین کوئی عمارت بنائی یا درخت لگائے پھر قاضی نے شفیع کو شفعہ کا حکم دیا تو شفیع کو کیا کرنا چاہیے۔ شفیع کو اختیار ہوگا چاہے زمین کی اور عمارت کی اور درختون کی قیمت دیدے جسقدر کھڑے ہوئے کی ہو اور چاہے مشتری سے زمین کو خالی کرالے مسئلہ اگر قاضی نے کسی شفیع کے شفعہ کا حکم دیا اسکے بعد شفیع نے زمین لی ہوئی مین عمارت بنائی

یا درخت لگائے اور پھر کسی مستحق نے استحقاق کی وجہ سے لے لی تو وہ عمارت اور درخت باطل
ہون گے یا انکا عوض بائع سے طلب کرے۔ عمارت اور درخت مفت مین جائین گے
بائع سے فقط قیمت زمین کی پھرے گی مسئلہ اگر کسی شخص نے کوئی مکان یا کوئی باغ خرید لیا
پھر وہ مکان گر گیا یا باغ سوکھ گیا خود بخود تو شفیع شفعہ کتنے سے لے۔ شفیع کو اختیار ہوگا کہ
اُسی طرح پوری قیمت سے لے لے اور چاہے شفعہ سے ہاتھ اُٹھائے مسئلہ اور اگر مشتری نے اپنے فعل سے
عمارت کو گرا دیا پھر قاضی نے حکم کیا شفعہ کا تو شفیع کو اختیار ہوگا زمین کو دے قیمت اسکے حصہ کی دیکر اور
اُسکو نہین پونہچتا ہے کہ ٹوٹی ہوئی چیزون کو بھی لیوے مسئلہ اگر کوئی شخص ایک زمین
کو خرید کرے کہ اُسمین چھوہارے کے درخت تھے پھر اُس مشتری نے درختون کو گرا دیا
پھر شفیع کے شفعہ کے واسطے قاضی نے حکم کیا تو شفیع سے درختون کے مقدار کی قیمت کم
ہو جائیگی یا نہین۔ کم ہو جائیگی یعنی اُنکی قیمت کم کر کے زمین کو دے مسئلہ شفیع کو خیار
عیب اور خیار رویت ہوگا یا نہین۔ ہوگا اگرچہ مشتری نے بشرط بیزاری عیبون کے
خرید کیا ہو مسئلہ اگر کسی شخص نے کوئی مکان اُدھار خرید کیا تو اب شفیع کو کیا کرنا چاہیے شفیع کو
اختیار ہے کہ چاہے نقد قیمت سے لے اور چاہے مہلت کے تمام ہونے تک صبر کرے مسئلہ اگر کئی شخص
اپنے مکان کو تقسیم کرین تو شفیع کو بقیمت شفعہ درست ہوگی یا نہین درست ہوگی مسئلہ اگر کسی نے ایک مکان خرید
کیا اور شفیع نے اُسکی شفعہ کو ترک کر دیا اور پھر مشتری اُس مکان کو خیار عیب یا خیار رویت کے سبب سے واپس
کر دے تو اُسمین شفعہ درست نہین۔ اگرچہ بے حکم قاضی کے واپس کیا ہو اور اگر بیع کا اقالہ کرین تو شفعہ درست ہے

کتاب الشرکت

شرکت کے مسائل

شرکت کے طرح پر ہے۔ دو طرح پر۔ ایک شرکت املاک دوسرے عقود۔ شرکت املاک یہ ہے
کہ دو شخصون کو کوئی چیز میراث سے پونہچے یا دو شخص کوئی چیز شرکت مین خرید کرین۔ مسئلہ
آیا ایک کو اُن مین سے جائز ہے کہ دوسرے کے حصہ مین تصرف کرے۔ جائز نہین ہے

اور ہر ایک اُن مین سے دوسرے کے حق مین اجنبی ہے مسئلہ پھر یہ شرکت عقود کے
چار طرح پر ہے۔ مفاوضہ اور عنان اور شرکت صنائع اور شرکت وجوہ شرکت
مفاوضہ یہ ہے کہ دو شخص شریک ہوین اور وہ دونون مال مین اور تصرف مین اور دین
مین یکسان ہون۔ تو یہ دونون آزاد اور عاقل اور بالغ اور مسلمان ہون مسئلہ اگر ایک
آزاد ہو اور ایک غلام یا ایک لڑکا ہو اور دوسرا بالغ یا ایک کافر ہو اور ایک مسلمان ان مین
شرکت درست ہے یا نہین درست نہین ہے۔ اور وکیل اور کفیل ایک دوسرے کے
ہون گے اور جو کچھ خریدینگے وہ سب شرکت مین ہوگا مگر اپنے گھر والون کی خوراک اور
پوشاک جو خرید کرے گا وہ بلا شرکت ہوگی مسئلہ اگر ایک پر کوئی دین واجب آئے تو
دوسرے پر بھی لازم ہوگا بشرطیکہ از جنس مال ہو کہ جس مین شرکت درست ہوتی ہے یعنی
روپیہ اشرفی اور اگر کوئی چیز میراث یا ہبہ سے ایک کو پہونچی ہو کہ جس مین شرکت درست ہو
تو یہ شرکت مفاوضہ باطل ہو جائیگی اور شرکت عنان ہو جائیگی مسئلہ شرکت کس مال مین
منعقد ہوتی ہے۔ روپیہ اور اشرفی مین اور پیسون مین جنکا رواج ہے اسکے ماسوا مین
جائز نہین اور چاندی سونے کا چلن اگر بجائے ثمن ہو تو اُن مین بھی شرکت جائز ہے
مسئلہ اگر دو شخصون کے پاس روپیہ نہین ہے مگر اسباب ہے اور چاہتے ہین کہ دونون
شرکت کرین تو کس طرح کرین۔ ہر ایک نصف مال اپنا دوسرے کے نصف مال کے ساتھ
فروخت کرکے عقد شرکت کرلین تو جائز ہے مثلاً ایک کے پاس دس تھان کپڑے کے
ہین اور دوسرے کے پاس دس بکریان ہون تو پانچ بکریان پانچ تھانون کے عوض مین
فروخت کرکے عقد شرکت کرلین مسئلہ شرکت عنان مین وکیل ایک دوسرے کا ہوتا ہے
اور کفیل ایک دوسرے کی طرف سے نہین ہوتے یعنی اگر ایک شریک کو کسی کے اوپر شرکت
کے مال سے کوئی چیز لینی ہو تو دوسرے شریک کو مجاز ہے کہ اُس سے مال طلب کرے۔ یہ وکیل ہوگا
اور اگر شریک کو کوئی مال کسی کا دینا ہو تو اُس شخص کو نہین پہونچتا ہے کہ دوسرے شریک سے

مال طلب کرے اسوجہ سے کہ ہر ایک دوسرے کا وکیل ہے کفیل نہین ہے اگر کفیل ہوتا تو جائز ہوتا کہ
ایک کا دین دوسرے سے طلب کرنا مسئلہ اگر ان شریکون مین ایک کا مال زیادہ ہو تو جائز ہے
یا نہین - جائز ہے کہ مال ایک کا دوسرے کے مال سے زیادہ ہو - اور اگر مال دونونکا برابر ہوا ور
نفع کم و زیادہ ہو تو بھی جائز ہے مسئلہ شرکت عنان ہوا و بعض مال مین شرکت کرین اور بعض
مین نہ کرین تو جائز ہے یا نہین - جائز ہے مسئلہ شرکت عنان کس مال مین درست ہوتی ہے
جس مال سے شرکت مفاوضہ درست ہوتی ہے یعنے روپیہ اور اشرفی سے مسئلہ اگر شرکت عنان
مین ایک شریک کوئی اسباب خرید کرے تو دوسرے شریک سے قیمت طلب کرنا جائز ہے یا نہین
جائز نہین ہے بلکہ اسی مشتری سے طلب کرے پھر جب وہ مشتری دیوے تو آدھی قیمت
دوسرے سے لے دیئے موافق حصہ کے یعنی جسقدر روپیہ مشتری نے بائع کو دیا ہوا نہین سے شریک
مال سے اسکے حصہ کے موافق پھیرے مسئلہ اگر شرکت کے مال سے اسباب خریدنے سے پہلے مال
برباد ہو جائے یا ایک کا مال برباد ہو جائے تو شرکت باطل ہوگی یا نہین - باطل ہو جائیگی مسئلہ
اگر شرکت عنان مین ایک شریک کافر ہو اور دوسرا مسلمان یا ایک آزاد ہو اور دوسرا غلام دونون
ہو تو جائز ہے یا نہین - جائز ہے بخلاف شرکت مفاوضہ کے یعنی شرکت مفاوضہ مین جائز نہین
ہے اور شرکت عنان مین جائز ہے مسئلہ اگر ایک شریک نے ایک اسباب خرید کیا اور پھر دوسرے
کا مال تلف ہو گیا پہلے اس سے کہ اس مال سے اسباب خریدے تو کیا حکم ہے - جو کچھ اس سے
تلف ہوا دونون کا ہوا اور جو کچھ خریدا ہے دونون شریکون مین ہو گا اور وہ شریک موافق
حصہ کے قیمت دوسرے سے لے مسئلہ اگر شرکت مین مال نہ ملائین تو جائز ہے یا نہین - جائز ہے شرکت
مفاوضہ مین بھی اور شرکت عنان مین بھی مسئلہ اگر شرکت مین ایک شریک کے واسطے
روپیہ مقرر کرین جائز ہے یا نہین مثلاً تین آدمی شریک ہون اور ان مین سے ایک سے کہین کہ
جو کچھ نفع ہو گا تجکو بیس روپیہ دینگے اور باقی ہمارا ہو گا جائز ہے یا نہین - جائز نہین ہے مسئلہ
شرکت مفاوضہ اور شرکت عنان مین اگر مال کو بطور بضاعت اور مضاربت کے دے تو جائز ہے

یا نہین۔ جائز ہے کہ مضاربت کے ساتھ دے یا بضاعت کے ساتھ یا کسی کو وکیل کرے تصرف کے واسطے لیکن مال وکیل کے ہاتھ مین بطور امانت کے رہے گا یعنی اگر تلف ہوجائے تو تاوان لازم نہین ہوگا مسئلہ شرکت صنائع کون سی ہے۔ دو کاریگر آپس مین شریک ہون جیسے دو درزی یا دو آہن گر یا دو رنگریز کوئی کام کسی سے لین اور اُن مین شرط ہو کہ ہم مین سے جو کوئی کام لے تو دوسرے پر بھی واجب ہوگا کہ کام کرے یا اگر ایک کام کرے اور دوسرا کام نہ کرے تو اجرت اس کام کا دونون مین ہوگا مسئلہ شرکت وجوہ کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ دو شخص شریک ہون اور دونون کے پاس مال نہو اور دونون اپنے اعتبار پر اسباب خریدین اور فروخت کرین ایک اُن مین سے وکیل دوسرے کا ہوگا اُس چیز مین کہ خرید کی ہے مسئلہ اگر دو شریک آپس مین شرط کرین کہ مال مناصفہ ہوگا تو نفع کیونکر ہوگا۔ نفع بھی مناصفہ ہوگا یعنی آدھا آدھا ورنہ زیادتی جائز نہین ہے اور اگر خریدنے مین شرط کرین ایک ثلث یا دو ثلث کی تو نفع بھی اُسی طرح ہوگا مسئلہ لکڑیان چننے اور شکار کرنے مین شرکت جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے بلکہ جو جسقدر لکڑیان چنے اور شکار کرے وہ اُسی کا ہوگا اُس مین دوسرے کا حصہ نہین ہے مسئلہ اگر دو شخص پانی کھینچنے مین شریک ہون اور اُن مین ایک کے بیل ہون اور دوسرے کی مشک ہو تو اُن مین شرکت جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے اور اُن مین جو پانی نکالے گا پانی اُسی کا ہوگا پس قیمت پانی کی بھی لیگا لیکن اُسکے ذمہ پر دوسرے کی مزدوری مثل واجب ہوگی مسئلہ شرکت فاسد مین نفع کیونکر تقسیم کرین۔ مال کے اندازہ سے اور اگر شرط زیادتی کی کرلی ہو تو باطل ہے مسئلہ اگر دو شریکون مین ایک مرگیا یا نعوذ باللہ مرتد ہوگیا اور دارالحرب مین جاملا تو اِن مین شرکت باطل ہوگی یا نہین۔ باطل ہوگی مسئلہ کیا ہر ایک شریک کو جائز ہے کہ بے اجازت دوسرے شریک کے مال کی زکوٰۃ دیدے۔ جائز نہین ہے مگر دوسرے شریک کی اجازت سے مسئلہ اگر دونون شریک ایک دوسرے کو زکوٰۃ دینے کی اجازت دین پھر ہر ایک ان مین سے اپنے مال کی زکوٰۃ دے اور دوسرے کی بھی دیدے تو ضامن ہوگا یا نہین۔ غور کرین اگر ساتھ ساتھ

دی ہے یا آگے پیچھے دی ہے اگر ایک نے دوسرے کے بعد دی ہے تو بعد والا تاوان دار ہوگا اور اگر ساتھ ساتھ دی ہے تو ہر ایک دوسرے کا ضامن ہوگا۔

کتاب المضاربۃ

ایک کے مال دوسرے کی محنت کے مسائل

مضاربت کیا چیز ہے دو شریکون مین مال کے ساتھ شرکت کا عقد ہو یعنے ایک کا مال اور دوسرے کی محنت و کارگزاری مسئلہ مضاربت کاہے سے درست ہوتی ہے۔ جس مال سے شرکت درست ہوتی ہے مسئلہ شرط مضاربت کے صحیح ہونے کی کیا ہے۔ نفع شرکت مین ہو اور نفع کا روپیہ معین نکرین اور مال مضارب کا سپرد کردیا ہو کہ مال کے مالک کو اُس مین کوئی دخل نہو مسئلہ جب مضاربت بے قید کے ٹھہر جائے تو مضارب کو یعنی بے مال کے شریک کو جائز ہوگا کہ خرید و فروخت کرے اور جائز ہے کہ سفر کو جائے اور بضاعت دوسرے کو مال دیدے اور دوسرے کے پاس امانت رکھے اور وکیل کرے لیکن کسی دوسرے کو مضاربت کے ساتھ مال ندے مگر رب المال کی اجازت سے یعنی جسکا مال ہے مسئلہ اگر رب المال مضارب کو کسی شہر مین تصرف کے ساتھ مخصوص کرے یا کسی اسباب کے خریدنے کے ساتھ تو اس شرط سے مضارب کو تجاوز کرنا جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے یعنی اُس شہر سے تجاوز نکرے کہ جس کے واسطے رب المال نے کہا ہے یا جس مال کے خریدنے کے واسطے اجازت دی ہے اُسکے سوا اور مال و اسباب نخریدے اگر خلاف کرے گا تو تاوان دار ہوگا۔ مسئلہ اگر مضاربت مین کوئی وقت مقرر کرین تو جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے اور جب وقت تمام ہوگا تو مضاربت بھی باطل ہو جائیگی مسئلہ رب المال کے باپ کا یا اُسکے لڑکے کا یا اُسکا کہ رب المال کے مالک ہونے سے آزاد ہو جائے یعنے رب المال کے ذی رحم محرم کو اگر مملوک ہو تو خرید کرنا جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے اگر خریدیگا تو وہ خرید اُسکے مال سے ہوگی مضاربت کے مال سے نہوگی مسئلہ اگر ایسے شخص کو خریدے کہ اُسپر آزاد ہو جائے جائز ہے یا نہین۔ غور کرین اگر مال مین نفع حاصل

ہوا ہو تو جائز نہیں ہے کہ خریدے اور اگر خریدے گا تو تاوان دار ہوگا لیکن اگر مال میں نفع
حاصل نہوا ہو تو جائز ہوگا اور اگر خریدا اور قیمت اُسکی زیادہ ہوگئی تو آزاد ہو جائے گا اور رب المال
کا مضارب کے اوپر کچھ بھی واجب نہوگا لیکن یہ آزاد شدہ بمقدار حصہ رب المال کے اپنی قیمت میں سعی
کمائی کرے صورت اس مسئلہ کی یوں ہے مثلاً کوئی مضارب اپنے باپ کو ہزار روپیہ کو خریدے
اور مال میں نفع نہووے اور پھر اُسکی قیمت پندرہ سو روپیہ ہو جاویں اور نفع کی نصفا نصف
شرط کی تھی تو دو سو پچاس روپیہ کہ مضارب کے نفع کے حصہ میں سے تھے آزاد ہوگا اور باقی
ساڑھے بارہ سو روپے رب المال کو کما کر دیدے مسئلہ اگر مضارب نے مال مضاربت
کے ساتھ دیا اور رب المال نے اجازت نہ دی تھی تو تاوان دار ہوگا یا نہیں۔ فوراً تاوان دار
نہوگا جب تک عمل نہ کرے اور جب بیع اور شرا میں عمل کریگا تو اُسوقت مضارب اول
رب المال کے روپے کا ضامن ہوگا مسئلہ اگر رب المال مضارب سے شرط کرے کہ نفع آدھا
آدھا ہوگا اور پھر حکم دے کہ مضاربت پر کسی کو دیدے اور پھر مضارب اول کسی دوسرے
کو مضاربت پر دیدے تہائی نفع کی شرط کے ساتھ تو نفع کیونکر تقسیم کریں۔ غور کریں کہ اگر رب المال
نے کہا ہو کہ جو کچھ حق تعالے نفع دیگا ہم تم میں نصفا نصف ہوگا تو اب جو نفع ہوا ہے
نصف رب المال کا ہوگا اور تہائی دوسری مضارب کا اور چھٹا حصہ اول مضارب کا اور اگر
مالک مال نے یہ شرط کی ہو کہ جو کچھ خدا ے تعالے تجکو دیگا ہم میں تم میں آدھا آدھا ہوگا
تو اس صورت میں تہائی تو دوسرے مضارب کو ملے گا اور جو کچھ باقی رہا وہ مضارب اول
اور رب المال میں آدھا آدھا ہوگا اور اگر صاحب مال نے یوں شرط کی ہو کہ جو کچھ حق تعالے
دیگا آدھا میرا ہوگا اور پھر مضارب اول نے مضارب ثانی کے ساتھ نصف کی شرط کی تو جب نفع
ہوگا تو آدھا رب المال کا ہوگا اور آدھا مضارب دوم کا ہوگا اور مضارب اول کو کچھ نہ ملے گا اور
اگر مضارب اول نے مضارب ثانی سے دو تہائی کے ساتھ شرط کی ہوگی تو اس صورت میں
مضارب اول مضارب ثانی کو چھٹے حصہ کی ضمان دے یعنے اپنے پاس سے دیوے مسئلہ

رب المال یا مضارب مرجائے تو مضاربت باطل ہوگی یا نہین - باطل ہوجائیگی ورایسے ہی
اگر مرتد ہوجائے یا دار الحرب مین جا ملے تو بھی مضاربت باطل ہوجائیگی مسئلہ اگر مالک مال
مضارب کو معزول کرے اور معزولی کی خبر مضارب کو نہ پونہچی ہو تو اسکو خرید و فروخت جائز ہے
یا نہین - جائز ہے اور اگر خبر معزولی کی اسکو پونہچی ہو اور روپیہ اسباب مین لگا ہوا ہو یعنی روپیہ
کے عوض اسباب ہو تو اسباب کا فروخت کرنا جائز ہے یا نہین - جائز ہے کہ فروخت کرے
کیونکہ معزولی اسباب کے فروخت کرنے مین مانع نہین ہے اور جب روپیہ نقد ہوجائے تو اسکے
بعد اسباب خرید کرنا جائز نہین ہے اور اگر معزولی کی خبر اسکو ایسے حال مین پونہچے کہ روپیہ اور
اشرفی نقد رکھتا ہے تو تصرف کرنا جائز نہین ہے اگر عقد مضاربت کو توڑ دین اور مضارب
نفع اس مال مین اٹھا چکا ہے اور مال اودھار مین ہے تو قاضی اسپر جبر کرے تو قرض کو وصول
کرکے رب المال کو ادا کرا اور اگر مضاربت مین نفع نہوا ہو تو مضارب پر لازم نہوگا بلکہ رب المال
کو اپنی طرف سے قرض وصول کرنے کا وکیل کرے مسئلہ اگر کچھ مال مضاربت سے تلف
ہوجائے تو اصل مال سے لین یا نفع سے - نفع سے مجرا لین لیکن اگر نفع کے ہزار روپیے ہوئے
اور گیارہ سو تلف ہوجائین تو اس سو روپیہ زیادہ کا مضارب تاوان دار ہوگا یا نہین
تاوان دار نہوگا مسئلہ اگر نفع کو تقسیم کر چکے ہون اور مضاربت کا عقد برقرار ہوا اور پھر مال
تلف ہوجائے تو وہ نفع تقسیم کیا ہوا پھر لاکر تلف شدہ مال کی جگہ پر قائم کرین تاکہ سرمایہ برقرار
ہوجائے اور نفع تلف شدہ قرار دیا جائیگا لیکن اگر نفع کو سرمایہ مین ملائین اور پھر بھی سرمایہ
پورا نہو تو مضارب پر تاوان واجب ہوگا یا نہین - تاوان واجب نہوگا مثلاً گیارہ سو روپیہ
کا سرمایہ تھا اور پانسو روپئے نفع کے ہوئے اور چھ سو روپیے کا نقصان ہوا تو پانسو پانسو مین
آگئے اب سو روپے جو رہے تو ان سو روپے کے واسطے مضارب تاوان دار نہوگا مسئلہ
اگر نفع کو تقسیم کرلیا اور مضاربت توڑ دی اور پھر دوسری بار عقد مضاربت کیا پھر اس دوسری
مضاربت مین نقصان ہوا تو وہ پہلے نفع پر کہ جو لے چکے ہین اس نقصان کو نہ ڈالین کیونکہ

دوسری چیز ہے مسئلہ مضارب اسباب کے نقد وادھار بیچنے مین مختار ہے یا نہین مختار ہے۔
مسئلہ اگر مضارب مال مضاربت کی لونڈی غلام کا نکاح کرے تو جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے
واللہ اعلم

کتاب الوکالۃ

وکالت کے مسائل

تمام معاملات مین وکیل کرنا جائز ہے یا نہین جس معاملہ کو خود کر سکتا ہے اُسمین دوسرے کو وکیل
کرنا جائز ہے اور جس کام کو خود نہین کر سکتا ہے اُسمین وکیل کرنا جائز نہین ہے۔ مثلاً عقد خمر اور
خوک یعنی شراب اور سور کی بیع یا اور جوا سکے مانند ہون کسی دوسرے کو خریدنے کے واسطے وکیل
کرنا جائز نہین مسئلہ کل حقوق مین وکیل کرنا جائز ہے یا نہین۔ جملہ حقوق وادنی مین وکیل کرنا
جائز ہے اور کل حقوق یا فتنی مین بھی وکیل کرنا جائز ہے یعنی ان مین وکیل کر سکتا ہے لیکن حدود
اور قصاص مین جو موکل جگہ سے غائب ہو یعنی موجود نہو تو جائز نہین ہے مسئلہ وکیل کرنا
بے رضامندی خصم کے یعنے طرف ثانی جائز ہے یا نہین۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز
نہین ہے مگر اس صورت مین کہ موکل بیمار ہو یا تین راتدن کے راہ پر ہو یعنی تین منزل پر اور
صاحبینؒ کے نزدیک بے رضامندی خصم کے وکیل کرنا جائز ہے مسئلہ درستی وکالت
کی شرط کیا ہے۔ موکل تصرف کا مالک ہو اور لازم ہون اُسپر احکام بخلاف لڑکے اور مجنون کے
اور وکیل کا عقد کو سمجھنا اور قصد کرنا مسئلہ اگر آزاد بالغ عاقل کو یا عبد ماذون عاقل بالغ کو
وکیل کرین تو جائز ہے۔ لیکن اگر صبی محجور کو جو بیع وشرا کو سمجھتا ہے یا عبد مجور کو وکیل کیا تو جائز
ہے لیکن حقوق اُنکے عقد کے موکل کیطرف راجع ہون گے۔ مسئلہ تصرف وکیل کے کے طرح
ہین۔ دو طرح پر۔ ایک وہ کہ نسبت اُسکی وکیل کے طرف ہو جیسے بیع اور شرا اور اجارہ اُنکے
حقوق وکیل کے طرف رجوع ہون گے اگر کوئی اسباب فروخت کیا ہو تو اس مبیع کا سپرد کرنا
وکیل پر واجب ہوگا اور قیمت کو بھی لے لے اور اگر کوئی اسباب خرید کیا تو قیمت بھی اُسی سے

طلب کیجاے اور مبیع پر بھی وہ ہی قبضہ کرے اور عیبون مین بھی جھگڑا کرے - اور دوسرا وہ کہ نسبت اُن کے موکل کی طرف ہو جیسے نکاح اور طلاق اور مہر وغیرہ ان کے حقوق راجع بموکل ہون گے یعنی وکیل سے مہر طلب نکرین کہ جو مرد کی طرف سے ہووے اور جو وکیل عورت کی طرف سے ہو تو اُسپر عورت کا سپرد کرنا واجب نہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو وکیل کرے کسی اسباب کے فروخت کرنے کے واسطے اور وہ وکیل اُس اسباب کو فروخت کرے تو موکل کو جائز ہے کہ مشتری سے روپیہ طلب کرے یا نہین - جائز ہے کہ طلب کرے مسئلہ اگر موکل بالبیع مشتری سے ثمن مانگے تو مشتری کو جائز ہے کہ اُسکو منع کردے اور ثمن اگر موکل کو دیدیا تو دوبارہ وکیل طلب نہین کرسکتا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو اسباب خریدنے کے واسطے وکیل کرے اور اسباب کی قسم معلوم نہ کرے اور روپیہ قیمت کا معین نہ کرے تو جائز ہے یا نہین جائز نہین جب تک روپیہ قیمت کا اور صفت وجنس مبیع کے معین نہ کرے مگر اس صورت مین کہ وکیل عام ہو موکل اُسکو کہے جو تیری راے مین آوے خرید کر - مسئلہ اگر کسی وکیل نے کپڑہ کا تھان خرید کیا اور قبضہ بھی کرلیا پھر اُسنے کسی عیب پر اطلاع پائے تو جائز ہے کہ تھان کو پھیر دے جب تک موکل کے سپرد نہ کیا ہو پھیر سکتا ہے لیکن جب موکل کے سپرد کیا تو اُسکے حکم سے پھیر سکتا ہے مسئلہ عقدِ صرف اور عقد سلم مین وکیل کرنا جائز ہے - اگر وکیل عقد کی مجلس سے عقد ہونے سے پہلے اُٹھ جاے گا تو عقد باطل ہوجاے گا اور اگر موکل اُٹھ جاے تو کچھ حرج نہین ہوگا مسئلہ اگر ایک شخص نے کسی کو وکیل کیا تو اپنے روپے سے موکل کے واسطے کوئی اسباب خریدے تو جائز ہے اور جب خرید چکے تو قیمت موکل سے رجوع کرے اور پہلے اس سے کہ وکیل اپنے روپے کے واسطے اُس چیز کو روکے اور وہ چیز تلف ہوجاے تو وکیل موکل سے قیمت طلب کرسکتا ہے یعنی وہ چیز موکل کی تلف ہوئی ہے لیکن اگر بسبب قیمت کے روکی تھی اور پھر جاتی رہے تو وکیل کی گئی یعنی قیمت ساقط ہوجاے گی موکل سے نہین لے سکتا مسئلہ اگر کوئی شخص دو شخصون کو وکیل کرے تو ایک کو بے دوسرے کے تصرف کرنا جائز نہین

اگرچہ کہ انکو وکیل کردیا ہو طلاق دینے اور آزاد کرنے کے واسطے بے کسی عوض کے یا امانت
سپرد کرنے کے واسطے یا قرض ادا کرنے کے واسطے تو ایک بھی بغیر دوسرے کے یہ کام
کر سکتا ہے۔ مسئلہ اگر وکیل کسی دوسرے کو وکیل کرے اُس کام مین کہ جس کام مین اُسکو
وکیل کیا ہے جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے مگر موکل کے حکم سے یا موکل نے کہدیا ہو کہ
کر اپنے سے کام کر۔ مسئلہ اگر بے اجازت موکل کے وکیل نے کسی کو وکیل کیا تو جائز ہے
یا نہین۔ جائز نہین ہے مگر وکیل اول کے موجودگی مین یا اُسکے موکل کی اجازت سے
مسئلہ موکل کو جائز ہے کہ وکیل کو وکالت سے معزول کرے۔ مسئلہ۔ اگر وکیل
تصرف کرتا تھا پھر موکل نے اُسکو وکالت سے معزول کیا تو تصرف کرنا وکیل کو بعد اسکے جائز
ہوگا یا نہین۔ اگر معزولی کی اُسکو خبر نہین پہونچی ہے تو جائز ہے اور اگر خبر معزولی کی اُسکو
پہونچی ہے تو اسکے بعد تصرف کرنا جائز نہوگا۔ مسئلہ وکالت کے چیزون سے باطل ہوتی ہی
تو چیزون سے ایک یہ کہ موکل مرجاوے یا دیوانہ ہوجاوے یا مرتد ہوجاوے اور دار الحرب
مین جاملے یا مکاتب ہو پھر عاجز ہوجاوے یا ماذون ہو پھر محجور ہوجاوے یا دو شریک ہون
اور حصہ شرکت کو توڑ دین یا وکیل مرجاوے یا مرتد ہوجاوے یا موکل خود وہ کام کرے کہ جسکے
واسطے وہ وکیل کیا تھا ان تمام صورتون مین۔ وکالت باطل ہوجائیگی مسئلہ وکیل کو جائز
نہین ہے کہ موکل کے واسطے ماں اور اپنے باپ اور بھائی اور دادا اور لڑکے اور بی بی
یا اپنے مکاتب یا اپنے غلام سے خرید و فروخت کرے۔ مسئلہ اگر فروخت کرنیوالا وکیل
ہووے تو کم و زیادہ قیمت کو فروخت کر سکتا ہے یا نہین۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز
ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز نہین ہے مگر ساتھ اُس نقصان کے کہ جتنا لوگون مین
رائج ہو۔ مسئلہ اگر کوئی خریدنے کا وکیل ہووے تو کم و زیادہ قیمت پر خریدنا جائز ہے یا
نہین۔ جائز نہین ہے مگر برابر قیمت پر اور اُس نقصان پر کہ لوگون مین یعنے تاجرون مین
رائج ہو۔ مسئلہ اگر بیع کا وکیل ہے تو مشتری کی طرف سے قیمت کا کفیل ہونا جائز نہین

مسئلہ اگر کوئی شخص کسی کو غلام فروخت کرنے کے واسطے وکیل کرے اور وکیل نے نصف غلام فروخت کیا تو جائز ہے یا نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک نہیں ہے اور اگر غلام خریدنے کے واسطے وکیل کرے اور وہ وکیل نصف غلام خرید کرے شراء موقوف ہوگی اجازت موکل پر اور اگر دوسرا نصف بھی خرید کرے تو موکل پر لازم ہوگا ورنہ لازم نہوگا مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک شخص کو وکیل کیا کہ دس رطل گوشت ایک روپیہ کو خرید کرے پھر وکیل نے ایک روپیہ کا بیس رطل گوشت خرید کیا۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک موکل کو لازم ہوگا کہ دس رطل گوشت اور نصف روپیہ وکیل سے لے لے اور دس رطل گوشت اور نصف روپیہ وکیل کا ہوگا اور صاحبین کے نزدیک بیسون رطل گوشت موکل کا ہوگا مسئلہ اگر کسی نے کسی کو وکیل کیا کسی معین چیز کے خریدنے کے واسطے وکیل کو اپنے واسطے خریدنا اس شئے کا جائز نہیں ہے مگر اس صورت مین کہ وکیل کیا ہو اور چیز کو معین نہ کیا ہو تو اپنے واسطے خریدنا جائز ہوگا مگر یہ کہ موکل کے مال سے خرید کیا ہو یا خرید کے وقت موکل کے نیت کی ہو تو اب خرید موکل کے لیئے ہوگی مسئلہ اگر خصومت مین وکیل کیا جائے تو وہی شخص وکیل واسطے قبض حق کے بھی وکیل ہوگا لیکن وکیل قبض وکیل خصومت نہوگا صاحبین کے نزدیک وکیل بالخصومة اگر اپنے موکل پر اقرار کرے تو غور کرین کہ یہ اقرار قاضی کے اجلاس مین کیا ہے یا اور جگہ اگر قاضی کے اجلاس مین کیا ہے تو جائز ہے اور جو دوسری جگہ کیا تو نا جائز ہے نزدیک طرفین کے مگر خصوصیت سے خارج ہو جائیگا مسئلہ اگر کوئی شخص دعویٰ کرے کہ فلان کا وکیل ہون قرض وصول کرنے کے واسطے اور مقروض تصدیق کرے تو قاضی مقروض پر قرض ادا کرنے کا حکم کرے یا نہیں۔ قاضی کو چاہیے کہ حکم دے اور قرض اسکے سپرد کرے اب اگر وہ غائب شخص حاضر ہوا اور تصدیق کرے تو بہتر اور جو وہ تصدیق نہ کرے تو مقروض تاوان دار ہوگا یعنے مدعی کو دوبارہ روپیہ ادا کرے اور جو کچھ وکیل کو دیا ہے اگر اُسکے پاس موجود ہو تو وصول کرلے اور اگر ہلاک ہوگیا تو اُس سے کچھ نہ لے مگر وصول

اس سے وقت وفع کے ضامن نے لیا ہو مسئلہ اگر کوئی شخص دعوی کرے کسی کے سامنے کہ مین فلان کا وکیل ہون امانت وصول کرنے کا اور یہ امانت دار تصدیق کرے تو قاضی امانت سپرد کرنے کا حکم دے یا نہ دے۔ قاضی نہ جبر کرے اور نہ امانت سپرد کرنے کا حکم دے۔

کتاب الکفالۃ

کفیل ہونیکے مسائل یعنی ضامن ہونے کے

کفیل کئی طرح کا ہوتا ہے دو طرح کا ہوتا ہے ایک کفیل نفس دوسرا کفیل مال۔ یعنے کفیل نفس کو واجب ہوگا کہ جب مکفول لہ طلب کرے تو نفس کو سپرد کردے یعنے حاضر ضمانی کرنے والے کو واجب ہوگا کہ مکفول عنہ کو سپرد کردے یعنے مدعا علیہ کو مدعی کے پاس حاضر کردے اور کفیل مال کو واجب ہوگا کہ مدت مقررہ کے پورے ہونے پر مکفول عنہ کو حاضر کرے اور اگر حاضر نہ کرسکے تو مال خود ادا کرے یعنے مکفول عنہ بھاگ گیا ہو یا مر گیا ہو۔ مسئلہ کفالت یعنے ضامنی کس طرح کہنے سے صحیح ہوتی ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ کہ ضامن ہوا مین فلان کے نفس کا یا اُسکی گردن کا یا اُسکی جان کا یا اسکے جسم کا یا اُسکے سر کا یا اُسکے نصف کا یا اُسکی تہائی کا یا کہے کہ مین اسکا کفیل ہوا یا یون کہے کہ وہ میرے ذمہ ہے یا میرے طرف ہے یا یون کہے کہ مین اسکا کفیل ہون مسئلہ اگر کفالت پر شرط کرے کہ وقت معین پر مکفول عنہ کو حاضر کردونگا تو جب وہ مدت پوری ہو جائے تو اسکا حاضر کرنا اسپر لازم ہوگا۔ مسئلہ اگر حاضر نہ کرے تو کیا واجب ہوگا۔ قاضی اُسکو قید کرے تاکہ حاضر کرے۔ مسئلہ اور لیکن جب حاضر کرے اور سپرد کردے تو کفالت سے بری ہوگا یا نہین۔ غور کرین اگر ایسی جگہ حاضر کیا ہے کہ مدعی وہان قادر ہووے جھگڑا کرنے پر تو بری ہو جائیگا اور اگر ایسی جگہ سپرد کیا ہے کہ وہان جھگڑے پر قادر نہو جیسے کسی جنگل مین حاضر کرے تو بری نہوگا۔ مسئلہ اگر کفیل ہوا ہے ساتھ اس شرط کے کہ مکفول عنہ کو قاضی کے اجلاس مین حاضر کرے پھر وہ اُسکو بازار مین یا جنگل مین حاضر کرے تو بری ہوگا یا نہین۔ اگر جنگل مین حاضر کریگا تو بری نہین ہوگا اور جو بازار مین

حاضر کریگا تو بری ہو جائیگا مسئلہ اگر مکفول عنہ مرجاے تو ضامن بری ہوگا یا نہین۔ اگر اُسکے
حاضر کرنے کا ضامن ہوگا تو بری ہو جائے گا۔ اور اگر اس شرط سے ضامن ہوا ہو کہ اگر اُسکو
حاضر نہ کرسکون تو جو کچھ اُسکے اوپر ہے اُسکا ضامن رہونگا تو اس صورت مین حاضر نہین کرسکتا ہے
تو ضامن پر روپیہ لازم آئیگا۔ مسئلہ حاضر ضامنی حدود اور قصاص مین جائز ہے یا نہین
امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز نہین ہے اور صاحبینؒ کے نزدیک حاضر کرنے کے واسطے
جائز ہے مسئلہ ضمانت مال کی جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے اگرچہ مال معلوم ہو یا مجہول
مگر دین صحیح ہو۔ اگر یون کہے کہ ضامن ہوا مین ہزار روپیہ کا یہ معلوم کی مثال ہے اگر یون کہے
کہ ضامن ہوا مین اُسکا کہ جو کچھ تیرا اُسکے اوپر ہے یا تیرا جو کچھ اُسکے اوپر واجب ہوگا یا جو اس
بیع مین تیرا چاہیے گا۔ مسئلہ مکفول لہ یعنے مدعی مال کو مکفول عنہ سے طلب کرے یا ضامن
سے۔ اُسکو اختیار ہوگا چاہے مکفول عنہ سے طلب کرے چاہے کفیل سے مسئلہ معلق رکھنا
کفالت کا کسی شرط کے ساتھ جائز ہے۔ مثلاً کہے کہ جو کچھ اسباب زید تجھ سے خریدے اُسکا
روپیہ میرے ذمہ ہے یا جو کچھ بار رکھے میرے ذمہ ہے۔ مسئلہ ضمانت بے اجازت مکفول
عنہ کی جائز ہے یا نہین۔ اجازت اور بے اجازت دونون طرح سے جائز ہے لیکن اُس مین یہ
فرق ہوگا کہ اس اجازت سے کفیل ہوا ہوگا تو جو کچھ یہ کفیل بسبب کفالت دیوے وہ مکفول عنہ
کی طرف رجوع کرے یعنے وصول کرے اور اگر بے اجازت مکفول عنہ کے کفیل ہوا ہوگا تو جو کچھ
دیا ہوگا اُسکو مکفول عنہ سے رجوع نہ کرے مسئلہ کفیل کو مکفول عنہ سے کفالت کا مال طلب کرنا جائز ہے
یا نہین۔ اگر کفیل مال ادا کرچکا ہے تو جائز ہے کہ طلب کرے اور اگر ادا نہ کیا ہو تو جائز نہین
ہے کہ طلب کرے مسئلہ اگر کفیل پر سخت تقاضا ہو تو کفیل مکفول عنہ پر سخت تقاضا کرے
مسئلہ اگر صاحب مال ضامن کو قید کرے تو ضامن کو جائز ہے کہ جسکی ضمانت کی ہے کہ اُسکو
قید کرے مسئلہ اگر طالب مکفول عنہ کو بری کرے یا اُس سے بھر پاوے تو کفیل بری ہوگا یا
نہین۔ بری ہو جائے گا اور اگر کفیل کو بری کردے تو مکفول عنہ بری نہوگا۔ مسئلہ اگر مرابحہ

کوکسی شرط پر معلق کرے تو جائز ہے یا نہین مثلاً یون کہے کہ فلان شخص سفر سے آج آوے گا تو بری ہے یا بیمار اچھا ہو جائیگا تو بری ہے یہ شرط جائز ہے۔ مسئلہ اگر قیمت کا کفیل ہو تو جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے لیکن مبیع کا کفیل ہونا جائز نہین ہے مسئلہ اگر ایک شخص نے کوئی جانور لادنے کے واسطے کرایہ پر لیا تو لادنے کے واسطے کفالت جائز ہے یا نہین۔ اگر جانور معین ہو تو جائز نہین ہے اور اگر جانور معین نہو تو جائز ہے۔ مسئلہ کفالت بے قبول مکفول لہ کی جائز نہین ہے مگر ایک جگہ کہ بیمار اپنے وارثون سے کہے کہ تم کفیل ہو واسطے اس مال کے کہ مجھکو فلان شخص کا دینا ہے جائز ہے اگرچہ اس شخص کی غیبت ہے یعنے مکفول لہ کی۔ مسئلہ اگر کسی شخص کا دو شخص پر روپیہ یا مثل ہو اور ان مین سے ہر ایک دوسرے کا ضامن ہو اگر ایک ان مین سے کچھ قرض ادا کرے اگر نصف ادا کر چکا ہے پھر اسکے بعد اور ادا کرے تو دوسرے شریک سے زیادتی کو لے سکتا ہے اور اگر نصف نہین ادا کیا ہے تو کچھ بھی دوسرے شریک سے نہین لے سکتا ہے صورت اس مسئلہ کی یون ہے کہ دو شخصونکو ہزار روپیہ دیتا ہون ہر ایک پر مال پانسو روپیہ ہون گے جب پانسو روپیہ ایک شخص پر ہوئے انکو ادا کرے اور جو دوسرے کے حصہ سے ادا کرے تو اسوقت اسپر رجوع کرے اور یہ اسوقت ہوگا کہ جب پانسو سے زیادہ ادا کرے تو پانسو اسکے حصہ مین ہون گے اور جتنا زیادہ ہوگا وہ دوسرے کا حصہ ہوگا۔ مسئلہ اگر ایک شخص کے دو کفیل ہون پھر یہ دونون کفیل ایک دوسرے کے ہون یعنے آپس مین ایک دوسرے کے کفیل ہوئے تو اس صورت مین جو کچھ ادا کرے تو اسکا نصف دوسرے سے لے خواہ تھوڑا ہو یا بہت مسئلہ کفیل ہونا کتابت کے مال کے ساتھ جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے اگرچہ غلام کفیل ہو یا آزاد۔ مسئلہ اگر ایک شخص نے وفات پائی اور اسپر لوگون کا قرض تھا اور اس شخص نے بعد مرنے کوئی چیز نہین چھوڑی کہ قرضدارون کو دے پھر ایک شخص ان قرضون کے واسطے ازروی احسان کفیل ہووے تو جائز ہے یا نہین۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز نہین ہے اور صاحبینؒ کے نزدیک جائز ہے۔

کتاب الحوالۃ

اس مین ایک کا دوسرے پر قرض اُتار دینے کا بیان ہے۔ حوالہ قرضون مین جائز ہے۔ تین شخصون کی رضامندی سے حوالہ صحیح ہوتا ہے یعنے محیل اور محتال اور محتال علیہ کے محیل قرض اُتارنے والے کو کہتے ہین اور محتال قرضخواہ کو کہتے ہین یعنے جسکا قرض دوسرے پر اُتلا جائے اور محتال علیہ وہ ہے کہ جسپر قرض اُتارا جائے مسئلہ جب حوالت پوری ہو جائے تو محیل بری ہوگا یا نہین۔ محیل بری ہوجائے گا اور محتال پھر محیل پر تقاضا نہ کرے مگر اُس صورت مین کہ حق اُسکا باطل ہو جاسے یعنے محتال علیہ انکار کرے مسئلہ حق اُسکا کیونکہ باطل ہوگا۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک محتال علیہ یعنی وہ شخص کہ جسپر قرض اُتارا گیا ہے حوالہ سے منکر ہو کر قسم کھا جائے اور اُسپر گواہ بھی نہون اور یا وہ شخص مفلس ہو کر مرجائے تو حق باطل ہو جائے گا اور صاحبینؒ کے نزدیک تین چیز سے حق باطل ہوگا دو یہ کہ جو بیان ہوے اور تیسرے یہ کہ قاضی حکم کرے اُسکے افلاس پر مسئلہ اگر محتال علیہ محیل سے وہ مال طلب کرے یعنے یون کہے کہ وہ مال کر تیرے اُتار دینے سے مین نے دیا ہے وہ مال مجکو دے پھر محیل اُسکے جواب مین کہے میرا تیرے اوپر قرض آتا تھا اُسکو مین نے تیرے اوپر اُتروا دیا تو وہ قول کسکا معتبر ہوگا۔ محتال علیہ کا قول مانا جاسے گا اور محیل پر واجب ہوگا کہ اُسقدر روپیہ جو اُس نے ادا کیا ہے اُسکو دیدے مسئلہ اگر محیل محتال لہ سے حوالہ کا مال طلب کرے یعنے وہ مال جو حوالہ کیا تھا مانگے یعنے مین نے اسواسطے حوالہ کیا تھا کہ میرے واسطے محتال علیہ سے روپیہ وصول کر اور محتال کہے کہ تو نے میرے قرض کو اُسپر حوالہ کیا تھا یعنے اُتارا تھا تو اُسکا قول قابل قبول ہوگا۔ محیل کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوگا اور محیل محتال سے مال طلب کرے اور لے لے مسئلہ سفاتج لینا جائز ہے یا نہین۔ مکروہ ہے سفاتج سفتجہ کے جمع ہے اور وہ یہ ہے یعنے اسطرح پر قرض دینا ہے کہ راہ کا خوف جاتا رہے جسطرح ہنڈوی ایک

شہر سے دوسرے شہر کو بھیجتے ہین اپنے ہنڈوی لکھنے والا کہتا ہے کہ میرا روپیہ فلان شخص کے اوپر ہے تو میان مجکو روپیہ دیدے اور ہنڈوی کے ذریعہ سے فلان شہر مین فلان شخص سے وصول کر لے اگر ایسا کرے تو جائز ہے مگر با کراہت تحریمہ

کتاب الصلح

صلح کے مسائل

صلح کی تین طرح پر ہے۔ تین طرح پر ایک بسکوت دوسرے باقرار تیسرے با انکار تینون طرح صلح کرنا جائز ہے **مسئلہ** وہ صلح کہ اقرار سے ہو اُسکا کیا حکم ہے۔ یہ بیع کے حکم مین ہوگی اگر مال کی مال کے ساتھ ہو اور اگر مال سے کسی نفع کے ساتھ ہو تو حکم اُسکا مانند اجارہ کے ہوگا **مسئلہ** وہ صلح کہ سکوت اور انکار سے ہو تو اُسکا کیا حکم ہوگا۔ وہ مدعا علیہ کے حق مین بمنزلہ فدیہ قسم کے ہوگی اور مدعی کے حق مین معاوضہ ہوگی **مسئلہ** اگر کسی مکان کے ساتھ صلح کرے تو شفیع کا شفعہ واجب ہوگا یا نہین۔ شفعہ درست ہوگا اور اگر مکان کا دعوے کیا اور مدعی علیہ نے سکوت یا انکار کے بعد صلح کر لی تو اس مکان مین شفعہ نہین ہو سکتا **مسئلہ** اگر اقرار سے صلح کرے پھر اُس چیز مین یعنی متنازع فیہ مین کوئی مستحق اُسکے جز کا ظاہر ہو تو مدعی علیہ اُس مستحق کے حصہ کے موافق جو متنازع فیہ مین ہے۔ مدعی سے اپنا عوض دیا ہوا لوٹا لے **مسئلہ** اگر سکوت یا انکار سے صلح کرے اور پھر متنازع فیہ مین کوئی مستحق ظاہر ہو۔ تو مدعی کو واجب ہوگا کہ عوض کو واپس کر دے اور پھر خصومت مستحق سے کرے **مسئلہ** اگر کوئی شخص دعوے کرے کہ اس مکان مین میرا ایک حق ہے اور کچھ ظاہر نہ کرے تو یہ دعوے اُسکا درست ہوگا یا نہین۔ درست ہوگا **مسئلہ** اگر صلح کرین کسی عوض پر اور متنازع فیہ مکان ہو اور کوئی مستحق اُس مکان کے بعض حصہ مین ظاہر ہو تو مدعی علیہ کو نہین پہونچتا ہے کہ عوض مین سے کچھ پھیر لے اس وجہ سے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ حق کہ جسکا وہ دعوی کرتا ہے مکان مین باقی رہا ہو **مسئلہ** صلح مال کے دعوی اور منفعت اور جنایت عمداً اور سہواً سے جائز ہے مگر حدود اور قصاص مین ناجائز ہے۔ **مسئلہ** اگر

کوئی مرد دعوے کرے کسی عورت پر کہ یہ میری بی بی ہے اور عورت منکر ہووے پھر وہ مرد مال دیکر اس دعوی کی صلح کرے تو جائز ہے یا نہین - جائز ہے اور وہ مال عورت کے حق مین خلع ہوگا اور لیکن اگر کوئی عورت کسی مرد پر دعوے کرے کہ یہ میرا شوہر ہے اور وہ شوہر منکر ہووے اور مرد اس دعوے پر کچھ خرچ کرکے صلح کرے تو ناجائز ہے مسئلہ جو صلح کہ قرض سے کیجائے تو اس صلح کو کا ہے پر حمل کرے - معاوضہ پر حمل نہ کرین بلکہ یون کہین کہ بعض لے لیا اور بعض چھوڑ دیا مثلاً اس شخص کے ایک شخص پر ہزار روپیہ کھرے تھے پھر پانسو کھوٹے پر صلح کرے تو ایسا ہے کہ اپنا بعض حق چھوڑ دیا مسئلہ ایک شخص کے ایک شخص پر ہزار روپیہ نقد لینا ہین پھر وہ ایک سال کی مہلت دے دے تو جائز ہے کہ نہین - جائز ہے اور یہ یون ہے کہ نفس حق کو مہلت دیدے اور اگر ہزار روپیہ نقد لینا ہو پھر اشرفی پر صلح کرے اور ایک ماہ کی مہلت دی جائز نہین ہے مسئلہ اگر ہزار روپیہ کھوٹے زید کے عمرو پر تھے پھر زید نے کھرے پانسو روپیہ پر صلح کرلی تو جائز ہے یا نہین - جائز نہین ہے مسئلہ اگر کسی شخص نے بلا اجازت مدعا علیہ کے صلح کی تو جائز ہے یا نہین - اس مسئلہ کی چار صورتین ہین تین صورتین ایسی ہین کہ جائز ہے اور چوتھی صورت یہ ہے کہ موقوف ہو لیکن وہ تین صورتین کہ درست ہین یہ ہین - صلح کرے اور ضامن ہوجاوے - یا صلح کرے کسی معین مال پر تو اسکا سپرد کرنا لازم ہوگا - یا جس مال پر صلح کی ہے خود سپرد کرے اور اگر یون کہے کہ صلح کی مین نے ہزار روپیہ کے ساتھ اور کفیل نہووے اور معین نہ کرے اور سپرد بھی نہ کرے تو یہ موقوف ہوگی اگر مدعی قبول کرے تو لازم ہوگا کہ مال کو ادا کرے اور اگر اجازت نہ دے تو جائز نہین ہے مسئلہ اگر دو شخصون کا قرض ایک شخص پر ہو پھر ایک ان مین سے اپنے حصہ کے ساتھ صلح کرے ایک کپڑے پر تو دوسرا شریک کیا کرے - دوسرے کو اختیار ہے چاہے دیندار سے رجوع کرکے حصہ اپنا لے لے اور چاہے نصف کپڑا شریک سے لے لے اور باقی جو رہے گا وہ دونون کا ہے مگر وہ شریک چہارم قرض اسکو دیوے تو اب کپڑا نہین لے سکتا مسئلہ لیکن اگر شریک

اپنا حصہ نقد لے لے تو دوسرے شریک کو پہونچتا ہے کہ اپنا حصہ اس سے لے یا نہیں پہونچتا ہے
یعنے اسکو جائز ہے کہ اس وصول شدہ مین سے نصف لے لے پھر دونون شخص اس باقی کو بھی
لین مسئلہ اگر ایک شریک نے اپنے حصہ کا اسباب خرید کیا تو دوسرے شریک کو جائز ہے
کہ وہ شریک سے چہارم قرض کا تاوان لے مسئلہ اگر دو شخصون نے شرکت مین بیع سلم کی ہو پھر ایک
ان مین سے اپنے حصہ کی راس المال پر صلح کرے تو جائز ہے یا نہیں امام ابو حنیفہ اور محمد
کے نزدیک ناجائز ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے مسئلہ اگر ایک ترکہ عقار یا
اسباب کئی وارثون کے درمیان ہے پھر ایک وارث صلح کرتا ہے اور وارثون سے
روپے یا سونے کے ساتھ تو جائز ہے قلیل ہو یا کثیر مسئلہ ترکہ اگر چاندی ہو تو سونے پر صلح
کرنا اور سونا ہو تو چاندی پر صلح کرنا جائز ہے مصالح علیہ قلیل ہو یا کثیر اور اگر ترکہ چاندی ہو اور
سونا بھی ہو پھر صلح کرے سونے کے ساتھ یا چاندی کے ساتھ تو جائز ہے یا نہیں اسوقت
جائز ہوگا کہ مصالح علیہ اسکے حصہ اسی جنس سے زائد ہو تا کہ جنس کے مقابل ہو جائے اور زیادتی
باقی کے مقابل صلح کرین اسقدر سونے کے ساتھ کہ جتنا اسکے حصہ مین آوے اور زیادتی
بھی دین تو سونا سونے کے مقابل ہوا اور زیادتی چاندی کے مقابل ہوا اور اگر سونا اسکے
حصہ سے کم دینگے تو جائز نہوگا۔ مسئلہ اگر ترکہ کا لوگون پر باقی ہووے پھر ایک وارث
دوسرون سے صلح کرے کسی مال کے ساتھ اس شرط پر کہ لوگون پر جو روپیہ ہے وہ تمہارا
ہوگا جائز ہے یا نہیں ہے مگر جب کر دین وارثون کو اپنے حصہ سے بری کرے - + +

کتاب الہبۃ

ہبہ کے مسائل

ہبہ کس چیز سے درست ہوتی ہے سا ایجاب وقبول سے - پوری کس چیز سے ہوتی ہے -
قبضہ کرنے سے - چیز کے بخشدینے کو ہبہ کہتے ہین مسئلہ اگر موہوب لہ یعنی جسکو چیز بخشی جاے
وہ بلا اجازت واہب کے یعنے بخشنے والے کی دی ہوئی چیز پر قبضہ کرے تو جائز ہے یا نہین

جس جگہ چیز دی گئی ہے اگر اُسی جگہ قبضہ کرے تو جائز ہے دوسری جگہ جائز نہین ہے مگر واہب کی
اجازت سے **مسئلہ** ہبہ کس کس چیز سے ہوتی ہے ۔ واہب یون کہے کہ ہبہ کیا مین نے تجکو یا دیدیا
دلا مین نے تجکو یا مالک کردیا مین نے تجکو یا مین نے یہ کھانا کھانے کے واسطے دیا تجکو یا اسکو
تیرا ہی کردیا یا یہ چیز عمر بھر کے واسطے دی تجکو یا یہ کپڑا تیرے واسطے ہے ان لفظون مین
ہبہ ہوگی اور اگر یون کہے کہ سوار کیا مین نے تجکو اس جانور پر اگر نیت ہبہ کی ہوگی تو ہبہ
ہوجائے گا ورنہ عاریت ہوگا **مسئلہ** مشترک چیز کو ہبہ کرنا جائز ہے یا نہین ۔ اگر وہ
چیز تقسیم قبول کرسکتی ہے تو جائز نہین ہے مگر جب کہ تقسیم کی ہوئی ہو اور وہ چیز کہ جو قسمت
قبول نہ کرے اور مشترک ہو اسکا ہبہ جائز ہے مثلاً جیسے کنوان **مسئلہ** اگر کسی گھر کا کوئی حصہ
کہ تقسیم شدہ نہو ہبہ کرے تو جائز ہے یا نہین ۔ یہ ہبہ فاسد ہے ہان اگر تقسیم کرکے موہوب
لہ کو دیدے تو جائز ہے **مسئلہ** اگر آٹا گیہون مین اور تیل تلون مین ہبہ کرے تو جائز ہے
یا نہین ۔ یہ ہبہ فاسد ہے اگر گیہون کو آٹا کرکے اور تلون کا تیل نکال کر دیدے تو بھی جائز
نہین ہے **مسئلہ** اگر چیز ہبہ کی موہوب لہ کے ہاتھ مین ہو تو دینے کے ساتھ ملک ہوجائیگی
یا نہین ۔ ہوجائیگی مثلاً اگر کوئی چیز زید کی عمرو کے ہاتھ مین ہو اور پھر زید نے اُس چیز کو کہ
عمرو کے ہاتھ مین تھی ہبہ کردی تو اس صورت مین بمجرد ہبہ کردینے کے عمرو مالک
ہوجائے گا دوسرے قبضہ کی حاجت نہوگی ایسے ہی اگر باپ لڑکے کو کوئی چیز دے
تو دینے کے ساتھ ہی لڑکا مالک ہوجائے گا دوسرے قبضہ کی حاجت نہین ہے **مسئلہ**
اگر کسی اجنبی کے لڑکے کو کوئی چیز ہبہ کرے اور وہ لڑکا صغیر ہو یعنے بے سمجھ ہو تو اسکے باپ
کے قبضہ کرنے سے ہبہ پوری ہوجائے گی یا نہین ۔ ہوجائیگی **مسئلہ** اگر کوئی شخص کسی
یتیم کو کوئی چیز ہبہ کرے اور وہ بے سمجھ ہوکر ہبہ پر قبضہ نہین کرسکتا ہے تو اسکا پرورش
کرنے والا قبضہ کرے تو جائز ہے یا نہین ۔ جائز ہے **مسئلہ** اگر دو شخص ایک شخص کو ایک
مکان مشترک ہبہ کرین تو جائز ہے یا نہین ۔ جائز ہے اور اگر ایک شخص دو شخصون کو کوئی

مکان دے تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے - اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک
جائز ہے مسئلہ اگر کسی اجنبی کو کوئی چیز ہبہ کرے تو اُسکو پھیر سکتی ہین یا نہین - پھیر سکتی
ہین مگر جب تک کہ یہ چیز موہوب لہ کے ہاتھ مین ہو اور اگر موہوب لہ کے قبضہ سے جاتی رہی
ہو یا اسمین کوئی چیز زیادہ ملگئی ہو جیسے گھی دیا اسمین ستو ملا دیا یا زمین باغ یا مکان بنا لیا یا
ہبہ کی چیز موہوب لہ کے ہاتھ سے جاتی رہے مثلاً فروخت کر ڈالی ہو یا اُسنے کسی دوسرے
کو ہبہ کردی ہو یا تلف ہو تو ان صورتون مین نہین پھیر سکتا ہے اور اگر اپنی ذی رحم
یعنے قرابت والے کو دیا ہے یا شوہر نے بی بی کو یا بی بی نے شوہر کو دیا ہے تو بھی کسی طرح
نہین پھیر سکتا ہے مسئلہ اگر کسی غیر شخص کو کوئی چیز ہبہ کی پھر موہوب لہ واہب سے کہے کہ
اسکو اپنے ہبہ کے عوض مین لے لے یا یون کہے کہ اپنے ہبہ کا بدل لے لے یا یون
کہے کہ اپنے ہبہ کے مقابلہ مین لیلے اور پھر واہب اُسپر قبضہ کرلے تو واپس کر لینا ساقط ہوگا یا
نہین - ساقط ہو جاسے گا یعنے ہبہ کی ہوئی چیز واپس نہین کر سکتا ہے مسئلہ اور درصورت
عوض اگر آدھی ہبہ مین کوئی مستحق ہو تو آدھا عوض پھیر سکتا ہے یا نہین - پھیر سکتا ہے
اور اگر عوض مین کوئی آدھے کا مستحق پیدا ہو تو واہب آدھا موہوب لہ سے پھیر سکتا ہے
یا نہین - اُسوقت پھیر سکتا ہے کہ باقی عوض کو بھی پھیر دے یعنے موہوب لہ کا دوسرا آدھا بھی
واپس کر دے مسئلہ واپس کرنا ہبہ کو درست ہے یا نہین - دو طور سے ایک حکم کے ساتھ
اور دوسرے موہوب لہ کی رضامندی سے مسئلہ اگر ہبہ کا عین موہوب لہ کے پاس سے
تلف ہو جاسے اور پھر اُس ہبہ مین کوئی مستحق پیدا ہو تو یہ مستحق موہوب لہ سے تاوان لیگا اور
موہوب لہ اس تاوان کو واہب سے نہین لے سکتا ہے مسئلہ اگر ایک شخص نے بشرط عوض کے
کوئی چیز ہبہ کی تو دونون عوضون پر قبضہ شرط ہوگا اور جب قبضہ کرلین تو عقد ہبہ درست ہوگا
اور حکم اُسکا مثل حکم بیع کے ہوگا یعنے بسبب عیب اور خیار رویت کے پھیر سکتا ہے اور شفیع
کی شفعہ واجب ہوگی مسئلہ عمریٰ جائز ہے یا نہین - جائز ہے عمر لہ کے واسطے اُس کی

حیات تک اور بعد اُسکے مرنے کے اُسکے وارثون کے واسطے مسئلہ رقبی جائز ہے یا نہین۔
امام ابو حنیفہ اور محمدؒ کے نزدیک باطل ہے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز ہے مسئلہ
عمریٰ اور رقبیٰ کیا چیز ہین۔ عمریٰ اسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص کسی شخص سے کہے کہ جب تک زندہ ہے
یہ چیز تیری ہے اور رقبیٰ اُسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص دو شخصون سے کہے کہ جو کوئی تم دونون مین
زیادہ جیےگا یہ چیز خاص اُسکی ہے مسئلہ صدقہ مثل ہبہ کے ہے یا نہین۔ مثل ہبہ کے ہوگا اور
درست نہوگا مگر قبضہ کے ساتھ اور ایسی ہی مشترک چیز کہ جو تقسیم کو قبول کر سکتی ہے بے تقسیم کے
صدقہ کرنا جائز نہین ہے مسئلہ اگر ایک چیز معین کو دو فقیرون پر صدقہ کرین تو جائز ہے یا نہین۔
جائز ہے مسئلہ صدقہ کو پھیر سکتے ہین یا نہین۔ نہین پھیر سکتے ہین مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے
مال کے صدقہ کرنے کی منت مانی تو کیا واجب ہوگا۔ اُس جنس مال کا صدقہ کرنا واجب ہوگا
کہ جس مال مین زکوٰۃ واجب ہوتی ہے مسئلہ اگر کوئی شخص منت مانے کہ اپنے ملک کو صدقہ
کرے تو کیا واجب آئیگا۔ واجب ہوگا کہ تمام مال اپنا صدقہ کرے مگر اسقدر رکھ لے کہ اپنے اور
عیال کے اوپر خرچ کرے اُسوقت تک کہ کوئی کسب کرے اور اُس کسب سے جب دوسرا
مال حاصل ہو تو جسقدر نفقہ کے واسطے رکھ لیا تھا فقیرون کو دیدے

کتاب الوقف

وقف کے مسائل

واقف کی ملک وقف سے کب منقطع ہوتی ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دو چیزون سے
ایک قاضی کے حکم سے یعنے جب قاضی اُسکی وقفیت پر حکم کرے۔ دوسرے وفات کے
ساتھ معلق کرنا مثلاً یون کہے کہ جب مین مرجاون تو مکان وقف ہے مسئلہ ایسی چیزین
کب وقف ہوتی ہین کہ جو نقل نکر سکین جیسے پل اور مسافر خانہ اور مسجد اور کنوان وغیرہ
امام ابو یوسفؒ کے نزدیک واقف کے وقفت کہتے کے ساتھ اُسکی ملک زائل
ہوجائیگی یعنی جسوقت کہے کہ وقف کیا مین نے اُسیوقت ملک سے زائل ہوجاے گی اور

م محمدؒ کے نزدیک وقفت کہنے سے واقف کے ملک سے زائل نہوگی اسوقت تک کہ متولی
کے سپرد نہ کرے جب وقف اس اختلاف علماء سے درست ہووے تب واقف کے
ملک سے باہر آویگا اور موقوف علیہ کے ملک مین نہ آئیگا یعنے جس شخص پر وقف کیا ہے وہ
اس وقف کو نہ فروخت کر سکتا ہے نہ ہبہ کر سکتا ہے نہ رہن کر سکتا ہے مسئلہ
وقف مشترک کا جائز ہے یا نہین - امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک
جائز نہین ہے مسئلہ وقف کس چیز سے پورا ہوتا ہے - طرفین کے نزدیک وقف کا اخیر
اسی طرح کرے کہ وہ جہت ہرگز منقطع نہووے مثلاً کہے کہ وقف کیا مین نے ان فقیرونپر
اور یہ جہت یعنے یہ صورت منقطع کی ہے کیونکہ ممکن ہے کبھی وہ فقیر نرہین بلکہ یون کہے کہ
جب یہ فقیر نرہین تو دوسرے فقیرونکو پہنچے تو یہ صورت غیر منقطع کی ہے اور امام ابو یوسفؒ
کے نزدیک اگر اخیر وقف کو ایسی صورت سے ظاہر کرے کہ وہ منقطع ہوجاوے تو بھی جائز ہے کیونکہ اگر وہ صورت
نرہے گی تو بعد اسکے امام یوسفؒ کے نزدیک اور فقیرونپر وہ شئے موقوفہ وقف کیجاوے گی
مسئلہ اگر اپنی زمین اور بیل اور غلام وقف کرے تو جائز ہے یا نہین - امام ابو یوسفؒ کے
نزدیک جائز ہے - واجب وقف مین یہ ہے کہ اسکے حاصل کو اول اسکی عمارت مین صرف
کرین اگرچہ واقف نے شرط نہ کی ہو - مسئلہ اگر ایک مکان اپنے اولاد کے رہنے کے
واسطے وقف کرے تو جائز ہے یا نہین - جائز ہے مسئلہ مرمت اس مکان کی کس پر
واجب ہوگی - اس شخص پر کہ جو اسمین رہتا ہے لیکن اگر وہ انکار کرے یا محتاج ہوجائے
اور قدرت بنانے کی نہو تو قاضی اس مکان کو کرایہ پر دیوے اور کرایہ سے اس کی
مرمت کراوے اور بعد مرمت کرانے کے رہنے والے کے سپرد کردے مسئلہ اگر
مکان موقوفہ کی کوئی دیوار یا دالان ٹوٹ جائے تو اسکی اینٹ مٹی کو کیا کرے - اگر
مرمت مین حاجت ہو تو اسکے بنانے مین صرف کرے اور اگر مرمت کی حاجت نہو تو نگاہ
رکھے یعنے محفوظ رکھے جسوقت تک کہ مرمت کی ضرورت ہو اور مستحقون پر تقسیم کرنا جائز نہین ہے

مسئلہ اگر واقف اپنے نفس پر وقف کرے یا ولایت اسکی اپنے واسطے کرے جائز ہے یا نہین۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز ہے **مسئلہ** اگر کوئی شخص مسجد بناے تو اسکے ملک سے کب باہر ہوگی اسوقت کہ اسکو مع راستہ کے اپنے سے جدا کردے اور لوگون کو نماز کی اجازت دیجاے پس جبکہ ایک شخص نے بھی نماز اسمین پڑھلی تو مسجد ہوگئی اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک یہان بھی اسکے کہنے کے ساتھ ہی اسکے ملک سے باہر ہوجائیگی اگر وہ اسطرح کہے کہ اس زمین یا مکان کو مین نے مسجد کیا **مسئلہ** اگر کوئی شخص سقایہ بناے یا مسافرخانہ یا کوئی مکان لوگون کی آمد رفت کے واسطے یا کسی زمین کو مقبرہ کے واسطے وقف کرے تو اسکے ملک سے کب خارج ہون گی۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جب قاضی حکم کرے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جسوقت کہا اسیوقت باہر ہوجائیگی اور امام محمدؒ کے نزدیک جسوقت سقایہ سے پانی پئین اور مسافرخانہ مین مسافر ٹھہرین اور مقبرہ مین کسی کو دفن کرین اس کے ملک سے خارج ہوجاے گی

کتاب الغصب

غصب یعنی چھین لینے کے مسائل

اگر کوئی کسی چیز کو غصب کرے یعنی چھین لے اور اسکے پاس سے تلف ہوگئی تو کیا واجب ہوگا اگر وہ مثلی ہو تو مثل واجب ہوگا یعنی مثلی وہ ہے کہ اسکا مثل دوسرا ہو جیسے گیہون اور جو وغیرہ ہون ورنہ قیمت واجب ہوگی **مسئلہ** غاصب یعنی چھین لینے والا اگر کوئی چیز غصب کرے تو اسپر کیا ہوتا ہے۔ اگر عین مغصوب یعنی وہ چیز کہ چھین لی ہے برقرار ہو تو پھیر دیگا اگر غاصب منکر ہوجاے اور کہے کہ وہ چیز تلف ہوگئی تو قاضی اسکو قید کرے یہان تک کہ اگر اسکے پاس ہے تو قبول دے ورنہ اسکا بدل واجب ہوگا **مسئلہ** کس چیز کے چھیننے کو غصب کہتے ہین۔ اس چیز کو کہ جو ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل کرسکے جیسے گھوڑا اور لونڈی اور کپڑا وغیرہ یا جو ان کی مانند ہون **مسئلہ** اگر کوئی زمین غصب کرلے اور پھر وہ

تلف ہوجائے یعنے دریا مین ڈوب جائے تو اُسپر تاوان واجب ہوگا یا نہین شیخین کے نزدیک
تاوان واجب نہوگا اور امام محمدؒ کے نزدیک واجب ہوگا مسئلہ اگر کسی شخص نے کوئی اسباب
کسی کا غصب کیا پھر وہ اُسکے پاس سے تلف ہوگیا گو اُسکے فعل سے ہوا ہو یا نہ ہوا ہو باتفاق
تاوان واجب ہوگا اور اگر نقصان ہوجائے گا تو نقصان کا بھی ضمان واجب ہوگا مسئلہ
اگر کوئی شخص کسی کی بکری بلا اجازت ذبح کرڈالے تو ضمان واجب ہوگا یا نہین - مالک کو اختیار
ہوگا چاہے زندہ بکری کی قیمت اُس سے لے لے اور وہ بکری ذبح کی ہوئی اُسکو دیدے لیکن
اگر چاہے تو وہ بکری ذبح کی ہوئی لے لے اور اُسکا نقصان طلب کرے اور نقصان اُسکا
یہ ہے کہ زندہ بکری کی قیمت قرار دین اور ذبح کی ہوئی بکری کی قیمت لگائین پھر جو کچھ ذبح
کی ہوئی کی قیمت ہو وہ منہا کرکے باقی لے لے مسئلہ اگر غاصب کسی کے کپڑے کو غصب کرکے
پھاڑ ڈالے تو کیا واجب ہوگا - اگر ایسا پھاڑا ہے کہ وہ کچھ کام مین آسکتا ہے تو اُسقدر
کا نقصان واجب ہوگا کہ جسقدر پھاڑا ہے اور اگر ایسا پھاڑا ہے کہ وہ کام مین نہین آسکتا ہے
تو پوری قیمت واجب ہوگی مسئلہ اگر عین مغصوب غاصب کے پاس بدل جائے مثلاً کوئی
جانور چھین لیا تھا تو اُسکو ذبح کرکے بھونا یا پکایا یا گیہون چھین کر پیس ڈالے یہ سب مالک
کے ملک سے منقطع ہوجاینگی اور مالک کی ملک سے باہر آئینگی یعنی مالک کو نہین پہونچتا
کہ ان اسباب کا عین لیوے بلکہ قیمت اُن کی غاصب پر واجب ہوگی اور غاصب کو
جائز نہین ہے کہ اُن کو کھائے جب تک عوض نہ دے دے مسئلہ اگر کسی شخص نے سونا
اور چاندی غصب کرکے اشرفی اور روپیہ بنائے تو اُنکا حکم کیا ہوگا - امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک
مالک کی ملک منقطع نہوگی اور صاحبین کے نزدیک مالک کی ملک منقطع ہوجائے گی
یعنے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ہوسکتا ہے کہ مالک وہی اشرفی اور روپیہ لے لے
اور صاحبین کے نزدیک اشرفی اور روپیہ سونا چاندی کا عین نہین ہے بلکہ اُسکا مثل
اُس سے لے مسئلہ اگر کسی مکان کی کوئی کڑی چھین کر عمارت بنائے تو مالک کی ملک

اُس سے منقطع ہوگی یا نہین منقطع ہوجاے گی اور غاصب پر اُسکی قیمت واجب ہوگی مسئلہ
اگر کسی نے کسی کی زمین چھینکر اُس مین عمارت بنائے یا پیڑ لگائے تو غاصب پر کیا واجب
ہوگا۔ عمارت اور درختون کو اُکھیڑ کر زمین خالی کر کے مالک کے سپرد کرے مسئلہ اگر درختون
کی اُکھیڑنے سے اور عمارت کے گرانے سے زمین کا نقصان ہوتا ہو تو قیمت درختون اور
عمارت کی غاصب کو دی یا نہین۔ پونچتا ہے کہ دیدے اور وہ درخت اور عمارت اُسکی
ملک ہوجاے گی مسئلہ اگر کسی نے کسی کا کپڑا چھین کر رنگ لیا یا ستو غصب کر کے
روغن مین ملائے تو کیا واجب ہوگا۔ مالک کو اختیار ہوگا چاہے سفید کپڑے کی قیمت
اور ستو کی قیمت لے لے اور وہ کپڑا اور ستو اُسکو دیدے اور چاہے کپڑا رنگا ہوا لیکر قیمت
رنگ کی واپس کرے اسی طرح ستو ملے ہوئے لے اور قیمت تیل کی دیدے مسئلہ اگر کسی نے
کسی کا مال چھین لیا اور وہ اُسکے پاس سے جاتا رہا تو قیمت مین کسکا قول معتبر ہوگا۔ قسم
ساتھ غاصب کا قول اور اگر مالک گواہ پیش کرے تو اُسکا قول مانا جائے گا مسئلہ اگر وہ چیز
گم شدہ غاصب کو پھر ملے اور وہ قیمت جو اُس سے پہلے لے چکا ہے تو اسکا کیا حکم ہوگا۔
اگر تاوان مالک کے قول پر یا مالک کے گواہون کے رو سے یا غاصب کے انکار قسم پر لیا ہے
تو جائز ہوگا کہ وہ چیز غاصب کو دی جائے اور مالک کو کچھ اختیار نہوگا اور اگر غاصب نے تاوان
اپنے قول مع قسم کے موافق دیا ہوگا تو اس صورت مین مالک کو اختیار ہوگا کہ چاہے وہ چیز
اُسکو چھوڑ دے اور چاہے تو عوض جو کہ لے چکا ہے واپس کر کے اپنا اسباب پھیرلے
مسئلہ مثلاً اگر ایک شخص نے ایک باغ غصب کر لیا ہو پھر اُس باغ سے پھل پھلواری حاصل
ہوئی یا ایک گائے غصب کی اور وہ بچہ جنی یا لونڈی غصب کی اور اُسکے لڑکا پیدا ہوا
تو یہ زیادہ چیزین کسکی ہون گی۔ یہ چیزین غاصب کے پاس امانتاً رہین گی اگر غاصب کے پاس
بلا تعدی تلف ہوجائینگی تو تاوان واجب نہوگا مگر یہ غاصب ظلم کے ساتھ اُن کو ہلاک
کرے یا یہ کہ مالک طلب کرے اور غاصب نہ دے اگر اس صورت مین ہلاک ہون گی تو

تاصب تاوان دار ہوگا مسئلہ اگر کسی نے ایک لونڈی غصب کی اور اُس لونڈی کے بچہ پیدا ہوا اور بسبب بچہ کے اُسکی قیمت مین نقصان آیا تو وہ نقصان غاصب پر واجب ہوگا یا نہین اگر لڑکے سے نقصان پورا ہو جاے تو کچھ واجب نہوگا یعنی مثلاً قیمت اُس لونڈی کی ہزار روپیہ تھی اور جب بچہ پیدا ہوا تو پانسو کی رہ گئی اور وہ بچہ کہ پیدا ہوا ہے پانسو روپیہ کا ہے تو کچھ بھی واجب نہوگا اور اگر لڑکا اپنی مان کے نقصان کو پورا نہین کر سکتا ہے تو اُس کمی کا غاصب ضامن ہوگا مسئلہ اگر کوئی مسلمان کسی ذمی کی شراب یا سور تلف کر ڈالے تو تاوان واجب ہوگا یا نہین۔ واجب آئیگا اور اگر ذمی کسی مسلمان کے یا مسلمان مسلمان کی شراب یا سور چھین کر ضائع کر ڈالے تو تاوان نہ ذمی پر واجب ہوگا نہ مسلمان پر۔

کتاب الودیعت

امانت کے مسائل

ودیعت یعنے امانت کا کیا حکم ہے یعنے اگر امانت امانت دار یعنی امین کے پاس سے جاتی رہے تو امین تاوان دار ہوگا یا نہین۔ اگر اپنے فعل سے تلف نہین کی ہے تو تاوان دار نہوگا مسئلہ امانت کی حفاظت کون کرے۔ اول امانت دار پھر اسکے جو عیال ہون مسئلہ اگر سواے عیال کے یعنے گھر والون کے اور کسی دوسرے کو دیدے کہ حفاظت کرے اور پھر وہ امانت تلف ہو جاے تو تاوان واجب ہوگا یا نہین۔ تاوان واجب ہوگا اگر امانت دار کو کوئی عذر ہووے جیسے امانت دار کے گھر مین آگ لگ جائے اور وہ اُس امانت کو ہمسایہ کے گھر مین پھینک دے یا ایسی کشتی مین سوار ہوا اور وہ کشتی ڈوبنے لگی اور وہ اُس امانت کو دوسری کشتی مین ڈال دے اگر اُس کشتی مین وہ امانت تلف ہو جائے گی تو تاوان دار نہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص امانت کے مال کو اپنے مال مین اسطرح ملا دے کہ جدا نہ کر سکے جیسے روپیہ روپیہ مین ملجاتا ہے تو تاوان دار ہوگا یا نہین تاوان دار ہوگا۔ مسئلہ اگر مالک امین سے امانت طلب کرے اور وہ انکار کرے اور دینی پڑجاوے۔

مین تصرف کرے مسئلہ ملتقط کو یعنی پانے والے کو جائز ہے یا نہین کہ اگر لقیط لڑکی ہو تو اُسکا کہین نکاح کردے یا لڑکا ہو تو اُسکے واسطے بی بی کرے۔ جائز نہین ہے مسئلہ لقیط کے واسطے ہبہ پر قبضہ کرنا جائز ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ اُسکو کسی پیشہ ور کو پیشہ سیکھنے کے واسطے سپرد کردی اور مزدوری اُسکی

کتاب اللقطہ

پڑی ہوئی چیز کے مسائل

لقطہ کیا چیز ہے۔ امانت ہے اور لقطہ وہ ایک چیز ہے کہ کسی کو گری ہوئی پائی تو وہ امانت ہوگی اگر پانے والا گواہ کردے کہ مین اس چیز کو اُٹھاتا ہون کہ حفاظت کرون گا اور اُس کے مالک کو سپرد کردونگا مسئلہ گری ہوئی چیز کے واسطے کئی روز تک ندا کرے۔ اگر گم شدہ چیز دس درم سے کم کی ہووے تو چند روز تک اُسکو پھراے اور کہے کہ یہ کسکی چیز ہے تاکہ مالک معلوم ہوئے اور اگر دس درم کی ہووے تو ایک ماہ یا زیادہ تک پھراے اور منادی کرے اور اگر دس سے زیادہ ہے تو سال بھر یا زیادہ تک مشہور کرے اگر مالک ظاہر نہو تو خیرات کردی مسئلہ اگر خیرات کردیوے اور پھر مالک ظاہر ہو تو اُسکا کیا حکم ہوگا۔ مالک کو اختیار ہوگا چاہے اُسکی خیرات کردینے پر راضی ہوجاے اور چاہے اُس خیرات کو قبول نہ کرے اور پانے والے سے تاوان لے لے مسئلہ اگر پانے والا بلا اجازت قاضی کے پائی ہوئی چیز پر خرچ کرے اور صاحب لقطہ ظاہر ہووے تو اُسکو پونہچتا ہے کہ صاحب لقطہ سے خرچ کیا ہوا لیوے۔ نہین پونہچتا ہے لیکن اگر قاضی کے اجازت سے نفقہ کرے تو جو کچھ خرچ کیا ہوگا وہ صاحب لقطہ کے ذمہ دین ہوگا اور اُس سے لے لے مسئلہ پائی ہوئی چیز کو اجارہ دینا جائز ہے یا نہین۔ اگر قاضی مصلحت دیکھے اجارہ پر دیوے یعنے جبکہ خوف ہو کہ اُسکی قیمت نفقہ مین مستغرق ہوگی اور اگر وہ شئے قابل اجارہ نہین ہے اور نفقہ کے قیمت سے بڑھنے کا خوف ہے تو اُسکو فروخت کرے اور قیمت نگاہ رکھنے کا حکم دے اور اگر نفقہ مین مصلحت دیکھے تو حکم دے اور وہ صاحب لقطہ کے ذمہ ہوگا مسئلہ زمین حل اور زمین حرم کا لقطہ ایک سا ہوگا

یا نہیں - ہر جگہ کا ایک سا ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص دعوے کرے کہ یہ لقطہ میرا ہے اسکو دیں یا نہیں - نہ دیں جب تک کہ اپنے ملک کے گواہ پیش نہ کرے مسئلہ اگر کوئی علامت کے ساتھ دعوے کرے کہ اس میں ہے تو پانے والے پر سپرد کرنے میں جبر کریں یا نہیں - جائز ہے کہ مالک کو دیدی لیکن سپرد کرنے میں اُسپر جبر نہ کریں مسئلہ پانے والے کو پائی ہوئی چیز سے نفع حاصل کرنا جائز ہے یا نہیں - اگر مالدار ہے تو جائز نہیں ہے اور اگر محتاج ہے تو جائز ہے مسئلہ پانے والا پائی ہوئی چیز کو اپنے باپ اور بیٹے اور بی بی کو خیرات کرے تو جائز ہے یا نہیں اگر مالدار ہوں تو ناجائز ہے اور جو محتاج ہوں تو جائز ہے -

کتاب الخنثی

خنثی کے مسائل

خنثی کسکو کہتے ہیں - اُس شخص کو کہ جس میں مرد اور عورت دونوں کی علامتیں ہوں یعنی اُسکی ذکر بھی ہو اور فرج بھی ہو ایسے شخص کو خنثی کہتے ہیں مسئلہ خنثی کا حکم کیا ہے یعنے مردوں میں شمار کیا جائے گا یا عورتوں میں - اگر ذکر سے پیشاب کرتا ہے تو مرد سمجھا جائیگا اور اگر فرج سے پیشاب کرتا ہے تو عورت گنا جائے گا مسئلہ اگر دونوں مقام سے پیشاب کرتا ہے تو اُسپر کیا حکم ہوگا - غور کریں کہ پہلے کس جانب سے پیشاب نکلتا ہے اگر ذکر سے پہلے آتا ہے تو مرد ہوگا اور اگر فرج سے پہلے نکلتا ہے تو عورت ہوگی مسئلہ اگر دونوں جانب سے برابر ہو تو امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں لا علم لی بذلک یعنے مجکو اس میں علم نہیں ہے اور زیادہ کا اعتبار نہیں ہے اور صاحبین کے نزدیک بہت سے پیشاب کا آنا معتبر ہے یعنی جس راہ سے پیشاب زیادہ ہوگا اُسکا سا حکم کیا جائے گا مسئلہ اگر خنثی بالغ ہوا اور اُسکی ڈاڑھی نکلے اور عورت سے صحبت کرے اُسکا کیا حکم ہے اُسکا حکم مثل مرد کے ہوگا اور اگر چھاتیاں اُبھر آئیں عورتوں کی طرح یا اُسکی چھاتیوں سے دودھ برآمد ہو یا حیض آئے یا حاملہ ہو جائے یا مرد اُس سے صحبت کر سکے تو اُسکا

دینا جائز نہیں ہے مگر عاریت دینا جائز ہے جبکہ وہ شے اختلاف مستعمل سے متغیر نہو مسئلہ اگر روپیہ اشرفی اور کیل اور تول کے چیز عاریۃً دی تو اُسکو عاریت نہیں کہیں گے بلکہ قرض ہوگا اگر کسی شخص کی زمین عاریت ہووے پھر جسکے پاس وہ زمین عاریت تھی اُسنے اُس زمین مین درخت لگائے یا کوئی مکان بنایا تو جس نے عاریت دی ہے وہ اپنی عاریت کو واپس کرسکتا ہے یا نہیں۔ جائز ہے کہ اپنی زمین واپس کرلی اور جسکو عاریت دی ہے اُس سے کہے کہ اپنے درخت اور مکان اُکھیڑ لے مگر اس صورت مین کہ عاریت کے واسطے کوئی وقت مقرر نہ کیا ہو اور اگر کوئی وقت مقرر کیا ہوگا اور اُس سے پہلے زمین خالی کرائےگا تو جسقدر درخت یا مکان ناقص ہا اُسکی قیمت کا تاوان دار ہوگا مسئلہ عاریت کی اُجرت کس پر واجب ہوگی یعنے اگر وہ عاریت ایسی ہو کہ مزدور کے ذریعہ سے مالک کے مکان پر پہونچے تو اُسکی مزدوری کس پر واجب ہوگی۔ مستعیر پر یعنے عاریت لینے والے پر واجب ہوگی مسئلہ اور ایسی ہی اُجرت ٹھیکہ کی عین کے ٹھیکہ لینے والے پر ہے اور ایسے ہی مغصوب کے واپس کرنے کی اجرت غاصب پر واجب ہے یعنی جو کہ غاصب نے غصب کی تھی اور وہ بھاری ہے تو مالک تک پونچانی کی مزدوری غاصب پر ہوگی مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک شخص کا گھوڑا عاریت لیا اور پھر اُس گھوڑے کو مالک کے اصطبل مین باندھدیا تو عاریت سے بری الذمہ ہوگا یا نہیں۔ بری الذمہ ہوجائےگا یعنی اگر وہ گھوڑا اصطبل سے تلف ہوجاے تو مستعیر پر کچھ واجب نہوگا مسئلہ ایسے ہی اگر کوئی شخص لے گیا ہو مثل طشت اور آفتابہ کے اور پیالہ وغیرہ کے پھر اُنکو مالک کے گھر مین رکھے اور اُسکے سپرد نکروے تو بھی ذمہ داری سے فارغ ہوجائے گا مسئلہ لیکن اگر امانت کو مالک کے گھر مین رکھے اور مالک کے سپرد نہ کرے اور وہ تلف ہوجاے تو امانت کی قیمت کے برابر تاوان دار ہوگا۔

کتاب اللقیط

بے وارث بچے کے مسائل

لقیط آزاد ہوگا یا غلام لقیط آزاد ہوگا اور نفقہ اُسکو بیت المال سے دیا جاے گا مسئلہ لقیط
کسکو کہتے ہین۔ اُس لڑکے کو کہتے ہین کہ جسکے ماباپ اور وارث ظاہر نہون اور وہ لڑکا منبوذ
ہو لاوارث کسی نے پالیا ہو مسئلہ اگر ایک شخص نے کسی لقیط کو کسی کوچہ سے اُٹھا یا تو دوسرے
کو پہونچتا ہے کہ اُسکے ہاتھ سے لے لے یا کسی کو نہین پہونچتا ہے کہ اُسکے ہاتھ سے لے
مسئلہ اگر کوئی شخص دعوے کرے کہ یہ میرا لڑکا ہے قول اُسکا معتبر ہوگا یا نہین۔ قول
اُسکا معتبر ہوگا اور نسب ثابت ہوگا مسئلہ اگر دو شخص دعوے کرین تو کسکا قول معتبر ہوگا۔
قول اُسکا معتبر ہوگا کہ جو اُس لڑکے کے بدن کی کوئی علامت بیان کرے مسئلہ اگر کوئی
لڑکا مسلمانون کے شہر یا گاؤن مین پایا جائے اور پھر کوئی ذمی دعوے کرے کہ یہ میرا لڑکا
ہے تو اسکا کیا حکم ہے یعنے نسب ثابت ہوگا یا نہین۔ نسب ثابت ہوگا مگر وہ لڑکا مسلمان
ہوگا مسئلہ اگر کوئی لڑکا ذمیون کے محلہ مین پایا جائے یا اُنکے کسی گاؤن یا آتش پرستون
کے عبادت خانہ مین یا نصاریٰ کے گرجا مین تو اُسکا کیا حکم ہے۔ وہ ذمی ہوگا بشرطیکہ
پانے والا ذمی ہو اور اگر ذمی مسلمانون کے محلہ مین پاے یا مسلمان ذمیون کے محلہ مین پاے
تو اسمین روایات مختلف ہین تو مبسوط کی کتاب اللقیط مین اعتبار مکان کا ہے اور کتاب اللقیط کے
ایک نسخہ مین اعتبار پانیوالے کا یعنے لقیط واجد کا تابع ہوگا اور یہی روایت محمد بن سماعہ
ہے کہ پانے والے کا اعتبار ہوگا اگر مسلمان پاے تو مسلمان ہوگا اگرچہ ذمیون کے محلہ مین
ہو یا مسلمانون کے اور اگر ذمی پاے تو ذمی ہوگا اگرچہ دار الاسلام مین ہو اور کتاب الدعوی
کے بعض نسخون مین یون ہے کہ اعتبار اسلام کا ہوگا پانے والا کوئی ہو مسئلہ اگر کوئی
شخص دعوے کرے کہ یہ لڑکا میرا ہے نسب ثابت ہوگا یا نہین۔ ثابت ہوگا مگر لڑکا آزاد
ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص دعوے کرے کہ یہ لقیط میرا غلام ہے یقین کرینگے یا نہین
اُسکا اعتبار نہ کیا جائے گا یعنے اُسکا دعوے قبول نہوگا مسئلہ اگر لقیط کے ساتھ کوئی مال
بھی پایا جائے تو وہ مال کسکا ہوگا۔ وہ مال لقیط کا ہوگا پانے والے کا نہوگا کہ اس مال

ہووے اور اُسکے بعد وہ امانت جاتی رہے تو امین تاوان دار ہوگا یا نہین ۔ تاوان دار ہوگا
ہان اگر سپرد کر دینے پر قادر نہ تھا اور وہ چیز تلف ہوگئی تو ضامن نہوگا **مسئلہ** اگر مال امانت
کا بے فعل امین کے اُسکے مال مین ملگیا ہو تو اسکا کیا حکم ہوگا ۔ صاحب امانت اور امین دونون
شریک ہوجائینگے **مسئلہ** اگر امین اُس مال مین سے کچھ اپنے خرچ مین لائے اور پھر اُسی قدر
اُسمین ملادے کہ جتنا خرچ کیا تھا پھر اُسکے بعد وہ مال امانت کا تلف ہوگیا تو اسکا کیا حکم
ہے ۔ تاوان دار ہوگا **مسئلہ** اگر امین امانت مین تعدی کرے مثلاً امانت مین جانور ہو اور
اُسپر سواری کرے یا کپڑا ہو تو اُسکو پہنے یا غلام ہو اور اُس سے خدمت لے یا اُس
امانت کو دوسرے کے پاس امانت رکھے اور اسکے بعد پھر اپنے پاس رکھے اور پھر بعد ازالہ
تعدی کے تلف ہوجاے تو امین تاوان دار ہوگا یا نہین ۔ تاوان دار نہوگا **مسئلہ**
اگر صاحب امانت امانت طلب کرے اور امین منکر ہوجاے اور پھر اقرار کرے کہ امانت
تیری میرے پاس ہے اس صورت مین ضمان سے بری نہوگا جب تک مالک کو وہ شے
نہ دیوے **مسئلہ** امین کو امانت سفر مین اپنے ساتھ لیجانا جائز ہے یا نہین ۔ اس مسئلہ کی
تین صورتین ہین ایک مین جائز ہے اور ایک مین ناجائز اور ایک صورت مین اختلاف ہے
جائز کی صورت یہ ہے کہ امانت مین کوئی بوجھ اور وزن نہو اور راہ بھی بخوف ہو یا اتفاق
جائز ہے کہ سفر مین لیجاے اور صورت ناجائز کی یہ ہے کہ امانت بھاری اور وزنی ہو کر
بے بار برداری کے نہ لیجا سکے اور راہ بھی بخوف نہو نا جائز ہے اور جس صورت مین اختلاف
ہے وہ یہ ہے کہ امانت وزنی ہو اور راہ بخوف ہو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے کہ
سفر مین لیجائے اور صاحبین کے نزدیک جائز نہین ہے کہ لیجائے **مسئلہ** اگر
دو شخص کسی کے پاس امانت رکھین پھر ایک اُن مین سے طلب کرے تو اُسکو پونہچتا ہے
کہ اپنا حصہ لے لے ۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نہین پونہچتا ہے یہانتک کہ دونون شخص حاضر
ہون اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے کہ اپنا حصہ لے لے **مسئلہ** اگر کوئی شخص دو شخصون نے

پاس امانت رکھے اور ان مین ایک دوسرے کی اجازت سے حفاظت کرے تو جائز ہے یا نہین تو جائز ہے لیکن اگر یہ امانت ایسی ہے کہ تقسیم ہو سکتی ہے تو جائز نہین ہے بلکہ تقسیم کرکے الگ الگ محافظت کرین اور اگر وہ ایسی چیز ہے کہ تقسیم نہین ہو سکتی ہے تو جائز ہے کہ ایک کے حکم سے دوسرا رکھوا لی کرے مسئلہ اگر امانت رکھنے والا امین سے کہے کہ اس امانت کو اپنی بی بی کے پاس نہ رکھ اور اُسنے اپنے بی بی کے پاس رکھ دی اور پھر وہ تلف ہو گئی تو وہ ضامن ہوگا یا نہین۔ نہین ہوگا اگر بغیر اُسکے رکھے چارہ نہین مسئلہ اگر کہے کہ اس گھر مین محفوظ رکھ یا اس کوٹھری مین اور وہ دوسرے مکان مین لے گیا اور امانت ضائع ہو گئی تو تاوانی ہوگا یا نہین اگر ایک کوٹھری مین سے دوسرے ایسی کوٹھری مین رکھی ہو کہ وہ دونون کوٹھریان ایک ہی مکان مین ہون تو ضامن نہوگا اور اگر دوسرے گھر مین لے گیا اور تلف ہو گئی تو تاوان دار ہوگا۔

کتاب العاریۃ

مانگی ہوئی چیز کے مسائل

عاریت کیا چیز ہے۔ ہمارے علماء کے نزدیک بے کسی عوض کے کسی شی کی منفعت کا مالک کر دینا مسئلہ وہ کون سے الفاظ ہین کہ جن سے عاریت درست ہوتی ہے۔ الفاظ ماضیہ سے مثلاً یون کہے کہ یہ چیز مین نے تجکو مانگے دی یا سواری تجکو سوار ہونے کے واسطے دی یا گھر رہنے کے واسطے دیا یا یہ غلام خدمت کے واسطے دیا اور ان الفاظ سے مراد ہبہ نہو بلکہ عاریت ہو مسئلہ آیا عاریت دینے والے کو جائز ہے کہ عاریت کی چیز کو واپس کر لے۔ جائز ہے جسوقت چاہے پھیر لے مسئلہ اگر عاریت یعنی مانگی ہوئی چیز مستعیر یعنے جسکو عاریت دی ہے اسکے پاس سے جاتی رہے تو وہ تاوان دار ہوگا یا نہین۔ اگر بے تعدی کے تلف ہوئی ہے تو تاوان واجب نہوگا اور اگر تعدی سے تلف ہوئی ہے تو تاوان واجب ہوگا مسئلہ مستعیر کو جائز ہے کہ عاریت کی چیز کو کرایہ پر دے دے۔ کرایہ وغیرہ پر

حکم مثل عورت کے ہوگا مسئلہ اگر ان علامتون سے کوئی علامت ظاہر نہو تو اُسکا کیا حکم ہے
اُسکا حکم خنثی مشکل کا ہوگا اور وہ نماز مین مردون کے صف کے پیچھے اور عورتون سے آگے
کھڑا ہوگا اور اگر اُسکے پاس مال ہو تو ایک لونڈی اُسکی ختنہ کرنے کے واسطے خریدیں
اور اگر وہ مالدار نہو تو حاکم وقت بیت المال سے لونڈی خرید کرے اور اُسکا ختنہ کرا کر لونڈی کو
فروخت کرکے قیمت پھر بیت المال مین داخل کردی مسئلہ مثلاً ایک شخص مرگیا اور اُسنے
ایک لڑکا اور ایک خنثی چھوڑا تو میراث اُنکو کیونکر تقسیم ہوگی امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک لڑکی
کے حکم مین ہوگا یعنی میراث کے تین حصے کرکے دو لڑکے کو دیے جائین اور ایک خنثی کو
اور صاحبین کے نزدیک خنثی کو نصف میراث پسر کی اور نصف میراث دختر کی دی جاویگی
اور یہی قول شعبی کا ہے اور اختلاف کیا صاحبین نے شعبی کے قول کے قیاس مین امام
ابو یوسفؒ فرماتے کہ اُسکے سات حصے کئے جائین چار لڑکی کو اور تین خنثی کو دیے جائین
اور امام محمدؒ فرماتے ہین کہ اُس میراث کے بارہ حصے کیے جائین سات لڑکے کو اور پانچ
خنثی کو۔ دلیل امام ابو یوسف کی یہ ہے کہ ترکہ ان کے درمیان مین سات حصے ہوتا
ہے کیونکہ خنثی ایک طرح سے لڑکا ہے اور ایک طرح سے لڑکی اور یہ دونون صورت جمع
نہین ہوسکتی ہین پس نصف میراث پسر کو دینے چاہیئے اور پسر کا نصف دختر کو دینا
چاہیے اور وہ حساب سات سے کم مین نہین ہوسکتا ہے مثلاً اگر در صورت فرض چار
اُن سات مین سے لڑکا لیوے اگر خنثی بھی لڑکا ہوتا تو وہ بھی چار لیتا اور جو وہ خنثی لڑکی
ہوتی تو بمقابلہ لڑکے کے کہ جس نے چار لئے ہین دو لیتے تو اب چار لڑکا لے گیا اور اُسکا
نصف کہ دو ہین لڑکی نے لئی اور نصف اس دو کا یعنی ایک کہ جو باقی ہا وہ یہی خنثی کو ملنا
چاہیے اور دلیل امام محمد کی یہی کہ ترکہ درمیان ان کے بارہ سہام سے حاصل ہوتا ہے اُس صورت
مین سات لڑکے کے اور پانچ خنثی کے اسواسطے کہ اگر خنثی لڑکا ہوتا تو بارہ مین چھ پاتا
اور اگر لڑکی ہوتا تو بارہ مین سے چار پاتا تو اب خنثی ایک وجہ سے تو چار پاتا ہے اور ایک

وجہ سے چھ تو اب چار تو معین ہی ہیں اور دو کی تقسیم مین شکل ہے ایک وجہ سے پا سکتا ہے
اور ایک وجہ سے نہین پا سکتا ہے یعنی لڑکا ہونے کی صورت مین پا سکتا ہے اور در صورت
لڑکی ہونے کے نہین پا سکتا تو وہ دو سہام جو باقی رہے انکا نصف ایک ہے تو چار وہ
اور ایک یہ ملکر خنثی کے پانچ سہام ہوئے اور ایسے ہی لڑکا بھی آٹھ سہام پوست اور ایک
وجہ سے چھ اور اُسکے بھی چھ معین ہین اور دو مین شکل ہے پس ان دو کو بھی نصف نصف
کرین تو ایک ان دو مین کا زیادہ کیا جائے لڑکے کے چھ پر تو کل سات سہام لڑکے
کے ہون گے

كتاب المفقود

غائب شخص کے مسائل

اگر کوئی شخص غائب ہے اور نہین معلوم ہے کہ وہ زندہ ہے یا مرگیا ہے تو اُسکے مال کا کیا حکم ہے
قاضی کو چاہیے کہ ایک امین مقرر کرے تاکہ اُسکے مال کی محافظت کرے اور جو روپیہ اُس کا
یافتنی ہو اُسکو وصول کرے اور اُسکے بال بچو نپر خرچ کرے اُسی مال سے اور اُسکی بی بی مین
اور اُس مین جدائی نہ کرا دے یعنے نکاح ثانی کا حکم نہ دے جب تک ایکسو بیس برس گذر نہ
جائین از مترجم اب نوے پر فتوی ہے - اور جب ایکسو بیس پورے ہو جاین پیدایش کے
روز سے تب اُسکے وفات پر حکم کرے اور اُسکی عورت کو حکم دے کہ عدت مین بیٹھے اور
جو مال ہو اُسکو موجودہ وارثون مین تقسیم کرے اور جو اُس سے پہلے مرگیا ہو اُس کو غائب
کے مال سے میراث نہ دے

كتاب الآبق

بھاگے ہوئے غلام کے مسائل

اگر کوئی بھاگے ہوئے غلام کو پکڑ کر اُسکے مولی کے پاس پونہچاوے تو اُجرت کا مستحق ہوگا یا نہین
بشرطیکہ اگر تین رات دن کی راہ ہو یعنی جہان سے پکڑ کر لایا ہے یا زیادہ تو چالیس درم

اُجرت مولی پر واجب ہوں گی اور اگر تین رات دن سے راہ کم ہوگی تو اُسی حساب سے مستحق ہوگا مسئلہ لیکن اگر قیمت اُس غلام کے صرف چالیس ہی درم ہوں یا چالیس سے بھی کم ہوں تو کیا واجب ہوگا - کل قیمت غلام کی واجب ہوگی مگر ایک درم یعنے ایک درم کم اُس غلام کی قیمت لانے والے کو دینا چاہیے مسئلہ غلام کے پکڑنے والے کو مستحب کیا ہے جسوقت پکڑنا چاہے تو لوگوں کو گواہ کرے کہ میں اس غلام کو واسطے پکڑتا ہوں کہ اس کے مالک کے سپرد کروں گا مسئلہ اگر رہن کیا ہوا غلام بھاگ جاوے اور کوئی اُسکو پکڑ لاوے تو مزدوری کس پر واجب ہوگی یعنے راہن پر یا مرتہن پر - مرتہن پر واجب ہوگی کہ لانے والے کو اُجرت دے اور غلام کو لے لے

کتاب احیاء الاموات

ویران زمین کے مسائل

اس کتاب میں مردہ زمین کے زندہ کرنے کا بیان ہے اور زندہ کرنے سے وہ زمین اُسکی ملک ہوجاتی ہے مسئلہ مردہ زمین کون سی ہے - وہ زمین مردہ ہے یعنے ویران کہ اُس زمین سے فائدہ حاصل نکرسکیں بسبب پانی نہونے کے یا پانی کی زیادتی سے یعنے کھیتی کے قابل نہو اور عربی میں ایسی کو موات کہتے ہیں مسئلہ زمین موات کئے طرح کی ہے - دو طرح کی عادی اور دوسری مملوک عادی غیر مملوک کو کہتے ہیں - اور مملوک وہ ہے کہ مالک نہووے اور معلوم نہو کہ یہ زمین کسکی ہے اور اس زمین کو آبادی سے اسقدر دوری ہو کہ بلندی پر کھڑے ہوکر چلاّوے تو آواز سُنی نہ جاوے مسئلہ اگر چاہے کہ ویران زمین کہ جس کو اوسر اور بنجر کہتے ہیں اُسکو آباد کرے یعنے کھیتی کے قابل ہو تو بادشاہ وقت کی اجازت کی حاجت ہے یا نہیں - امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک حاجت ہے اور صاحبینؒ کے نزدیک نہیں ہے - فائدہ اس مسئلہ کا یوں معلوم ہوتا ہے کہ مثلاً کسی شخص نے مردہ زمین کو بے اجازت سلطان کے زندہ کیا تو امام اعظمؒ کے نزدیک یہ زمین اُسکی ملک نہوگی اور صاحبینؒ کے نزدیک

اُسکی ملک ہوجائے گی مسئلہ مسلمان اور ذمی زمین موات کے زندہ کرنے مین ایک سے ہین یا نہین ۔ ایک سے ہین مسئلہ اگر کوئی شخص مردہ زمین کو اپنے قبضہ مین لائے تو تین برس تک اگر اُسی زمین کو آباد نہ کیا ہو تو بادشاہ کو جائز ہے کہ وہ زمین اُس سے لے کر کسی دوسرے شخص کو دے دے مسئلہ جو زمین کہ گاؤن کے قریب ہو اُسکا زندہ کرنا جائز ہے یا نہین ۔ جائز نہین ہے کیونکہ وہ جگہ گاؤن والون کے چرانے کے واسطے ہے مسئلہ اگر کوئی شخص جنگل مین کنوان کھدوائے تو اُس کنوین کے واسطے حریم ہوگا یا نہین ہوگا کسقدر ہوگا غور کرین اگر وہ کنوان چرس چلانے کے واسطے ہے تو اُسکا حریم ساٹھ گز کا ہوگا اور اگر گائے بکری کے پانی پلانے کے واسطے ہے یعنے ہاتھ سے پانی کھینچا جاتا ہے تو اُسکا حریم چالیس گز کا ہوگا اور اگر چشمہ ہوگا تو اُسکا حریم تین سو گز کا ہوگا اور ایک روایت مین پانسو گز کا ہوگا ۔ حریم کنوین کے آس پاس کی زمین کو کہتے ہین ۔ از مترجم کنز مین مطلق کنوین کے واسطے چالیس گز ہے مسئلہ اگر کوئی شخص چاہے کہ حریم مین کوئی کنوان کھودے تو اُسکو منع کرین یا نہ کرین ۔ اُسکو منع کرنا چاہیے مسئلہ اگر فرات یا دجلہ کسی جگہ سے ہٹ جلے تو اُسی زمین کا زندہ کرنا جائز ہے یا نہین ۔ اگر ایسا ہٹ گیا ہے کہ پھر ہر سال مین پانی نہین آئیگا تو جائز ہے اور اگر پانی پھر اپنی جگہ پر آجاے تو جائز نہین ہے مسئلہ اگر ایک نہر ہے کسی کی زمین مین تو اُس نہر کے واسطے حریم ہوگا یا نہین امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک نہین مگر یہ کہ مدعی گواہ پیش کرے اور صاحبین کے نزدیک جسوقت کہ نہر کو صاف کرے تو مٹی نہر کے ڈالنے کے واسطے مسناۃ یعنے ڈولین اور پٹری صاحب نہر کے واسطے ہوگی کہ جسپر وہ چل سکے

کتاب الماذون

اجازت دینے غلام کے مسائل

ماذون اُسکو کہتے ہین ۔ ماذون اُسکو کہتے ہین کہ جس غلام کو اُسکے مولی نے خرید و فروخت

کی اجازت دی ہو کہ جو چاہے کرے مثلاً کسی چیز کو رہن کر لینا اور رہن رکھ دینا وغیرہ اور یہ
اجازت عام ہے مسئلہ اگر اجازت عام نہ دے یعنی صرف ایک ہی کام کی اجازت دے
مثلاً بزازی کے یا بقالی کے یا جوان کے مانند تو ماذون ہوگا یا نہیں۔ کل مین ماذون سمجھا جائیگا
لیکن اگر صرف ایک ہی چیز کے خریدنے کا حکم دیا ہے تو ماذون ہوگا یا نہیں۔ ماذون
نہین ہوگا مسئلہ اقرار ماذون کا قرض اور غصب مین جائز ہے مسئلہ اگر غلام ماذون
اپنا نکاح کرے یا اپنے غلام کا یا لونڈی کا نکاح کردے یا کسی غلام کو مکاتب کر دے یا
آزاد کیدے یا کوئی چیز ہبہ کرے کسی عوض کے ساتھ یا بے عوض کے جائز ہے یا نہین
یہ سب ناجائز ہے مگر یہ کہ کسی کو مہمان کرے کہ اُسنے اس غلام کو مہمان کیا ہو یا تھوڑا سا
کھانا بطور تحفہ کسی کو دیوے تو جائز ہے مسئلہ ماذون کا قرض اُسکے نفس کے متعلق ہیگا
یعنے اُسکو فروخت کرے ہان اگر اُسکا مالک ادا کرے تو کچھ ضرور نہین کہ اُسکو فروخت
کرے اور اگر مالک قرض نہ دے تو اُسکے عوض فروخت کیا جاے اور اُسکی قیمت قرضخواہ
تقسیم کرلین اگر پھر بھی کچھ باقی ہے تو اُسکے آزاد ہونے کے بعد اُس سے وصول کرین مسئلہ
اگر ماذون غلام کو مولی فروخت کرے تو جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے مسئلہ غلام ماذون
کو اذن سے معزول کرنا جائز ہے یا نہین۔ جب تک اہل بازار کو اطلاع نہو معزول نہوگا
مسئلہ اگر مولے مرجائے یا مرتد ہوجاے اور دارالحرب مین جا ملے تو غلام اذن سے
معزول ہوگا یا نہین۔ ہوجاے گا مسئلہ اگر مالک ماذون غلام کو تصرف سے روکے
اور پھر غلام اقرار کرے کہ یہ چیز دوسرے کی ہے تو درست ہے یا نہین۔ امام ابو حنیفہ
کے نزدیک جو کچھ اُسکے پاس ہے مال مین سے اُسکے ساتھ اقرار درست ہے مسئلہ
اگر غلام ماذون کے ذمہ قرض لازم ہوا ہے اور وہ اسقدر ہے کہ اُسکے پاس کا مال اور نیز
غلام کی قیمت قرض کو پوری نہو تو اس غلام کا مال مولے کے ملک ہوگا یا نہین
ملک نہوگا مسئلہ اگر مولی غلام ماذون کو آزاد کرے تو آزاد ہوگا یا نہین۔ امام ابو حنیفہ کے

نزدیک آزاد نہین ہوگا اور صاحبین کے نزدیک آزاد ہوجاویگا اور نیز جو کچھ ماذون کے پاس ہے
وہ موے کے ملک ہوگا مسئلہ اگر غلام ماذون کوئی چیز مولی کے ہاتھ فروخت کرے توجائز
ہے یا نہین۔ جائز ہے مگر اس صورت سے کہ قیمت مثل ہو یا زیادہ ہو اگر نقصان سے یعنی
کمی کے ساتھ فروخت کریگا تو جائز نہین ہے مسئلہ اگر موے اپنے غلام ماذون کے ہاتھ
کوئی چیز فروخت کرے تو جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے اگرچہ مثل قیمت کے ساتھ فروخت
یا نقصان کے ساتھ مسئلہ اگر موے اپنے غلام ماذون کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کرے
اور ثمن پر قبضہ کرنے سے پہلے وہ چیز اسکے سپرد کردے تو اُسکا حکم کیا ہوگا ۔ یہ بیع جائز ہے
اور قیمت مولی کی باطل ہوگی یعنے جاتی رہے گی۔ از مترجم کیونکہ غلام مولی کا قرضدار نہین
ہوسکتا ہے مسئلہ اگر غلام ماذون کے ہاتھ کوئی اسباب فروخت کیا تو اُس اسباب کو
قیمت وصول کرنے کے واسطے روک رکھنا جسکو ہندی مین دبا رکھنا کہتے ہین جائز ہے یا
نہین۔ جائز ہے مسئلہ اگر موے نے اپنے غلام ماذون کو آزاد کیا اور اسکے اوپر قرض تھا
تو آزادی اُسکی جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے مگر مولی ضامن ہوگا اس غلام کی قیمت کے
ساتھ یعنی جسقدر قیمت کا وہ غلام ہوگا اسقدر قیمت قرضخواہونکو دے اسپر بھی جو کچھ باقی ہے
تو اُس غلام سے طلب کرین۔ مسئلہ اگر لونڈی ماذونہ کے موے اُسے لڑکا پیدا ہو تو وہ
لونڈی بچہ پیدا ہونے سے اذن سے معزول ہوگی یا نہین۔ معزول ہوجاے گی مسئلہ
اگر کوئی شخص ولی ہوکر کسی لڑکے کو تجارت کی اجازت دے تو اُسکا کیا حکم ہے اُسکا
حکم خرید و فروخت مین مثل ماذون غلام کے ہے

کتاب المزارعۃ

کھیتی کے مسائل

عقد مزارعت کرنا جائز ہے یا نہین۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز نہین ہے اگرچہ شرط کی
ہو تہائی کے ساتھ یا چوتھائی کے ساتھ اور صاحبینؒ کے نزدیک جائز ہے اور چار چیزوں سے

تین وجہ وہ ہین کہ جائز ہے اور ایک وجہ ہے کہ جائز نہین ہے لیکن وہ تین وجہ کہ جائز ہین یہ
ہین کہ عقد شرکت مزارعت کا کرین کہ اُن دو شریک مین سے ایک کی زمین اور تخم اور دوسرے
کی طرف سے بیل اور کھیتی کا کام یا زمین اُن مین سے ایک کی ہو اور بیل اور تخم اور کھیتی کا کام
دوسرے کی طرف سے ہو اور یا زمین اور بیل اور تخم ایک کے طرف سے ہون اور کام دوسرے
کی طرف سے یہ تینون وجہ جواز کی ہین اور وہ وجہ کہ جائز نہین ہے یہ ہے کہ زمین اور
بیل اُن مین سے ایک کے ہون اور تخم اور کام دوسرے کا ہو یہ جائز نہین ہے باطل ہے اور
امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک کسی وجہ سے بھی جائز نہین ہے کہ جو پیچھے بیان کین مسئلہ
مزارعت بے مدت جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے مدت معلوم ہونی چاہیے اور جو کچھ
غلہ حاصل ہو اُن مین تقسیم کیا جائے لیکن اگر شرط کرین کہ ایک اُن مین سے مقدار
معلوم کے ساتھ مثلاً سو من گیہون یا ہزار من جو لے لے جائز نہین ہے مسئلہ اگر زراعت
درست ہو گئی ہو تو حاصل اُسی شرط پر تقسیم ہوگا کہ جو عقد مزارعت مین ٹھہر گیا ہوگا مسئلہ
اگر کھیتی مین کوئی چیز پیدا نہ ہوئی ہو تو محنت کرنے والے کے واسطے کیا واجب ہوگا۔ کچھ بھی
واجب نہوگا مسئلہ اگر زراعت کا معاملہ کسی طرح آپس مین فاسد ہو جائے تو کھیتی کس کی
ہوگی۔ جسکا تخم تھا اور اگر تخم زمین کے مالک کی طرف سے ہو تو محنت کرنے والے کے واسطے
مزدوری مثل واجب ہوگی اور وہ مزدوری مثل مقدار مشروط سے تجاوز نہ کرے اور امام محمدؒ کے
نزدیک جو کچھ مزدوری مثل ہو پوری دیوین اور اگر تخم کام کرنے والے کا ہو تو صاحب زمین کو
کرایہ مثل زمین کا واجب ہوگا مسئلہ اگر عقد مزارعت کے بعد تخم والا تخم ریزی سے انکار کرے
تو اُسپہ جبر کرین یا نہین۔ جبر نہ کرین ۔۔ مسئلہ ۔ اگر دونون عقد کرنے والون
سے کوئی مرجائے تو مزارعت باطل ہوگی یا نہین۔ باطل ہو جائے گی مسئلہ اگر مدت
مزارعت کی گذر گئی اور ابھی کھیتی پکی نہو تو مزارعت سے کیا واجب ہوگا۔ کسان کو زمین
کی اجرت مثل دینے ہوگی یعنی جو کچھ وہان کا معمول ہو کھیتی کے تیار ہونے تک مسئلہ

کھیتی کے کرنے مین جو خرچ پڑے جیسے کاٹنے مین یا دائین چلانے مین یا پانی دینے مین کس پر واجب ہوگا۔ حصہ کے موافق دونون پر مسئلہ اگر شرط کر لی ہو کہ کھیتی کا خرچ کام کرنے والے پر ہوگا جائز ہے یا نہین۔ اس قسم کی مزارعت فاسد ہے

کتاب المساقاة

شرکت مین پانی دینے کے مسائل

اگر کسی شخص کو پیڑون مین پانی دینے کے واسطے ساتھ کسی حصہ میوہ کے شریک کرے تو جائز ہے یا نہین امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک باطل ہے مثل مزارعت کے اور صاحبینؒ کے نزدیک جائز ہے جو مدت معلوم ہو اور میوہ کی چیز کا نام رکھے مثلاً تہائی یا چوتھائی وغیرہ مسئلہ شرکت مساقاۃ خرمے کے درختون اور انگور کے اور بیگنون کے پڑون مین جائز ہے یا نہین۔ ہر میوہ کہ پانی دینے سے بڑھے اُس مین جائز ہے اور اگر اُسکا بڑھنا پورا ہوچکا ہو تو جائز نہین ہے مسئلہ اگر شرکت پانی دینے کی فاسد ہوجائے تو کام کرنے والے کا کیا واجب ہے۔ مزدوری مثل واجب ہوگی مسئلہ شرکت پانی دینے کی مرنے سے کسی ایک کے باطل ہوگی یا نہین۔ باطل ہوگی اور یہ شرکت عذرون سے بھی ٹوٹ جاتی ہے جیسے اجارہ عذرون سے ٹوٹ جاتا ہے

کتاب النکاح

نکاح کے مسائل

نکاح کس چیز سے منعقد ہوتا ہے۔ ایجاب و قبول سے جو دونون لفظ ماضی ہون مسئلہ اگر ایک لفظ ماضی ہو اور دوسرا مستقبل تو جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے مگر مستقبل سے مراد وہ ہے جو صیغہ امر مین پایا جاتا ہے جیسے ایک کہے مجھ سے نکاح کرلے اور دوسرا کہے مین نے تجھ سے نکاح کرلیا مسئلہ نکاح بے گواہ کے درست ہوگا یا نہین۔ درست نہین ہوگا مگر دو گواہون کی گواہی سے اور گواہ دونون مسلمان اور آزاد ہون یا ایک

مرد اور دو عورتین ہون جب بھی جائز ہے مسئلہ اگر گواہ فاسق ہون تو اُن کے سامنے نکاح
درست ہوگا یا نہین۔ درست ہوگا اور امام شافعیؒ کے نزدیک درست نہوگا مسئلہ اگر کوئی
مسلمان کسی ذمی عورت سے دو ذمیون کی گواہی سے نکاح کرے اور وہ عورت اہل کتاب
سے ہو تو جائز ہے یا نہین شیخین کے نزدیک جائز ہے اور امام محمدؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک
ناجائز ہے مسئلہ وہ عورتین کہ جن سے نکاح کرنا جائز نہین ہے کون کون سی ہین۔ مان اور دادیان
اور نانیان اگرچہ دور کی ہون بہن اور بھتیجی اور بھانجین یعنے بھائی اور بہن کی دختر اگرچہ نیچے
اور دور کی ہون۔ بیٹی اور اولاد کی دختر اگرچہ نیچے کی ہے۔ ساس اور بی بی کی بیٹی اگر صحبت کر چکا
ہو اور باپ دادے پردادے کی بی بی اور لڑکے پوتے نواسے کی بی بی یعنی بہو۔ اور جمع کرنا
سگی دو بہنونکا اور جسکا دودھ پیا ہو اور اسکے بیٹے۔ مسئلہ جمع کرنا نکاح مین پھوپھی اور بھتیجی
کا اور خالہ اور بھانجی کا جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے۔ جمع کرنا اپنی بی بی کے ساتھ اُسکے
بھانجی اور بھتیجی کا بھی ناجائز ہے اور اصل اس مسئلہ کی یہ ہے کہ جمع کرنا اون دو عورتونکا جائز
نہین ہے کہ اگر ایک کو اُن دونون مین سے مرد فرض کرین تو دوسرے کو اُسکے ساتھ نکاح
کرنا جائز نہو۔ غرض اسطرح کی دو عورتین جمع کرنا نکاح مین جائز نہین ہے مسئلہ جمع کرنا
اپنی بی بی کے ساتھ اُسکے شوہر کی دختر جائز ہے یا نہین۔ علماء ثلثہ کے نزدیک جائز ہے اور
امام زفر اور ابن ابی لیلی کے نزدیک جائز نہین ہے اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے
تو اُسکی مان اور اسکی بیٹی اُسپر حرام ہونگی یا نہین۔ حرام ہونگی اور زانی و مزنیہ مین حرمت
مصاہرۃ ثابت ہوگی مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی بی بی کو طلاق دے تو اُسکی بہن کے ساتھ
اسکی عدت مین نکاح کرنا جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے جب تک پہلے بی بی کی عدت
پوری نہو جاے ایسی دو عورتون کا جمع کرنا نکاح مین اور ایک دوسرے کی عدت مین
جائز نہین ہے مسئلہ کئی صورتین ہین کہ جن مین مرد کو ایک عورت کی عدت مین دوسرے
کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہین ہے۔ چار ہین۔ ایک یہ کہ کسی شخص چار عورتین ہون اور ایک کو

ان چار مین سے طلاق دے دے اور چاہے کہ اسکی عدت مین دوسری سے نکاح کرے جائز
نہین ہے جب تک طلاق دی ہوئی عورت کی عدت پوری نہو جاے اور دوسری
صورت یہ ہے کہ کوئی مرد اپنی بی بی کو طلاق دے اور چاہے کہ اسکی بہن سے نکاح کرے
تو یہ بھی جائز نہین ہے تاوقتیکہ اسکی عدت پوری نہو جائے اور تیسری صورت یہ ہے کہ کوئی
شخص اپنی آزاد بی بی کو طلاق دے اور پھر چاہے کہ لونڈی سے نکاح کرے یہ بھی جائز
نہین ہے جب تک کہ آزاد بی بی کی عدت پوری نہو جائے چوتھے یہ کہ کوئی شخص اپنے ام ولد
کو آزاد کرے اور اسکی بہن سے نکاح کرنا چاہے تو اسکی عدت مین جائز نہین ہے مسئلہ
اہل کتاب سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہین۔ باتفاق جائز ہے مسئلہ صابیہ سے نکاح کرنا جائز
ہے یا نہین۔ اگر کسی نبی کے دین کی پیرو ہو اور اقرار کتاب آسمانی کا کرے تو جائز ہے اور اگر ستارہ
پرست ہو اور کسی کتاب کو نہ مانتی ہو تو اس سے نکاح کرنا جائز نہین ہے مسئلہ بت پرست اور
آتش پرست سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے مسئلہ اگر کوئی مرد احرام باندھے
ہو تو عورت احرام باندھی ہوئی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہین جائز ہے لیکن نزدیکی
حالت احرام مین نہ کرنا چاہیے مسئلہ نکاح بے ولی کی کرنا جائز ہے یا نہین۔ اگر یہ عورت
عاقلہ بالغہ ہو تو شیخین کے نزدیک جائز ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک نکاح اجازت ولی پر موقوف
رہے گا اور شافعیؒ کے نزدیک ناجائز ہے مسئلہ جبر کرنا باکرہ اور بالغہ پر نکاح کے واسطے
جائز ہے یا نہین۔ ہمارے علماء کے نزدیک جائز نہین ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک جائز
ہے مسئلہ باکرہ کے نکاح مین اجازت کس چیز سے ثابت ہوتی ہے خاموش ہونے اور
ہنسنے اور رونے سے اور اگر انکار کر دے تو ولی اسکا نکاح نہ کرے مسئلہ اجازت عورت ثیبہ
بیٹے والی کی کیونکر ثابت ہوتی ہے۔ زبانی کہنے سے اگر عورت کاملہ نکاح کے وقت خاموش
ہو جائے تو اجازت نہو گی جب تک زبان سے اجازت نہ دے مسئلہ اگر بکارت باکرہ
کی کودنے یا زخم سے یا عمر زیادہ ہو جانے سے زائل ہو جائے تو اسکو مانند کنواری عورت کے

نکاح کرین یا پوری عورت کی طرح۔ تمام علماء کے نزدیک مثل کنواری کے مسئلہ اگر بکارت بلکو
کے بسبب زنا کی زائل ہوئی ہو تو اسکو کنواری کی طرح بیاہین یا پوری عورت کی طرح۔ امام ابو حنیفہ
کے نزدیک کنواری کی طرح اور صاحبین کے نزدیک پوری عورت کی طرح مسئلہ اگر کوئی مرد
کسی عورت پر دعوی کرے کہ تمکو میرے نکاح کی اپنے ساتھ خبر پہونچی تھی تو چپ ہو رہی تھی اور
عورت کہے کہ مین نے انکار کیا تھا تو کسکا قول قبول ہوگا۔ عورت کا قول قبول کیا جائیگا
صاحبین کے نزدیک قسم کے ساتھ اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک بے قسم مسئلہ نکاح کے لفظون
سے درست ہوتا ہے۔ پانچ لفظون سے ایک لفظ نکاح دوسرے لفظ تزویج تیسری تملیک
چوتھے لفظ ہبہ پانچوین لفظ صدقہ سے۔ اور لفظ اجارہ اور اعارہ اور اباحت سے درست
نہین ہوتا ہے مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح کرے یا نابالغ لڑکے کا تو
جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے باکرہ ہو یا نہ ہو مسئلہ اگر باپ دادا چھوٹے لڑکے لڑکی کا نکاح
کردین تو بالغ ہونے پر فسخ نکاح کا اختیار ہوگا یا نہین نہوگا مسئلہ لیکن اگر چچا یا بھائی
وغیرہ نکاح کرین تو بالغ ہوکر اختیار ہوگا یا نہین۔ طرفین کے نزدیک اختیار ہوگا اور امام
ابو یوسف کے دو قول ہین ایک یہ ہے کہ جب بالغ ہو دین تو انکو اختیار ہوگا چاہین اسی نکاح
پر رہین اور چاہین فسخ کردین اور دوسرا قول یہ ہے کہ انکو اختیار نہوگا یعنے جب بڑے
ہون اور بالغ ہون تو نکاح نہین توڑ سکتی ہین مسئلہ صغیر کو اور غلام کو اور دیوانہ کو ولایت
درست ہے یا نہین۔ انکو ولایت نہین ہوسکتی ہے یعنے یہ لوگ ولی نہین ہوسکتے ہین
ایسے ہی کافر بھی مسلمان کا ولی نہین ہوسکتا ہے مسئلہ اگر کسی عورت کا کوئی ولی نہو اور
اسکی مان اور دادی اسکا نکاح کردین تو جائز ہے یا نہین۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک
جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک ناجائز ہے مسئلہ اگر کسی عورت کا ولی نہو تو اسکا مولی
جسنے اسکو آزاد کیا ہے نکاح کرسکتا ہے یا نہین۔ کرسکتا ہے مسئلہ اگر کسی عورت کے
دو ولی ہون ایک بہت قریب کا اور ایک بہت دور کا جیسے بھائی حقیقی اور بھائی سوتیلا

تو کون ولی اسکا نکاح کرے حقیقی بھائی کہ یہ کہ بھائی حقیقی موجود نہو اور مقدار سفری دور ہو یا
ایسی جگہ ہو کہ اُس سے راے پوچھنے تک کفو مخاطب انتظار نہ کرے تو اُسوقت سوتیلا بھائی
نکاح کر سکتا ہے مسئلہ غیبت منقطع کسکو کہتے ہین - یعنے اُس جگہ قافلہ سال مین ایک بار
سے زیادہ نہ جا سکے اور دو تفسیرین اسکی اوپر گذرین مسئلہ نکاح مین کفو کا ہونا معتبر ہے
یا نہین - معتبر ہے مسئلہ اگر کوئی عورت غیر کفو مین اپنا نکاح کرے تو اُسکی ولی کو پہنچتا
ہے کہ نکاح کو فسخ کرا دے - اُسکے ولی کو مجاز ہے کہ جدائی کرا دے - مسئلہ نکاح مین کفو
کیونکر اعتبار کیا جاے - برابری ہو دینداری اور پرہیزگاری اور حریت مین اور مالداری
مین کہ مہر اور نفقہ کا مالک ہو اور پیشہ مین مسئلہ اگر کوئی عورت اپنا نکاح کرے مہر اپنا کم
کرے جائز ہے یا نہین - امام صاحب کے نزدیک درست ہے اور اُسکے ولی کو اعتراض کرنیکا
حق ہوگا اور صاحبین کے نزدیک ولی کو اعتراض جائز نہین ہے مسئلہ اگر کوئی کسی اپنی
دختر صغیرہ کا نکاح کرے اور مہر کم کرے یا چھوٹی لڑکے کا نکاح کرے اور اُسکے مہر مین زیادتی
کرے جائز ہے یا نہین امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے گو تھوڑا ہو یا بہت اور صاحبین
کے نزدیک جائز نہین ہے اور غیر باپ دادا کو یہ امر باتفاق نا جائز ہے مسئلہ اگر نکاح
مین مہر مسمی نہ کیا جاے تو جائز ہے یا نہین - باتفاق جائز ہے کہ مسمی ہو یا نہو مسئلہ
کم سے کم مہر کسقدر ہے - دس درم شرعی مسئلہ اگر دس درم شرعی سے کم ٹھہرائین تو جائز
ہے یا نہین - علماء ثلثہ کے نزدیک اس صورت مین بھی اُسکی تعداد دس درم ہوگی اور
امام شافعیؒ کے نزدیک وہی ہوگا کہ جو مسمی ہو چکا ہے اور امام زفرؒ کے نزدیک اُسکا مہر مثل
کرنا چاہیے مسئلہ اگر قبل وطی اور قبل خلوت کے طلاق دے تو کیا واجب ہوگا - نصف مہر
مسئلہ اگر کوئی کسی عورت سے شراب یا سور پر نکاح کرے تو جائز ہے یا نہین - جائز ہے اور
مہر اُسکا مثل واجب ہوگا مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور مہر نہ ٹھہرایا
پھر آپس مین ایک مہر معین کے ساتھ راضی ہوے نکاح درست ہوگا یا نہین - نکاح

درست ہوگا اور وہی مقرر ہوا مہر واجب ہوگا اگر مرد صحبت کرے یا مر جائے **مسئلہ** اگر شوہر بدون مہر کے نکاح کیا اور صحبت سے پہلے طلاق دے تو کیا واجب ہوگا متعہ واجب ہوگا **مسئلہ** متعہ کیا چیز ہے۔ تین کپڑے واجب ہونگے جیسے وہ عورت پہنا کرتی ہے **مسئلہ** اگر کوئی شخص کسی عورت سے ہزار درم پر نکاح کرے اور پانسو درم اُسکے مہر مین اور زیادہ کرے پھر یہ شخص قبل صحبت وخلوۃ کے اُسکو طلاق دے دے تو مہر کسقدر واجب ہوگا۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نصف مہر اصلی اور جو زیادہ کر دیا ہے اُسکا نصف نکرین فقط پانسو درم اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ساڑھے سات سو درم **مسئلہ** اگر کوئی عورت اپنی مہر سے خود اپنے شوہر کو کچھ کم کردے تو جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے **مسئلہ** خلوت صحیح کیا ہے عورت اور مرد دونون تندرست ہون اور کسی علحدہ حجرہ مین جمع ہون اور کوئی صحبت سے مانع نہو مثلاً بیمار نہون اور روزہ دار بھی نہون از مترجم روزہ فرضی۔ اور حج کا احرام نہ باندھے ہون اور عمرہ کا احرام نہ باندھے ہون اور عورت حائض بھی نہو اگر ایک چیز بھی ان مین سے ہوگی تو خلوت صحیح نہوگی **مسئلہ** اگر کوئی مجبوب یعنے ذکر کٹا ہوا ہو اور خلوت کرے اور اُس خلوت مین کوئی مانع نہو تو خلوت صحیح ہوگی یا نہین۔ خلوت درست ہوگی امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اور پورا مہر واجب ہوگا اور صاحبین کے نزدیک خلوت مجبوب کے درست نہوگی اور آدھی مہر سے زیادہ واجب نہوگا **مسئلہ** متعہ کیا چیز ہے یعنے واجب ہے یا سنت ہے مستحب ہے اُس عورت کے حق مین کہ جسکو شوہر نے طلاق دی ہو بعد صحبت کے اُس عورت کے حق مین کہ کوئی شخص نکاح کرے اور مہر کچھ ٹھہرائے اور صحبت سے پہلے طلاق دیدے تو اُسکے واسطے متعہ نہ واجب ہے نہ مستحب جس عورت سے بغیر مہر کے نکاح کرلیا تھا اگر اُسکو قبل دخول طلاق دی تو متعہ واجب ہے اور متعہ کے وہی تین کپڑے ہین جو بیان ہو چکے **مسئلہ** اگر کوئی شخص اپنی لڑکی کا نکاح کردے اس شرط پر کہ وہ شخص اپنی دختر کے ساتھ میرا نکاح کردے اور مہر ان ہر ایک کا یہی نکاح ہو اور کچھ نہو تو جائز ہے یا نہین

جماعت علماء کے نزدیک جائز ہے لیکن مہر مثل واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی آزاد مرد کسی آزاد
عورت سے نکاح کرے اور مہر مین ٹھہرے کہ مین تیری ایک سال تک خدمت کرونگا یا قرآن مجید
تعلیم کرونگا تو یہ نکاح اور مہر جائز ہے یا نہین۔ نکاح جائز ہے مگر مہر مثل واجب ہوگا مسئلہ
اگر کوئی غلام کسی آزاد عورت سے ایک سال کی خدمت پر اپنے مولی کی اجازت سے نکاح کرے
تو جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے مسئلہ اگر کسی دیوانی عورت کا باپ اور بیٹا دونون موجود
ہون تو نکاح کرنے مین کون اولی ہے۔ شیخین کے نزدیک باپ سے بیٹا اولی ہے اور امام محمدؒ
کے نزدیک باپ اولی ہے مسئلہ لونڈی غلام کا نکاح بے اجازت کے جائز ہے یا نہین
جائز نہین ہے مگر مولے کی اجازت سے مسئلہ اُسکا مہر کہ جس سے غلام نے نکاح کیا ہے
کسپر واجب ہے۔ غلام کی گردن پر واجب ہے اور مہر کے واسطے اُسکو فروخت کرلین مسئلہ
اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے ہزار درم پر اس شرط کے ساتھ کہ اُسپر اور عورت
نہ کرے یا اس شہر سے باہر نہ لیجائے اگر اس شہر سے باہر لے جائے یا دوسری عورت کرے
تو مہر دو ہزار درم کا ہوگا یہ شرط جائز ہے یا نہین۔ اگر اول شرط کو پورا کیا تو ہزار درم
واجب ہونگے اور دوسری شرط پوری نہ کی یعنے اُسکے شہر سے باہر لے گیا تو امام ابو حنیفہؒ
کے نزدیک مہر مثل واجب ہوگا اور صاحبین کے نزدیک دو ہزار واجب ہون گے
حاصل یہ کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک شرط اول جائز ہے اور دوسری شرط فاسد ہے
اور صاحبین کے نزدیک دونون شرطین جائز ہین مسئلہ اگر مولی اپنی لونڈی کا کسی کے ساتھ
نکاح کردے تو کیا مولی پر واجب ہے کہ لونڈی کو اُسکے خاوند کے گھر بھیجدے۔ واجب نہین ہے
بلکہ مولی کی خدمت کرے اور اُسکے خاوند سے کہے کہ جہان تو قابو پاوے وطی کرے مسئلہ
اگر کوئی مرد کسی عورت سے مہر ایک جانور جنس معین پر نکاح کرے جیسے گاے اور بکری درست
ہے یا نہین۔ درست ہے اور جانور اوسط درجہ کا واجب ہوگا اور شوہر کو اختیار ہوگا چاہے
اوسط درجہ کے جانور کی قیمت دیدے اور چاہے اوسط درجہ کا جانور مسئلہ اگر کوئی شخص

سی عورت سے کسی کپڑے سفید موصوف کے ساتھ نکاح کرے تو جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے مگر
مہر مثل اُس عورت کا واجب ہوگا مسئلہ نکاح متعہ اور موقت جائز ہے یا نہین۔ علمائے ثلثہ
کے نزدیک باطل ہے اور حسن بن زیاد کے نزدیک اگر ایسی مدت بیان کرے کہ اُس
مین وہ مدت ہو نہ سکے تو نکاح جائز ہے مثلاً ایک سو پچاس برس یا اس سے زیادہ اور جو
اُسکے مانند ہو اور صورت نکاح موقت کی یہ ہے کہ مرد کسی عورت سے کہے کہ تو اپنا نکاح میرے
ساتھ ایک ماہ یا ایک برس کے واسطے کرے اور متعہ مین لفظ نکاح یا اسکے ہم معنی مذکور نہین
ہوتا مثلاً کہے کہ تیرے ساتھ تین دن تک اسقدر روپے پر فائدہ اُٹھاوٗن گا مسئلہ غلام اور
لونڈی کا نکاح مولی کے بے اجازت جائز ہے یا نہین ناجائز ہے اگر بے اجازت مولی کر
کرین تو نکاح موقوف رہے گا مولی کی اجازت پر اگر مولی اجازت دیدے تو جائز ہے ورنہ
ناجائز مسئلہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے بے رضامندی اُسکے نکاح کرے یا کوئی عورت
نکاح بے رضامندی مرد کے کرے تو اسکا کیا حکم ہے۔ یہ نکاح دوسرے کی رضامندی پر موقوف
رہے گا اگر اجازت دے تو درست ہوگا ورنہ باطل مسئلہ ایک شخص چاہتا ہے کہ اپنے چچا کی
بیٹی سے خود نکاح کرے بحکم ولی ہونے کے جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے مسئلہ اگر کوئی عورت
کسی شخص سے کہے کہ میرا نکاح کردے پھر وہ شخص دو گواہوں کے سامنے اپنے نکاح مین لے لے
تو جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے مسئلہ اگر عورت کا ولی مہر کا کفیل ہوجاے مثلاً کوئی شخص اپنے
بیٹے کا نکاح کرے اور مہر کا خود کفیل ہوجاے تو جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے اور عورت کو
اختیار ہوگا چاہے شوہر سے مہر طلب کرے اور چاہے ولی سے مسئلہ اگر قاضی بوجہ فساد
نکاح کے قبل از صحبت میان بی بی جدائی کرادے تو مہر واجب ہوگا یا نہین۔ مہر واجب نہوگا
اگر صحبت کی ہوگی تو مہر مثل واجب ہوگا لیکن جو ٹھہر گیا ہو اُس سے بڑھ نہ جاے اور عورت
پر عدة بھی آوے گی اور نسب ولد کا بھی ثابت ہوجاے گا مسئلہ مہر مثل کن لوگون سے
اعتبار کیا جاے بہنون اور پھپیون پھوپھی زاد بہنون سے معتبر ہوگا۔ مان اور خالہ وغیرہ

سے اعتبار نہوگا مگر ایک قبیلے سے ہون تو اعتبار ہوگا مسئلہ مہر مثل کا اعتبار کس طرح ہوگا ۔
دونون عورتین برابر ہون عمر مین اور مال مین اور عقل مین اور جمال مین اور دین اور شہر مین
اور زمانہ مین یعنی ہم عصر ہون مسئلہ نصرانی عورت سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہین جائز ہے
نصرانی ہو یا یہودیہ ہو مسئلہ آزاد شخص کو کے عورتین کرنا جائز ہین ۔ چار عورتین اس سے زیادہ
نا جائز ہین اور لونڈیان خریدی ہوئی جسقدر چاہے جائز ہین اور غلام کے واسطے نکاح مین
دو عورتین جائز ہین مسئلہ اگر کسی شخص کے چار بیبیان ہین اور ان مین سے ایک کو طلاق
دیدے اور چاہتا ہے کسی اور عورت سے مطلقہ بی بی کے عدت مین نکاح کرے جائز ہے یا
نہین جب تک مطلقہ کی عدت نہ گذر جاے جائز نہین مسئلہ اگر کسی نے اپنی لونڈی کا نکاح
کیا اور پھر اُسکو آزاد کردیا تو اس لونڈی کو اختیار ہوگا چاہے نکاح کی اجازت دے اور چاہے
رد کرے یہ اختیار ہوگا اگرچہ خاوند اُسکا آزاد ہو یا غلام دونون کا حکم ایک سا ہے مسئلہ
اگر لونڈی نے بے اجازت مولی کے نکاح کیا اور پھر آزاد ہو گئی تو اُسکو فسخ کا اختیار ہوگا یا
نہین ۔ نہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص ایک عقد مین دو عورتون سے نکاح کرے اور ایک
اُن مین سے جائز نہو مثلاً ایک اُن مین کسی دوسرے کے نکاح مین ہو یا دوسرے خاوند کے
عدت مین ہو اور ہزار روپیہ کا مہر ٹھہرے تو وہ مہر اُن مین کیونکر ہوگا ۔ امام ابو حنیفہؒ کے
نزدیک مہر اُس عورت کا ہوگا کہ جسکا نکاح درست ہے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک
دونون مین تقسیم کرین انکی مہر مثل کے اندازہ سے پھر جو کچھ حصہ اس عورت کا ہو کہ نکاح اُسکا
درست ہووے خاوند پر اسقدر مہر لازم ہوگا اور جو کچھ اس عورت کا حصہ ہو کہ اُسکا نکاح
درست نہین ہے وہ ساقط ہو جاے گا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح
کرے پھر اس عورت مین کوئی عیب پاے مثلاً دیوانہ پن تو فسخ نکاح کا اختیار ہوگا
یا نہین شیخین کے نزدیک اختیار نہین ہے اور امام محمد اور امام شافعیؒ کے نزدیک اختیار
ہوگا ۔ مسئلہ اگر ایسے ہی عورت بھی مرد مین عیب پاے جیسے دیوانگی اور جذام اور برص

وغیرہ تو اس مین بھی شیخین کے نزدیک عورت کو اختیار نہوگا مسئلہ اگر مرد مین نامردی کا عیب
ظاہر ہو تو عورت کیا کرے - قاضی کے یہان رجوع کرے اور قاضی اسکے خاوند کو ایک سال
کی مہلت دے کہ صحبت کے قابل ہوجاے تو بہتر ورنہ جدائی کرادے اور یہ جدائی طلاق بائن ہوگی
اور عورت کا مہر پورا واجب ہوگا جو خلوت کی ہوگی مسئلہ اور مجبوب ظاہر ہوا ہو تو اسیوقت
فرقہ کردے مہلت بے سود ہے مسئلہ اگر کوئی عورت اسلام لائے اور خاوند اسکا
کافر ہو تو کیا کیا جاے - قاضی اُسکے شوہر سے کہے کہ تو بھی اسلام قبول کر اگر وہ بھی اسلام
قبول کرے تو وہ اسکی بی بی ہے اور اگر اسلام نہ لائے تو اُن مین جدائی کرادے اور یہ
جدائی اُن مین طلاق بائن ہوگی طرفین کے نزدیک اور امام ابویوسف کے نزدیک نکاح
فسخ ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص ایمان لائے اسلام پر اور عورت اُسکی مجوسیہ ہو تو قاضی
اُسپر بھی اسلام کا حکم کرے اگر وہ عورت اسلام قبول کرے تو وہ اُسکی بی بی ہے اور
اگر انکار کرے تو قاضی جدائی کرادے اور یہ جدائی باتفاق فسخ ہوگی اور اگر صحبت کی
ہوگی تو پورا مہر واجب ہوگا اور اگر صحبت نہ کی ہوگی تو کچھ بھی واجب نہوگا مسئلہ اگر شوہر
اہل کتاب اسلام قبول کرے تو نکاح قائم رہیگا یا نہین - بدستور رہے گا مسئلہ اگر شوہر
یا عورت دارالحرب سے دارالاسلام مین آئین تو اُنکے آپس مین جدائی ہوگی یا نہین -
ہوگی مسئلہ اگر بی بی کو یا شوہر کو غلام کرین اور دارالحرب سے دارالاسلام مین لائین
تو آپس مین جدائی ہوگی یا نہین - ہوگی مسئلہ اگر دونون کو غلام کرین تو جدائی نہوگی
مسئلہ اگر کوئی عورت دارالحرب سے ہجرت کرکے دارالاسلام مین آے تو اس عدت
کو خاوند کرنا جائز ہے یا نہین - امام ابوحنیفہ کے نزدیک عدت واجب نہین ہے اور
صاحبین کے نزدیک عدت واجب ہے اگر اُسکو حمل ہو تو وضع حمل کے بعد نکاح کرے
مسئلہ اگر عورت یا مرد اسلام سے انکار کرین تو ان مین جدائی ہوگی یا نہین - جدائی ہوگی
اور نکاح فسخ ہوگا طلاق نہوگی مسئلہ اگر شوہر اسلام سے انکار کرے تو نصف مہر واجب

ہوگا اور اگر صحبت کی ہوگی تو کل مہر واجب ہوگا اور اگر عورت اسلام سے پھر گئی ہوگی تو مہر اُسکا ساقط
ہوجائے گا اور اگر مدخول بہا ہوگی تو مہر واجب ہوگا اور اگر مدخول بہا نہوگی تو کچھ واجب نہوگا مسئلہ
اگر عورت مرد دونون اسلام سے انکار کرین اور پھر دونون اسلام قبول کرین تو نکاح دونو کا
باطل ہوگا یا نہین - نکاح باطل نہوگا اور اسی طرح رہے گا مسئلہ مرتد کو مسلمان عورت سے
نکاح کرنا جائز ہے یا نہین - جائز نہین ہے بلکہ کافرہ سے جائز ہے نہ مسلمان سے اور مرتد کو اور کسی
عورت کو جائز نہین ہے کہ شوہر کرے مسلمان کو یا کافر کو یا مرتد کو یعنی مرتد مرد وعورت کو کسی
کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہین ہے مسئلہ اگر مرد مسلمان ہو اور عورت کافر ہو یا عورت مسلمان
ہو اور مرد کافر ہو تو لڑکا کسکا تابع ہوگا - اگر مرد مسلمان ہوگا تو اسکا تابع ہوگا اور جو عورت مسلمان
ہوگی تو اُسکا تابع ہوگا مسئلہ اگر عورت مرد دونون کافر ہون پھر ایک اُن مین سے ایمان
لائے تو چھوٹے بچہ کا کیا حکم ہوگا - یہ بھی اسی طرح مسلمان کا تابع ہوگا مسئلہ لیکن اگر ایک ان
مین سے کتابی ہووے اور دوسرا مجوسی تو لڑکا کسکے تابع ہوگا - کتابی کے تابع ہوگا مسئلہ
اگر کوئی کافر کسی عورت سے بے گواہون کے نکاح کرے یا وہ عورت دوسرے کے عدت مین
ہو نکاح درست ہوگا یا نہین - دیکھنا چاہیے اگر اُنکے دین مین یہ امر جائز ہے تو جائز ہوگا اور اگر
اُن کے دین مین ناجائز ہے تو جائز نہین ہے یعنے اگر دونون مسلمان ہوجاوین تو تفریق
نہ کرین اور دوبارہ نکاح کی ضرورت نہین مسئلہ اگر کوئی بت پرست یا آتش پرست ساتھ
اپنی ماں یا بیٹے کے نکاح کرے اور پھر دونون اسلام قبول کریں تو اُن مین جدائی کرائین یا
نہین - فوراً جدائی کرانی چاہیے مسئلہ اگر کوئی شخص دو عورتین آزاد نکاح مین رکھتا ہے
تو واجب ہے کہ ان دونون مین عدل اور تقسیم کرے یا نہین - مرد کو دونون مین عدل
کرنا واجب ہے ایک رات کو ایک کے یہان رہے اور دوسری کے یہان دوسری
رات کچھ یہ عدل ہے مسئلہ باکرہ اور کاملہ دونون ایک سے ہین یا - ایک سے ہین اگرچہ دونون
باکرہ ہون یا ایک باکرہ اور دوسری کاملہ ہو مسئلہ اگر دو بیبیون مین ایک لونڈی ہو اور

دوسری حرہ ہو تو ان مین کیونکر تقسیم کرے - آزاد عورت کے واسطے دو دو راتین اور لونڈی کے واسطے ایک رات مسئلہ سفر کے واسطے ان مین کسی عورت کو حق حاصل ہے یا نہین کسی کو حق حاصل نہین ہے جسکو چاہے سفر مین اپنے ساتھ لے جاوے اور ان مین قرعہ ڈالنا مستحب ہے جس کے نام قرعہ آئے لے جائے ہر عورت کو اختیار ہے کہ اپنا حق دوسری سوتن کو دیدے مسئلہ جس عورت نے اپنی باری دوسری کو دیدی یا تو اس سے پھیر سکتی ہے یا نہین - پھیر سکتی ہے

کتاب الرضاع

دودھ کے مسائل

تعداد شیر کسقدر ہے کہ اُس سے حرمت دودھ پینے کی ثابت ہو - تھوڑا ہو یا بہت جسقدر لڑکا پئے حرمت دودھ کی ثابت ہوگی اگرچہ مدت رضاعت مین ایک بار پیا ہو اور امام شافعیؒ کے نزدیک پانچ بار متفرق پیئے - مدت رضاعت کی کسقدر ہے - امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تیس مہینے یعنے اڑہائی برس اور صاحبین کے نزدیک دو برس اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے مسئلہ رضاعت سے کسقدر رشتے حرام ہوتے ہین - جسقدر بوجہ نسب کے حرام ہین مگر برادر رضاعی کے مان سے نکاح کرنا جائز ہے اور برادر نسبی کے مان سے نکاح کرنا جائز نہین ہے اس مسئلہ کی صورت یہ ہے کہ دو بچے بیگانہ ایک غیر عورت کا دودھ پئین تو ہر ایک ان مین سے کہ جنھون نے دودھ پیا ہے آپس مین ایک دوسرے کی مان بہن سے نکاح کرین تو جائز ہے مسئلہ رضاعی باپ کی بی بی سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہین - جائز نہین ہے جیسے بی بی پدر نسبی کے مسئلہ اگر عورت کسی لڑکی کو دودھ پلائے تو یہ لڑکی اُس عورت کے خاوند پر اور اُسکے باپ اور اُسکے بیٹے پر اور اُسکے خاوند کے باپ یعنی خسر پر اور خاوند کے لڑکی پر حرام ہوجائیگی مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی بی بی کو طلاق دیدے اور اُس عورت نے عدت گذرنے کے بعد دوسرا خاوند کرلیا اور پھر ایک بچہ کو دودھ پلایا تو حرمت رضاعت کی اول

تما وندسے ثابت ہوگی یا دوسرے سے ۔ یہ مسئلہ تین طرح پر ہے پہلی طرح مین باتفاق اول خاوند
سے ثابت ہوگی اور دوسرے یہ ہے کہ باتفاق دوسرے خاوند سے ثابت ہوگی اور تیسری
طرح اختلاف ہے اگر حاملہ ہووے بچہ جنے تو باتفاق دوسرے خاوند سے حرمت ثابت ہوگی
اور اگر ہنوز حاملہ نہین ہوئی ہے اور بچہ پیدا نہین ہوا ہے تو باتفاق اول خاوند سے ثابت
ہوگی اور اگر حاملہ ہوئی اور بچہ ابھی پیدا نہین ہوا ہے تو امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک پہلے خاوند
سے ثابت ہوگی اور امام محمدؒ کے نزدیک دونون سے ثابت ہوگی اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک
اگر دودھ زیادہ ہوا ہے تو دوسرے خاوند سے ثابت ہوگی اور اگر اپنے حال پر ہے یا کم ہوگیا ہے
تو پہلے خاوند سے ثابت ہوگی مسئلہ برادر رضاعی کی بہن سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہین جائز
ہے جیسے برادر نسبی کی بہن سے اور یہ اسطرح پر ہے کہ ایک عورت نے کسی غیر کے لڑکے کو
دودھ پلایا اور اسکا کوئی لڑکا ہووے تو جائز ہوگا اس عورت کے لڑکے کو کہ اس برادر رضاعی
کی بہن سے نکاح کرے مسئلہ اگر لڑکی لڑکا ایک عورت کا دودھ پئین تو اُن کو آپس مین نکاح
کرنا جائز ہے یا نہین ۔ ناجائز ہے اسوجہہ سے کہ وہ دونون آپس مین رضاعی بہن بھائی
ہین مسئلہ اگر کوئی عورت کسی لڑکے کو دودھ پلاوے اور پھر اس لڑکے سے نکاح کرنا چاہے تو جائز
ہے یا نہین ۔ ناجائز ہے اسواسطے کہ وہ اُسکا رضاعی بیٹا ہے اور اُس لڑکے کے لڑکے سے
بھی نکاح کرنا چاہے تو نہین کرسکتی ہے مسئلہ اگر کسی عورت کے دودھ کو پانی مین پلاوین اور
کوئی بچہ اُسکو پئے تو حرمت رضاعت کی ثابت ہوگی یا نہین ۔ اگر پانی کو غلبہ ہے تو حرمت
ثابت نہوگی مسئلہ اگر کسی عورت کا دودھ کھانے مین ملجاوے پھر اُسکو کوئی بچہ کھاوے
رضاعت کی حرمت ثابت ہوگی یا نہین ۔ اگر وہ کھانا مع دودھ کے آگ پر پکایا جاوے تو باتفاق
حرمت نہوگی اور اگر یہ کھانا پکایا نہ ہو تو غور کرین اگر ثرید کے طور پر ہو یعنی روٹی دودھ مین بھیگی
ہوئی اور اُس مین دودھ غالب ہو تو صاحبین کے نزدیک رضاعت کی حرمت ثابت
ہوگی اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک حرمت نہوگی اگرچہ دودھ غالب ہو مسئلہ اگر کسی دو عورتون کا

دودھ نکال کر کسی بچہ کو پلاوین تو حرمت ثابت ہوگی یا نہین ثابت ہوگی **مسئلہ** اگر کسی عورت کا
دودھ بکری کے دودھ مین ملا کر کسی لڑکے کو پلاوین تو حرمت رضاعت کی ثابت ہوگی یا نہین
اگر بکری کا دودھ عورت کے دودھ پر غالب ہے تو حرمت ثابت نہوگی اور جو عورت کا دودھ
غالب ہے تو حرمت ثابت ہوگی **مسئلہ** اگر ایک عورت کا دودھ دوسری عورت کے دودھ کے
ساتھ ملاوین اور ان مین سے ایک کا دودھ دوسرے سے زیادہ ہے تو حرمت رضاعت کی
کیونکر ثابت ہوگی شیخین کے نزدیک جس عورت کا دودھ زیادہ ہے اُس سے حرمت رضاعت
کی ثابت ہوگی اور امام محمد اور زفر دونون کے نزدیک دونون سے ثابت ہوگی **مسئلہ**
اگر کسی کنواری لڑکی کے دودھ اُتر آوے اور کوئی بچہ پیلے تو حرمت ثابت ہوگی یا نہین ثابت
نہین ہوگی **مسئلہ** اگر کسی شخص کے دو عورتین ہین ایک صغیرہ اور ایک کبیرہ پھر کبیرہ صغیرہ کو اپنا
دودھ پلادے تو یہ دونون عورتین خاوند پر حرام ہونگی یا نہین ۔ حرام ہونگی اور کبیرہ سے اگر وطی
کی تو پورا مہر واجب ہوگا اور اگر کبیرہ سے وطی نہ کی ہوگی تو کچھ بھی واجب نہوگا لیکن صغیرہ کا نصف
مہر خاوند پر واجب ہوگا **مسئلہ** خاوند کو مجاز ہے کہ جو صغیرہ کو دیا ہے کبیرہ سے لے لے ۔ اگر
اس کبیرہ نے جان بوجھ کر صغیرہ کو دودھ پلایا ہے کہ میرے دودھ پلانے سے یہ خاوند پر حرام
ہوجاوے گی تو وہ نصف کبیرہ سے لے لے اگر لاعلمی کے ساتھ پلایا ہے تو کچھ واجب نہوگا ۔
مسئلہ رضاعت مین کتنے گواہ ہون ۔ دو مرد ہون یا ایک مرد اور دو عورتین ہون مگر کل
عورتین نہون ۔

کتاب الطلاق

طلاق دینے کے مسائل

طلاق کئے طرح کی ہے ۔ تین طرح کی احسن اور سنت اور بدعت ۔ طلاق احسن یہ ہے کہ کوئی مرد
کسی عورت کو طہر مین طلاق دیوے ۔ طہر کے وہ دن ہین کہ جن مین حیض نہو ۔ اور اُس طہر
مین صحبت نہ کی ہو ایک طلاق دے کر چھوڑ دے یہان تک کہ اُسکی عدت پوری ہوجاوے

مسئلہ طلاق سنت کون سی ہے۔ یہ ہے کہ مرد اپنی بی بی کو تین طہر میں تین طلاقیں دیوے مسئلہ
طلاق بدعت کون سی ہے۔ بدعت یہہ ہے کہ اپنی بی بی کو تین طلاقیں ایک لفظ میں دیوے
یا تین طلاقیں ایک طہر میں دیوے۔ دونوں صورتوں میں طلاق پڑجائے گی مگر مرد گنہگار ہوگا
مسئلہ طلاق سنت کے طرح پر ہے دو طرح پر۔ سنت عدد اور سنت وقت۔ اور سنت وقت مدخولہ
کے حق میں مخصوص ہوگی یعنی طہر میں دیوے کہ اسکے ساتھ وطی نہ کی ہو اور سنت عدد مدخولہ
کے حق میں ہوتی ہے اور غیر مدخولہ کے حق میں بھی ہوتی ہے۔ تین طلاقیں ایک لفظ کے
ساتھ نہ دیوے اگر تین طلاقیں ایک لفظ سے دیگا تو بدعت ہوگی خواہ مدخولہ ہو خواہ غیر مدخولہ
مسئلہ اگر کسی عورت کو حیض نہیں آتا ہے یا کم عمر ہے اور چاہتا ہے کہ اسکو طلاق سنت کے
موافق دیوے تو کیونکر دے۔ ہر مہینہ میں ایک طلاق دیدے اور اگر دخول کرے تو بھی ہر مہینہ
میں طلاق دیوے اور یہ جائز ہے اگرچہ طلاق اور صحبت میں جدائی نہ کرے مسئلہ اگر کوئی عورت
حاملہ ہے اور اسکا خاوند چاہتا ہے کہ تین طلاق سنت کے طور پر دیوے تو جائز ہے یا نہیں
شیخین کے نزدیک جائز ہے کہ ہر مہینہ میں ایک طلاق دیوے تاکہ تینوں پوری ہوجائیں
اور امام محمدؒ کے نزدیک حاملہ کو ایک طلاق سے زیادہ بطور سنت نہ دیوے مسئلہ اگر کوئی شخص
اپنی بی بی کو حیض کی حالت میں طلاق دے تو اسپر پڑے گی یا نہیں۔ طلاق ہوجائے گی مگر
گنہگار ہوگا مستحب یہ ہے کہ پھر رجوع کرے اور جب حیض سے پاک ہوجائے اختیار ہے چاہے
طلاق دے یا نہ دے مسئلہ جو کوئی خاوند اپنی عورت کو طلاق دے واقع ہوگی یا نہیں ہاں
اگر وہ خاوند عاقل اور بالغ ہوگا تو پڑجائے گی آزاد ہو یا غلام مسئلہ اگر دیوانہ یا لڑکا یا سوتا ہوا آدمی
طلاق دے تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔ نہیں ہوگی مسئلہ طلاق کے طرح پر ہے۔ دو طرح پر ایک
صریح دوسری کنایہ کے ساتھ صریح یہ ہے کہ کہے انت طالق یعنی تجکو طلاق ہے یا مطلقہ
یعنی طلاق دی ہوئی یا طلقتک یعنی تجکو طلاق دی میں نے ان لفظوں سے طلاق واقع
ہوجائے گی مگر رجعی ہوگی اگرچہ نیت طلاق کی نہ کرے کیونکہ یہ لفظ نیت کے محتاج نہیں ہیں

اگرچہ طلاق دینے والا کہے کہ میری نیت طلاق کی نہ تھی طلاق واقع ہو جائیگی مسئلہ اگر کوئی
مرد کسی عورت سے کہے انت الطلاق یا انت طالق الطلاق یا انت طالق طلاقاً یعنی تو
طلاق ہے یا تو طلاق والی ہے خاص طلاق کی یا تو طلاق والی اس طلاق سے کہ طلاق تین
واقع ہونگی - اگر نیت ایک طلاق کی ہوگی تو ایک طلاق رجعی پڑے گی - اور ترجمہ اگر دو کی
بھی نیت ہوگی تو بھی ایک ہی پڑے گی ہان اگر تین کی نیت ہوگی تو تینون پڑ جائینگی اور دوسری
طرح کنایہ کی یہ ہے کہ انکے کہنے سے بھی طلاق رجعی ہوتی ہے اور وہ الفاظ یہ ہین اعتدی
(تو عدت مین بیٹھ)
و استبری رحمک و انت واحدۃ باقی کنایات سے جو نیت طلاق کی کریگا تو ایک طلاق بائن
(تو اپنے رحم کو پاک کر) (تو اکیلی ہے)
واقع ہوگی اور اگر تین کی نیت کریگا تو تین واقع ہونگی اور اگر دو طلاق کی نیت کریگا تو علماء ثلثہ
کے نزدیک ایک ہی واقع ہوگی اور امام شافعیؒ کے نزدیک جسقدر کی نیت کریگا اسی قدر واقع
ہونگی مسئلہ الفاظ بائن طلاق کے کیا کیا ہین - یہ ہین کہ کوئی مرد کسی عورت سے کہے کہ
تو طلاق بائن ہے یا یون کہے کہ انت بائن و بتۃ و بتلۃ و حرام و حبلک علی غاربک و
الحقی باہلک و خلیۃ و بریۃ و وہبتک لاہلک و سرحتک و فارقتک و انت حرۃ و تقنعی
و تستری و اغربی و ابتغی الازواج معنی الفاظ کے یہ ہین - مثلاً یون کہے کہ تو مجھ سے
ہے اور جدا ہے اور حرام ہے اور تیرا اختیار تجکو ہے اور اپنے عزیزون سے مل جا اور
بالکل چھوڑ دی گئی اور تو بری ہے اور تجکو تیرے عزیزون کے سپرد کیا اور مین نے تجکو چھوڑ دیا
اور تجکو اپنے آپ سے جدا کیا اور تو آزاد ہے اور چادر اپنے سر پر اوڑھ اور پردہ کر اور
دور ہو اور سفر کر اور خاوندونکو تلاش کر اگر نیت طلاق کی نہین رکھتا ہے تو ان الفاظ سے
طلاق واقع نہو گی - مگر جس حال مین کہ قاضی کے سامنے طلاق کا ذکر ہوگا تو قاضی حکم طلاق کا
کرے گا لیکن اسکے اور خدا کے درمیان مین طلاق واقع نہوگی اور اگر نیت ہوگی تو خدا
کے نزدیک بھی طلاق ہو جائیگی مسئلہ اگر غصہ اور خصومت کی حالت ہو اور مذاکرہ طلاق
کا نہو تو طلاق واقع ہوگی یا نہین - جس لفظ سے کہ گالی مراد ہوگی طلاق نہین پڑیگی مگر نیت سے

ورنہ بے نیت طلاق پڑے گی مسئلہ اگر طلاق کو کسی وصف زیادتی یا شدت کے ساتھ موصوف کیا تو بائنہ طلاق پڑے گی جیسے کہے تو بڑی سخت طلاق والی ہے یا بہت بڑی طلاق والی ہے یا تجھ شیطان یا بدعت کی طلاق یا مثل پہاڑ کے تجھ طلاق یا تجھپر متعدا پڑی خانہ کی طلاق مسئلہ اگر کوئی شخص طلاق کو کل کی طرف یا اُس عضو کی طرف جس سے تمام بدن تعبیر کیا جاتا ہے اضافت کرے مثلاً کہے کہ تیرے سر کو طلاق ہے یا تو طلاقی ہے یا تیری جان کو یا تیری شرمگاہ کو طلاق ہے یا تیرے مُنھ کو تو طلاق پڑے گی یا نہین۔ پڑجائے گی مسئلہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے کہے کہ تیری آدھی پر طلاق ہے یا چوتھائی پر یا تجھپر آدھی یا تہائی طلاق ہے تو ان دونون مسئلوں مین پوری طلاق پڑجائے گی مسئلہ طلاق جبر سے اور سُکر کی حالت دی ہوئی پڑے گی یا نہین مثلاً کوئی شخص جبر کرے کہ اپنی بی بی کو طلاق دیدے ورنہ مین تجکو مار ڈالونگا یا تیرا ہاتھ کاٹ لونگا اور وہ اس خوف سے طلاق دیدے تو طلاق پڑیگی یا نہین۔ ہمارے علماء کے نزدیک پڑجائے گی اور امام شافعیؒ کے نزدیک نہین پڑے گی مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی بی بی سے کہے کہ تیرے ہاتھ کو طلاق ہے یا تیرے پاؤن کو تو طلاق پڑے گی یا نہین۔ علماء ثلثہ کے نزدیک نہین پڑے گی اور امام زفرؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک پڑجائے گی مسئلہ اگر گونگا طلاق دے تو پڑے گی یا نہین۔ پڑجائے گی اور گونگا اشارہ سے طلاق دیگا مسئلہ اگر کوئی شخص طلاق کو نکاح کے ساتھ اضافت کرے مثلاً کہے کسی عورت سے کہ جب مین تجھ سے نکاح کرون تو تجکو طلاق ہے یا کہے اگر تجھ سے مین نکاح کرون تو طلاق ہے تو جب اس عورت سے نکاح کرے گا طلاق پڑے گی یا نہین ہمارے علماء کے نزدیک نکاح کے بعد طلاق پڑجائیگی اور امام شافعیؒ کے نزدیک نہین پڑے گی لیکن اگر طلاق کو اضافت کرے ساتھ شرط کے مثلاً اپنی بی بی سے کہے کہ اگر تو اس گھر مین جائے گی تو طلاق ہے تو جب وہ عورت گھر مین جائے گی طلاق پڑے گی یا نہین۔ پڑجائے گی

مسئلہ اضافت طلاق کی جب درست ہوگی کہ وہ شخص طلاق دینے کا مالک ہو یا طلاق ملک کی طرف مضاف کرے جیسا کہ بیان کیا گیا۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک اگر مالک ہوگا تو اضافت درست ہوگی اور اگر ملک کے ساتھ اضافت کریگا تو درست نہوگی مسئلہ اگر کوئی شخص کسی اجنبی عورت سے کہے کہ اگر تو اس گھر مین جائیگی تو تیرے اوپر طلاق ہے پھر اُس عورت سے نکاح کرے بعد اسکے وہ عورت اُس گھر مین جائے تو طلاق پڑے گی یا نہین نہین پڑیگی مسئلہ شرط کے لفظ کسقدر ہین سات ہین جیسے ان و اذا و اذا ما و متی وکل وکلما و متی ما مثلاً کہے کہ اگر تو اس گھر مین جائے یا کہے جو تو اس گھر مین جائے یا کہے کہ جسوقت تو اس گھر مین جائے تو طلاق ہے تو ایک بار طلاق اُس گھر مین جانے سے واقع ہوگی اگر دوسری دفعہ جائیگی تو طلاق واقع نہوگی مگر جب کہ کلما کو شرط کیا ہو شلاً کہے کہ ہر دفعہ اس گھر مین تو جائے تو ہر مرتبہ کے جانے مین طلاق ہوگی تین طلاق تک پھر بعد اسکے جب عدت پوری ہوجائے تو دوسرا خاوند کرے پھر اسکے بعد اول خاوند سے نکاح کرے پھر جو گھر مین جائے گی تو طلاق واقع نہوگی اسواسطے کہ تمام ملک زائل ہوگئی تھی مسئلہ اگر کوئی مرد ایک عورت سے کہے کہ اگر تو اس گھر مین جائیگی تو طلاق ہے پھر گھر مین جانے سے پہلے شوہر نے اُس عورت کو طلاق دی اور اسکی عدت گذر گئی پھر اس گھر مین گئی تو قسم اُتر گئی اور طلاق واقع ہوگی یا نہین۔ قسم اُتر جائے گی اور طلاق نہین پڑیگی اسواسطے کہ عورت اسوقت طلاق کے واقع ہونے کی جگہ نہین ہے عدت سے فارغ ہوگئی تھی صورت اسکی یہ ہے کہ اگر اُس سے نکاح کرے اور پھر گھر مین آے طلاق نہین پڑیگی اسواسطے کہ قسم اُتر گئی تھی لیکن اگر عدت مین ہوتی اور گھر مین جاتی تو طلاق پڑ جاتی۔ مسئلہ اگر عورت اور مرد شرط کے وجود مین اختلاف کرین مثلاً کسی مرد نے اپنی عورت سے کہا ہو کہ اگر آج کے روز تو اس گھر مین جائیگی تو طلاق ہے اور عورت کہے کہ مین گئی اور مجکو طلاق ہے اور مجکو طلاق ہے اور مرد کہے کہ نہین گئی تو کسکا قول مانا جائیگا۔ مرد کا قول مانا جائے گا

ہان اگر عورت گواہ پیش کرے تو اُسی کا قول مانا جائیگا مسئلہ اگر شرط ایسی چیز کی ہو کہ
مرد کو اُس سے اطلاع نہو مثلاً جیسے حیض تو کسکا قول معتبر ہوگا۔ عورت کا قول معتبر ہوگا
اگر اپنے ہی حق مین مثلاً ایک مرد اپنی عورت سے کہے کہ اگر تو حیض سے ہو گی تو طلاق
ہے پھر عورت کہے کہ حیض سے ہون مین تو عورت کا قول اعتبار کیا جاے گا اسواسطے
کہ یہ ایسی چیز ہے کہ اس سے مرد کو اطلاع نہین ہے مسئلہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے
کہے کہ جب تو حیض سے ہووے تو تجکو طلاق ہے اور فلان عورت کو بھی تیرے ساتھ
طلاق ہے پھر یہ عورت کہے کہ حائض ہون مین اگر مرد نے اسکو تصدیق کیا تو دونو عورتین
طلاق ہوجائینگی اور اگر تصدیق نہ کریگا تو وہی عورت مطلقہ ہو گی کہ جس نے خون دیکھا
ہے دوسری نہو گی مسئلہ اگر ایک مرد نے ایک عورت سے کہا کہ جسوقت تو حائض
ہووے تو تجکو طلاق ہے پھر اُس عورت نے خون دیکھا تو اب اس خون کے دیکھنے
کے ساتھ ہی طلاق پڑجائیگی یا نہین۔ طلاق واقع نہو گی جب تک تین دن نہ گذرجائین
اور جب تین دن گذرجائین تو اسوقت طلاق کا حکم کرینگے ابتدا حیض سے اور فائدہ اُسکا
یہ ہے کہ یہ حیض عدت مین محسوب ہوگا مسئلہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ جب تو
حیض کامل کے ساتھ حائض ہو گی تو تجکو طلاق تو اب عورت پر خون دیکھنے کے ساتھ
طلاق واقع ہو گی یا نہین حیض کے تمام ہونے تک طلاق نہین پڑیگی جب تک پاک نہو
مسئلہ لونڈی کے واسطے دو طلاق ہین۔ دو طلاق خاوند چاہے آزاد ہو اور چاہے غلام
مسئلہ اگر کوئی مرد عورت غیر مدخولہ کو تین طلاقین دے تو تینون طلاقین واقع ہون گی
یا نہین اگر تینون طلاقین ایک لفظ مین کہے گا تو تینون پڑجائینگی اور اگر جدا جدا کہے گا تو
ایک سے زیادہ نہ پڑے گی مسئلہ اگر کوئی مرد اپنی ایک عورت غیر مدخولہ سے کہے کہ تجکو
ایک طلاق ہے پہلے ایک سے تو کئے طلاقین پڑینگی۔ ایک طلاق پڑے گی مسئلہ
اور اگر کہے کہ تو طلاق بعد ایک کے تو کئے طلاقین پڑین گی۔ دو پڑین گی مسئلہ اگر کوئی

مرد اسی عورت غیر مدخول بہا سے کہے یعنے بی بی سے کہ جو تو اس گھر مین جاے گی تو طلاق ہے
ایک اور ایک اور پھر وہ عورت اُس گھر مین گئی تو تینون طلاقین پڑینگی - امام اعظم ابو حنیفہؒ
کے نزدیک ایک طلاق پڑے گی اور صاحبین کے نزدیک دو مسئلہ اگر کوئی شخص بی بی
سے کہے کہ تو طلاق ہے مکہ مین تو طلاق کب پڑیگی - جہان ہوگی وہین کہتے ہی طلاق
پڑجائے گی از مترجم - مکہ فقط مثال کے واسطے ہے مسئلہ اگر کوئی شخص عورت سے کہے کہ
جو تو گھر مین گئی تو طلاق ہے کب طلاق پڑیگی - اُسوقت کہ جس وقت گھر مین جائے گی اور
جب تک گھر مین نہ جائیگی طلاق نہین پڑے گی مسئلہ اگر کوئی مرد عورت سے کہے
کہ تو کل طلاق ہے تو کب طلاق پڑے گی - جسوقت صبح صادق برآمد ہو مسئلہ اگر
کوئی مرد عورت سے کہے کہ تو اپنے آپ کو اختیار کر اور نیت اُسکی طلاق کی ہو یا کہے کہ
تو اپنے آپ کو طلاق دے تو اب یہ عورت اسی جگہ اور دوسری جگہ طلاق دے سکتی
ہے یا نہین - اُسی جگہ دے سکتی ہے دوسری جگہ نہین دے سکتی ہے - مسئلہ اگر اس
عورت نے اسی جگہ اپنے آپ کو طلاق نہ دی اور دوسرے کام مین مشغول ہوگئی یا اُس
جگہ سے کھڑی ہوگئی تو اُسکا وہ حکم جاتا رہا یا نہین - جاتا رہا ہان اگر اسی جگہ کہے کہ مین نے
اپنے آپ کو اختیار کیا تو طلاق بائن پڑجاے گی اور ایک ہی طلاق ہوگی اگرچہ خاوند
نے تین کی نیت کی ہو اور یہ جو کہا تھا کہ طلاق دی اپنے آپ کو یہ طلاق رجعی ہوگی مسئلہ
اگر تین طلاقین دی تو تینون واقع ہون گی - اگر خاوند نے تین کی نیت کی ہوگی تو تینون واقع
ہوجائین گی مسئلہ اگر کوئی شخص کسی شخص سے کہے کہ میری عورت کو طلاق دے دے
اور یہ لفظ مطلق کہا ہے اور یہ نہین کہا ہے کہ اگر تو چاہے تو طلاق دے تو اب کب
طلاق دے سکتا ہے - اُس جگہ طلاق دے سکتا ہے اور دوسری جگہ بھی یعنی جب چاہے
مسئلہ اگر کوئی مرد عورت سے کہے کہ طلاق دے تو اپنے آپ کو جس وقت چاہے تو
کب طلاق دے سکتی ہے - اُس جگہ دے سکتی ہے اور دوسری جگہ بھی دے سکتی ہے

مسئلہ اگر کسی مرد نے عورت سے کہا کہ اگر تو مجکو دوست رکھتی ہے یا دشمن رکھتی ہے تو طلاق ہے پھر وہ کہے دوست یا دشمن رکھتی ہون مین تو طلاق پڑے گی یا نہین - پڑجاوے گی **مسئلہ** اگر کوئی مرد عورت سے مرض الموت مین کہے کہ تو طلاقی ہے بائن پھر عورت کی عدت مین خاوند مرجاوے تو اس عورت کو میراث ملے گی یا نہین - عدت مین ہوگی تو ملے گی اور جو عدت پوری ہوگئی ہوگی تو نہین ملے گی **مسئلہ** اگر کوئی مرد عورت سے کہے کہ تو طلاقی ہے انشاء اللہ یعنی طلاق کے ساتھ ہی انشاء اللہ کہے تو طلاق پڑے گی یا نہین - اگر طلاق سے ملا ہوا انشاء اللہ کہا ہوگا تو طلاق نہین پڑیگی اور اگر لفظ انشاء اللہ علحدہ کہا ہوگا تو طلاق پڑجاوے گی **مسئلہ** اگر کوئی شخص عورت سے کہے کہ تجکو تین طلاق مگر ایک تو کے طلاقین پڑین گی - دو پڑین گی **مسئلہ** اگر کہے کہ تو تین طلاقی ہے مگر دو تو کے طلاقین پڑین گی - ایک پڑے گی **مسئلہ** اگر خاوند عورت کا مالک ہوجاوے یا عورت مرد کی مالکہ ہوجاوے یا کسی جزو کے مالک ہوجائین تو اُنکے آپس مین جدائی ہوگی یا نہین - جدائی ہوگی یعنے نکاح ٹوٹ جائے گا - صورت اس مسئلہ کی یون ہے کہ ایک شخص نے اپنی لونڈی سے اپنے بیٹے کا نکاح کیا یا اپنی بیٹی کا اپنے غلام سے نکاح کردیا پھر وہ شخص مرگیا اور وہ لونڈی بیٹے کے حصہ مین آئی یا وہ غلام بیٹی کے حصہ مین آیا تو دونون مین جدائی ہوگی دوسری مثال یہ ہے کہ کوئی اپنی لونڈی کو کسی شخص کے نکاح مین دے اور پھر اُس لونڈی کو ہبہ کردے تو دونون مین جدائی ہوجائے گی اسواسطے کہ خاوند اپنی بی بی کا مالک ہوگیا پس چاہیئے کہ دونون مین جدائی ہوجائے اور جزو کی مثال یہ ہے مثلاً لونڈی کا تہائی حصہ یا آدھا اُسکو بخشدے تو بھی یہی حکم ہوگا یعنی نکاح جاتا رہے گا اور وہ لونڈی کا مالک ہوجائے گا فقط

کتاب الرجعة

طلاق والی عورت سے رجوع کے مسائل

اگر کسی مرد نے اپنی عورت کو طلاق رجعی دی تو مراجعت کر سکتا ہے یعنے اپنی بی بی کی طرف پھر سکتا ہے یا نہین - رجعت کر سکتا ہے عورت راضی ہو یا نہو - از مترجم رجعت جب ہو سکتی ہے کہ تین طلاقین نہ دی ہون **مسئلہ** مراجعت کیا ہے - مراجعت یہ ہے کہ خاوند اپنی بی بی سے کہے کہ مین نے تجکو اپنی طرف پھیر لیا یا عورت سے صحبت کرے یا اُسکا بوسہ لے یا عورت کے جسم کو چھوئے یا اُسکی فرج کو دیکھے شہوت کے ساتھ لیکن خاوند کو مستحب یہ ہے کہ رجعت پر گواہ کرے اور اگر نہ کرے تو بھی جائز ہے - از مترجم رجعت قولاً اور فعلاً ہر دو طرح ہو سکتی ہے **مسئلہ** اگر عدت گذرنے کے بعد مرد دعوے کرے کہ مین نے عدت مین تیرے ساتھ مراجعت کر لی اور عورت کہے کہ نہین کی تو نے تو کسکا قول معتبر ہوگا - عورت کا قول معتبر ہوگا **مسئلہ** لیکن جب قول عورت کا معتبر ہو تو عورت پر قسم واجب ہوگی یا نہین - امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک واجب نہوگی اور صاحبینؒ کے نزدیک واجب ہوگی **مسئلہ** اگر عورت مطلقہ سے کہے کہ مین نے تجھ سے رجعت کی اور عورت کہے کہ میری عدت پوری ہو چکی تو یہ مراجعت درست ہوگی یا نہین - امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک درست نہوگی اور عورت کا قول معتبر ہوگا اور صاحبین کے نزدیک رجعت درست ہوگی **مسئلہ** اگر لونڈی کا خاوند عدت گذرنے کے بعد کہے کہ مین نے عدت کی حالت مین مراجعت کر لی اور لونڈی تکذیب کرے اور لونڈی کا آقا بھی تصدیق کرے کہ تیرا خاوند سچ کہتا ہے اور مراجعت کر لی ہے تو کس کا قول معتبر ہوگا - امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک لونڈی کا قول معتبر ہوگا اور صاحبینؒ کے نزدیک خاوند اور مولی کا قول معتبر ہوگا یعنی مراجعت درست ہوگی **مسئلہ** اگر عدت والی عورت تیسرے حیض سے دس روز سے کم مین پاک ہووے تو مراجعت جاتی رہے گی یا نہین - جاتی نرہیگی جب تک غسل نہ کرے یا ایک وقت نماز کا نہ گذر جاوے اور اگر دس روز پورے ہو گئے کہ حیض اسکا منقطع ہوا ہو فوراً مراجعت جاتی رہے گی یعنی پہلے اسکے کہ غسل کرے یا وقت

نا کا اُسپر گذرے مسئلہ اگر کسی عورت کا دس روز سے کم مین خون منقطع ہوا ہو اور اُس
عورت کو پانی نہ ملا اور تیمم کیا تو اب نفس تیمم کے ساتھ مراجعت جاتی رہے گی یا نہین
شیخین کے نزدیک جاتی نہین رہے گی جب تک نماز نہ پڑھے گی اور امام محمدؒ اور زفرؒ کے
نزدیک نفس تیمم سے جاتی رہے گی مسئلہ اگر کوئی عدت والی غسل کرے اور کسی عضو کو چھونا
بھول جائے تو رجعت منقطع ہو گی یا نہین - اگر کوئی عضو پورا یا اُس سے زیادہ غسل سے
رہ گیا ہے تو رجعت منقطع نہ ہو گی اور اگر ایک عضو سے کم رہ گیا ہے تو منقطع ہو جائیگی
مسئلہ جس عورت کو طلاق رجعی ہوئی ہو وہ بناؤ سنگار کرے یا نہین - کرے مسئلہ
عدت والی عورت کے خاوند کو بے اطلاع اُسکے گھر مین جانا جائز ہے یا نہین جائز
ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ جب تک اطلاع نہ دے نہ جائے یا اپنی جوتی کی آواز سنا ے
تو اندر جائے مسئلہ اگر کسی مرد نے اپنی عورت کو طلاق رجعی دی ہو تو اس عورت
سے صحبت کرنا جائز ہے یا نہین - ہمارے علمار کے نزدیک جائز ہے اور امام شافعی
کے نزدیک جائز نہین ہے مسئلہ اور اگر کسی مرد نے اپنی عورت کو طلاق بائن دی
ہو تین سے کم تو عدت مین اور عدت کے بعد اُس سے نکاح کر سکتا ہے - کر سکتا ہے -
مسئلہ اگر کسی شخص نے اپنی عورت کو کہ آزاد ہو تین طلاقین دی ہون تو اُس سے نکاح
کرنا جائز ہے یا نہین - دوسرا خاوند کرے اور وہ اُس سے صحبت کرے پھر بعد اسکے
یہ دوسرا خاوند اُسکو طلاق دے یا مر جائے تو اس صورت مین پہلے خاوند سے نکاح
ہو سکتا ہے از مترجم ایسی طلاق کو مغلظہ کہتے ہین مسئلہ لڑکا مراہق یعنی قریب بلوغ
حلالہ کرنے مین مانند بالغ کے ہے یا نہین - ہے - مسئلہ اگر لونڈی دو طلاق کے
ساتھ مطلقہ ہو تو مولیٰ کی صحبت سے حلال ہو گی یا نہین - نہین ہو گی مسئلہ اگر کوئی
مرد کسی عورت سے حلالہ کی شرط کے ساتھ نکاح کرے تو جائز ہے یا نہین - امام ابو حنیفہ
اور امام زفرؒ کے نزدیک مکروہ ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک درست ہے مگر خاوند پر حلال

نہین ہوگی اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نہ نکاح درست ہوگا نہ خاوند پر حلال ہوگی مسئلہ
اگر کسی مرد نے اپنی عورت کو ایک طلاق دی اور عدت اُسکی گذر گئی اور اس عورت نے
دوسرا خاوند کیا پھر اُس خاوند نے طلاق دی پھر شوہر اول سے نکاح کیا تو اب شوہر
اول کے طلاق کا مالک ہوگا شیخین کے نزدیک تین طلاقون کا مالک ہوگا اور امام محمدؒ کے
نزدیک جسقدر باقی ہون گے اُنکا مالک ہوگا یعنی اگر اول ایک طلاق دی ہوگی تو دو کا
مالک ہوگا اور اگر دو طلاقین دی ہون گی تو ایک طلاق کا مالک ہوگا اور اگر تین کی ہونگی
تو تین کا مالک ہوگا۔ مسئلہ اگر عورت مطلقہ یعنی تین طلاق والی پہلے خاوند سے کہے
کہ عدت میری ہوچکی اور دوسرا خاوند جو مین نے کیا تھا اُس نے بھی طلاق دی اور عدت
اُسکی بھی ہوچکی تو مجھ سے نکاح کرلے تو اُسکو سچا جانے یا نہ جانے۔ اگر یہ اس خاوند کے
نزدیک راست گو ہے اور اتنا زمانہ بھی ہوگیا ہے کہ دو عدتین ہوسکتی ہین تو جائز ہے
کہ عورت کا قول معتبر سمجھے اور اگر اُس مدت مین دو عدتین نہین ہوسکتی ہین تو عورت
کا قول نہ مانے واللہ اعلم

کتاب الایلاء

شوہر کو بی بی سے قسم کھانے کے مسائل

اگر کوئی شخص اپنی بی بی سے کہے کہ خدا کی قسم تیرے ساتھ نزدیکی نکرونگا مین یا یہ کہے کہ
چار مہینہ تک تجھ سے نزدیکی نہ کرونگا مین تو اسکا کیا حکم ہوگا۔ یہ ایلاء ہوگا اگر اس ایلاء کے
مدت مین کہ چار مہینہ مین صحبت کرے تو قسم کا کفارہ لازم ہوگا اور صحبت نہ کرے تو عورت
پر بعد چار ماہ ایک طلاق بائن پڑجائے گی اور ایلاء ساقط ہوجائے گا۔ مسئلہ
لیکن اگر ہمیشہ کے واسطے قسم کھائے مثلاً یون کہے کہ خدا کی قسم مین کبھی تیرے ساتھ
نزدیکی نہین کرونگا تو اسکا کیا حکم ہوگا۔ اگر صحبت نہین کی اور چار مہینہ گذر گئے تو ایک
طلاق پڑجائے گی پھر اگر اُس سے نکاح کرے گا تو یہی حکم ہوگا اور اگر صحبت کرے گا تو

ہم کا کفارہ لازم آئیگا اور اگر چار مہینہ تک صحبت نہ کی اور دوسرے بھی چار مہینہ گذر گئے تو دوسری طلاق بھی پڑجاے گی مسئلہ پھر اگر دوسری بار نکاح کرے تو یہی حکم ہوگا اگر صحبت کریگا کفارہ قسم کا واجب ہوگا اور اگر صحبت نہ کی اور چار مہینہ اور گذر گئے تو تیسری طلاق بھی پڑجائیگی اور وہ تین طلاق کے مطلقہ ہوجاے گی۔ مسئلہ اگر تین طلاق کے مطلقہ ہوئی اور عدت اسکی گذر گئی اور دوسرا خاوند کیا اور اُس دوسرے خاوند نے صحبت کی پھر طلاق دی اور گئی اور اول خاوند کی طرف پھر آئی اگر خاوند صحبت کرے تو کیا حکم ہوگا۔ قسم کا کفارہ واجب ہوگا اور اگر چار مہینہ تک صحبت نہ کرے گا تو طلاق نہوگی مسئلہ اگر چار مہینہ سے کم کی قسم کھائی ہو تو ایلاء ہوگا یا نہین اگر صحبت کرے گا کفارہ قسم کا واجب ہوگا اور اگر صحبت نکریگا تو طلاق نہوگی۔ مسئلہ اگر حج کے یا روزہ کے ساتھ یا صدقہ کے ساتھ یا غلام آزاد کرنے کے ساتھ یا طلاق کے ساتھ قسم کھاے تو ایلاء ہوگا یا نہین۔ ایلاء ہوگا مسئلہ اگر مرد نے عورت کو طلاق بائن دی ہو پھر اُس سے ایلاء کرے تو درست ہوگا یا نہین۔ درست نہین ہوگا مسئلہ لیکن اگر طلاق رجعی دی ہو پھر ایلاء ٹھہرائی تو درست ہے یا نہین۔ درست ہے۔ مسئلہ اگر کسی بیمار نے ایلاء کیا اور صحبت کرنے پر قادر نہین ہے یا وہ عورت بیمار ہے کہ صحبت کرنا ممکن نہین یا دونون کے درمیان مسافت اسقدر ہے کہ ایلاء کی مدت مین نہین پہونچ سکتے ہین تو اس بیمار شخص کی رجعت کیونکر ہوگی۔ رجعت اُسکی یہ ہے کہ زبان سے کہے فئت الیہا یعنی پھر گیا مین اُس عورت کی طرف پس جب یون کہہ لیا تو ایلاء جاتا رہا۔ مسئلہ اگر اس مدت مین وہ شخص تندرست ہوگیا اور فئت الیہا کہہ چکا ہے تو راجع یعنی پھرنیوالا ہوگا یا نہین۔ نہین ہوگا اور قول سے رجوع کرنا باطل ہوگا بلکہ جماع کرے کیونکہ جماع پر قادر ہے مسئلہ اگر کسی شخص نے اپنی بی بی سے کہا کہ تو مجکو حرام ہے تو اسکا کیا حکم ہے۔ اُس شخص کی نیت دریافت کرین اگر کہے کہ جھوٹ کہا مین نے تو اُسکو سچا جانین اور اگر کہے کہ طلاق کی نیت کی مین نے تو طلاق بائن ہوگی اور اگر کہے کہ ظہار کی نیت کی مین نے تو ظہار

ہوگا اور اگر کہے کہ حرام کی نیت کی مین نے یا کہے کچھ بھی نیت نہین کی مین نے تو قسم ہوگی
یعنے ایلا ہوگا واللہ اعلم

کتاب الخلع

بی بی کے شوہر سے جدا ہونیکے مسائل

مرد کو اپنی عورت سے کچھ مال لے کر خلع کرنا جائز ہے یا نہین - اگر دونون کو نکاح کا رکھنا دشوار ہووے اور حق تعالےٰ کے حدود کو پورا نہین کرسکتے تو کچھ مضائقہ نہین ہے کہ عورت کچھ مال دے کر اپنے نفس کو جُدا کرے تو خلع ہوجاوے اور یہ خلع طلاق بائن ہوگا اور بعد عقد خلع عورت پر مال کا دینا واجب ہوگا مسئلہ اگر نا موافقت مرد کی طرف سے ہوگی تو مکروہ ہے کہ جسقدر اُسکو دیا ہے اُس سے زیادہ لیوے مسئلہ لیکن اگر اس سے زیادہ لیا جاوے جسقدر دیا ہے تو جائز ہے یا نہین - جائز ہے یعنے قاضی فتوے جواز دیگا اور فیما بینہ وبین اللہ مکروہ ہے مسئلہ اگر کوئی مرد کسی عورت سے کہے کہ تو طالق ہے ہزار درم پر تو طلاق پڑے گی یا نہین - اگر مال قبول کرے گی تو طلاق پڑجائے گی اور مال لازم ہوگا اور یہ طلاق بائن واقع ہوگی مسئلہ اگر کوئی مرد کسی عورت سے شراب اور سور پر خلع کرے تو اُسکا کیا حکم ہے - طلاق پڑجائے گی - اور عورت پر کچھ واجب نہوگا مسئلہ اگر کوئی مرد کسی عورت سے کہے کہ تو ہزار من شراب پر طالق ہے تو طلاق پڑے گی یا نہین - طلاق رجعی پڑے گی اور عورت پر مال لازم نہوگا - مسئلہ خلع کے عوض کون سا مال جائز ہے - جو کچھ مہر مین جائز ہے مسئلہ اگر عورت اپنے خاوند سے کہے کہ خلع کرلے اسکے ساتھ کہ جو کچھ میری مٹھی مین ہے اور اُسکی مٹھی مین کچھ بھی نہو تو کیا واجب ہوگا کچھ بھی واجب نہوگا اگر کہا جو مال میرے ہاتھ مین ہے اُسپر خلع کرلے تو وہ مہر واجب ہوگا کہ جو اُسنے خاوند سے لیا ہے لیکن اگر کہے کہ خلع کرلے اسپر کہ جو کچھ روپیہ میرے قبضہ مین ہے اور خاوند اُسکو خلع کردے اور اُسکے ہاتھ مین کوئی چیز نہووے تو کیا واجب ہوگا - تین روپے

ف فتویٰ اسپر ہے کہ اگر کوئی شخص بی بی سے کہے کہ تو مجھپر حرام ہے اور اُسکے طلاق کے معنی مین گو نیت طلاق کی نہو طلاق پڑجاوے گی ۱۲ ف یعنے جس چیز مین مہر ہونیکی قابلیت ہے اُسمین خلع کی قابلیت ہوگی ۱۲

واجب ہونگے مسئلہ اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے کہے کہ مجھکو ہزار درم کے بدلے تین
طلاقیں دے پھر مرد نے ایک طلاق دے دی تو کیا واجب ہوگا - باتفاق ہزار درم کی تہائی
واجب ہوگی اور طلاق بائن پڑجائے گی مسئلہ اگر کہے کہ تین طلاقیں دو ہی ہزار درم میں
ہزار درم بشرط تین طلاق کے ہیں اور خاوند نے ایک ہی طلاق دی تو طلاق ایک رجعی واقع
ہوگی اور خاوند پر کچھ واجب نہوگا مسئلہ اگر کوئی مرد اپنی بی بی سے کہے کہ اپنے آپ کو تین
طلاقیں دے ہزار درم پر پھر عورت نے ایک طلاق دی تو طلاق پڑے گی یا نہیں طلاق
پڑجائے گی اور مال لازم نہوگا مسئلہ مبارات مانند خلع کے ہے یا نہیں - امام ابوحنیفہ
کے نزدیک مبارات اور خلع دونوں برابر ہیں دونوں کے حق میں باطل ہے حق عورت
کا خاوند سے اور خاوند کا عورت سے مسئلہ صورت مبارات کی کیا ہے - مبارات
یہ ہے مثلاً کہے کہ بری کیا میں نے تجکو اور خلع یہ ہے کہ کہے خلعتک یعنی خلع کیا میں نے تجکو

کتاب الظہار

بی بی کو حرام عورتوں سے تشبیہ دینے کے مسائل

از مترجم یہ ایک طرح کی طلاق ہے - اگر مرد اپنی بی بی سے کہے کہ تو میرے ماں کے پشت
کے مثل ہے تو اسکا کیا حکم ہے اور عورت اُسپر حرام ہوگی یا نہیں - حرام ہوگی صحبت کرنا
اور ہاتھ لگانا اور بوسہ لینا جائز نہیں ہے جب تک کفارہ نہ دے مسئلہ اگر کفارہ دینے
سے پہلے صحبت کرے تو کیا واجب ہوگا - کچھ واجب نہوگا مگر توبہ از مترجم یعنے دوسرا
کفارہ لازم نہوگا مسئلہ ظہار میں کفارہ کب لازم ہوتا ہے جب پختہ ارادہ کرے صحبت
کا صحبت سے پہلے مسئلہ اگر مرد اپنی عورت سے کہے کہ تو میرے اوپر مانند میری
ماں کے پیٹ کے ہے اور مانند ران یا مانند فرج کے تو ظہار ہوگا یا نہیں - ہوگا اور
اصل اسمین یہ ہے کہ جو عضو کہ حکم کل کا رکھے مانند سر اور منہ اور فرج اور گردن اور نصف
اور تہائی کے اور تشبیہ کرے ساتھ عضو اُس عورت کے کہ جو اُسپر حرام ہے کہ اُسکے

جس عضو کا دیکھنا جائز نہو مثلاً ماں اور بہن اور خالہ اور مادر رضاعی کے مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی عورت سے کہے کہ تو میرے اوپر مثل میری ماں کے ہے تو اسکا کیا حکم ہوگا۔ رجوع کریں نیت کی طرف اگر نیت اسکی عورت کی طلاق کی ہوگی تو عورت مطلقہ ہوجاویگی اور اگر نیت ظہار کی ہوگی تو ظہار ہوگا اور اگر کچھ بھی نیت نہوگی تو کچھ بھی واقع نہوگا اور اگر کہے کہ میں نے کوئی نیت نہیں کی تو سچا جانے مسئلہ اگر مولیٰ اپنی کنیز پر ظہار کرے تو ظہار ہوگا یا نہیں نہیں ہوگا عورت آزاد کی مسئلہ اگر کسی شخص کے چار عورتیں ہیں اور اُنسے کہے کہ تم میرے اوپر مثل میری ماں کی پیٹھ کے ہو تو ظہار ہوگا یا نہیں۔ چاروں سے ظہار ہوگا اور ہر ایک کے واسطے کفارہ علحدہ واجب ہوگا مسئلہ کفارہ ظہار کا کیا ہے۔ ایک غلام کو آزاد کرے اور اگر غلام نہو تو دو مہینے برابر روزے رکھے اور اگر دو مہینے برابر روزے نہ رکھ سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا دیوے اور ہر مسکین کو آدھا صاع گیہوں یا ایک صاع جو یا خرمے دیوے اور یہ سب صحبت اور چھونے اور بوسہ دینے کے پہلے دینا چاہیے از مترجم صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے مسئلہ کفارہ ظہار میں کافر اور مسلمان غلام کا آزاد کرنا ایک سا ہے یا نہیں۔ دونوں ایک سے ہیں جائز ہے کہ غلام کافر ہو یا مسلمان چھوٹا ہو یا بڑا عورت ہو یا مرد مسئلہ اندھے غلام لونڈی کا کفارہ ظہار میں آزاد کرنا جائز ہے یا نہیں۔ ناجائز ہے مگر ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹا ہوا ہو تو جائز ہے اور دیوانہ کا آزاد کرنا جائز نہیں ہے مسئلہ اگر مکاتب کو جسنے کچھ بدل کتابت ادا کردیا ہے آزاد کرے تو جائز ہے یا نہیں۔ ناجائز ہے اسی طرح مدبر اور ام ولد کا آزاد کرنا جائز نہیں ہے لیکن اگر ایسا مکاتب ہو کہ کتابت کے مال سے ابھی کچھ ادا نہیں کیا ہے تو کفارہ ظہار میں اُسکا آزاد کرنا جائز ہے مسئلہ اگر کوئی شخص کفارہ کی نیت سے اپنے باپ اور بیٹے کو خرید کرے تو ظہار میں محسوب ہوگا یا نہیں۔ ہوگا اور ایسے ہی ہر ذی رحم محرم ہے اور اگر کسی غلام مشترک کو آزاد کیا اور اسکی باقی کا ضامن ہوگیا اور پھر آزاد ہوگیا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ناجائز ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے

اور اگر اپنے غلام کو نصف آزاد کیا کفارہ ظہار سے اور پھر نصف باقی کو بھی آزاد کر دیا تو جائز ہے
اور اگر اپنے آدھے غلام کو آزاد کیا کفارہ ظہار مین اور پھر مظاہرہ عورت سے صحبت کی اور
اسکا نصف دوسرا آزاد کیا تو ناجائز ہے اور اگر مظاہر غلام کے آزاد کرنے سے عاجز ہو تو
کفارہ اسکا یہ ہے کہ دو مہینے تک برابر روزے رکھے اور اُن دو مہینون مین رمضان
کا مہینہ نہو اور نہ عید بقرعید کے دن ہون اور نہ ایام تشریق کے دن ہون مسئلہ اگر ظہار والا
اُسی عورت سے دو مہینے کے اندر صحبت کرے تو جائز ہے یا نہین۔ یہ مسئلہ دو طرح پر ہے
ایک یہ کہ جائز نہین ہے اور روزے سب نے رکھے اور ایک مین اختلاف ہے اور
شکل کہ باتفاق ناجائز ہے یہ ہے کہ ظہار والا عورت مظاہرہ سے دن مین عمداً صحبت کرے
تو روزے سرے سے رکھے اور اختلاف اس شکل مین کہ ظہار والا رات کو قصداً اور دن مین
بھول کر صحبت کرے تو طرفین کے نزدیک سرے سے روزے رکھے اور امام ابو یوسفؒ کے
نزدیک سرے سے نہ رکھے مسئلہ ظہار کے روزہ کو۔ عذر غیر عادی اور بے عذر کے افطار
کرے تو جو روزے رکھ چکا ہے اُنکو دوبارہ رکھے یا نہین۔ دوبارہ رکھے مسئلہ اگر ظہار والا
خود غلام ہو تو کیا حکم ہے۔ اُسکا کفارہ سواے روزہ کے کسی چیز سے نہوگا مسئلہ اگر کوئی
ظہار والا روزہ نہین رکھ سکتا ہے تو کیا کرے۔ ساٹھ مسکینون کو کھانا دیوے اور
ہر مسکین کو آدھا صاع گیہون یا ایک صاع جو یا چھوارے لیکن اگر صبح اور شام کو روٹی
کھلاوے تو بھی جائز ہے اگرچہ تھوڑا کھانے والے ہون یا بہت مسئلہ اگر ساٹھ مسکینون
کو ایک روز مین دیدے تو جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے مسئلہ اگر ایک شخص کو ایک روز مین
کھانا ساٹھ روز کا دے تو جائز ہے یا نہین۔ ایک روز محسوب ہوگا اور انسٹھ روز اُسکو
اور دینا چاہیے مسئلہ اگر کھانا کھلانے مین صحبت کرے تو کھانا بھی سرے سے دے یا
نہین۔ سرے سے نہ دے مسئلہ اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ اُسپر دو کفارے ظہار کے
واجب ہین اور دو غلام آزاد کرے اور نیت کچھ بھی نہ کرے یعنے یہ فلان کے واسطے اور

ظہار کے واسطے جائز ہے یا نہیں - جائز ہے اگرچہ نیت ظہار کی ہے اور اسی طرح اگر چار مہینے کے روزے رکھے یا ایک سو بیس مسکینون کو کھانا دے تو بھی جائز ہے مسئلہ اگر ایک غلام کو آزاد کرے اور دو ماہ کے روزے برابر رکھے تو جائز ہے یا نہیں - جائز ہے جو نیت کرے محسوب ہوگا

کتاب اللعان

میان بی بی مین لعنت کرنے کے مسائل

لعان کے لغوی معنے آپس مین لعنت کرنے کے ہین - اگر مرد عورت کو زنا کی تہمت کرے اور عورت مرد قابل گواہی کے ہون یعنے آزاد اور عاقل اور بالغ اور مسلمان ہون - اور وہ عورت اُن مین سے ہو کہ اُسپر تہمت کرنے والے کو حد مارین یعنے عورت منکوحہ پارسا - اور یا عورت لڑکا رکھتی ہو اور شوہر لڑکے کی نفی کرے یعنے کہے کہ یہ لڑکا میرا نہیں ہے اور وہ حد قذف کے طلب کرے تو اس صورت مین لعان واجب ہوگا یا نہیں - واجب ہوگا اگر مرد لعان سے انکار کرے تو قاضی اُسکو قید کرے یہان تک کہ وہ لعان کرے یا اپنے آپ کو جھوٹا کہے - مسئلہ اگر اقرار کرے کہ مین نے جھوٹ بولا تو کیا واجب ہوگا - حد قذف واجب ہوگی مسئلہ اگر کوئی مرد لعان کرے تو عورت پر بھی واجب ہوگا کہ لعان کرے - واجب ہوگا کہ لعان کرے یا اپنے شوہر کی تصدیق کرے مسئلہ اگر شوہر غلام ہووے یا کافر یا گالی کی حد یعنے حد قذف لگا ہوا اور تہمت کرے اپنی عورت پر تو حد قذف واجب ہوگی یا نہیں - واجب ہوگی مسئلہ اگر مرد گواہی کے قابل ہو اور عورت لونڈی ہو یا کافرہ ہو یا گالی کی حد لگی ہوئی ہو اور شوہر اسکو تہمت کرے تو مرد پر لعان یا حد واجب ہوگی یا نہیں - کوئی چیز واجب نہوگی مسئلہ لعان کیونکر ہوتا ہے - پہلے مرد چار مرتبہ کہے کہ گواہی دیتا ہون خدا کی قسم کے ساتھ کہ مین کہنے والون مین سے ہون کہ مین نے جو نسبت زنا کی کی اُس مین سچا ہون اور پانچوین مرتبہ کہ اگر جھوٹ کہتا ہون تو خدا کی لعنت ہووے مجھپر اور ہر مرتبہ عورت کی طرف اشارہ

کرایا جاوے بعد اسکے عورت چار مرتبہ یہ کہے کہ گواہی دیتی ہون مین خدا کے نام سے ساتھ کہ تو
جھوٹون مین سے ہے کہ تو مجھ پر تہمت زنا کی کرتا ہے اور پانچوین مرتبہ کہے کہ غضب خدا کا
میرے اوپر ہووے اگر تو سچا ہے زنا کی تہمت کرنے مین - جب دونون اس طرح لعان کر چکین
تو قاضی دونون مین جدائی کرا دے مسئلہ لعان کی جدائی کیا چیز ہے - طرفین کے نزدیک
طلاق بائن ہوگی اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ہمیشہ حرام رہے گی مسئلہ اگر کوئی مرد عورت
کو تہمت کرے کہ یہ لڑکا میرا نہین ہے تو اس لڑکے کا کیا حکم ہے - قاضی اس لڑکی کا مرد سے
نسب قطع کرکے عورت کی طرف ملا دے مسئلہ اگر مرد پھر جاوے اور کہے کہ مین نے جھوٹ کہا
تو اسکو حد مارین یا نہین - اسکو جھوٹ کی حد ماری جاوے گی اور اب اگر اس عورت سے
نکاح کرے تو طرفین کے نزدیک جائز ہے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ناجائز ہے مسئلہ
اور اسی طرح اگر غیر اور اجنبی عورت کو یہ خاوند تہمت زنا کی لگاوے اور اس مرد کو اس وجہ سے
حد قذف ماری جاوے - تو اب بعد حد مارنے کی اس سے عورت بلا عذر نکاح کرے تو جائز
ہے یا نہین - جائز ہے مسئلہ اگر کوئی مرد کسی صغیرہ کو تہمت لگاوے یا دیوانے کو تو لعان
واجب ہوگا یا نہین - نہین ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی عورت سے کہے کہ زنا کیا تو نے
یا کہے کہ تیرا حمل زنا سے ہے یا مجھ سے نہین ہے تو اسکا کیا حکم ہے - لعان کرے مسئلہ
قاضی حمل کے نسب کو مرد سے جدا کرے اور عورت سے ملاوے یا نہین - جدا نہ کرے
مسئلہ اگر کوئی شخص لڑکا پیدا ہونے کے بعد انکار کرے تو درست ہے یا نہین - اگر
انکار کی مدت مین انکار کریگا تو درست ہوگا اور اگر انکار کے مدت کے بعد انکار کرے تو
درست نہوگا مسئلہ مدت انکار کی کب تک ہے - امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جب تک
لڑکا پیدا ہونے کے اسباب نہ خریدے اور لڑکا پیدا ہونے کے بعد مبارکباد نہ لیگا
اگر اسکے بعد انکار کریگا تو درست نہوگا اور صاحبینؒ کے نزدیک جب تک نفاس کی مدت
نہ گذرے انکار درست ہوگا اور اگر گذر جاوے گی تو انکار درست نہوگا مسئلہ اگر بعد

[illegible] اور جدائی کی جائے گی یا نہیں۔
لعان واجب ہوگا اور جدائی بھی عورت سے کی جائے گی اور نسب بھی ثابت ہوگا مسئلہ
اگر عورت کے دو بچے پیدا ہون اور خاوند پہلے لڑکے سے انکار کرے اور دوسرے کا اقرار
تو نسب ثابت ہوگا یا نہین۔ دونون سے نسب ثابت ہوگا اور خاوند کو حد لگائی جائے گی
مسئلہ اگر پہلے لڑکے کا اقرار کرے اور دوسرے کا انکار تو کس لڑکے سے نسب ثابت ہوگا۔
دونون سے ثابت ہوگا اور میان بی بی پر لعان واجب ہوگا

کتاب العدت

طلاق اور خاوند کے مرنے کی بعد عورت کی بیٹھنے کو مسائل

اگر کسی مرد نے بی بی کو طلاق دی یا دونون مین بے طلاق کے جدائی ہوگئی تو اس عورت کی عدت
کسقدر ہوگی۔ اگر یہ عورت آزاد ہو اور حیض بھی آتا ہو تو اسکی عدت تین حیض ہین اور اگر حیض
نہ آتا ہو تو اسکی عدت تین مہینے مین اور اگر وہ حاملہ ہو تو بچہ پیدا ہونے تک اسکی عدت ہے
مسئلہ اگر لونڈی مطلقہ ہو تو اسکی عدت کسقدر ہے۔ اگر لونڈی کو حیض آتا ہو تو اسکی عدت
دو حیض ہین اور اگر حیض نہین آتا ہے تو ڈیڑھ مہینہ عدت کا ہوگا مسئلہ اگر کسی عورت کا خاوند
مرجائے تو اسکی عدت کسقدر ہے۔ اگر عورت آزادہ ہو تو اسکی عدت چار ماہ اور دس روز
ہونگی اور اگر لونڈی ہوگی تو دو مہینے اور پانچ روز ہون گی مسئلہ اگر مطلقہ عورت وارث ہووے
یعنے مرد اپنی عورت کو مرض الموت مین طلاق دی اور فوراً مرگیا تو اس عورت کی عدت کسقدر
ہوگی۔ جو ان سے عدت زیادہ ہو یعنے اگر چار مہینے دس روز زیادہ ہون تو وہی عدت
واجب ہوگی اور اگر مدت تین حیض کی زیادہ ہوگی تو وہ واجب ہوگی مسئلہ اگر کوئی لونڈی
طلاق رجعی کی عدت مین آزاد ہو جائے تو اسکے مثل آزاد عورت کی ہوگی لیکن اگر طلاق بائن
کی عدت مین ہوگی تو عدت اسکی مثل آزاد کے نہوگی مسئلہ مثلاً کسی عدت کو حیض نہین آتا
ہے اور وہ مہینون کے حساب سے عدت مین ہے اور عدت پوری ہونے سے پہلے خون

پہلے پہلی ہو [illegible] حساب سے پوری کرے یا نہیں حیض سے آئے تو عدہ عدت
پر شروع ہوئی تھی مہینوں کے حساب سے وہ باطل ہو جائے گی بحساب حیضوں کے
عدت پوری کرے مسئلہ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح فاسد کیا اور صحبت کی یا شبہ
سے صحبت کی اور حاکم نے اُن میں جدائی کرا دی۔ اسکی عدت کیا ہوگی اسکی عدت حیض
کے ساتھ ہوگی جب اُنکی جدائی کرا دی جاوے یا وہ شخص مر جاوے مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے
ام ولد کو آزاد کرے یا فوت ہو جائے تو اسکی عدت کس قدر ہے اسکی عدت تین حیض
ہوگی گو وہ آزاد کی جائے یا مولیٰ مر جائے مسئلہ اگر صغیر خاوند نے وفات پائی اور عورت
حاملہ چھوڑی تو اسکی عدت کسقدر ہوگی۔ اسکی عدت وضع حمل ہے مسئلہ اگر حمل اسکا صغیر خاوند
کے مرنے کے بعد ظاہر ہوا ہو تو اس صورت میں عدت کس قدر ہوگی۔ چار ماہ اور دس دن
مسئلہ اگر کسی شخص نے کسی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دی تو وہ حیض عدت میں
شمار ہوگا یا نہیں۔ شمار نہیں ہوگا مسئلہ اگر کسی عدت والی عورت سے ساتھ شبہ کے
وطی کی جائے تو دوسری عدت واجب ہوگی یا نہیں۔ دوسری عدت واجب ہوگی
مسئلہ پہلے عدت دوسرے میں داخل ہوگی یا نہیں مثلاً کسی عورت کا عدت سے ایک
حیض گذر گیا تھا اور مرد نے شبہ سے صحبت کی۔ تین حیض اور واجب ہوں گی وہ حیض
کہ جو ہو چکا ہے وہ پہلی عدت سے مخصوص ہے اور وہ حیض یعنے دوسرا اور تیسرا عدت
اول سے اور ثانی سے شمار ہوگا اور چوتھا حیض دوسری عدت سے مخصوص ہوگا یعنے
صحبت کے بعد جو حیض ہوں گے وہ دونوں میں گنا جائے گا اور اگر دو حیض گذرنے
کے بعد صحبت کی تو بھی تین حیض جدید اور واجب ہوں گے وہ جو دو حیض گذر چکے ہیں
عدت اول سے ہوں گے اور تیسرا پہلے اور دوسری عدت میں سے ہوگا اور چوتھا اور
پانچواں صرف دوسری عدت میں شمار ہوگا اگر پہلی عدت پوری ہو گئی ہو اور دوسری
تمام نہ ہوئی ہو اور صحبت کی جائے تو عدت واجب ہوگی یا نہیں۔ تیسری عدت جدید بھی

صحبت کے واجب ہوگی مسئلہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کو سفر مین طلاق دوے یا مرجاوے تو کہان سی عدت کرے - عدۃ طلاق کی طلاق کے بعد واجب ہوگی اور مرنے کی مرنے کے بعد مسئلہ اگر اس عورت کو طلاق اور وفات کا کچھ حال نہ معلوم ہوا یہان تک کہ عدت اس عورت کی گذر گئی اور بعد گذرنے عدت کے معلوم ہوا کہ شوہر نے اسکو طلاق دی تھی یا مرگیا ہے تو اب عدت اُسپر واجب نہین ہوگی - اگر چاہے تو اسی وقت نکاح کرسکتی ہے مسئلہ نکاح فاسد مین عدت کب سے کرسکتی ہے - جس وقت سے خاوند نے پکا ارادہ صحبت کے ترک کا کیا ہو یا قاضی نے تفریق کردی ہو مسئلہ جسوقت سے خاوند مرجاوے یا طلاق بائن دوے مدۃ عدۃ تک سوگ واجب ہے اگر عورۃ عاقلہ بالغہ اور مسلمان ہووے مسئلہ سوگ کیا چیز ہے - عورت خوشبو نہ لگائے اور بناؤ سنگار نہ کرے سر مین تیل نہ ڈالے آنکھ مین سرمہ نہ لگائے مگر عذر کے ساتھ اور مہندی نہ لگائے اور سرخ و زرد کپڑے نہ پہنے مسئلہ کافرہ اور صغیرہ اور لونڈی پر سوگ واجب ہے یا نہین - سوگ واجب نہین لیکن لونڈی اگر دوسرے کے نکاح مین ہو تو عدت مین سوگ واجب ہوگا - مسئلہ عدت والی عورت سے نکاح کا پیغام کرے تو جائز ہے یا نہین - اشارہ سے کرنا جائز ہے مسئلہ اگر کوئی عورت طلاق بائن یا طلاق رجعی کے عدت مین ہو تو عدت کی مدت مین گھر سے باہر نکلنا جائز ہے یا نہین - جائز نہین ہے مگر موت کے عدت مین دن کو باہر نکلے اور شروع رات مین مگر رات کو گھر سے باہر نہ رہنا چاہیے بلکہ اپنے گھر مین مسئلہ عدت والی عورت کہان بیٹھکر عدت پوری کرے جو گھر عورۃ کے رہنے کا تھا اسی مین عدت پوری کرے مسئلہ اگر خاوند کے گھر مین جگہ رہنے کی نہ ملے یا اور وارث نکال دین تو اس مکان سے اور جگہ جانا ہے یا نہین - جائز ہے کہ اور جگہ چلی جائے اور عدت پوری کرے مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کو طلاق رجعی دوے تو جائز ہے کہ اُسکو سفر کو لے جاوے - ہمارے علماء کے نزدیک جائز نہین ہے جب تک کہ اُسکو رجوع نہ کرتے اور امام شافعیؒ کے نزدیک جائز ہے -

مسئلہ اگر کوئی مرد کسی عورت کو طلاق بائن دے پھر عدت کے اندر نکاح کرے اور پھر صحبت سے
پہلے طلاق دیدے تو اُسکو کیا واجب ہوگا۔ شیخین کے نزدیک پورا مہر واجب ہوگا اور عدت
شروع سے کرے اور امام محمدؒ کے نزدیک مہر اور باقی عدت اور امام زفرؒ کے نزدیک آدھا مہر
اور عدت بالکل نہین مسئلہ اگر کوئی شخص کسی عورت کو طلاق رجعی دے اور یہ عورت بچہ جنے
تو نسب ثابت ہوگا یا نہین۔ اگر طلاق ہونے کے وقت سے دو برس سے زیادہ مین لڑکا پیدا
ہو تو نسب ثابت ہوگا اور عورت اُسکی عورت ہوگی اور اگر دو برس سے کم مین لڑکا پیدا ہوگا
تو نسب ثابت ہوگا اور عورت اُسکی عورت نہوگی مسئلہ اگر کسی مرد نے طلاق بائن دی پھر
وہ عورت بچہ جنی تو نسب ثابت ہوگا یا نہین۔ اگر طلاق کو ابھی دو برس نہین ہوے کہ لڑکا پیدا
ہوا نسب ثابت ہوگا اور اگر دو برس پورے ہوگئے یا زیادہ ہوگئے تو نسب ثابت نہین ہوگا،
ہان اگر خاوند دعوے کرے مسئلہ اگر وفات کے عدت مین لڑکا پیدا ہو تو نسب ثابت
ہوگا یا نہین۔ اگر وفات کے وقت سے دو برس کے اندر بچہ پیدا ہوگا تو نسب ثابت ہوگا۔
مسئلہ اگر عدت والی عورت عدت کے پورا ہوجانے کا اقرار کرے اور پھر بچہ پیدا ہو تو نسب
ثابت ہوگا یا نہین جسوقت اقرار کیا اگر چھ مہینے سے پہلے لڑکا پیدا ہوا ہے تو نسب ثابت
ہوگا اور اگر چھ مہینہ ہوگئے یا زیادہ تو نسب ثابت نہوگا۔ مسئلہ اگر عدت والی عورت کے
لڑکا پیدا ہوا اور شوہر منکر ہو اور دائی گواہی دے تو گواہی کے ساتھ ہے نسب ثابت
ہوگا یا نہین۔ نسب ثابت نہوگا۔ بلکہ دو مرد یا دو عورتین اور ایک مرد کی شہادہ سے نسب
ثابت ہوگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک دائی کی گواہی سے ثابت ہوگا اور اگر حمل ظاہر ہو یا
جانب شوہر سے حمل کا اقرار ہو تو بدون شہادہ کے نسب ثابت ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص
کسی عورت سے نکاح کرے اور نکاح سے چھ مہینہ کے پہلے لڑکا پیدا ہو تو نسب ثابت ہوگا یا
نہین۔ نسب ثابت نہین ہوگا۔ اگر چھ مہینہ مین پیدا ہو تو نسب ثابت ہوگا اگر خاوند سکوت
کرے یا اقرار کرے۔ مسئلہ اگر خاوند ولادت سے انکار کرے تو نسب ثابت ہوگا یا نہین

اگر دائی گواہی دے تو نسب ثابت ہوگا - مسئلہ مدت حمل کی کسقدر ہے - زیادہ مدت دو برس ہین اور کم مدت چھ مہینہ اور زیادت امام شافعیؒ کے نزدیک چار برس - مسئلہ اگر ذمی ذمیہ کو طلاق دے تو اسپر عدت نہین ہے اگر ذمی اسکو اپنے دین مین جائز جانتے ہون - جو عورت زنا سے حاملہ ہو اُس سے نکاح کرنا جائز ہے طرفین کے نزدیک اور امام ابو یوسف کے نزدیک نکاح جائز نہین اور جب طرفین کے نزدیک ایسی عورۃ سے نکاح کر لیا تو وطی نہ کرے وضع حمل تک -

کتاب النفقات

اہل و عیال کو خرچ دینے کے مسائل

خرچ عورت کا کس پر واجب ہے - شوہر پر - عورت مسلمان ہو یا اہل کتاب - مسئلہ اگر عورت بغیر حکم خاوند کے گھر سے چلی جاوے تو نفقہ واجب ہوگا یا نہین - نفقہ واجب نہوگا جب تک خاوند کے گھر مین نہ آئے - مسئلہ اگر عورت صغیرہ ہووے تو نفقہ واجب ہوگا یا نہین - اگر یہ کم سن ایسی ہے کہ خاوند کی خدمت کر سکتی ہے اور قابل صحبت کے ہے تو نفقہ واجب ہوگا اور اگر خدمت نہین کر سکتی ہے اور صحبت کے لایق بھی نہین ہے تو نفقہ واجب نہوگا - مسئلہ اگر عورت زیادہ عمر کی ہے اور خاوند کم عمر کہ عورت سے صحبت نہین کر سکتا ہے اور عورت نے اپنے آپ کو خاوند کے سپرد کر رکھا ہے اور خاوند کے گھر مین رہتی ہے تو نفقہ واجب ہوگا یا نہین - نفقہ واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی مرد کسی عورت کو طلاق دے تو نفقہ اور گھر مین رکھنا عدۃ تک مرد پر واجب ہوگا یا نہین - واجب ہوگا اگرچہ طلاق بائن وہی ہو یا رجعی مسئلہ اگر سبب جدائی کا عورت کی طرف سے ہو بسبب کسی گناہ کے مثلاً اسلام سے پھر جائے یا اپنے شوہر کے بیٹے کا بوسہ شہوت سے لے اور اُن مین جدائی کی جاوے تو نفقہ عدت کا خاوند پر واجب ہوگا یا نہین - واجب نہین ہوگا مسئلہ اگر کسی عورت کو قرض مین قید کرین یا کوئی غاصب اسکو غصب کرے یا حج کو کسی نامحرم

کے ساتھ جاوے تو نفقہ واجب ہوگا یا نہیں - واجب نہین ہوگا - مسئلہ اگر خاوند کے گھر مین
بیمار ہو جاوے تو نفقہ واجب ہوگا یا نہیں - واجب ہوگا - مسئلہ اگر غیر کے گھر مین بیمار ہو جاوے
تو خاوند پر نفقہ واجب ہوگا یا نہیں - واجب نہین ہوگا - مسئلہ عورت کے خدمتگار کا بھی شوہر
پر نفقہ واجب ہوگا یا نہین - امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک خدمتگار کا نفقہ واجب ہوگا یعنے
صرف ایک خادم کا اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک دو سے زیادہ کا واجب نہوگا مسئلہ
عورت کو جائز ہے کہ خاوند سے علحدہ مکان طلب کرے کہ اکیلی اُس گھر مین رہے اور
خاوند کے رشتہ دارون مین سے کوئی نہو - ہان اگر یہ عورت خاوند کے رشتہ دارون کے
گھر مین رہنے سے راضی ہو اپنے اختیار کے ساتھ تو وہ جانے مسئلہ کیا خاوند کو جائز
ہے کہ عورت کے عزیزون کو گھر مین آنے سے منع کرے - جائز ہے مگر دیکھنے اور بات
کرنے سے منع نہین کر سکتا جسوقت چاہین دیکھین مگر کوئی بات کرین اور چلے جائین -
مسئلہ اگر کوئی شخص نفقہ نہ دے سکے مثلاً محتاج ہو اُن مین جدائی کرائین یا نہین - جدائی
نہ کرائین بلکہ عورت سے کہین کہ قرض لیلیکر کھا جب تک تیرا خاوند نفقہ دینے پر قادر نہو پس جب
قادر ہووے قرض ادا کرے - مسئلہ اگر کوئی شخص غائب ہے اور مال اُسکا دوسرے
شخص کے پاس امانت ہے اور وہ موجود ہے اور یہ امانت دار اقرار کرتا ہے کہ جس نے
میرے پاس مال رکھا ہے یہ اسکی بی بی ہے تو اب قاضی نفقہ زوجہ اور والدین اور ولد
صغیر کے واسطے اس امین پر حکم کر سکتا ہے یا نہین - ان سب کے نفقہ کے واسطے امانت دار
پر حکم کرے ان کے سوا اور کسی کے واسطے حکم نہ کرے اور عورت سے ضمانت لے لے -
مسئلہ اگر کسی محتاج کو محتاجی کے اندازہ سے نفقہ کا حکم دیوے اور پھر مالدار ہو جاوے
تو کونسا نفقہ واجب ہوگا - مالداری کا - مسئلہ اگر مدت گذر گئی کہ خاوند نے عورت کو نفقہ نہین
دیا تو عورت پہلا نفقہ خاوند سے طلب کرے یا نہین - طلب نہ کرے مگر جب کہ قاضی
نے نفقہ کا حکم کیا ہو یا صلح کی ہو کسی مقدار پر نفقہ سے تو قاضی مضی کا نفقہ دلواوے -

مسئلہ اگر کسی عورت کے نفقہ کا قاضی حکم کرے اور ایک مدت تک خاوند نہ دے اور مرجاے
تو اُسکے مال مین واجب ہوگا یا نہین - واجب نہوگا بلکہ ساقط ہو جائے گا۔ مسئلہ اگر خاوند سال
بھر کا نفقہ پیشگی دے دے اور سال پورا ہونے سے پہلے خاوند مرجاے تو جو نفقہ بچ
رہے اُسکو وارث لے سکتے ہین یا نہین شیخین کے نزدیک نہین لے سکتے ہین اور
امام محمدؒ کے نزدیک باقی کو پھیر سکتے ہین مسئلہ اگر کوئی غلام کسی حرہ سے نکاح کرے
تو نفقہ کسپر واجب ہوگا - غلام پر اور اگر غلام ہو اور نہ دے تو اُسکو فروخت کر کے اُسکی قیمت
سے نفقہ لیا جائے مسئلہ اگر کوئی شخص کسی لونڈی سے نکاح کرے تو اُسکو اپنے گھر لے جائے
یا نہین - گھر لے جانا نہین چاہئے بلکہ جسوقت موقع پائے صحبت کرے مسئلہ کیا لونڈی
کے مولی کو پونہچتا ہے کہ لونڈی کے خاوند سے اُسکا نفقہ طلب کرے - اگر اُسکے خاوند کے
گھر بھیجا ہو تو طلب کرسکتا ہے اور جو اپنی خدمت مین رکھا تو نہین مانگ سکتا ہے مسئلہ
چھوٹے بچون کا نفقہ اُنکے باپ کے ذمہ واجب ہے یا نہین - واجب ہوگا اور اُن کی نفقہ
مین کسی کی شرکت باپ کے ساتھ نہوگی جیسی عورت کے نفقہ مین کوئی شخص شوہر کا شریک
نہین ہوسکتا ہے مسئلہ اگر میان بی بی مین جدائی ہوجائے اور کوئی بچہ دودھ پیتا ہو اور
بی بی دودھ پلانے سے انکار کرے تو دودھ پلانا کس پر واجب ہوگا - دائی نوکر رکھکر
ایام رضاعت تک اُسکا باپ دودھ پلوائے مسئلہ اگر خاوند اپنی بی بی یا اپنی عدت
والی بی بی کو کچھ دے کر دودھ پلوائے تو جائز ہے یا نہین - یہ مزدوری ناجائز ہے عدت
پوری ہونے کے بعد درست ہے ہان اگر لڑکے کی مان عدت پوری ہونے کے بعد کچھ
اجرت پر راضی ہوجائے تو غیر کے دینے سے اُس لڑکے کی مان کو اُجرت دینا اولی تر
ہے مسئلہ اگر لڑکے کی مان غیر کے مقابلہ مین اُجرت زیادہ مانگتی ہے تو اُس کو
پونہچتا ہے کہ خاوند سے لے لے نہین پونہچتا مگر خاوند اپنی رضامندی سے دیوے
مسئلہ نفقہ چھوٹے بچہ کا باپ پر واجب ہے یا نہین - واجب ہے اگرچہ خلاف دین ہے

کتاب الحضانۃ

بچہ کے پرورش کے مسائل

اگر میان بی بی مین جدائی ہوجائے تو اُن دونون مین بچہ کے واسطے کون بہتر ہے یعنی باپ یا مان ۔ جب تک لڑکے کی مان ذمہ داری واجبی طور پر کرے تو مان بہتر ہے **مسئلہ** اگر مان نہو کون بہتر ہے ۔ نانی پھر دادی اور اگر نانی اور دادی نہون تو بہنین حقیقی بہتر ہین اور اگر وہ نہون تو اخیافی بہنین بہتر ہین اور اگر وہ نہون تو علاتی بہنین بہتر ہین ۔ **مسئلہ** اگر دادی نہو اور بہنین مختلف قسم کی ہون تو پہلے کون بہتر ہے ۔ حقیقی بہن پھر اخیافی پھر علاتی ۔ اور اگر خالائین ہون اور پھوپھیان تو خالائین بہتر ہین پھوپیون سے اور ایسی ہی پہلے سگی خالہ اُسکے بعد اخیافی پھر علاتی **مسئلہ** لیکن اگر ان عورتون مین سے کوئی دوسرا خاوند کرے تو حق پرورش کا جاتا رہے گا یا نہین ۔ جاتا رہے گا مگر نانی جو اُسکے دادا سے نکاح کرے تو پرورش کا حق باطل نہوگا اور ایسے ہی اگر مان چچا سے نکاح کرے تو حق پرورش باطل نہوگا اور اگر اس بچہ کے قریبون سے کوئی عورت نہو اور سب مرد ہون تو کون بہتر ہے ۔ عصبہ یعنی باپ کے عزیزون مین جو سب سے زیادہ قریب ہون **مسئلہ** مان اور نانی پرورش مین کب تک بہتر ہین ۔ اگر لڑکا ہے تو جب تک اپنے ہاتھ سے کھانا نہ کھائے اور پانی نہ پیے یا کپڑے نہ پہن سکے استنجا نہ کر سکے اور اگر لڑکی ہو تو جب تک مشتہاۃ نہو یعنی جسکے دیکھنے سے مرد کو شہوت ہو **مسئلہ** لونڈی کو اور ام ولد کو پرورش کا حق ہے یا نہین ۔ اگر آزاد نہین ہین تو حق پرورش نہوگا اور اگر آزاد ہوجائین تو ہوگا **مسئلہ** ذمی عورت کو لڑکے کا حق پرورش کب تک رہے گا ۔ جب تک یہ لڑکا ایسا ہو کہ دین کو سمجھے یہ سمجھ آجائے گی تو حق پرورش ساقط ہوجائیگا **مسئلہ** عورت لڑکے کو شہر کے باہر لے جاسکتی ہے یا نہین ۔ جائز نہین ہے مگر جہان کی رہنے والی ہو ۔ **مسئلہ** نفقہ اُس شخص کا کہ وہ اوپر سے ہو اور دین سے خلاف ہو تو دیندار پر واجب ہے یا نہین ۔ مثل مان اور باپ

اور بی بی اور بیٹا اور پوتا اور دادا اور دادی اور دادا کے اگر محتاج ہون تو نفقہ واجب ہوگا اور سوا ان کے اور ون کو نہ چاہیے - مسئلہ اگر بیٹے کو مان اور باپ کے نفقہ مین شریک کرے تو جائز ہے یا نہین - جائز نہین ہے - مسئلہ نفقہ خاص کرکسکا واجب ہوگا - خاص ذی رحم محرم کہ کم سن ہو اور محتاج ہو یا عورت بالغ جب محتاج ہوجائے یا اپاہج اور اندھا ان کا نفقہ واجب ہوگا مسئلہ نفقہ انکا کس مقدار سے واجب ہوگا - مثل میراث کے دختر اور پسر بالغ بیکار لنجی کا مان سے باپ پر دونا - مسئلہ اگر یہ لوگ خلاف دین کے ہون تو نفقہ واجب ہوگا یا نہین - نفقہ واجب نہوگا مگر ان لوگون کا اوپر ذکر ہوچکا مسئلہ اگر ذی شخص محتاج ہو تو اسپر نفقہ کے واسطے حکم کرین یا نہین نکرین - مسئلہ اگر کوئی شخص غائب ہے اور مال کسی کے پاس امانت ہے اور وہ موجود ہے اور اس غائب شخص کے ماباپ محتاج ہین تو ان کے نفقہ کے واسطے قاضی کو جائز ہے کہ اس امانت کے مال سے انکا نفقہ مقرر کرے جائز ہے - اگر وہ مال اسباب باپ کے پاس ہو تو اسکو جائز کہ اسکو فروخت کرے - امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک فروخت کرنا جائز نہین - مسئلہ اگر وہ زمین ہووے یا مکان یا باغ یا اور ان کے مانند ہون تو جائز ہے کہ باپ ان کو فروخت کرے نہین باتفاق نہیچے اگر فروخت کرے گا تو جائز نہین ہے مسئلہ اگر قاضی مان باپ اور لڑکے اور ذوالارحام کے نفقہ کے واسطے حکم کرے اور ایک مدت تک ان کو نفقہ نملے تو وہ لوگ نفقہ طلب کرسکتے ہین یا نہین - طلب نہین کرسکتے ہین ساقط ہوجائے گا ہان اگر قاضی نے ان سے کہا کہ تم قرض لے کر کھاؤ اور انہون نے قرض لیا ہو تو اسوقت طلب کرسکتے ہین یعنی جس شخص کے ذمہ انکا نفقہ ہو اس سے طلب کرین - مسئلہ اگر کسی کا لڑکا موجود نہین ہے اور اسکا مال مان باپ کے قبضہ مین ہے تو اس مال سے نفقہ کرنے کے وجہ سے مال کے ضامن ہون گے یا نہین - نہین ہون گے - مسئلہ اگر مال غائب کسی غیر کے قبضہ مین ہو تو اس سے لین اور خرچ کرلین تو خرچ کرنے کا وہ غیر شخص ضامن ہوگا

نہیں - اگر بے حکم قاضی کے خرچ کریگا تو وہ غیر شخص ضامن ہوگا اور جو قاضی کے حکم سے کیا ہوگا تو ضامن نہوگا مسئلہ لونڈی اور غلام کا نفقہ مولی پر واجب ہوگا یا نہیں واجب ہوگا مسئلہ اگر مولی نفقہ دینے سے انکار کرے تو نفقہ دینے کے واسطے جبر کریں یا نہیں - اگر غلام لونڈی کوئی کام کرنا جانتے ہوں تو اُس کام کو کریں اور اپنا خرچ چلائیں اور اگر اُن کو کوئی کام نہ آتا ہو تو قاضی مولی پر جبر کرے کہ وہ یا اُنکو بیچے یا نفقہ دے واللہ اعلم

کتاب العتاق

غلام آزاد کرنے کے مسائل

آزادی کیونکر درست ہوگی - آزاد کرنے والا آزاد ہو اور بالغ ہو اور عاقل اگر یہ لوگ اپنی لونڈی غلام سے کہیں کہ تو آزاد ہے اور تو آزاد کیا ہوا ہے یا میں نے تجکو آزاد کیا ان لفظوں سے آزاد ہو جائیگا اگرچہ اُن کی آزاد کرنے کی نیت ہو یا نہو - اور اگر کہے کہ تو آزاد ہے یا تیرا مُنہ آزاد ہے یا تیری گردن آزاد ہے یا تیرا جسم آزاد ہے اور ایسی ہی اگر اپنی لونڈی سے کہے کہ تیری فرج آزاد ہے تو آزاد ہوں گے یا نہیں - آزاد ہو جائینگے مسئلہ اگر کہے کہ میری ملکیت تجھپر نہیں ہے تو غلام آزاد ہوگا یا نہیں - اگر نیت آزادی کی ہوگی تو آزاد ہو جائے گا اور جو نیت نہوگی تو نہوگا - اور حکم تمام اشارہ وکنایہ ہے کہ جو لفظ اشارہ کا کہے اگر اُس کی نیت آزادی کی ہوگی تو آزاد ہوگا اور جو نہوگی تو نہوگا - مسئلہ اگر کہے کہ میرا تجھپر غلبہ نہیں ہے تو آزاد ہوگا یا نہیں - آزاد نہوگا اگرچہ نیت آزادی کی ہو مسئلہ اگر کوئی شخص کہے کہ یہ غلام میرا بیٹا ہے اور اُس جیسا اُسکے پیدا ہو سکتا ہے اور مجہول النسب بھی ہو تو نسب ثابت ہوگا یا نہیں - اگر انکار نہیں کریگا نسب ثابت ہوگا اور اگر کہے کہ اے بیٹے اور اے برادر تو آزاد ہوگا یا نہیں - آزاد نہ ہوگا مگر نیت سے - مسئلہ اگر غلام کو کہے کہ یہ میرا مولی ہے تو وہ غلام آزاد ہوگا یا نہیں - آزاد ہو جائے گا مسئلہ اگر کوئی اپنے غلام کو کہے کہ یہ میرا بیٹا ہے اور وہ غلام عمر میں اُسکے برابر ہو یا بڑا ہو یعنے ولد نہو سکے تو آزاد ہوگا یا نہیں اور نسب بھی ثابت ہوگا

یا نہین - امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک آزاد ہوجائے گا اور صاحبین کے نزدیک آزاد نہوگا
اتفاق ہے اس امر مین کہ نسب ثابت نہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی لونڈی سے کہے کہ تو
مثل آزاد کے ہے تو آزاد ہوگی یا نہین - آزاد نہوگی - اگر کہے کہ تو نہین ہے مگر آزاد تو آزاد
ہوگی یا نہین - آزاد ہوگی - مسئلہ اگر کوئی شخص ذی رحم محرم کا مالک ہو تو وہ آزاد ہوجائے گا
مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے غلام کا تہائی حصہ یا چوتہائی حصہ یا چھٹا آزاد کرے تو کل آزاد ہوگا
یا نہین - امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک آزاد نہوگا مگر اُسقدر کہ جسقدر آزاد کیا ہے اور باقی قیمت
مین غلام سعی کرے مولی کے واسطے اور صاحبین کے نزدیک کل آزاد ہوجائے گا مسئلہ
اگر دو شخصون کی شرکت مین ایک غلام ہو اور اُن مین ایک شخص اپنا حصہ آزاد کردے تو دوسرے
شریک کا کیا حکم ہے - امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اگر آزاد کرنے والا مالدار ہے تو ابھی شریک
کو اختیار ہوگا چاہے آزاد کرے اور چاہے غلام سے کمائی کرائے یا دوسرے شریک کو تاوان
کرے اور اگر محتاج ہووے تو اُسکو دو اختیار ہون گے یا اُس سے کام کرائے یا آزاد کرے
اور صاحبین کے نزدیک اگر مالدار ہے تو شریک اُسکو تاوان دار کرے اور اگر محتاج ہووے
تو اُسکو معاف کرے اور غلام سے کمائی کرائے - مسئلہ اگر دو شخص ایک غلام کو خرید کرین
اور وہ غلام ان شریکون مین ایک کا لڑکا ہو تو اُس غلام کا کیا حکم ہوگا - غلام آزاد ہوجائیگا
اور دوسرا شریک اس شریک کو ضامن نہین کرسکتا ہے مسئلہ اگر دو شخصون کو ایک غلام
میراث مین ملے اور وہ غلام اُن مین سے ایک شریک کا پسر تھا تو اُسکا - وہی حکم ہے کہ جو اوپر
کے مسئلہ مین بیان ہوا اور صورت اس مسئلہ کی یہ ہے کہ ایک عورت نے دو غلام خرید
کئے کہ وہ دونون آپس مین باپ بیٹے ہین پھر اُس نے باپ کو آزاد کیا اور اسکو شوہری مین
قبول کرلیا اور اُس عورت کے پہلے اس سے کوئی لڑکا تھا اور اُسنے وفات پائی اور وہی
غلام چھوڑا کہ لڑکا اسکے خاوند کا ہے اور یہ لڑکا دو وارثون مین ہوگا ایک عورت کے لڑکے
کے اور ایک اُس عورت کے خاوند کے تو اب حصہ باپ کا آزاد ہوجائے گا اور حصہ

دوسرے وارث کا کہ بیٹا اس وفات یافتہ کا ہے اس غلام سے کمائی کرا سے اور اس عورت کے
لڑکے کو نہین پہونچتا ہے کہ اُسکے باپ کو تاوان دا کرے مسئلہ اگر ایک غلام دو شریکون
مین ہے پھر وہ شریک آپس مین کہین کہ تونے اس غلام کو آزاد کر دیا ہے اور دوسرا کہے
کہ تونے آزاد کیا ہے اسکا کیا حکم ہے۔ غلام آزاد ہو جائیگا مسئلہ اس صورت مین غلام اپنی
قیمت کے موافق کمائی کرے یا نہین۔ غور کرین کہ وہ دونون شریک مالدار ہین یا محتاج
اگر دونون مالدار ہین تو کسی کو غلام سے کمائی کرانے کا حق حاصل نہوگا اور اگر محتاج ہون تو دونون
کو کما کر دیوے اور اگر ایک محتاج ہو اور دوسرا مالدار ہووے تو مالدار کو کما کر دیوے یہ قول
صاحبینؒ کا ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دونون کا حصہ اپنی قیمت سے کما کر ادا کرے
خواہ دونون مالدار ہون خواہ محتاج یا ایک محتاج ہو اور دوسرا مالدار مسئلہ اگر کوئی کسی غلام
کو آزاد کرے خدا کے واسطے یا شیطان کے واسطے یا کسی بُت کے واسطے نیت کرے تو غلام
آزاد ہوگا یا نہین۔ غلام آزاد ہو جائے گا اور نیت شیطان کی اور بت کی لغو ہوگی مسئلہ
اگر کوئی شخص کسی شخص سے کسی غلام کو جبر سے آزاد کرائے یا کوئی شخص نشہ کی حالت مین غلام کو
آزاد کرے تو آزاد ہوگا یا نہین۔ ہمارے علماء کے نزدیک آزاد ہو جائے گا اور امام شافعیؒ
کے نزدیک آزاد نہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص آزادی مین شرط کرے مثلاً کہے کہ اگر مین تیرا
مالک ہون تو تو آزاد ہے یا اور بات اسکے مانند اگر وہ شرط وجود مین آئے تو آزاد ہوگا
یا نہین۔ آزاد ہو جائے گا جیسے طلاق مین شرط درست ہے اسی طرح آزادی مین بھی مسئلہ
اگر کوئی غلام دار الحرب سے دار الاسلام مین آکر مسلمان ہو جائے تو آزاد ہوگا یا نہین۔ آزاد
ہو جائے گا مسئلہ اگر حاملہ لونڈی کو آزاد کرے تو اسکا حمل بھی آزاد ہوگا یا نہین۔ آزاد ہو جائیگا
لیکن اگر حمل کو آزاد کرے اور لونڈی کو آزاد نہ کرے تو آزاد نہوگی مسئلہ اگر کسی غلام کو کسی مال
پر آزاد کرے اور غلام بھی اُس مال کو قبول کرلے تو آزاد ہوگا یا نہین۔ جسوقت قبول کریگا
غلام آزاد ہو جائے گا اور مال اُسپر واجب ہوگا کہ ادا کرے مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے غلام سے

کے کہ جب تو دو ہزار روپیہ ادا کرے تو آزاد ہے ایسے لفظ درست ہین یا نہین۔ درست ہون گی اور غلام ماذون ہوگا اور جسوقت یہ غلام روپیہ موجود کرے تو قاضی اُسکے مولی پر جبر کرے تاکہ وہ قبول کرے اور غلام کو آزاد کردے **مسئلہ** ام ولد کسکو کہتے ہین اور کب آزاد ہوتی ہے۔ ام ولد وہ لونڈی ہے کہ جسکے مولی سے لڑکا پیدا ہوا اور مولی بھی مقر ہو تو اُسکی بیع جائز نہین ہے اور اگر سوا ے مولی کے دوسرے خاوند سے لڑکا پیدا ہو تو وہ لڑکا غلام ہوگا اور مولی کی وفات کے بعد آزاد ہوجائیگی **مسئلہ** اگر آزاد عورت کے غلام سے لڑکا پیدا ہو تو وہ آزاد ہوگا یا نہین۔ آزاد ہوگا۔

باب التدبیر

غلام کے مدبر کرنیکے مسائل

مدبر کسکو کہتے ہین۔ اُس غلام کو کہتے ہین کہ جسکے مولی نے کہا ہو کہ جسوقت مین مرجاون تو تو آزاد ہے یا یہ کہا ہو کہ تو آزاد ہے میرے مرنے کے بعد یا یہ کہے کہ تو مدبر ہے یا کہے کہ تجکو مدبر کیا مین نے ایسے غلام کو مدبر کہتے ہین اُسکا فروخت کرنا اور کسی کو ہبہ کردینا جائز نہین ہے مگر مولے کو جائز ہے کہ اُس سے کام لے یا اجارہ پر دے۔ اگر لونڈی مدبرہ ہو تو مولی کو اُسکے ساتھ وطی جائز ہے اور نکاح کردینا بھی جائز ہے جسوقت مولی مریگا آزاد ہوجائے گی مولی کی تہائی مال سے اگر تہائی باہر آئے صورت اُسکی یہ ہے کہ کسی شخص نے اپنے غلام کو مدبر کیا ہو اور پھر مرجائے اور دو ہزار روپیہ چھوڑجاے اور اس مدبر کی قیمت ہزار روپیہ ہون تو اب قیمت اس غلام کی جملہ تین ہزار روپیہ سے کہ ترکہ ہے ثلث ہوگی اسواسطے کہ دو ہزار روپیہ نقد اور ہزار روپیہ مدبر کی قیمت کی اگر یہ صورت ہوگی تو آزاد ہوجائے گا اور اگر اُس شخص کے ترکہ مین فقط یہ غلام ہی ہو تو اس صورت مین اپنی قیمت کے دو تہائی کمائی کرے یعنی ایک حصہ اُسکا آزاد ہے دو حصہ کمائی کرے وارثون کے لئے اور اگر اُسکا مولی مقروض ہووے اور قرضخواہ قرض طلب کرین تو اس صورت مین اپنی کل قیمت کما دے **مسئلہ** اگر مدبرہ کے خاوند سے

لڑکا پیدا ہو کہ وہ آزاد ہے تو اُس لڑکے کا کیا حکم ہے۔ جو اُسکی ماں کا حکم ہے یعنی وہ بھی مدبر ہوگا
اور مولی کے مرنے کے بعد آزاد ہو جائے گا مثل اپنی ماں کے **مسئلہ** اگر کوئی شخص غلام کے مدبر بنا
کو مقید کرے جیسے کہ کوئی شخص کسی غلام سے کہے کہ میں فلاں بیماری میں مر جاؤں تو تو آزاد
ہے یا کہے کہ اگر میں سفر میں مر جاؤں تو تو آزاد ہے تو ایسے غلام کو مدبر مقید کہتے ہیں **مسئلہ**
مدبر مقید کا فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے مگر شرط وجود میں
نہ آئی ہو اور اگر شرط پوری ہو جائے تو فروخت کرنا جائز نہیں ہے بلکہ مدبر مطلق کی طرح
آزاد ہو جائے گا۔

باب الاستیلاد

ام ولد لونڈی کے مسائل

کنیز ام ولد کب ہوتی ہے۔ مولی سے جب لڑکا پیدا ہو اور مولی اُسکا مقر ہو اور جب ام ولد ہو جائے
تو اسکا فروخت کرنا جائز نہیں ہے اور کسی کو ہبہ کرنا بھی جائز نہیں ہے لیکن اُس کے مولی
کو اُس سے صحبت کرنا اور خدمت لینا اور مزدوری کرانا اور اُسکا نکاح کر دینا جائز ہے اور
باندی کے لڑکے کا نسب مولی سے ثابت نہوگا مگر مولی کے اقرار سے اگر ایک مرتبہ اقرار
کریگا تو بعد اسکے بغیر اقرار کے ہر ولد کے ساتھ نسب ثابت ہو جائے گا البتہ انکار کرے گا
تو انکار اُسکا درست ہوگا **مسئلہ** اگر کسی شخص نے اپنے ام ولد کا کسی کے ساتھ نکاح
کر دیا پھر اُس ام ولد کے لڑکا پیدا ہوا تو اُس لڑکے کا کیا حکم ہوگا۔ حکم اُسکا ماں کے حکم کے
مانند ہوگا یعنی مولی کے مرنے کے بعد وہ بھی آزاد ہو جائے گا بلکہ ہر لڑکا ام ولد کا شوہر سے
پیدا ہو اُسکا بھی یہی حکم ہوگا یعنی مولی کے مرنے کے بعد آزاد ہو جائے گا اور اُس پر کمائی
کرنا اپنی قیمت کے مقدار واجب نہوگا جیسی کہ مدبر پر واجب ہوتی ہے۔ **مسئلہ** اگر کوئی
شخص کسی لونڈی سے نکاح کرے پھر اُس سے لڑکا پیدا ہوا اس کے بعد اس لونڈی کو
خریدے تو وہ لونڈی اُسکی ام ولد ہو گی یا نہیں۔ خریدنے کے ساتھ ہی ہو جائے گی۔

مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کے لونڈی سے صحبت کرے اور اُس سے لڑکا پیدا ہوا اور دعوی
کرے کہ یہ لڑکا میرا ہے تو اسکا کیا حکم ہے۔ نسب ثابت ہوگا اور لونڈی اُسکی ام ولد ہوجائیگی
اور قیمت لونڈی کی اُسپر واجب ہوگی لیکن بچہ کی قیمت واجب نہوگی اور عقر یعنی اجرۃ وطی
بھی واجب نہوگی مسئلہ اگر دادا پوتے کی لونڈی سے صحبت کرے تو اسکا کیا حکم ہے یعنی حکم اُسکا
مانند باپ کے ہے یا نہین۔ موجودگی کے ساتھ نہین ہوگا یعنی اگر باپ زندہ ہوگا تو دادا سے
نسب ثابت نہوگا اگر وہ مرگیا ہوگا تو نسب ثابت ہوگا اگر دعوے کرے
تو لونڈی کی قیمت دادا پر واجب ہوگی جیسا کہ اوپر کے مسئلہ مین مذکور ہوا
مسئلہ اگر کوئی لونڈی دو شریکون کی شرکت مین ہو اور اُس لونڈی سے لڑکا پیدا ہو
اور ایک شریک دعوی کرے کہ مجھ سے ہے تو نسب ثابت ہوگا یا نہین۔ نسب اُس سے ثابت
ہوگا اور نصف قیمت اور نصف اُجرت صحبت کی دوسرے شریک کو واجب ہوگی اور لڑکے
کی قیمت واجب نہوگی مسئلہ اگر دونون شریک ایک دوسرے پر دعوی کرین یعنی ایک کہے
کہ مجھ سے ہے اور ایک کہے کہ مجھ سے تو اسکا کیا حکم ہوگا یعنی دونون سے نسب ثابت ہوگا یا
نہین۔ نسب دونون سے ثابت ہوگا اور وہ لونڈی دونون کے ام ولد ہوگی اور دونون پر
ایک دوسرے کے لئے نصف اُجرت وطی واجب ہوگی یعنی نہ یہ اُس سے لے اور نہ وہ اس سے
اور یہ لڑکا دونون باپونکی میراث سے حصہ کامل پائے گا اور اگر یہ لڑکا مرجائے تو دونون
باپون کو ایک باپ کا حصہ ملے گا مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے مکاتب کے لونڈی سے صحبت
کرے اور لڑکا پیدا ہوا اور دعوی کرے کہ یہ لڑکا میرا ہے تو نسب ثابت ہوگا یا نہین۔ اگر مکاتب
تصدیق کریگا تو نسب ثابت ہوگا اور اُجرت صحبت کی واجب ہوگی اور بچہ کی بھی قیمت واجب
ہوگی اور لونڈی اسکی ام ولد نہوگی اور اگر مکاتب تکذیب کرے تو نسب ثابت نہوگا —

باب المکاتب

غلام سے کچھ مال لیکر آزاد کرنیکے مسائل

اگر مولے اپنے غلام یا لونڈی کو کسی مال کے ساتھ مکاتب کرے تو کتابت درست ہوگی یا نہین -
اگر غلام قبول کرے تو درست ہے اور اگر قبول نہ کرے تو درست نہین ہے مسئلہ اگر مولی
نے اسقدر روپیہ فوراً ادا کرنے کہ ہر مہینہ مین یا ہر سال مین اسقدر دے اور کتابت اسقدر
مدت مین تمام ہوگی یا خود بطور احد ہا کے کوئی مدت مقرر کرے تو یہ سب باتین جائز ہین یا نہین -
سب طریقے جائز ہین مسئلہ اگر کوئی شخص کسی کم سن غلام کو کسی مال کے عوض مکاتب کرے
تو جائز ہے یا نہین اور یہ کتابت درست ہے یا نہین - اگر یہ کم سن عاقل ہے اور خرید فروخت
کر سکتا ہے تو درست ہے - مسئلہ جسوقت کتابت ٹھہر جائے تو یہ مکاتب مولی کے ملک
سے باہر ہو جائے گا یا نہین - نہین ہوگا - مگر قبضہ سے باہر ہوگا مسئلہ جب وہ غلام مولی کی
ملک سے باہر ہوا تو غلام کو جائز ہے کہ خرید و فروخت کرے لیکن کسی عورت سے نکاح کرنا
جائز نہین ہے مگر مولی کی اجازت سے مسئلہ اگر کسی کے مکاتب کو کوئی چیز ہبہ کر دے
یا صدقہ دے تو جائز ہے یا نہین - جائز نہین ہے مگر تھوڑا سا دینا جائز ہے مسئلہ
اگر کسی کے مال کا مکاتب کفیل ہو تو جائز ہے یا نہین - جائز نہین - مسئلہ اگر کوئی مکاتب
کتابت کی حالت مین کوئی لونڈی خرید کرے اور مکاتب کا اس لونڈی سے لڑکا پیدا ہو تو اسکا
کیا حکم ہے اور وہ لڑکا کتابت مین آئے گا یا نہین - حکم لڑکے کا مثل حکم باپ کے ہوگا جیسا
کہ ام ولد کی بحث مین ذکر ہوا اور کمائی لڑکے کی باپ کے واسطے ہوگی مسئلہ اگر کوئی
شخص اپنی لونڈی کا اپنے غلام سے نکاح کر دے اور پھر دونون کو مکاتب کرے اور ان
کے لڑکا پیدا ہو تو یہ لڑکا دونون کی کتابت مین آئے گا یا نہین - آئیگا اور کمائی اسکی انھین
کے واسطے ہوگی مسئلہ اگر مولی اپنے مکاتبہ سے صحبت کرے تو صحبت کی اجرت لازم ہوگی
یا نہین - لازم ہوگی اور ایسی ہی اگر مولی اپنے مکاتب اور مکاتبہ کے اوپر جنایت کرے تو ضمان
جنایت کا واجب ہوگا - مسئلہ اگر مولی ان کے مال کو تلف کر ڈالے تو تاوان واجب
ہوگا یا نہین - واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی مکاتب اپنے ذی رحم محرم جنسے رشتہ ولادت ہے

یعنی بیٹے یا باپ کو خریدے تو اُسکی کتابت مین آئینگی یا نہین - آئین گی اور فروخت کرنا ان کا جائز نہین ہے مسئلہ اگر کوئی مکاتب اپنے ام ولد کو خرید کرے تو لڑکا اُسکا اُسکی کتابت مین آیگا یا نہین - آیگا اور وہ بھی آئیگی اور بیع دونون کی جائز نہین ہوگی مسئلہ مکاتب اگر اپنے ذی رحم محرم کو خرید کرے اور اسکا رشتہ قریب یعنی ولادت کا نہووے تو اُسکی کتابت مین آئینگی یا نہین - امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اُسکی کتابت مین نہین آئیگی اور صاحبینؒ سے نزدیک اسکی کتابت مین آجائینگی مسئلہ اگر کوئی مکاتب روپیہ کے قسط کے ادا کرنے مین عاجز ہوا اور مولی اُس سے عاجزی طلب کرے تو قاضی کو جائز ہے کہ مکاتب کو عاجز کرے - اگر اُس مکاتب کا کسی پر قرض ہووے یا کوئی مال آنے والا رکھتا ہو کہ اُسکے وصول کی امید عنقریب ہو تو جلدی نہ کرے اُسکی تعجیز مین تین روز مین یا اُس سے کم مین اگر حاصل نہ کرے تو اُسکے عجز کے ساتھ حکم کرے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک عاجز نہ کرنا چاہیے جب تک دو قسط نہ گذرین مسئلہ اگر کوئی مکاتب عاجز کیا گیا تو کتابت پھر جائیگی یا نہین - پھر جائیگی اور جو کچھ کمائی اُسکی اُسکے ہاتھ مین ہوگی وہ کل مولی کی ہوگی مسئلہ اگر کوئی مکاتب کتابت کی حالت مین مرجائے اور اُسکا مال ہووے تو مولی کو پونہچتا ہے کہ کتابت کو فسخ کردے - فسخ نہ کرے اور اُسکی کمائی سے کتابت کا مال ادا کیا جائے اور اُسکے آزادی کا حکم کیا جائے اُسکے آخر وقت حیات سے مسئلہ اگر مال اُس نے نہ چھوڑا ہو لیکن اُسکا لڑکا ہو تو اُس سے کہین کہ روپیہ ادا کر اپنے باپ کا بنجوم کے حساب سے اور یہ حکم اس لڑکے کے واسطے ہوگا کہ اس کتابت کے حال مین پیدا ہوا ہو پس جب کہ قرض ادا کردیگا تو پسر آزاد ہوجائے گا اور باپ پر بھی قبل موت آزادی کا حکم ہوگا مسئلہ اگر اپنا پسر ایسا چھوڑا ہے کہ اُسکو کتابت کی حالت مین مول لیا ہے تو اُسکا کیا حکم ہوگا - اُس سے کہا جائے کہ کتابت کا روپیہ فوراً ادا کر اگر ادا کریگا تو آزاد ہوجائے گا اور جو ادا نہ کریگا تو غلامی مین رہے گا مسئلہ اگر کسی مسلمان نے اپنے غلام کو شراب یا سور یا اُسکے نفس کی قیمت پر مکاتب کیا تو یہ کتابت جائز ہے یا نہین - یہ کتابت فاسد ہے

مسئلہ اگر یہ مکاتب شراب یا سور ادا کرے تو آزاد ہوگا یا نہین - آزاد ہو جائے گا لیکن اُسپر واجب ہوگا کہ اپنے نفس کے مقدار کمائی کرے اور وہ شراب اور سور کی قیمت سے کم نہو اگر زیادہ ہو تو زیادہ کرے مسئلہ اگر غلام کو مکاتب کرے کسی جانور غیر موصوف پر تو یہ کتابت جائز ہے یا نہین - جائز ہے اور اوسط درجہ کا جانور مکاتب پر واجب ہوگا مسئلہ اگر کوئی دو غلامون ہزار روپیہ پر مکاتب کرے اور وہ ایک دوسرے کے کفیل ہون تو یہ کتابت جائز ہے یا نہین جائز ہے اور دونون برابر ہوان گے اگر ادا کرین گے تو دونون آزاد ہو جاینگے اور اگر عاجز ہون گے تو دونون غلامی مین واپس آئین گے اور اگر ایک ان مین سے کل روپیہ ادا کرے تو دونون آزاد ہو جائین گے اور وہ شریک کہ جس نے روپیہ ادا کیا ہے اُسکا آدھا دوسرے شریک سے پھیرے مسئلہ اگر مولی مکاتب غلام کو آزاد کرے تو آزاد ہو جائے گا یا نہین - آزاد ہو جائے گا اور کتابت کا روپیہ بھی اُسکے ذمہ سے ساقط ہو جائے گا مسئلہ اگر مکاتب کا مولی مرجائے تو کتابت فسخ ہوگی یا نہین - کتابت فسخ نہین ہوگی اور کتابت کا مال مولی کے وارثون کو ادا کرے - مسئلہ اگر وارثون مین ایک وارث ہے اُسکو آزاد کرے تو آزادی نافذ ہوگی یا نہین - نافذ نہوگی مگر جب سب آزاد کرین تو آزاد ہو جائے گا اور کتابت کا مال اُس سے ساقط ہو جائے گا مسئلہ اگر مولی اپنے ام ولد کو مکاتب کرے تو جائز ہے یا نہین - درست ہے - مسئلہ اور اگر مولے مرجائے تو اُس لونڈی ام ولد سے کتابت ساقط ہوگی یا نہین - ساقط ہو جائے گی لیکن اگر مکاتبہ مولی سے لڑکا جنے تو اُسکو اختیار ہوگا چاہے اپنے آپ کو عاجز کرے تو ام ولد ہوگی اور چاہے مکاتب ہی رہے مسئلہ اگر مدبر کو مکاتب کرے تو درست ہے یا نہین درست ہے مسئلہ اگر مولی مرجائے اور سوائے مدبرہ مکاتبہ کے کوئی مال نہ چھوڑے تو اُسکا کیا حکم ہے - اُسکو اختیار ہوگا چاہے دو ثلث قیمت کی کمائی کرے اور چاہے کتابت کا کل روپیہ ادا کرے - مسئلہ اگر مکاتبہ کو مدبرہ کرے تو جائز ہے یا نہین - جائز ہے چاہے اپنی کتابت اختیار کرے اور چاہے عاجز ہو کر مدبرہ ہو جائے مسئلہ اگر وہ مکاتبہ ہو جائے اور پھر مولی مرجائے اور کوئی

مال نہو تو کیا حکم ہوگا۔ چاہے دو ثلث قیمت کی کمائی کرے اور چاہے دو ثلث کتابت کے مال کی مزدوری کرے مسئلہ اگر مکاتب اپنے غلام کو آزاد کرے تو جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے مسئلہ اگر وہ اپنا مال کسی کو بعوض یا بلا عوض کے ہبہ کرے تو جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے مسئلہ اگر کوئی مکاتب اپنے غلام کو مکاتب کرے تو جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے لیکن اگر قبل آزاد ہونے اول کے دوسرے نے بدل کتابت اداکر دیا تو ولاء اسکی مولی کی ہوگی اور اگر بعد آزاد ہونے اول کے ثانی نے ادا کیا تو ولاء مکاتب اول کو ہوگی اور جو دونون سے ایک ساتھ ادا کیا تو ولاء مولی کی ہوگی

کتاب الولاء

قرب ومحبت کو ولاء کہتے ہین اسکی وجہ سے بعد موت کے میراث اور جنایہ کے بعد دیۃ اوسمین ایک دوسرے کی مدد کرنا واقع ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی غلام کو آزاد کرے یا کسی لونڈی کو آزاد کرے تو ولاء اسکی آزاد کرنے والے کی ہوگی وہ عورت ہو یا مرد۔ مسئلہ اگر کوئی شخص غلام آزاد کرے اور شرط کرے کہ یہ غلام سائبہ ہو۔ سائبہ کے معنی چھوٹے ہوئے ہین یعنے ولاء اسکی کسی کی طرف نہ ہو۔ تو یہ درست نہین ہے بلکہ ولاء اسکی آزاد کرنے والے کی ہوگی مسئلہ مولی کے مرنے سے کئی شخص آزاد ہوتے ہین۔ جسقدر اس کے پاس مدبر اور ام ولد ہون اور جتنی ان کے اولاد ہو سب آزاد ہوجائین گی اور ولاء انکی مولی کے واسطے ہوگی اور مولے مرجائے تو مولے کے وارثوں کے واسطے ہوگی مسئلہ اگر کوئی غلام کسی کی لونڈی سے نکاح کرے پھر اس لونڈی کو اسکا مولی آزاد کرے اور یہ لونڈی حاملہ ہووے تو ولاء اسکی کس کو پونہچے گی۔ ولاء حمل کی لونڈی کے مولی کو پونہچے گی اور ولاء اس سے تجاوز نہ کرے گی اگر آزادی کے بعد چھ مہینے سے کم مین لڑکا پیدا ہو۔ مسئلہ اور اگر چھ مہینہ کے بعد لڑکا پیدا ہو تو ولاء کنیز کے مولی کو پونہچے گی یا نہین۔ پونہچے گی لیکن اگر اس

لونڈی کا شوہر جو غلام ہے آزاد ہو جائے تو ولاء اس بچہ کے غلام کے یعنے اُسکے باپ کے مولیٰ کو پونہچے
گی مسئلہ اگر کسی عجمی نے نکاح ایسی عورت سے کیا کہ وہ آزاد کیے ہوے عربی کے ہے اور
اُن سے لڑکا پیدا ہو تو ولاء لڑکے کے کسکو پونہچے گی۔ طرفین کے نزدیک عورت کے مولی کو
پونہچے گی بوجہ عرب کے شرف کے اور امام ابو یوسف کے نزدیک باپ کے مولی کو پونہچے گی
مسئلہ ترکہ آزاد کا کسکو پونہچے گا۔ عصبہ کو کہ نسب سے ہو اور اگر عصبہ نسبی نہو تو اُسوقت آزاد
کرنے والے کو۔ اگر پہلے مولی مرجاے اُسکے بعد آزاد کیا ہوا مرجائے تو میراث اُس
آزاد کیے ہوئے کی کسکو پونہچے گی۔ آزاد کنندہ کے اُس وارث کو کہ جو بہت قریب مرد ہو۔
مسئلہ مولی کی دختر کو ولاء میں سے کچھ پونہچے گا یا نہین۔ کچھ نہین پونہچے گا سواسطے کہ
ولاء عورتون کے واسطے بالکل نہین ہے مگر یہ کہ انھون نے غلام کو خود آزاد کیا ہو یا اُن کے
آزاد کیے ہوئے نے آزاد کیا ہو یا غلام کو مکاتب کرین یا اُن کا مکاتب مکاتب کرے تو
ان صورتون مین ولاء عورتون کو پونہچے گی مسئلہ اگر مولی نے وفات پائی اور ایک لڑکا اور ایک پوتا چھوڑا تو میراث مکاتب کی
کسکو پونہچے گی۔ لڑکے کو مسئلہ اگر کوئی شخص کسیکے ہاتھ پر ایمان لائے اور ولاء اُسکے ساتھ مقرر کرے تو اگر یہ اسلام لانیوالا کسیکا کچھ
نقصان کرے تو تاوان اُس کے نقصان کا کون دے۔ وہ شخص دے کہ جسکے ہاتھ پر ایمان لایا اور اگر مرجاے
تو میراث بھی وہی لے۔ مسئلہ اگر اسلام لائے ایک کے ہاتھ پر اور ولاء ٹھہراے دوسرے
کے واسطے تو درست ہے یا نہین۔ دونون طور سے درست ہے۔ مسئلہ ولاء کو نقل
کرنا درست ہے یا نہین۔ غور کرین کہ اگر ولی نے اُسکے طرف سے دیت دی ہے تو جائز
نہین اور اگر نہین دی ہے تو جائز ہے کہ اُس سے نقل کرین اور دوسرے کے واسطے ولاء
مقرر کرین۔ مسئلہ اگر کوئی شخص غلام آزاد کرے اور یہ غلام ولاء دوسرے کے واسطے مقرر کرے
تو جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے اور ولاء اُسکی آزاد کرنیوالے کو پونہچے گی واللہ اعلم

کتاب الجنایات

اس کتاب مین خون کرنے اور اعضا مین نقصان پونہچانے کا بیان ہے قتل کئی طرح کا ہے چار طرح کا۔ ایک قتل عمد دوسرا قتل شبہ عمد تیسرا قتل خطا چوتھا قتل بسبب قتل عمد وہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو عمداً مار ڈالے کسی ہتھیار سے یا ایسی چیز سے کہ مثل ہتھیار کے ہو دھار والا مثل نیزہ اور کھپنچ دھار والے کے اور تیر اور تیز پتھر کے اور آگ مین ڈالدینا۔ مسئلہ قتل عمد مین کیا واجب ہوتا ہے۔ مارنے والا گنہگار ہوگا اور اسکے عوض قتل ہوگا مسئلہ قتل عمد مین کسی طرح سے قصاص ساقط ہوسکتا ہے یا نہین۔ نہین ہوسکتا ہے مگر اسکے وارث معاف کردین تو ساقط ہوجائیگا مسئلہ قتل شبہ کیونکر ہوتا ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک وہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی شخص کو عمداً مار ڈالے اس چیز سے کہ وہ چیز نہ تو ہتھیار ہووے اور نہ ہتھیار کے قائم مقام جیسے کوئی بڑی لکڑی ہو یا پتھر ہو غرض ایسا فعل شبہ عمد ہوگا اور صاحبین کے نزدیک یہ سب صورتین عمد کی ہین اور شبہ عمد ان کے نزدیک یہ ہے کہ اس چیز سے مارے کہ اسکے مارنے سے آدمی غالباً نہ مرے مثلاً طمانچہ اور گھونسا اور لات اور لاٹھی پتلی وغیرہ مسئلہ قتل شبہ عمد مین کیا واجب ہوتا ہے۔ سب علماء کا اتفاق ہے کہ دیت مغلظہ واجب ہوگی اسکے قبیلہ پر تین برس مین اور مارنے والے پر کفارہ لازم ہوگا اور گنہگار ہوگا اور قصاص واجب نہوگا۔ مسئلہ قتل خطا کے طرح کا ہے دو طرح کا۔ ایک خطا بقصد اور دوسری خطا بفعل۔ خطا بقصد یہ ہے کہ کوئی شخص کسی پر تیر لگائے اور اسکا گمان تھا کہ یہ شکار ہے اور تیر لگ جانے پر معلوم ہوا کہ وہ آدمی ہے۔ اور خطا بفعل یہ ہے کہ کوئی شخص نشانہ پر تیر لگائے اور وہ کسی آدمی کے لگ جائے غرض ایسی صورتین ہون تو قتل خطا کہین گے۔ مسئلہ قتل خطا مین کیا واجب ہوتا ہے۔ اسکے کنبہ پر دیت اور مارنے والے پر کفارہ واجب ہوتا ہے لیکن گنہگار نہوگا مسئلہ خطا کے قایم مقام کیا چیز ہے۔ مثلاً کوئی سوتا ہو اور کسی پر گر پڑے اور جسپر یہ گرا ہے وہ مر جائے تو یہ قایم مقام خطا کا ہوگا اس مین بھی وہی واجب ہوگا کہ جو قتل

خطا مین واجب ہے۔ قتل سبب کون سا ہے کہ کوئی شخص کسی غیر کی زمین مین کنوان کھودے
اور کوئی شخص گرکر مرجاوے یا کوئی پتھر کسی کے زمین میں ڈالدے اور کوئی شخص اس سے ٹھوکر کھاکر
مرجاوے اسکو قتل سبب کہتے ہین۔ مسئلہ قتل سبب مین کیا واجب ہوتا ہے۔ کنوان
کھودنے والے کی قبیلہ پر دیت واجب ہوگی اور وہ گنہگار نہین ہوگا اور کفارہ واجب نہوگا
اور قصاص بھی واجب نہوگا مسئلہ قصاص قتل کا کب واجب ہوگا۔ جب کسی ہمیشہ
کے محفوظ الدم کو عمداً مار ڈالے۔ ذمی اُس کافر کو کہتے ہین کہ جو دارالاسلام مین متوطن ہو اور
سلطان کے نگاہداشت مین ہو۔ اگر کوئی شخص اسکو مار ڈالے تو وہ بھی اسکے قصاص مین
قتل کیا جائیگا مسئلہ مرتد اور کافر حربی کے مار ڈالنے مین قصاص واجب ہوگا یا نہین۔
واجب نہین ہوگا اور جس شخص پر کسی کے مار ڈالنے مین قصاص واجب ہوا ہو تو اسکا بھی
یہی حکم ہے یعنی اگر اُس شخص کو کوئی مار ڈالے تو اسکے قصاص مین مار ڈالنے والا قتل نہوگا۔
مسئلہ اگر کوئی آزاد کسی غلام کو مار ڈالے یا کوئی غلام کسی آزاد کو مار ڈالے تو آزاد کو غلام کے
عوض مین اور غلام کو آزاد کے عوض مین قتل کرین یا نہین۔ قتل کرین اور ایسے ہی آزاد کو
آزاد کے عوض مین اور غلام کو غلام کے عوض مین اور مسلمان کو ذمی کے عوض مین اور ذمی
کو مسلمان کے عوض مین۔ مسئلہ اگر مسلمان کو مستامن کے عوض مین قتل کرین تو جائز
ہے یا نہین۔ مسلمان کو مستامن کے عوض مین قتل نکرنا چاہیے اور جو مسلمان کو قتل کر ڈالے
تو اسکو مسلمان کے عوض مین قتل کرنا چاہیے مسئلہ مرد کو عورت کے عوض مین اور بالغ
کو نابالغ کے عوض مین قتل کرین یا نہین اور ایسی ہی تندرست کو بیمار کے عوض مین۔ اگر
عمداً مار ڈالا ہے تو قتل کیے جاوین گے مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے لڑکے کو یا اپنے غلام کو یا اپنے
مدبر کو یا اپنے مکاتب کو یا اپنے بیٹے کے غلام کو مار ڈالے تو قصاص لیا جاوے گا یا نہین
نہین لیا جاوے گا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص قصاص کا اپنے باپ پر وارث ہو تو
قصاص جاتا رہے گا یا نہین۔ جاتا رہے گا مسئلہ قصاص مین کس ہتھیار سے قتل کیا جائے

تلوار سے - مسئلہ اگر کوئی کسی کے مکاتب کو مار ڈالے اور مکاتب کا کوئی وارث عصبہ مین سے
مگر مولی ہو تو اس صورت مین قصاص کا ولی مولی ہے بشرطیکہ مال بقدر وفا دین کتابت نچھوڑا ہو
مسئلہ لیکن اگر مکاتب مال بقدر وفا بدل کتابۃ چھوڑے یا سوائے مولی کے اور وارث بھی
ہون تو قصاص واجب ہوگا یا نہین - واجب نہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص مرہون غلام کو قتل
کر ڈالے تو قصاص اُسپر واجب ہوگا یا نہین - واجب نہوگا جب تک راہن اور مرتہن جمع
ہو کر قصاص طلب نہ کرین - مسئلہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو عمداً زخمی کر دے اور کچھ روز زندگی
بعد اُس زخم سے وہ شخص مرجائے تو قصاص واجب ہوگا یا دیت - اگر صاحب فراش ہوا
زخمی ہونے کے روز سے تو قصاص واجب ہوگا اگر بعد کچھ روزون کے بیمار ہوا اور اُس
زخم نے اسکو اثر کیا تو بھی قصاص واجب ہوگا لیکن اگر اچھا ہو گیا اور اُسکے بعد مرا تو واجب
نہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی شخص کا پونچے سے ہاتھ کاٹ ڈالے تو کیا واجب ہوگا -
اُسکا بھی ہاتھ کاٹین اور ایسے ہی اگر پاؤن کسی کا کاٹا یا ناک کی پھونگ یا کان تو اُسکے
واسطے بھی وہی حکم ہوگا یعنے قصاص - مسئلہ اگر کوئی شخص کسی کے آنکھ پر ایسا مارے کہ وہ
آنکھ نکل پڑے تو کیا واجب ہوگا - دیت واجب ہوگی اور اگر آنکھ قائم ہو اور بینائی اُسکی
جاتی رہی ہو تو اس صورت مین قصاص واجب ہوگا یعنے اُسکی آنکھ نکالی جائیگی مسئلہ
آنکھ کا قصاص کیونکر لیا جائے - آنکھ پھوڑنے والے کے تمام چہرہ پر روئی بھگو کر رکھدین
اور اُسکی آنکھ کے جگہ سے روئی دور کردین اور ایک ٹکڑا شیشہ کا مثل آگ کے گرم کرین
اور اُسکی آنکھ کے مقابل مین رکھین تاکہ اُسکے آنکھ کی روشنی جاتی رہی مسئلہ اگر کوئی شخص
کسی کا دانت توڑ ڈالے تو قصاص واجب ہوگا اور جس زخم مین مماثلت ممکن نہو تو قصاص
واجب نہوگا مسئلہ ہڈی کے توڑنے مین قصاص واجب ہوگا یا نہین - واجب نہوگا
مگر دانت کے توڑنے مین مسئلہ درصورت مماثلت ممکن نہونے کے قصاص واجب
ہوگا یا نہین - قصاص نہوگا بلکہ دیت واجب ہوگی مسئلہ اگر آزاد غلام یا غلام آزاد کا

ہاتھ پاؤن کاٹ ڈالے تو قصاص واجب ہوگا یا نہین - قصاص نہوگا دیت واجب ہوگی
کیونکہ اِن کے ہاتھ پاؤن مین مماثلت نہین ہے مسئلہ اگر مسلمان اوسکا فرین مین
ہاتھ پاؤن یا کان کاٹین تو قصاص لیا جاے گا یا نہین - قصاص لیا جاے گا کیونکہ اس
صورت مین کافر و مسلمان برابر ہین یعنی اُن مین مماثلت ہے مسئلہ اگر کوئی کسی کا ہاتھ
آدھے پونچے سے کاٹ ڈالے یا زخم لگاے اور وہ زخم پیٹ تک پونہچ جاے اور بعد
اسکے اچھا ہوجائے تو قصاص واجب ہوگا یا نہین - نہوگا اور دیت خاص اُسی
کے مال مین آوے گی مسئلہ اگر زید نے عمرو کا ہاتھ کاٹ لیا اور زید کا ہاتھ ٹوٹا ہوا ہے
یا کوئی انگلی کم ہے تو کیا کیا جائے گا - عمرو کو اختیار ہے چاہے اپنے اچھے ہاتھ کے
عوض مین زید کا ناقص ہاتھ کاٹ لے اور چاہے اپنے ہاتھ کی پوری قیمت یعنے دیت
لے لے مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک شخص کے سر مین زخم لگایا اور زخم لگانے والے کا سر
چھوٹا ہے اور جسکے زخم لگایا ہے اُسکا سر بڑا ہے تو اس صورت مین کیا ہوگا
زخمی کو اختیار ہوگا چاہے اُسکے عوض مین زخم لگائے اور چاہے دیت کامل لے لے
مسئلہ زبان اور ذکر کے کاٹنے مین قصاص واجب ہوگا یا نہین - قصاص نہین ہوگا
مگر حشفہ مین ہوگا مسئلہ اگر مقتول کے وارث قاتل سے صلح کرلین تو قصاص جاتا رہیگا یا نہین
قصاص ساقط ہوجائے گا اور مال واجب ہوگا اگرچہ مال تھوڑا ہو یا بہت مسئلہ اگر
ایک وارث صلح کرے تو اورون سے قصاص ساقط ہوگا یا نہین - ساقط ہوجاے گا اور
دیت واجب ہوگی یعنی باقی وارث قصاص نہین لے سکتے ہین مسئلہ اگر ایک جماعت کسی
شخص کو عمداً مار ڈالے تو وہ سب قتل کیے جائینگے یا نہین - قتل کیے جائینگے مسئلہ
اگر ایک شخص عمداً ایک جماعت کو مار ڈالے تو کیا واجب ہوگا - واجب ہوگا کہ اُس ایک
شخص کو قتل کرین اور سواے قتل کے اور کچھ واجب نہوگا اور اُسکے قتل ہونے سے
سب کا حق ساقط ہوجاے گا مسئلہ اگر ایک وارث اُن مقتولون کا اُس قاتل کو قتل

معاف کرے تو دوسرون کا حق ساقط ہوگا یا نہین - ساقط نہوگا اور قصاص باقی متوفی کے وارث لے سکتے ہین مسئلہ اگر دو شخص کا ہاتھ کاٹین تو انپر قصاص واجب ہوگا یا نہین - نہوگا اور انپر نصف دیت واجب ہوگی مسئلہ اگر ایک آدمی دو آدمیون کے ہاتھ کاٹ ڈالے تو کیا واجب ہوگا - اختیار ہے کہ دونون شخص اُسکا ہاتھ کاٹین اور آدھی دیت اس سے لین اور یہ دیت دونون مین نصفا نصف ہوگی مسئلہ اگر ایک شخص اُن دونون مین سے حاضر ہو اور ہاتھ اسکا کاٹے تو دوسرے کو پہونچتا ہے کہ نصف دیت اُس سے لے لے - لے سکتا ہے مسئلہ اگر کوئی غلام قتل عمد کے ساتھ اقرار کرے تو قصاص واجب ہوگا یا نہین - واجب ہوگا مسئلہ اگر زید نے عمرو کے تیر مارا اور وہ تیر عمرو سے گذر کر بکر کے لگا اور عمرو اور بکر اُسکے صدمہ سے دونون مر گئے تو اس کا کیا حکم ہے - عمرو کے عوض مین زید قتل کیا جائے گا اور بکر کے عوض مین اُسکی قبیلہ پر دیت واجب ہوگی یعنی دوسرا قتل خطا مین داخل ہے اور خطا کے قتل مین دیت لازم آتی ہے -

کتاب الدیات

دیت کے مسائل

اگر کوئی کسی کو شبہ عمد سے مار ڈالے تو اُسپر کیا واجب ہوگا - اُسکے قبیلہ پر دیت مغلظہ واجب ہوگی اور قاتل پر کفارہ مسئلہ عمد کے دیت کی کیا مقدار ہے - شیخین کے نزدیک سو اونٹ ہین چار طرح کے پچیس مادہ ایسے جو دوسرے برس مین ہون اور پچیس مادہ ایسے جو تیسرے برس مین ہون اور پچیس ایسے مادہ شتر جو چوتھے برس مین ہون اور پچیس ایسے مادہ شتر جو پانچوین برس مین ہون یہ دیت مغلظہ ہے سوائے اونٹون کے اور چیز سے ادا نہین ہوسکتی - مسئلہ اگر کوئی کسی کو خطا کے ساتھ قتل کرے تو کیا واجب ہوگا - سو اونٹ واجب ہونگے پانچ طرح کے - بیس بنت مخاض نر اور بیس مادہ اور بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ

اور اگر چاندی سونا دے تو ہزار دینار دے یا دس ہزار درم۔ اختیار ہے چاہے اونٹ دے اور
چاہے دینار اور چاہے درم مسئلہ دیت کس چیز سے ہوگی۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تین چیز
سے اونٹ سے اور سونے چاندی سے اور صاحبین کے نزدیک چھ چیز سے تین یہ ہیں جو کہ
بیان ہوئیں۔ چوتھے گائے پانچوین بکری چھٹے حلے۔ اگر گائے دے تو دو سو ہون اور بکریاں
ایک ہزار اور حلے دو سو ہر حلہ دو کپڑے کا۔ مسئلہ دیت مسلمان اور ذمی کے ایک سی
ہے یا نہین۔ ایک سی ہے بخلاف آزاد اور غلام کے آزاد کے واسطے شریعت میں ایک ہی
حکم ہے اور غلام کے واسطے نصف مسئلہ کسقدر دیت واجب ہوگی جان سے مارنے
اور ہاتھ کے کاٹنے اور ناک کے کاٹنے اور زبان کے کاٹنے اور ذکر اور حشفہ کے کاٹنے
مین اور عقل کے کھو دینے اور ڈاڑھی کے مونڈنے مین جبکہ بال مونڈنے کے بال نہ نکلین
اور سر کے مونڈنے مین جبکہ نہ جمین اور اسی طرح دونون آنکھین پھوڑنے مین اور دونون
ہاتھ یا دونون پاؤن خواہ دونون کان خواہ دونون خصیے یا دونون ہونٹ کاٹے تو ان
سب مین دیت واجب ہوگی یا نہین۔ پوری دیت واجب ہوگی اور جو چیزین دو دو ہین
تو نصف دیت واجب ہوگی اور دونون آنکھ کی پلکین کاٹنے مین پوری دیت واجب ہوگی
اور اگر چار مین سے ایک پلک کاٹے گا تو چوتھائی دیت واجب ہوگی اور اگر ہاتھ پاؤن مین
سے ایک انگلی کاٹے گا تو دیت کا دسوان حصہ واجب ہوگا عورت کی دونون پستان مین
پوری دیت اور ایک مین آدھی ہے اسی طرح سر پستان مین مسئلہ سب انگلیان
ایک سی ہین یا نہین۔ ایک سی ہین اور ہر انگلی مین تین پورے ہین اگر ایک پورا کاٹے گا تو
ایک اونگلی کی تہائی دیت واجب ہوگی اور جس مین دو پورے ہین جیسے انگوٹھا اُسکا
اگر پورا کاٹے گا تو اونگلی کی آدھی دیت واجب ہوگی مسئلہ دانتون کی دیت کیا ہے۔
ہر دانت مین پانچ اونٹ واجب ہون گے۔ دیت مین نیچے اوپر کے دانت ایک سے ہین
مسئلہ اگر کوئی کسی کا عضو بیکار کردے یعنی اُسکی منفعت جاتی رہے تو کیا واجب ہوگا۔ پوری

دیت اُس عضو کی واجب ہو گی مثلاً ہاتھ سوکھ جائے اُسکی ضرب سے یا کسی کی آنکھ کی روشنی جاتی رہی زخم کے صدمہ سے تو بھی دیت کامل اُس عضو یعنے ہاتھ اور آنکھ کے واجب ہو گی مسئلہ کل زخم کے طرح کے ہین۔ گیارہ طرح کے۔ ایک خارصہ دوسرے دامعہ تیسرے باضعہ چوتھے دامیتہ پانچوین متلاحمہ چھٹے سمحاق ساتوین موضحہ آٹھوین ہاشمہ نوین منقلہ دسوین جائفہ گیارھوین آمہ خارصہ اُس زخم کو کہتے ہین کہ جس سے عضو کی کھال پھٹ جائے۔ دامعہ اُس زخم کو کہتے کہ جس سے خون ظاہر ہو جائے بغیر بہنے کے۔ دامیہ اُس زخم کو کہتے ہین کہ جس سے خون جاری ہو۔ باضعہ اس زخم کو کہتے ہین کہ جس سے عضو کا گوشت کٹ جائے۔ متلاحمہ اُس زخم کو کہتے ہین کہ جو زخم باضعہ سے زیادہ گوشت کو پھاڑ دے۔ سمحاق اُس زخم کو کہتے ہین کہ جسکا صدمہ ہڈی کے جھلی تک پونچے موضحہ اُس زخم کو کہتے ہین کہ گوشت کو بالکل کھولدے اور ہڈی نظر آنے لگی۔ ہاشمہ اُس زخم کو کہتے ہین کہ جس سے ہڈی ٹوٹ جائے۔ منقلہ وہ زخم ہے کہ جس سے ہڈی جگہ سے ہٹ جائے۔ آمہ اُس سر کے زخم کو کہتے ہین کہ جو دماغ تک پونچے۔ مسئلہ موضحہ مین کیا واجب ہوتا ہے۔ اگر عمداً ہو گا تو قصاص واجب ہو گا اور خطاً مین بیسوان حصہ دیت کا واجب ہو گا اور جس زخم مین کہ ہڈی نہ کھلی ہو قصاص واجب نہو گا بلکہ اُسین حکومت عدل واجب ہو گی یعنی جو کچھ عادل کہے اور ہاشمہ مین دیت کا عشر واجب ہو گا اور منقلہ مین عشر اور نصف عشر دیت کا واجب ہو گا اور آمہ مین دیت کا ثلث واجب ہو گا۔ اور ہاتھ کے انگلیون مین نصف دیت واجب ہو گی مسئلہ کوئی کسی کی مع انگلیون کے ہتھیلی کاٹ ڈالے تو کیا واجب ہو گا۔ نصف دیت واجب ہو گی اور اگر نصف ساعد تک کٹے ہون تو بھی نصف دیت انگلیون مین اور کف مین واجب ہو گی اور باقی مین عادل کا قول مسئلہ اگر کوئی بچہ کی آنکھ پھوڑ دے یا اُسکا عضو تناسل کاٹ ڈالے یا زبان کاٹ لے تو کیا واجب ہو گا۔ اگر ان اعضا کی صحت معلوم نہو تو جو کچھ عادل کہے گا دینا ہو گا مسئلہ اگر کسی نے کسی کے سر پر زخم موضحہ لگایا کہ جس کے سبب سے اُس کی عقل جاتی رہے

تو کیا واجب ہوگا - دیت پوری واجب ہوگی اور اس دیت مین زخم کی دیت بھی داخل
ہو جاے گی **مسئلہ** اور اگر اُس شخص کے دیکھنے اور سننے اور بولنے کی بھی قوت جاتی رہے
تو کیا واجب ہوگا - پوری دیت مع دیت زخم کی واجب ہوگی **مسئلہ** اگر ایک شخص نے
ایک شخص کی ایک اونگلی کاٹ دے اور اُسکے برابر کی دوسری اونگلی سوکھ گئی تو کیا واجب
ہوگا - امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دونون مین دیت واجب ہوگی - اور صاحبین کے نزدیک
جو اونگلی کاٹی ہے اس مین قصاص واجب ہوگا اور جو سوکھ گئی ہے اسمین دیت دینی ہوگی
مسئلہ اگر کسی نے کسی کا دانت اُکھیڑ ڈالا اور اُسکی جگہ دوسرا دانت نکل آیا تو کچھ واجب
ہوگا یا نہین - کچھ واجب نہوگا **مسئلہ** اگر کوئی کسی کے سر مین زخم لگاے اور پھر اُس مین
گوشت بھر آے اور اچھا ہو جاے اور زخم کا نشان جاتا رہے اور اُس جگہ بال نکل آئین تو کچھ
واجب ہوگا یا نہین - امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک کچھ بھی واجب نہوگا یعنی دیت ساقط ہو جائیگی
اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک تکلیف کی دیت واجب ہوگی - اور امام محمدؒ کے نزدیک علاج
کی اُجرت واجب ہوگی **مسئلہ** اگر کوئی کسی کے زخم لگائے تو قصاص اُسیوقت لینا چاہیے یا
اچھا ہونے کے بعد - اُسیوقت نہین بلکہ جب مجروح اچھا ہو جاے - **مسئلہ** اگر کسی نے
کسی کا ہاتھ خطا سے کاٹا اور پھر اُس ہاتھ کے اچھا ہونے سے پہلے ہاتھ کٹے ہوے کو خطا
سے قتل کیا تو کیا واجب ہوگا - قتل کرنے والے پر دیت واجب ہوگی اور ہاتھ کی دیت
ساقط ہو جاے گی **مسئلہ** کتنی جگہ ایسی ہین کہ قبیلہ پر دیت واجب نہوگی اور قاتل کے
مال مین دیت واجب ہوگی - چار جگہ - ایک یہ کہ قصاص شبہ کے ساتھ ساقط ہو جاے
اور دوسرے باپ اپنے بیٹے کو مار ڈالے تو دیت قاتل کے مال مین واجب ہوگی اور قبیلہ
پر واجب نہوگی - تیسرے جنایت کرنے والا مقر ہو تو دیت بھی اُس قصور کرنے والے کے
مال مین واجب ہوگی اور قبیلہ پر واجب نہوگی چوتھے یہ کہ تاوان بسبب صلح کے واجب
ہوا ہو تو بھی قاتل کے مال مین وہ تاوان واجب ہوگا اور قبیلہ پر واجب نہوگا **مسئلہ**

اگر کوئی لڑکا یا دیوانہ کسی کو بعمد قتل کرے تو قصاص واجب ہوگا یا نہیں - اُسکے کُنبہ پر دیت دا
ہوگی نہ قصاص مسئلہ اگر کوئی شخص مسلمانوں کی راہ میں کنواں کھودے یا کوئی پتھر ڈالدے
اور کوئی شخص ان اسباب سے ہلاک ہوجائے تو دیت واجب ہوگی یا نہیں - اُس کے
قبیلہ پر واجب ہوگی مسئلہ اگر جانور گر کر مرجائے تو تاوان دار ہوگا یا نہیں - وہی شخص
تاوان دار ہوگا نہ قبیلہ مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے ملک مین کنواں کھودے اور اوس میں
کوئی شخص گر کر ہلاک ہوجائے تو تاوان واجب ہوگا یا نہیں - واجب نہوگا مسئلہ
اگر غیر کے ملک مین کنواں کھودا ہو یا پتھر ڈالدیا ہو تو تاوان واجب ہوگا یا نہیں -
واجب ہوگا - مسئلہ اگر کوئی شخص کوچہ نافذہ مین پرنالہ لگاوے یا
کوئی چھجہ کوچہ کی طرف بنائے کہ شارع عام ہو اور اسکے گرنے سے کوئی مرجاوے تو کیا واجب
ہوگا - قبیلہ پر دیت واجب ہوگی - مسئلہ اگر کسی کی سواری راہ مین چلتے ہوے کسی کو
روندے اور مار ڈالے یا دانتون سے کاٹے اور وہ مرجائے تو تاوان واجب ہوگا یا نہین
تاوان واجب ہوگا مسئلہ اگر کسی کا جانور راہ مین پیشاب کرے یا گوبر کرے اور کوئی
شخص پھسل کر گر پڑے اور ہلاک ہوجائے تو تاوان واجب ہوگا یا نہین - نہین ہوگا مسئلہ
اگر کسی شخص کا گھوڑا چلا جاتا ہو اور کوئی اُسکے پاؤن سے دب کر ہلاک ہوجائے تو ضامن
ہوگا یا نہین - ہوگا مسئلہ اور اگر کوئی اونٹون کے قطار کی نکیل لیے چلا جاتا ہے اور اونٹ
کسی آدمی کو مار ڈالے تو تاوان واجب ہوگا یا نہین - اگر اگلے پاؤن سے ہلاک کیا ہے
تو تاوان واجب ہوگا اور جو پچھلے پاؤن سے ہلاک ہوا ہے تو تاوان واجب نہوگا لیکن
اگر قطار کو دو آدمی چلاتے ہین یعنی ایک آگے ہے اور ایک پیچھے اور وہ قطار کسی کو مار ڈالے
تو تاوان دونون پر واجب ہوگا - اگر کوئی غلام کوئی قصور خطا کرے تو مولے پر کچھ واجب
ہوگا یا نہین - مولی سے کہا جائے کہ غلام دے ڈال یا نقصان کا تاوان دے اُسے
اختیار ہے چاہے غلام دے اور چاہے پورا تاوان دے - مسئلہ اگر مولی اپنا

تاوان دے اور پھر غلام کوئی نقصان کرے تو اسکا کیا حکم ہے - اسکا حکم بھی مثل پہلے حکم کے
ہے مسئلہ اگر غلام دو قصور کرے تو کیا حکم ہوگا - اسکا بھی وہی حکم ہے مولی کو اختیار ہوگا چاہے
غلام دے ڈالے اور وہ غلام ہر دو صاحب نقصان کا آدھا آدھا ہوگا مگر جب کہ قصور بھی مساوی
ہوا اگر کم و زیادہ ہوگا تو غلام بھی کم و زیادہ ہوگا - اور چاہے ہر دو شخص کو پورا نقصان دے
مسئلہ اگر ایسا نقصان کرے مثلاً کسی کا ہاتھ یا پاؤں یا کان کاٹ دے اور مولی اُسکو آزاد
کر دے تو نقصان کا تاوان واجب ہوگا یا نہین - اگر اُسکو معلوم ہو کہ غلام نے قصور کیا ہے یا
آزادی کے وقت معلوم ہوا تو مولی پر تاوان واجب ہوگا اور اگر اُسکو معلوم نہین ہوا اور بے
علمی سے اُسکو آزاد کیا تو اس صورت مین اگر غلام کی قیمت کم ہوگی تو وہ واجب ہوگی یا قصور کی
دیت کم ہوگی تو وہ واجب ہوگی اور اگر بعد قصور کے فروخت کیا ہے تو اُسکا بھی یہی حکم ہوگا -
مسئلہ اگر کوئی مدبر یا کوئی ام ولد قصور کرے تو اُنکا مولی تاوان دار ہوگا یا نہین - تاوان دار
ہوگا اور اس صورت مین بھی جو چیز کم ہوگی وہ واجب ہوگی یعنی مدبر اور ام ولد کی قیمت یا قصور
کی دیت مسئلہ اگر دوبارہ نقصان کرین تو مولی پر دوسرا تاوان ہوگا یا نہین - اگر پہلا تاوان
قاضی کے حکم سے دیا ہوگا تو مولی تاوان دار نہوگا بلکہ جنایۂ ثانیہ کا ولی پہلے جنایۂ والے کا شریک
ہو جاے اور اگر تاوان بحکم قاضی نہ دیا ہو تو ولی جنایۂ ثانیہ کو اختیار ہے کہ ولی جنایۂ اولی کا
شریک ہو جاے یا مولی سے نصف تاوان لے پھر مولی اس نصف کو پہلے ولی سے
لے لے مسئلہ اگر کسی کے مکان کی دیوار شارع عام کی طرف جھکی ہوا اور مسلمان یا ذمی دیوار
کے مالک سے کہین کہ دیوار سیدھی کرلے تاکہ اسکے گرنے سے کوئی مر نہ جاے اور گواہ
کرلین اور صاحب دیوار دیوار کو نہ گرا‌ے اور اُسپر ایک مدت گذر جاے اور وہ دیوار گر پڑے
اور کوئی شخص دب کر مر جاے تو دیوار کا مالک تاوان دار ہوگا یا نہین - تاوان دار ہوگا -
مسئلہ اگر کوئی دیوار کسی پڑوسی کے مکان کی جھکی ہوا اور وہ اُس سے دیوار توڑنے کے واسطے
کہے اور صاحب دیوار انکار کرے یا دیوار کو اُسی طرح چھوڑ رکھے اور دیوار کو توڑ کر بنوانے پر قادر ہے

اور وہ پھر دیوار گر کر کسی کو ہلاک کرے تو مالک تاوان دار ہوگا یا نہین تاوان دار ہوگا۔
مسئلہ اگر دو سوار یا دو پیدل ٹکراوین اور گر پڑین اور ہلاک ہوجائین تو اسکا کیا حکم ہوگا۔ ایک کی دوسرے کے قبیلہ پر دیت واجب ہوگی مسئلہ اگر کوئی شخص کسی کا غلام خطا سے قتل کرے تو کیا واجب ہوگا۔ غلام کی قیمت لیکن دس ہزار درم سے زیادہ نہو مسئلہ اگر قیمت غلام کی دس ہزار درم ہون تو اُسکی دیت کسقدر دین۔ دس کم کرکے دیدین مسئلہ اگر کوئے کسی کی لونڈی کو خطا سے قتل کرے تو کیا واجب ہوگا۔ اُسکا بھی یہی حکم ہے کہ اُس کی قیمت دین اور قیمت پانچ ہزار سے زیادہ نہو اگر قیمت لونڈی کی پانچ ہزار ہون یا زیادہ اُس سے تو وہی پانچ ہزار درم دس درم کم واجب ہون گے مسئلہ اگر کوئی شخص کسی غلام کا ہاتھ خطا سے کاٹ لے تو کیا واجب ہوگا نصف قیمت دینی ہوگی اگر قیمت کا نصف پانچ ہزار درم یا زیادہ ہو تو پانچ ہزار سے پانچ درم کم کرکے دینا واجب ہوگا اور لونڈی کا غلام سے آدھا۔
مسئلہ اگر کسی نے کسی عورت حاملہ کے پیٹ پر ضرب لگائی اور اُسکے پیٹ سے بچہ مرا ہوا گر پڑا تو کیا واجب ہوگا ایک غرہ یعنے بیسوان حصہ دیت کا مسئلہ اگر بچہ زندہ گرا پھر مر گیا تو کیا واجب ہوگا پوری دیت۔ مسئلہ اگر پہلے عورت مر گئی پھر بچہ مرا ہوا گرا تو اس صورت مین کیا واجب ہوگا۔ عورت کی پوری دیت واجب ہوگی اور مردہ بچہ کے واسطے کچھ تاوان نہوگا۔ مسئلہ اور اگر پہلے بچہ مرا ہوا گرے پھر اُسکی ماں مر جائے تو کیا واجب ہوگا۔ پوری دیت ماں کی اور غرہ بچہ کا واجب ہوگا مسئلہ جو روپیہ بچہ کی دیت مین دیا جائے وہ کسے ملے گا۔ بچہ کے وارثون کو مسئلہ لونڈی کے بچہ مین کیا واجب ہوگا۔ اگر لڑکا ہوگا تو بیسوان حصہ قیمت کا اور اگر لڑکی ہو تو دسوان حصہ قیمت کا مسئلہ بچہ کے گرانے مین کفارہ ہوگا یا نہین نہین ہوگا۔ مسئلہ شبہ عمد اور خطا مین کفارہ کیا ہے۔ مسلمان غلام کا آزاد کرنا اور اگر غلام نہو تو دو ماہ کے روزے لگاتار رکھے اور کھانا دینا اسبات مین کافی نہین ہے۔

کتاب القسامہ

قسم لینے کے مسائل

اگر کسی مردہ کو ایک محلہ مین پائین اور اُسکا قاتل معلوم نہین توکیا حکم ہے۔ مُردہ کے ولی کو چاہئے کہ اس محلہ کے پچاس آدمیون سے قسم لیوے اور وہ یون قسم کھائین کہ بخدا ہمنے اسکو نہین مارا اور نہ اسکے قاتل کو جانتے ہین کہ کس نے مارا ہے جب یون قسم کھائین گے تو قصاص اُن سے ساقط ہوجائے گا اور قاضی اُنپر اور اہل محلہ پر دیت کا حکم کرے۔ **مسئلہ** مقتول کے وارث کو قسم دینی چاہئے یا نہین۔ نہ دین اور قاضی اُسکے واسطے حکم نہ کرے۔ **مسئلہ** اگر اہل محلہ پچاس نہون مثلاً بیس ہون یا تیس ہون توکیا کرین مکرر قسم لین تاکہ پچاس پورے ہوجائین **مسئلہ** قسامہ مین لڑکے اور دیوانہ اور عورتین اور غلام بھی شریک کئے جائین گے یا نہین۔ سوائے مردون کے یہ کوئی بھی شریک نہین کیا جائے گا **مسئلہ** اگر کسی محلہ مین مُردہ ملے اور کسی زخم کا اُس مین نشان نہو تو اس صورت مین قسم واجب ہوگی یا نہین۔ نہ دیت واجب ہوگی نہ قسم **مسئلہ** اگر ناک یا مُنھ یا پاخانہ کی جگہ سے خون جاری ہو توکیا حکم ہوگا۔ کچھ بھی واجب نہوگا اور اگر آنکھ یا کان سے خون جاری ہو تو قسم واجب ہوگی بعدہ دیت کیونکہ وہ مقتول ہے **مسئلہ** اگر کوئی مقتول جانور پر لدا ہوا ملا تو دیت کس پر واجب ہوگی۔ اُس جانور کے لے جانے والے کے عاقلہ پر نہ محلہ والون پر **مسئلہ** اگر کسی کے گھر مین مقتول ملا تو اسکا کیا حکم ہے۔ صاحب خانہ پر قسم اور اُسکے قبیلہ پر دیت واجب ہوگی۔ از مترجم صاحب خانہ سے پچاس قسمین لی جائین گی **مسئلہ** اگر کوئی مقتول کسی جگہ پایا جائے تو اُس زمیندار کے ذمہ قسامہ ہوگا یا اس زمین مین رہنے والون سے قسم لی جائے گی۔ قسامہ زمیندار پر واجب ہوگا اور اُس زمین کے رہنے والون پر اور زمین کے خریدنے والون پر واجب نہوگا یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے۔ صاحبین کے نزدیک زمین کے رہنے والے بھی مالک زمین کے ساتھ قسامہ مین شریک ہون گے اور دیت زمیندار کے کُنبہ پر واجب ہوگی۔ **مسئلہ** اگر کوئی مقتول کسی کشتی مین ملے تو قسامہ

کس پر واجب ہوگا۔ کشتی کے بیٹھنے والون اور ملاحون پر مسئلہ اگر محلہ کے مسجد مین مقتول ملے تو اہل محلہ پر قسامہ واجب ہوگا یا نہین۔ واجب ہوگا۔ اگر جامع مسجد مین یا شارع عام مین کوئی مقتول ملے تو قسامہ کسپر واجب ہوگا۔ کسی پر نہوگا اور دیت بیت المال پر واجب ہوگی مسئلہ اگر مقتول جنگل مین ملے اور آبادی قریب نہو تو کسی پر کچھ واجب ہوگا یا نہین۔ کسی پر کچھ واجب نہوگا مسئلہ اگر دو گاؤن کے درمیان مین کوئی مقتول پایا جائے تو قسامہ کسپر واجب ہوگا۔ جو گاؤن مقتول سے نزدیک ہوگا اُسکے رہنے والون سے قسم لینی چاہیے۔ مسئلہ اگر کوئی مقتول دریا مین بہتا ہوا پایا جائے تو اسکا کیا حکم ہوگا۔ نہ کسی پر دیت واجب ہوگی نہ قسم۔ مسئلہ اور اگر کوئی مقتول دریا کے کنارے پر بندھا ہوا پایا جائے تو قسامہ کسپر واجب ہوگا۔ جو لوگ اس جگہ سے قریب ہون گے۔ مسئلہ اگر مقتول کا ولی اہل محلہ مین سے کسی شخص کو معین کرکے دعویٰ کرے تو اورون سے قسامہ ساقط ہوگا یا نہین۔ ساقط نہوگا۔ اور اگر غیر اہل محلہ پر دعوے کرے تو محلے سے قسامہ ساقط ہو جائے گی مسئلہ اگر قسم کھانیوالا کہے کہ زید کو فلان شخص نے مارا ہے تو کیا کرین۔ اُسکو خدا کی قسم دین کہ تونے نہین مارا ہے اور سوائے فلان مارنے والے کے تو نہین جانتا ہے مسئلہ اگر دو شخص اہل محلہ سے گواہی دین کسی غیر اہل محلہ کہ فلان شخص نے مارا ہے تو گواہی انکی سُنی جائے یا نہین۔ نہ سُنی جائے اور اگر کسی پر اہل محلہ سے گواہی دین تو گواہی سنی جائیگی

کتاب المعاقلة

قبیلہ پر دیت کے مسائل

اگر کوئی شخص کسی شخص کو شبہ عمد یا خطا سے مار ڈالے تو کیا واجب ہوگا۔ نفس قتل کی دیت عاقلہ پر ہوگی اور جو قتل اقرار اور صلح کے ساتھ ہو تو اسکا خونبہا عاقلہ پر ہوگا۔ اگر قاتل سلطان کا نوکر ہو تو اور نوکر اُسکے محکمہ کے اُسکے عاقلہ ہون گے جو تنخواہ اُن کو بادشاہ سے ملتی ہو اُن مین سے دیت کا روپیہ تین برس مین وصول کرین۔ مسئلہ اگر قاتل بادشاہی نوکر نہو تو اُسکا

خلافحکمن ہوگا۔ اور اس کا قبیلہ اُسکا عاقلہ ہوگا یعنی اُسکے رشتہ دار روپیہ تین برس مین آپنمین تقسیم کرین اور تین برس مین ہر ایک شخص سے چار درم لین بلکہ کم کرین۔ اگر اہل قبیلہ پر تقسیم کرین اور دیت پوری نہوا ور چار درم سے زیادہ پڑتا ہو تو دوسرا قبیلہ کہ اُسکے نزدیک رشتہ مین ہو اُسکو بھی شریک کرین اور قاتل بھی دیت کی شرکت مین قبیلہ کا ایک آدمی تصور کیا جائیگا۔ مسئلہ آزاد شدہ غلام کا قبیلہ کون ہے۔ آزاد کنندہ اور اُسکے برادری کے لوگ۔ مسئلہ مولی موالات کا قبیلہ کون ہے۔ وہ شخص کہ جسکے ہاتھ پر مسلمان ہوا ہے اور اُسکی برادری مسئلہ خونبہا کسی قصور کا۔ اگر بیسوان حصہ دیت کا یا اُس سے زیادہ ہوگا تو عاقلہ پر واجب ہوگا اور اگر بیسوین حصہ سے کم ہوگا تو قصور کرنے والے پر ہوگا اور عاقلہ پر نہوگا مسئلہ غلام کے نقصان کرنے کا تاوان غلام کے عاقلہ پر واجب ہوگا یا نہین۔ مولی کے مال پر واجب ہوگا نہ اُسکے عاقلہ پر مسئلہ اگر گنہگار قصور کا اقرار کرے تو خونبہا اسکے قبیلہ پر واجب ہوگا یا نہین۔ واجب نہوگا صورت اس مسئلہ کی یہ ہے کہ صلح اور اعتراف عاقلہ پر واجب نہین ہو سکتا ہے قصور کرنے والے ہی پر واجب ہوگا۔ مسئلہ اگر آزاد شخص غلام کا قصور کرے خطا سے تو اسکا تاوان عاقلہ پر ہوگا یا نہین۔ ہوگا۔

کتاب الحدود

سزاؤن کے مسائل

زنا کتنی چیز سے ثابت ہوتا ہے۔ دو چیز سے۔ ایک اقرار سے اور دوسرے گواہی سے اور گواہی یون ہو کہ چار آدمی عورت مرد پر زنا کی گواہی دین اور قاضی اُن سے زنا کی شرح اور حال دریافت کرے یعنی زنا کیا چیز ہے اور کس عورت سے زنا اندام نہانی مین ہوا یا اور جگہ اور کب ہوا اور کہان۔ غرض ان الفاظ سے یہ ہے کہ اگر گواہی بعد متقادم ہووے تو حد واجب نہوگی اور دار الحرب یا دار بغی مین زنا ہو تو بھی حد واجب نہوگی جب کل باتین بیان کرین شرح کے ساتھ پھر کہین کہ دیکھا ہمنے یون کہ جیسے سلائی سرمہ دانی مین پھر اُسوقت قاضی گواہون کا

عادل ہونا ظاہراور خفیہ تلاش کرے جب اُن کی عدالت گواہون سے ثابت ہوجائے تب
قاضی حد قایم کرنے کا حکم دیوے - یہ صفت گواہی کی ہے اور ثبوت حد زنا کا اقرار سے یون
ہوتا ہے کہ مرد عاقل بالغ اقرار کرے اپنی نفس پر زنا کے ساتھ چار مرتبہ چار مجلسون مین اقرار
کرنے والے کے مجلسون سے اور ہر ایک مجلس مین ہر بار اپنے اوپر زنا کے ساتھ گواہی دی
اور قاضی اسکو رد کرتا جائے جب چار مرتبہ اس طرح اقرار پورا ہوجاسے تو چوتھی مرتبہ رد نکرے
بلکہ پوچھے زنا کیا چیز ہے کس کیفیت سے ہوتا ہے اور کہان اور کب اور کس سے زنا ہوا جب
سب باتین بیان کردے تو حد واجب ہوگی اور مستحب ہے کہ قاضی مقر کو اقرار سے پھر جانے کی
تلقین کرے اسطرح کہ اُس سے کہے شاید تونے اسکو چھو لیا ہوگا یا بوسہ دیا ہوگا یا تجکو معلوم نہین
ہے اور عورت کو بھی تلقین مین برابر رکھین - **مسئلہ** اگر زانی محصن ہو تو حد رجم کا حکم دے
میدان مین پھر اگر یہ حد اقرار سے جاری ہوئی ہو تو پتھرون کا مارنا پہلے قاضی سے شروع
ہوگا یعنی پہلا پتھر قاضی مارے پھر اور لوگ اتنے پتھر مارین کہ وہ مرجائے مرنے کے بعد
غسل وکفن دیکر نماز پڑھین اور اگر یہ حد گواہون سے ثابت ہوئی ہو تو پتھرون کا مارنا
گواہون سے شروع ہوگا اُن کے بعد قاضی مارے پھر اور لوگ **مسئلہ** اگر گواہ ابتدا
کرنے سے انکار کرین بلا عذر کے حد ساقط ہوجائے گی اور اگر زانی محصن نہو یعنی بی بی
والا نہو تو حد اسکی سو کوڑے ہون گے اور کوڑے کے چوٹی بے گرہ کی ہو - اور ضرب
متوسط لگائین یعنی نہ بہت زور سے نہ بہت آہستہ اور کپڑے اُتارین اور تمام بدن پر
مارین مگر سر اور مُنہ اور شرمگاہ کو بچا دین اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک سر پر بھی مارین
اور مرد کو کھڑا کر کے حد لگائین اور عورت کو بٹھا کر اور اُسکو ننگا بھی نہ کرین لیکن روئی بھرا کپڑا
اور پوستین وغیرہ پہنے ہو تو اُتارین اور رجم کی حالت مین اُسکو زمین مین کمر تک گاڑ دین
اور اگر زانیہ لونڈی ہووے تو پچاس کوڑے مارین از مترجم یہی حکم غلام کا بھی ہے - **مسئلہ** اگر
کوئی اقرار کرنیوالا اپنے اقرار سے انکار کرے تو اُسکے انکار کو قبول کرین یا نہین - اگر

انکار اسکا پہلے حد قائم کرنے سے ہو یا درمیان مین انکار کرے تو اُسکے انکار کو قبول کرین اور چھوڑ دین
مسئلہ اگر چار گواہون مین سے ایک گواہ گواہی سے پھر جاے تو حد ساقط ہوگی یا نہین -
ساقط ہوگی اور گواہو پر حد قذف واجب ہوگی **مسئلہ** اگر بعد سنگساری کے انکار کرے تو اس
منکر گواہ کا کیا حکم ہوگا - حکم اسکا یہ ہوگا کہ حد قذف کے مارین اور چوتھائی دیت کا ضامن ہوگا
یعنی لی جاے گی - **مسئلہ** اگر زنا کے گواہی مین دو شخص گواہی دین یا تین تو گواہی اُنکی
سنی جائیگی یا نہین - نہین سنی جاے گی اور اُنپر حد قذف کی جاری ہوگی یعنے گالی کی
سزا **مسئلہ** باب زنا مین احصان یہ ہے کہ حر عاقل بالغ مسلمان نے عورت سے نکاح صحیح کرکے
دخول کیا ہو اس حال مین کہ ہر دو مرد عورت صفت احسان پر ہون غرض احصان کی سات
شرطین ہین حریت اسلام بلوغ عقل نکاح صحیح دخول محصن ہونا مرد و عورت کا وقت دخول کے
مسئلہ اگر چار شخص زنا کی گواہی دین اور اسکے بعد مر جائین یا غائب ہوجائین یا اسلام سے
پھر جائین قاضی کے حکم سے پہلے تو حد واجب ہوگی یا نہین - ہمارے علمار کے نزدیک
واجب نہین ہے **مسئلہ** محصن کے حق مین کوڑے اور سنگساری دونون جمع ہونگے یا نہین -
ہمارے علمار کے نزدیک جمع نہونگے اور اسی طرح کوڑے بھی مارنا اور جلاوطن بھی کرنا نہین
چاہیے یعنی دو سزاؤن کو جمع نکرین ہان اگر فتنہ ہو یعنی اگر اُسکے سبب سے خلق مین فتنہ پڑتا ہو تو قاضی
جب تک مصلحت دیکھے اسکو جلاوطن کردے **مسئلہ** اگر کوئی بیمار زنا کرے بیماری کی حالت
مین تو اُسپر حد قائم کرین یا نہین - غور کرین اگر حد سنگساری کی ہو تو قائم کرین اور تاخیر نکرین
اور اگر حد کوڑے مارنے کی ہے تو اُسکے صحت تک تاخیر کرین **مسئلہ** اگر حاملہ عورت حمل
کی حالت مین زنا کرے تو اُسپر حد قائم کرین یا نہین - اگر حد کوڑون کی ہو تو تاخیر کرین یہانتک
کہ نفاس سے پاک ہو جاے اور رجم کی ہو تو فوراً رجم کرین **مسئلہ** اگر گواہ زنا کی گواہی مین
دیر کرین اور پرانا ہونے کے بعد گواہی دین تو گواہی اُن کی سنی جاے یا نہین - اگر شہر مین حاضر
ہون اور قاضی ان کی گواہی کو مانع نہوا ہو تو اُن کی گواہی نہین سنی جاے گی مگر حد قذف

مین پرانی ہونے سے حد باطل نہوگی کیونکہ حقوق عباد سے ہے مسئلہ اگر کوئی شخص کسی عورت اجنبیہ سے وطی کرے سوائے فرج کے توکیا واجب ہوگا۔ تعزیر واجب ہوگی مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے باپ کی لونڈی یا ماں کی لونڈی یا بی بی کی لونڈی یا غلام مولی کی لونڈی سے وطی کرے تو حد واجب ہوگی یا نہین۔ اگر اُس نے اس گمان سے وطی کی ہے کہ حلال ہے تو حد واجب نہوگی اور اگر جانتا ہے کہ میرے اوپر حرام ہے تو اس عورت مین اُسپر حد واجب ہوگی مسئلہ اگر کوئی بھائی یا چچا کی لونڈی سے صحبت کرے تو اُسپر حد واجب ہوگی یا نہین۔ حد واجب ہوگی گو یہ بھی کہے کہ مین نے حلال جان کر کی ہے مسئلہ اگر کچھ عورتین اجنبیہ عورت کو بحالت خلوت کسی مرد نوعروس کے سامنے شب اول کو پیش کرین اور کہین کہ یہ تیری بی بی ہے اور وہ وطی کرے اور معلوم نہوا کہ عورت بیگانہ ہے تو اُسپر حد واجب ہوگی یا نہین۔ واجب نہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے بستر پر کسی عورت کو سوتا پائے اور نہ جانے کہ عورت اجنبیہ ہے اور وطی کرے تو اُسپر حد واجب ہوگی یا نہین۔ واجب ہوگی۔ مسئلہ اگر کسی شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور وہ جائز نہ تھی جیسے کہ اُسکے ذی رحم تھے یا دوسرے خاوند کی عدت مین تھی اور اُس سے وطی کرے تو حد واجب ہوگی یا نہین۔ واجب نہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی شخص سوائے حلال جگہ کے مکروہ جگہ مین جماع کرے یا قوم لوط کا عمل کرے تو حد واجب ہوگی یا نہین۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حد واجب نہوگی بلکہ اُسکو تعزیر کرین۔ اور صاحبین کے نزدیک حد واجب ہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی چوپائے سے جماع کرے تو اُسپر کیا واجب ہوگا۔ تعزیر واجب ہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی دار الحرب مین زنا کرے یا باغیون کی عملداری مین اور پھر دار الاسلام مین آئے تو اُسپر حد واجب ہوگی یا نہین۔ نہین ہوگی اس واسطے کہ جن شرطون سے حد واجب ہوتی ہے ایک اُن مین سے دار الاسلام بھی ہے اور دار الحرب اور باغی کا ملک دار الاسلام سے علحدہ ہے اور حکم حربیون کا اور ہے اور دار الاسلام کا اور

باب حد شرب

شراب کی سزا کے مسائل

اگر کسی شخص کے منہ سے شراب کی بو آتی ہو اور شراب کی بو کے ساتھ ہی دو شخص گواہی دین یا وہ اپنی
خوشی سے اقرار کرے تو اُسپر حد واجب ہوگی اور اگر وہ باوجود بو موجود ہونے کے انکار کرے
تو حد واجب نہوگی اسواسطے کہ شاید جبر سے پلائی ہو یا سوتے مین کسی نے منہ مین ڈالدی ہو اور بو
اُسکی باقی ہو تو حد اُسپر قائم نکرین **مسئلہ** نشہ والے کو حد نمارین جب تک نہ معلوم ہو جائے کہ اُسنے
بخوشی سے پیا ہے اور اُسی کی وجہ سے نشہ ہوا ہے اور اگر شے مباح سے کسی کو نشہ ہوگیا تو
اُسپر حد نہین **مسئلہ** نشہ کی حالت مین حد قائم کرین یا نہین - نکرین جب تک نشہ نہ جاتا رہے
مسئلہ حد شراب اور نشہ کی آزاد کے واسطے کتنے کوڑے ہین اور غلام کے واسطے کتنے - آزاد
کے واسطے اسی اور غلام کے واسطے چالیس اور حد نشہ اور شراب کی اُسی طرح مارین کہ جیسے
زنا مین متفرق اعضا پر مارتے ہین **مسئلہ** اگر کوئی شخص شراب اور نشہ پینے کا اقرار کرے
اور پھر انکار کرے تو حد واجب ہوگی یا نہین - نہین واجب ہوگی **مسئلہ** شراب کی حد کئے
چیز سے ثابت ہوتی ہے - دو چیز سے ایک گواہی سے یعنی دو آدمی گواہی دین کہ اسنے شراب
پی ہے یا شراب پینے والا خود ایک بار اقرار کرے بخلاف زنا کے یعنی زنا مین چار بار اقرار
چاہیے اور اسمین ایک ہی بار **مسئلہ** شراب اور نشہ مین عورت کی گواہی سُنی نہین جائیگی
اگرچہ ایک مرد اُسکا مددگار ہو

باب حد القذف

گالی کی حد کے مسائل

اگر کوئی مرد محصن کو یا کوئی عورت محصنہ کو ایک بار گالی دے تو حد واجب ہوگی یا نہین - جسکو
گالی دی ہے اگر وہ طلب کرے اور گالی صریح زنا کی ہو تو حد واجب ہوگی - گالی کی حد کے
کتنے کوڑے ہین - آزاد کے واسطے اسی اور غلام کے واسطے چالیس جیسا کہ شراب

مین کماگیا اور گالی دینے والے کے اعضا پر متفرق مارین اور کپڑے اُسکے نہ اُتارین لیکن پوستین
اور روئی بھرے ہوئے کپڑے ہون تو اوتارین اور اگر غلام ہو تو بھی یہی کرنا چاہیے۔ مسئلہ
گالی مین احصان کیا چیز ہے۔ جسکو گالی دیجائے وہ آزاد ہو اور عاقل ہو اور بالغ ہو اور فعل زنا سے
پاک ہو مسئلہ اگر کوئی شخص کسی شخص سے کہے کہ تو اپنے باپ سے نہین ہے یا کہے کہ اے زانیہ
کے بیٹے اور مان محصنہ اُسکی مرگئی ہو تو گالی کی حد واجب ہوگی یا نہین۔ اگر وہ شخص طلب کرے
تو واجب ہوگی مسئلہ اگر حد قذف مردہ کی طلب کرے تو جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے مگر اُس
صورت مین کہ گالی اُسکے نسب مین اثر کرے یعنے عیب لگاوے جیسے کہ مان اور باپ کے
حق مین ہو مسئلہ جس شخص کو گالی دی ہو وہ شخص میت ہو تو سے اور لڑکا اُسکا کافر ہے یا غلام
ہو تو اُسکے لڑکے کو پونہچتا ہے کہ حد کا مطالبہ کرے گا مگر یہ کہ گالی دینے والا غلام کا مولی ہو تو اُسکو
نہین پونہچتا ہے کہ مولی سے اپنی مان کا حق قذف طلب کرے اگرچہ مان اُسکی محصنہ ہو مسئلہ
اگر کوئی شخص کسی عربی کو کہے کہ اے نبطی تو حد واجب ہوگی یا نہین۔ نہین واجب ہوگی۔ از مترجم
نبطی وہ ہے کہ جسکے عادات بُرے ہون مسئلہ اگر کوئی شخص گالی دینے کا اقرار کرے اور پھر
منکر ہوجائے تو انکار اُسکا قبول ہوگا یا نہین۔ نہین ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی شخص سے کہے کہ
اے آسمان کے پانی تو حد واجب ہوگی یا نہین۔ واجب نہین ہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی کسی لونڈی
کو یا غلام کو یا کافر کو زنا کے ساتھ گالی دے یا کسی مسلمان کو گالی دے بغیر زنا کے مثلاً کہے کہ
اے فاسق یا اے کافر یا اے خبیث تو حد واجب ہوگی یا نہین۔ حد واجب نہوگی مگر تعزیر
مسئلہ اگر کہے کہ اے گدہے یا اے سور یا اے بیل تو تعزیر واجب ہوگی یا نہین۔ واجب نہوگی۔
مسئلہ زیادہ سے زیادہ تعزیر کسقدر اور کم سے کم کسقدر ہے۔ کم سے کم باتفاق تین کوڑے
اور زیادہ سے زیادہ طرفین کے نزدیک اونتالیس کوڑے ہین اور امام ابویوسفؒ کے
نزدیک پچھتر کوڑے ہین مسئلہ اگر قاضی تعزیر کے بعد قید کی سزا تجویز کرے تو جائز
ہے یا نہین اگر مصلحت دیکھے تو جائز ہے مسئلہ حدود مین شدید ضرب کون سی حد مین لگائی جائے

زیادہ زور سے مارنا چاہیے اُس سے نرم زنا کی حد میں اُس سے نرم شراب کی حد میں
اُس سے نرم گالی کی حد میں۔ مسئلہ اگر کوئی شخص حد یا تعزیر کے کوڑے مارنے میں مرجائے تو اُسکا
کیا حکم ہوگا۔ کچھ واجب ہوگا یعنی اُسکا خون معاف ہے۔ مسئلہ جس شخص کو گالی کی حد لگی
ہو تو شرع میں اُسکی گواہی سُنی جائے یا نہیں۔ نہ سُنی جائے اگرچہ اُسنے توبہ کی ہو۔ مسئلہ
اگر کسی کافر کو گالی کی حد لگی ہو اور پھر وہ دارالاسلام میں آکر اسلام قبول کرے تو اُسکی
گواہی سُنی جائیگی یا نہیں۔ قبول کیجائیگی

باب السرقۃ و قطاع الطریق

چوروں اور ڈاکوؤں کے مسائل

اگر کوئی شخص کسی اجنبی آدمی کا اسباب چرائے تو قطع واجب ہوگا یا نہیں یعنی اُسکا ہاتھ کاٹا جائیگا
یا نہیں۔ اگر یہ چور عاقل اور بالغ ہو اور دس درم شرعی چرائے ہوں یا دس درم شرعی
کا اسباب چرایا ہو اور محفوظ جگہ سے چرایا ہو اور اُس میں کوئی شبہ نہو تو ہاتھ کاٹنا واجب
ہوگا اور ہاتھ کاٹنے میں آزاد اور غلام برابر ہیں۔ مسئلہ حد چوری کی کیونکر ثابت ہوگی۔ اقرار
کرے یا گواہوں سے ثابت ہووے اقرار ایک بار کا اور گواہ مرد کافی ہوں گے بخلاف
زنا کے۔ مسئلہ اگر ایک جماعت چوری میں شریک ہو یعنی بہت سے آدمی ہوں تو سب کے ہاتھ کاٹے
جاینگے یا نہیں۔ اگر ہر شخص کو دس درم کے لایق چوری کا مال پہنچے تو سب کے ہاتھ کاٹے
جائیں گے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص گھانس چرائے یا نرکل یا مچھلی یا کوئی شکار یا کوئی لکڑی
سوختہ کی یا تر میوہ یا دودھ یا خربزہ یا گوشت یا کوئی میوہ درخت سے توڑے یا کوئی کھیت
کاٹے تو ہاتھ کاٹنا واجب ہوگا یا نہیں۔ ان سب میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ مسئلہ
اگر نشہ لانے والی چیزیں کہ جن سے مستی پیدا ہو چرائے تو ہاتھ کاٹا جائیگا یا نہیں کاٹا جائیگا۔ مسئلہ
طنبور کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں۔ نہیں کاٹا جائے گا۔ مسئلہ قرآن مجید کے
چرانے میں ہاتھ کاٹا جاے گا یا نہیں۔ نہیں کاٹا جائے گا اگرچہ قرآن میں سونے چاندی

کا کام ہو مسئلہ اگر سونے کا ترسول یعنے صلیب چرائے یا نرد اور شطرنج تو ہاتھ کاٹا جائے گا
یا نہین۔ نہین کاٹا جائیگا مسئلہ اگر کسی آزاد کا چھوٹا لڑکا چرائے تو ہاتھ کاٹا جائیگا
یا نہین۔ نہین کاٹا جائیگا اگرچہ لڑکا گہنا پہنے ہو۔ مسئلہ اگر کسی کے غلام کو چرائے تو ہاتھ
کاٹا جائیگا یا نہین۔ اگر غلام بچہ ہوگا تو ہاتھ کاٹا جائے گا اور جو بالغ ہوگا تو نہین کاٹا جائیگا
مسئلہ دفتر کے چرانے مین ہاتھ کاٹا جائیگا یا نہین۔ نہین کاٹا جائے گا مگر حساب کے دفتر
چرانے مین مسئلہ اگر کتا یا چیتا یا دف یا سارنگی یا ڈھول چرائے تو قطعہ ید واجب ہوگا یا
نہین۔ نہین واجب ہوگا۔ مسئلہ لیکن اگر ساکھو کی لکڑی یا نیزے کے نرکل یا آبنوس
یا صندل چرائے یا چوکھٹ کواڑ یا کوئی برتن ہو کر قیمت اسکی دس درم شرعی ہو توان
چیزون مین ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہین۔ کاٹا جائیگا مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی بی بی کا مال
چرائے یا خیانت کرے یا بی بی اپنے شوہر کا مال چرائے یا خیانت کرے تو ہاتھ کاٹا جائیگا
یا نہین۔ نہین کاٹا جائے گا۔ مسئلہ کفن کے چرانے والے
اور کپڑا ے جانے والے اور دستارے جانے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہین نہین
کاٹا جائیگا مسئلہ اگر کوئی شخص بیت المال کا اسباب چرائے یا روپیہ یا شریک کا مال یا باپ
یا بیٹے کا مال چراوے تو ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہین۔ نہین کاٹا جائے گا۔ مسئلہ اگر غلام اپنے
مولی کا مال یا مولی کی بی بی کا مال یا ذی رحم محرم کا مال چرائے یا مولی کے مکاتب کا مال
چرائے یا کوئی شخص غنیمت کے مال مین چوری کرے توان مین ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہین
نہین کاٹا جائے گا مسئلہ محفوظ جگہ کے طرح کی ہے۔ دو طرح کی ایک یہ کہ محفوظ جگہ فی نفسہ
محفوظ ہو جیسے مکان وغیرہ۔ دوسرے کسی چیز پر کوئی چوکیدار مقرر کیا جائے۔ اگر ان
دونون جگہ سے کوئی شخص چوری کرے تو ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہین۔ کاٹا جائیگا مسئلہ
اگر کوئی شخص حمام سے کوئی چیز چرائے یا کسی مسافر خانہ وغیرہ سے یعنی جسکے اندر جانے کی اجازت
ہو تو قطع واجب ہوگا یا نہین۔ نہین مسئلہ اگر کوئی مسجد سے کوئی اسباب چرائے تو ہاتھ

نا جائے گا یا نہیں ۔ ا یا لک اسباب موجود ہو گا تو ہاتھ کاٹا جائے گا مسئلہ اگر کوئی مہمان
میزبان کی کوئی چیز چرائے تو ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں ۔ نہیں کاٹا جائے گا مسئلہ
اگر کوئی چور کسی گھر مین نقب لگائے یعنی سوراخ کرکے اسباب نکال لے تو ہاتھ کاٹا جائیگا
یا نہیں ۔ نہیں کاٹا جائیگا جب تک گھر کے اندر گھس کر مال نہ نکالے ۔ مسئلہ اور اگر گھر کے
اندر گھس گیا اور گھر مین سے اسباب نہ لایا اور باہر کھڑے ہوئے شخص کو دیدیا یا پہلے باہر
ڈالدیا اور پھر باہر آکر اُٹھا لیا تو ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں ۔ پہلی صورت مین کسی کا ہاتھ نہین
کاٹا جائیگا ہان دوسری صورت مین اگر باہر گلی مین ڈالدیا اور پھر اٹھا لیا تو ہاتھ کاٹا جائیگا ۔
مسئلہ اگر ایک جماعت چورون کی کسی محفوظ جگہ یا کسی گھر مین جاکر اسباب جمع کرکے ایک
شخص کے سر پر رکھین اور وہ بوجھ لیکر باہر آئے اور اُسکے بعد وہ جماعت باہر آئی یا جماعت
پہلے آئے اور مال بعد مین آئے تو ہاتھ جماعت کے کاٹے جائین گے یا بوجھ اُٹھانیوالی
کا ۔ استحسان یہ ہے کہ قطع یہ سب پر واجب ہوگا ۔ مسئلہ صراف کے صندوقچہ مین ہاتھ
ڈالکر روپیہ چرائے یا کسی کے جیب و آستین مین ہاتھ ڈال کر چوری کرے تو ہاتھ کاٹا جائیگا
یا نہیں ۔ کاٹا جائے گا اسواسطے کہ محافظ کے حفاظت مین سے چوری کی ہے یہ چیزین محفوظ
ہین ۔ مسئلہ چور کا کون سا ہاتھ کاٹا جائے گا ــــ سیدھا ہاتھ پونچے سے کاٹ کر
داغ دیا جائے ۔ مسئلہ اگر دوبارہ چوری کرے تو کیا کاٹا جائے گا ۔ بایان پاؤن کاٹا جائیگا
اور اگر پھر چوری کرے تو قطع نہ کیا جائے گا بلکہ قید کرین یہانتک کہ چوری سے توبہ کرے مسئلہ
اگر چور کا سیدھا ہاتھ ہووے اور بایان نہو یا سیدھا پاؤن نہو تو قطع کرنا واجب ہوگا یا نہیں ۔
نہیں ہوگا مسئلہ چوری کی حد کب قائم کیجائے ۔ جب صاحب مال حاضر ہو اور ہاتھ کاٹنے
کا دعوے کرے لیکن اگر صاحب مال چور کو معاف کردے یا صلح کرلے یا اُس چرائی ہوئی
چیز کی قیمت دس درم سے کم ہو تو قطع واجب نہوگا ۔ مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک چیز چرائی
اور اُسکا ہاتھ کاٹا گیا اور وہ چیز موجود تھی لے لی گئی پھر اُس نے ہاتھ کٹنے کے بعد اُسی چیز کو

چرایا تو دوبارہ قطع واجب ہوگا یا نہین - غور کرین کہ وہ چیز اپنی اسی حال پر ہے یا بدل گئی ہے اگر
اپنے اسی حال پر ہے مثلاً ایک رسی ہے اور اسکو دوبارہ چرایا تو ہاتھ نہین کاٹا جائے گا اور
اگر اپنے حال سے بدل گئی ہے اور اسپر کوئی کپڑا ریشمین لگا دیا گیا ہے اور اسکو چرایا تو ہاتھ
کاٹا جائے گا اسوجہ سے کہ وہ اپنے حال پر نرہی اسوقت رسی کی چوری مین حد قائم ہوئی اب دوسرے
کپڑے کی چوری کی حد مین کاٹا جائے گا **مسئلہ** اگر ایک چور نے چوری کی اور اسکا ہاتھ کاٹا گیا
تو اسباب اگر تلف نہین ہوا ہو تو واپس لینا چاہیے اور جو اسنے ہلاک کر دیا ہو تو ضمان
کا نہوگا یعنی قطع ید اور ضمان دونون جمع نہون گے **مسئلہ** اگر کوئی چور دعوے کرے کہ مینے
خود اپنی چیز چرائی ہے تو ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہین - نہین کاٹا جائے گا اگرچہ گواہ پیش نہ کرے
مسئلہ اگر جماعت راہزنون کے یا کوئی تنہا لوٹنے پر قادر ہووے اور وہ لوگ پکڑے جائین
تو انپر کیا واجب ہوگا - یہ مسئلہ دو طرح پر ہے ایک یہ کہ اگر ڈاکہ ڈالنے سے پہلے پکڑے جائین
تو بادشاہ وقت انکو قید کرے تاکہ توبہ کرین اور دوسرے یہ ہے کہ اگر مسلمانون اور
ذمیون کا مال لوٹین اور ہر شخص کو بقدر دس درم کے حصہ پونچے وہ روپیہ ہو یا اسباب ہو
اور اسکے بعد پکڑے جائین تو سیدھا ہاتھ اور بایان پاؤن کاٹنا واجب ہوگا - اور لیکن
اگر کسی مسلمان کو قتل کرین اور مال نہ لوٹین تو حد شرعی مین سب قتل کیے جائین گے نہ قصاصاً
مسئلہ اگر مقتول کے وارث معاف کر دین تو قصاص ساقط ہوگا یا نہین - نہین ہوگا بلکہ اگر
مار ڈالا جاے اور انکی معافی پر التفات نہ کیا جائے **مسئلہ** اگر ڈاکو ڈاکہ ڈالین اور
آدمیون کو بھی مار ڈالین اور اسباب بھی چھین لین تو کیا حکم ہے - اس صورت مین بادشاہ
کو اختیار ہوگا چاہے پہلے انکے ہاتھ پاؤن کاٹے اور بعد مین قتل کرے اور چاہے
سولی دے اور چاہے مار ڈالے اور سولی نہ دے اور ہاتھ پاؤن بھی نہ کاٹے اور چاہے
زندہ سولی پر چڑھاوے اور انکے پیٹ نیزہ سے چیرے تاکہ مر جائین اور تین روز سے زیادہ
سولی پر نہ رکھے **مسئلہ** اگر ان مین ایک لڑکا بھی ہو یا کوئی دیوانہ یا ذی رحم محرم ہووے تو سب سے

حد ساقط ہوگی یا نہین۔ سب سے حد ساقط ہوجائے گی اور قتل اُسکا وارثون کے اختیار مین ہوگا
چاہین قصاص لین اور چاہین معاف کرین مسئلہ اگر اُن مین سے ایک نے قتل کیا ہو
تو حد کیسپر واجب ہوگی۔ سب پر واجب ہوگی۔

کتاب الاشربہ

اس کتاب مین شرابونکا بیان ہے۔ شریعت مین خمر یعنے شراب ایسی چیز کو کہتے ہین کہ جو نشہ آور ہو۔ مسئلہ کے نسی شرابین حرام ہین۔ تین۔ ایک خمر وہ یہ کہ انگور کا شیرہ خوب جوش مارنے لگے تیز ہوجاوے اور جھاگ لادے۔ دوسری شراب طلاء ہے کہ انگور کو نچوڑ کر اسقدر جوش دین کہ دو حصہ کم ہوجاوے اور جوش مارے اور جھاگ لائے تو باتفاق حرام ہے اُسکا پینا اور بیچنا جائز نہین اور حلال جاننے والا اُسکا کافر ہے۔ تیسری شراب یہ کہ پانی خرمہ اور مویز کا جبکہ جوش مارکر تیز ہوجائے تو حرام ہوجاتا ہے مسئلہ اگر چھوارہ اور مویز کو پانی مین تر کرکے بعد جوش اور تیزی اور پھیکنے جھاگ کے تھوڑا سا جوش دین تو حلال ہے یا نہین۔ حلال ہے اگر اسکو گمان ہے کہ اسقدر نشہ نہین کرے گا اور خوشی کھیل کے واسطے بھی نہ پینا چاہیے اور اگر نشہ لانے کا گمان غالب ہو تو پینا جائز نہین ہے مسئلہ اگر خرما اور انگور ملاکر پانی مین جوش دین تو اُسکا پینا جائز ہے یا نہین۔ اگر نشہ آور نہو تو جائز ہے اور اگر نشہ لائے تو جائز نہین ہے۔ مسئلہ شہد اور گیہون اور انجیر اور جو کی نبیذ پینا جائز ہے یا نہین۔ اگر نشہ نہ لائے تو حلال ہے اگرچہ جوش نہ دیا ہو مسئلہ اگر شیرہ انگور کو اسقدر جوش دین کہ دو حصہ جل جائے اور ایک حصہ باقی رہے تو حلال ہے یا نہین۔ حلال ہے مسئلہ کدو کی تونبی اور ٹھلیا سبز روغن والی اور ٹھلیا زفت ر دی لگی ہوئے اور برتن جو کھجور کے جڑ کو کھود کر بنایا ہے ان سب مین کوئی کھانا کھائے یا پانی پئے یا نبیذ دی ہے تو جائز ہے یا نہین۔ اگر دُھلے ہوے ہون تو جائز ہے گو اُن مین پہلے شراب کی بنی

ہو مسئلہ شراب کو سرکہ کرنا جائز ہے یا نہیں۔ ہمارے علماء کے نزدیک جائز ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے لیکن یہ شراب خود سرکہ ہوگئی ہو تو باتفاق جائز ہے

کتاب الصید والذبائح

شکار اور ذبح کے مسائل

کتے اور چیتے اور باز کا شکار درست ہے یا نہیں۔ اگر یہ جانور سیکھے ہوئے ہوں تو جائز ہے اور اگر تعلیم یافتہ نہوں تو جائز نہیں ہے اور سوائے اُن کے جو جانور تعلیم یافتہ ہو اُسکا کیا ہوا شکار بھی جائز ہے مسئلہ تعلیم یافتہ کتا کیونکر معلوم ہو۔ جو تین بار شکار پکڑے اور خود نہ کھائے تو چوتھی مرتبہ اُسکا پکڑا ہوا شکار کھانا جائز ہے اور تعلیم باز کی یہ ہے کہ آواز پر لوٹ آئے۔ مسئلہ اگر کوئی تعلیم یافتہ کتے یا چیتے یا باز یا چرغ کو شکار پر دوڑاے اور تکبیر بھی کہی ہو اور پھر یہ جانور شکار کو پکڑیں اور زخمی کردیں اور شکار مر جاے تو اُسکا کھانا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے۔ مسئلہ اگر کتا اور چیتا تعلیم کو بھول جاے اور شکار کو پکڑ کر کھانے لگے تو اُسکا کھانا جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے ہاں اگر باز اور چرغ کھانے لگے تو اُس شکار کا کھانا جائز ہے اسواسطے کہ اُن کی تعلیم صرف واپس آجانا ہے۔ از مترجم چرغ ایک قسم کا شکرہ ہے۔ مسئلہ اگر شکار پر کتے کا دوڑانے والا شکار کو زندہ پاے تو اُسکا ذبح کرنا واجب ہے یا نہیں واجب ہے کہ ذبح کرے اور اگر ذبح نہ کیا اور وہ مرگیا تو اُسکا کھانا جائز نہیں ہے اور اگر کتا شکار کو پکڑ کر مار ڈالے اور زخم نہ کرے تو اُسکا کھانا جائز نہیں ہے مسئلہ کتا بے سیکھا یا کسی آتش پرست کا یا وہ جسکو چھوڑتے وقت اُسپر بسم اللہ نہ کہی جاوے شکار مارے تو اُس شکار کا کھانا جائز ہے یا نہیں۔ اُسکا کھانا حرام ہے۔ مسئلہ اگر کسی شخص نے بسم اللہ کہکر تیر مارا اور وہ شکار کے لگا تو اُسکا کھانا جائز ہے یا نہیں۔ جائز ہے اگرچہ شکار کو مردہ پایا ہو مسئلہ اگر کسی شخص نے شکار کے تیر مارا اور اُسکے لگا اور وہ شکار شکاری کے نظر سے غائب ہوگیا اور اُسکی بے تلاش کے ملا تو اُسکا کھانا حلال ہے یا نہیں۔ اگر اُسکو تلاش نہیں کیا ہے اور دیر کی ہے اور پھر ملا ہے

تو اُسکا کھانا جائز نہین ہے۔ مسئلہ اور اگر تیر شکار کے مارا اور اسکے لگ گیا اور پھر وہ شکار
کسی تالاب مین گرا یا کسی پہاڑ اور بلندی سے یعنی چھت وغیرہ سے گرا اور مرگیا تو اُس کا
کھانا حلال ہو یا نہین۔ حلال نہین ہے حرام ہے اگر پہلے زمین پر زندہ گر کے مرتا تو حلال
تھا مسئلہ اگر تیر کو بے بھال کے مثل لاٹھی کے کسی شکار کے مارا اور اُس سے زخم نہوا اور وہ شکار
مرگیا تو اُسکا کھانا جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے۔ اگر زخم ہوتا تو جائز تھا مسئلہ اگر پتھر سے
شکار کو مارے تو اُسکا کھانا جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے مسئلہ اگر کسی شکاری نے شکار
کو پتھر مارا اور ایسا لگا کہ جس سے شکار کا کوئی عضو جُدا ہو گیا اور پھر اُس شکار کو ذبح کیا تو اُسکا
کھانا جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے مگر جو عضو کہ جدا ہو گیا ہے اُسکا کھانا جائز نہین ہے۔
مسئلہ اگر شکار کے ایسا زخم لگا کہ اُسکے دو ٹکڑے ہو گئے تو اُسکا کھانا جائز ہے یا نہین۔
اگر دُم کے طرف کا حصہ زیادہ ہے تو جائز ہے از مترجم کل شکار کھانے کے قابل ہوگا اور اگر دُم
کی طرف کا حصہ کم ہے اور سر کی طرف زیادہ تو زیادہ کو کھاوین کم کو نہ کھاوین مسئلہ آتش پرست
اور مرتد اور بت پرست اور احرام باندھے ہوئے مسلمان کا کیا ہوا شکار جائز ہے یا نہین۔
جائز نہین ہے۔ مسئلہ اگر زید نے شکار کے تیر مارا اور اُسکے ایسا لگا کہ تیر کارگر نہوا پھر عمرو
نے اُسکے تیر مارا اور اُسکے صدمہ سے مرگیا تو وہ شکار زید کا ہے یا عمرو کا۔ عمرو کو اُسکا کھانا جائز
ہے کیونکہ وہ زید کے تیر سے ہلاک نہین ہوا ہے مسئلہ اگر زید نے ایسا تیر مارا ہے کہ وہ دوڑنے
اور حرکت کے قابل نہین رہا اور پھر عمرو نے تیر مارا اور وہ مرگیا تو شکار زید کا ہوگا اور اُسکا کھانا
جائز نہین ہے اور عمرو زید کا تاوان دار ہوگا اور کھانا اسوجہ سے حرام ہوا کہ وہ شکار مضمحل ہو کر
ذبح کے قابل تھا اور اُسکو ذبح نہ کیا جیسے گائے اور بکری جب تک ذبح نہو حلال نہون گے
اور ذبح کرنا واجب تھا اور اُس نے زخم دے کر مارا اسوجہ سے حرام ہو گیا اور اسی سبب سے عمرو
پر تاوان عائد ہو گیا مسئلہ ایسے جانور کا شکار کرنا کہ جسکا کھانا حلال نہین ہے جائز ہے یا نہین
ہمارے علماء کے نزدیک جائز ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک جائز نہین ہے ۔

اہل کتاب کا ذبح کیا ہوا جائز ہے یا نہیں - جائز ہے اسواسطے کہ وہ بسم اللہ کہنے کی قدرت رکھتا ہے - مسئلہ جو جانور بسم اللہ سے ذبح نہ کیا ہوا ہو تو اسکا کھانا جائز ہے یا نہیں ہمارے علماء کے نزدیک اگر بسم اللہ اللہ اکبر قصداً ترک کر دیا ہے تو حرام ہے اور بھول گیا ہے تو حلال ہے - مسئلہ ذبح مین کے رگین کاٹنی واجب ہین - چار ایک سانس کے آنے جانے کی اور ایک دانہ پانی کی اور دو شہ رگین جنکو دوجان کہتے ہین - اگر ذبح کرنے مین چار کٹین یا تین خواہ کوئی سی ہون تو اُس جانور کا کھانا جائز ہے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اور صاحبینؒ کے نزدیک جب تک سانس اور کھانے پینے کی رگین اور ایک شہ رگ نہ کٹ جاے اُس جانور کا کھانا حلال نہین ہے مسئلہ ذبح کرنا بانس کی کھپچ یا تیز پتھر سے جائز ہے یا نہین - جائز ہے اور جو چیز کاٹے اور خون جاری کرے مگر دانتون اور ناخن سے جائز نہین ہے کہ جو بدن مین لگے ہون اگر علحدہ ہون تو جائز ہے مسئلہ ذبح کرنے مین مستحب کیا ہے - چھری کا خوب تیز ہونا مسئلہ اگر ذبح کرنے مین چھری گلے کی ہڈی کے نیچے تک پونہچے یا سر کو بالکل جُدا کر دے تو اُسکا کھانا حلال ہے یا نہین - کراہت کے ساتھ اور گُدّی کے جانب سے ذبح کرنا بھی مکروہ ہے اور جو رگون کے کٹنے سے پہلے مرجاے تو اُسکا کھانا جائز نہین ہے مسئلہ اگر جانور پلا ہوا ہو تو اُسکی ذکاۃ کیا ہے - ذبح کرنا - مسئلہ جانورون کی ذکاۃ کیا ہے - ذبح کرنا اور زخم لگانا ہے اگر اونٹ ہووے تو نحر کرین یعنی اُسکا سینہ نیزہ سے چیر دین اور اگر ذبح کرین تو مکروہ ہے اور اگر گاے بکری کو ذبح نہ کرین اور نحر کرین تو یہ بھی مکروہ ہے - مسئلہ اگر کوئی شخص اونٹ یا گاے یا بکری کو ذبح کرے اور اُسکے پیٹ سے بچہ مرا ہوا برآمد ہو تو اُسکا کھانا جائز ہے یا نہین - جائز نہوگا اگرچہ اُسکے جسم پر بال بھی ہون مسئلہ سب درندون مین کون سے جانور کھانا حلال ہین اور کون سے حرام جن جانورون کی کچلیان ہون وہ حرام ہین - اور پرندون مین جو پنجہ سے شکار کرتے ہین - وہ حرام ہین مسئلہ کوّے کا کھانا جائز ہے یا نہین - جو کوّا نجاست اور مُردار نہین

کھانا حلال ہے۔ مسئلہ حشرات سوسمار وغیرہ کا کھانا جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے
مسئلہ بستی کے رہنے والے گدھے اور خچر حلال ہین یا نہین۔ حلال نہین مگر گورخر حلال
ہے۔ مسئلہ گھوڑا حلال ہے یا نہین۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حلال نہین ہے اور
صاحبین کے نزدیک حلال ہے۔ مسئلہ خرگوش حلال ہے یا نہین۔ حلال ہے مسئلہ
جس جانور کا گوشت کھانا جائز نہین ہے اسکا چمڑا دباغت سے پاک ہوتا ہے یا نہین
ہو جاتا ہے مگر دو چمڑے پاک نہیں ہوتے ہیں۔ ایک سور کا اور
ایک آدمی کا یہ مسئلہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ مسئلہ جو جانور پانی مین رہتے ہین اُن کا
کھانا جائز ہے یا نہین۔ ہمارے علماء کے نزدیک سوائے مچھلی کے جائز نہین ہین مسئلہ
اور جو مچھلی خود مر کر پانی پر تیر آئے اُسکا کھانا جائز ہے یا نہین۔ حرام ہے۔ مسئلہ مارماہی
کا کھانا جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے۔ از مترجم یہ مچھلی سانپ کی طرح لانبی ہوتی ہے اور ہمارے
شہر مین بام مچھلی کہتے ہین مسئلہ ٹیڈی کا کھانا جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے اور مثل مچھلی کے
اسکو بھی ذبح کی حاجت نہین ہے

کتاب الاضحیہ

قربانی کے مسائل

قربانی کیا چیز ہے۔ واجب ہے۔ مسئلہ قربانی کسپر واجب ہے آزاد ہو اور مسلمان ہو اور
مقیم ہو اور مالدار ہو۔ اور قربانی قربانی کے دنون مین کی جاے۔ مسئلہ قربانی کرنے
والے پر چھوٹے بچون کی قربانی بھی واجب ہے یا نہین۔ واجب ہے چاہئے کہ اپنے
واسطے قربانی کرے اور اپنے چھوٹے بچون کی طرف سے اور بڑی اولاد کے اور بی بی کی
طرف سے نہ کرے گو اُن کو نفقہ دیتا ہو۔ از مترجم چھوٹے بچون کی طرف سے قربانی اس
باب مین امام اعظمؒ سے دو روایتین ہین ظاہر الروایۃ مین مستحب ہے واجب نہین ہے
بخلاف صدقہ فطر کے کہ وہ واجب ہے اور حسنؒ بن زیاد نے امام اعظمؒ سے روایت کی

ہے کہ اُسپر نابالغ بچے کی طرف سے واجب ہے بلکہ پوتے کے طرف سے بھی کہ جسکا باپ مرگیا ہو مگر فتوی ظاہر روایت پر ہے مسئلہ اونٹ اور گائے کی قربانی مین کتنے آدمی شریک ہوسکتے ہین۔ سات آدمی۔ بکری صرف ایک آدمی کے واسطے مسئلہ محتاج اور مسافر پر قربانی واجب ہے یا نہین۔ نہین ہے۔ مسئلہ قربانی کا وقت کب سے شروع ہوتا ہے۔ عید کے روز صبح صادق سے مگر اہل شہر کو جائز نہین ہے کہ نماز عید سے پہلے قربانی کرین لیکن دیہات والون کو جائز ہے کہ عید کی نماز کے وقت سے پہلے کرلین۔ قربانی کے تین روز ہین یعنی ایک عید کا اور دو اور یعنی بارھوین کے شام تک مسئلہ قربانی مین بکری کا بچہ اور اندھا اور لنگڑا جانور کرنا جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے مگر ایسا لنگڑا کہ جو مذبح تک چل سکے۔ مسئلہ خصی کے اور بے سینگ اور دیوانہ جانور کی قربانی جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے۔ مسئلہ دُم کٹا ہوا اور کان کٹا ہوا جانور قربانی کرنا جائز ہے یا نہین اگر کم کٹا ہوا اور زیادہ باقی ہو تو جائز ہے۔ مسئلہ قربانی مین اونٹ اور گائے اور بکرے کتنے دنون کے ہون۔ اونٹ پانچ برس کا اور گائے دو برس کی اور بھیڑ بکری ایک برس کی اور بھیڑ چھ مہینہ کی بھی از مترجم مگر اتنی بڑی ہو کہ بڑی بھیڑون مین ملجائے اور بچہ نہ معلوم ہو۔ مسئلہ قربانی کا گوشت مالدار اور محتاج دونون کو کھانا جائز ہے یا نہین جائز ہے اور رکھ چھوڑنا بھی جائز ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ ایک ثلث محتاجین کو صدقہ کردے اور کھال بھی للہ دے یا عام آرام کے واسطے ڈول اور دسترخوان بنائے اور بہتر یہ ہے کہ قربانی اپنے ہاتھ سے کرے۔ مسئلہ اگر قربانی کو اہل کتاب یعنی یہود اور نصاری ذبح کرین تو جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے مگر مکروہ ہے اور آتش پرست نہ کرے۔ مسئلہ اگر دو شخص غلطی سے ایک دوسرے کی قربانی کرین تو جائز ہے یا نہین جائز ہے اور تاوان واجب نہوگا

کتاب الایمان

قسم تین طرح کی ہے۔ تین طرح کی غموس۔ منعقدہ۔ لغو۔ غموس وہ قسم ہے کہ کیے ہوئے کام پر قسم کھائے عمداً اور جانے کہ جھوٹی قسم کھائی اور اس سے گنہگار ہوگا اور نہیں کفارہ نہیں ہے سوائے توبہ کے ہمارے علماء کے نزدیک۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک کفارہ واجب ہوگا۔ اور منعقدہ وہ قسم ہے کہ آئندہ کے واسطے کھائے مثلاً کہے کہ روزہ رکھونگا نماز پڑھونگا یا صدقہ دونگا یا کبھی روزہ نہ رکھونگا یا کسی مسلمان کو مارونگا یا جو ان کے مانند ہو۔ قسم لغو یہ ہے کہ قسم کھائی گذرے ہوئے کام پر اور گمان سچ کا رکھتا ہو مثلاً کوئی شخص کہے کہ فلان کام کیا ہے مین نے یا کسی شخص کو دور سے دیکھے اور قسم کھائے کہ زید ہے پھر معلوم ہوا کہ زید نہ تھا یا کسی پرندہ کو دیکھے اور قسم کھائے کہ کوا ہے پھر معلوم ہوا کہ سیاہ کبوتر ہے تو یہ قسم لغو ہوگی ہمارے علماء کے نزدیک اس قسم کے سبب سے بازپرس نہوگی اور امام شافعیؒ کے نزدیک قسم لغو یہ ہے کہ گفتگو کرنے مین بے قصد قسم زبان پر آجاے مثلاً واللہ یا باللہ اور اگر قسم کھائے قصداً یا بھول کر یا جبر سے تو ایک سی ہونگی یعنی تینون قسمین منعقد ہونگی مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ فلان کام نہ کرونگا مثلاً کہے کہ گھر مین نہ جاؤنگا پھر اُسے کوئی لے جاے یا بھول کر جائے تو قسم ٹوٹ جائیگی یا نہین۔ اگر اپنے پاؤن سے جائیگا تو قسم ٹوٹ جائے گی اور جو کوئی اٹھا کر لے جائے گا تو نہین ٹوٹے گی مسئلہ قسم کن الفاظ سے ہوجاتی ہے۔ خدا کے نامون سے ایک نام کے ساتھ مثلاً الرحمن اور رحیم یا صفات مین سے کسی صفت کے ساتھ جو عرفاً قسم مین مستعمل ہو جیسے عزت اور جلال اور کبریا اور قدرت اور عظمت۔ مسئلہ اگر قسم کھائے ساتھ کسی صفت کے صفات فعل سے مثلاً کہے کہ بغضب خدا یا بعذاب خدا یا برحمت خدا یا بغضب خدا یا بعلم خدا تو یہ قسم نہوگی کیونکہ اہل عرب کی عادت مین یہ قسم نہین مسئلہ اگر کہے حق اللہ یا وجہ اللہ تو قسم ہوگی یا نہین امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دونون لفظ سے قسم نہوگی اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک دونون قسم ہونگی اور امام محمدؒ کے نزدیک حق اللہ کا قسم نہوگا مسئلہ اور جو عبادت کے

ساتھ قسم کھائے مثلاً روزہ اور نماز اور زکوۃ اور حج کی تو قسم ہوگی یا نہین نہین ہوگی۔
مسئلہ اگر سوائے خدا کے قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یا مسجد حرام اور خانہ کعبہ اور
قران مجید کے یا کسی مکان اور زمان کے ساتھ کھائے تو قسم ہوگی یا نہین۔ نہین ہوگی
کیونکہ عرب کے لوگ انکو قسم نہین کہتے ہین مسئلہ اگر یون قسم کھائے کہ فلان کام کرون
تو یہودی یا ترسا یا کافر ہے یا بیزار ہے قران سے اور اسلام سے تو قسم ہوگی یا نہین
ہمارے علماء کے نزدیک قسم ہوگی۔ مسئلہ اگر کہے اقسم یا قسم باللہ یا احلف یا حلفت باللہ
یا اشہد یا اشہد بالله یا کہے عہد اللہ یا میثاق اللہ یا نذر اللہ یا کہے کہ میرے اوپر قسم اللہ کی تو ان
لفظون سے قسم ہوگی یا نہین۔ قسم ہوگی۔ مسئلہ قسم کھانے والے کا کفارہ کیا ہے۔
اگر مالدار ہووے ایک غلام آزاد کرے یا دس محتاجون کو کپڑا پہنائے یا دس محتاجون
کو دو وقت پیٹ بھر کے کھانا کھلائے اور ان تین چیزون مین سے جو چاہے ادا کرے
اور جو تین چیزون مین سے ایک چیز بھی نہین کر سکتا تو برابر تین روزے رکھے اور مالدار
ہوگا تو کفارہ اسپر واجب ہوگا۔ کہ غلام کو آزاد کرے اور آزاد کرنے کے وقت پورا غلام
اسکے ملک مین ہو اور نیت بھی کفارہ کی کرے اور اگر کپڑے دینا چاہے تو ہر مسکین کو
دو کپڑے دے کہ جن سے نماز پڑھ سکے جیسے کرتا اور تہمد اور امام محمدؒ کے نزدیک اسقدر
کپڑا ہو کہ جس سے نماز جائز ہو مثلاً تہمد تو جائز ہے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز
نہین ہے اور اگر چاہے کہ عورت کو کپڑے دے تو کرتے اور تہمد پر اوڑھنی زیادہ کرے
کیونکہ عورت کا سر ستر عورت مین داخل ہے اگر نماز مین کھلا رہے گا تو نماز درست
نہوگی۔ اور اگر محتاجون کو کھانا دینا چاہتا ہے تو ہر محتاج کو آدھا صاع گیہون دے
جیسا کہ کفارہ ظہار مین ذکر ہوا۔ مسئلہ اگر قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دے تو جائز ہے
یا نہین۔ جائز نہین ہے اگر دے دیگا تو دوبارہ پھر دینا ہوگا مسئلہ اگر کوئی گناہ پر قسم
کھائے مثلاً کہے کہ مین نماز نہین پڑھونگا یا روزہ نہ رکھونگا یا اپنے باپ سے بات

...گردن کا یا کسی مسلمان کو مار ڈالونگا تو اسکا کیا حکم ہوگا۔ قسم توڑکے ... دینا چاہیے
مسئلہ اگر کوئی کافر قسم کھاوے اور پھر کفر ہی کے حالت مین توڑ ڈالے یا اسلام قبول کر کے
قسم کو توڑے تو اسپر کفارہ واجب ہوگا یا نہین۔ واجب نہین ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص
قسم کھاوے کہ ہر حلال چیز میرے اوپر حرام ہے تو یہ قسم کس شے پر واقع ہوگی کھانے پینے
کی چیزون پر ہان اگر قسم کے وقت اور چیزون کی نیت کر لی ہوگی تو وہ بھی شامل ہونگی
مسئلہ اگر کوئی شخص نذر مطلق مانے تو اسپر اسکا ادا کرنا واجب ہوگا ہان اگر یہ نذر معلق کی
ہے کسی شرط کے ساتھ تو واجب نہوگی جب تک وہ شرط وجود مین نہ آوے اور جب وہ وجود
مین آئیگی تو نذر کا پورا کرنا واجب ہوگا اور روایت کرتے ہین کہ امام ابوحنیفہؒ نے اس سے
رجوع کیا ہے اور فرمایا کہ کفارہ قسم کا بھی کافی ہے مسئلہ اور اگر کہے کہ مین ایسا کام کرون تو
میرے اوپر خدا کا ایک حج ہے یا ایک سال کے روزے رکھونگا یا خیرات کرونگا اسقدر
کہ جسقدر مالک ہونگا مین ایسی چیز سے کفارہ قسم کا کافی ہوگا نذر کا پورا کرنا ضروری نہین
اور یہ قول امام محمدؒ کا ہے مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ گھر مین نہین جاؤنگا اور پھر
خانہ کعبہ مین جاوے یا مسجد مین یا کلیسا وغیرہ مین تو قسم واقع ہوگی یا نہین۔ نہین ہوگی
مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھاوے کہ مین بات نہین کرونگا اور پھر قران مجید پڑھے تو قسم پڑیگی
یا نہین۔ نہین پڑیگی خواہ نماز مین پڑھے خواہ خارج از نماز مسئلہ اگر کسی شخص نے قسم کھائی
کہ اس جانور پر سوار نہونگا حالانکہ اسپر سوار ہے تو قسم واقع ہوگی یا نہین۔ اگر فوراً اتر پڑا
تو قسم نہین پڑے گی اور اگر کچھ دیر کے بعد اترا تو قسم پڑجائیگی۔ مسئلہ ایسی ہی اگر قسم کھائے
کہ کپڑا نہین پہنونگا حالانکہ پہنے ہوئے ہے تو اسکا کیا حکم ہے۔ اسکا بھی وہی حکم ہے
کہ جو جانور کے بارہ مین دیا گیا۔ اگر فوراً اُتار ڈالے گا تو حانث نہین ہوگا اور اگر دیر کریگا
تو حانث ہوگا اور امام زفرؒ کے نزدیک دونون مسئلون مین حانث ہوگا اگرچہ جانور سے
فوراً اُتر پڑے یا کپڑا اُتار ڈالے مسئلہ اگر قسم کھائے کہ اس گھر مین نہین آؤنگا اور وہ

اوس گہر مین موجود ہے تو حانث ہوگا یا نہیں۔ نہیں ہوگا جبتک باہر نہ آئے اور پہر اوس گہر مین جائے اور جبتک دیر کرے تو کچہ مضایقہ نہین ہے۔ مسئلہ اگر کسی شخص نے قسم کہائی کہ مین اس گہر مین نہیں جاؤنگا اور پہر اوس گہر مین گیا کہ اب وہ جنگل ہے اور اوس مین نماز پڑہی تو قسم پڑے گی یا نہیں پڑیگی کیونکہ عرب کے نزدیک میدان کو بہی دار کہتے ہین اور گہر ترجمہ دار کا ہے۔ مسئلہ اگر کسی نے قسم کہائی کہ اس مکان مین نہیں جاؤنگا پہر وہ مکان ٹوٹ پہوٹ گیا اور پہر وہ شخص اوسمین داخل ہوا تو قسم پڑیگی یا نہیں۔ نہیں پڑیگی اسلیے کہ ایسا خراب ہوگیا ہے کہ کوئی دیوار باقی نہیں رہی کہ جسکو لوگ مکان کہہ سکیں لیکن اگر ایسا خراب ہوا ہے کہ اوسکو مکان کہہ سکین تو حانث ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی قسم کہائے کہ فلان کی بی بی سے بات نکرونگا اور پہر اوس فلان نے اوسی عورت کو طلاق دیدی اوس کے بعد اس سے بات کین تو قسم پڑیگی یا نہین شیخین کے نزدیک نہ پڑیگی اور امام محمدؒ کے نزدیک پڑجائیگی اگر قسم کہائی کہ فلان کے غلام سے بات نکرونگا یا زید کے مکان مین نہ جاؤنگا یا عمرو کے گہوڑے پر سوار ہونگا یا بکر کی عورت سے بات نکرونگا پہر بکر نے عورت کو طلاق دیدی یا مالک غلام نے غلام کو فروخت کرڈالا یا زید نے مکان دوسرے کی ملک کردیا یا عمرو نے گہوڑا فروخت کرڈالا اس کے بعد قسم کہانیوالے نے غلام سے بات کی اور زید کے مکان مین گیا اور عمرو کے گہوڑے پر سوار ہوا اور بکر کی بی بی سے بات کی تو شیخین کے نزدیک قسم واقع نہوگی اور امام محمدؒ کے نزدیک قسم پڑجائیگی۔ مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کہائے کہ صاحب اس طیلسان سے بات نکرونگا پہر اوس شخص نے اوسکو فروخت کرڈالا پہر قسم کہانیوالے نے اوس شخص سے گفتگو کی تو قسم پڑےگی یا نہیں۔ پڑے گی۔ طیلسان ایک قسم کی چادر ہے۔ مسئلہ اگر کسی شخص نے قسم کہائی کہ اس جوان سے بات نکرونگا پہر وہ جوان بوڑہا ہوا پہر اوس سے بات کی یا قسم کہائی کہ اس بکری کے بچہ کا گوشت نہ کہاؤنگا پہر وہ بچہ بڑا ہوکر بکری ہوگیا پہر اوس کا گوشت کہایا تو قسم پڑے گی یا نہیں۔ پڑیگی۔

مسئلہ کسی شخص نے قسم کہائی کہ اس درخت سے نہ کہاؤنگا تو اوس کی قسم کس چیز پر واقع ہوگی۔ میوہ پر اور پوست اور زیتون پر نہ واقع ہوگی۔ مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کہائے کہ یہہ دودہ نہیں کہاؤنگا اور پہر اوس دودہ کا دہی اور پنیر کہائے تو گنہگار ہوگا یا نہیں۔ نہیں ہوگا۔ اس سبب سے کہ نام بدل گیا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کہائے کہ میں اس خرمہ کے درخت سے نہیں کہاؤنگا اور پہر اوس میں پہل آئے اور کہائے تو حانث ہوگا یا نہیں۔ حانث ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی قسم کہائے کہ پکے چہوارے نہیں کہاؤنگا پہر گدر چہوارے جو مذنب یعنی دم کیطرف سے پختہ ہیں کہائے تو حانث ہوگا یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک قسم پڑ جائیگی اور حانث ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کہائے کہ گوشت نہیں کہاؤنگا اور پہر مچھلی کہائے تو حانث ہوگا یا نہیں۔ ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کہائے کہ دجلہ سے پانی نہیں پیونگا پہر دجلہ کا پانی برتن میں لیکر پیئے تو حانث ہوگا یا نہیں۔ نہیں ہوگا۔ ہاں اگر جانوروں کی طرح منہہ ڈال کر پیئے گا تو حانث ہوگا اور یہہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے اگر یہہ قسم کہائی ہوگی کہ دجلہ کا پانی نہیں پیونگا پہر اگر کسی برتن اور گلاس وغیرہ سے پیئے گا تو حانث ہوگا۔ مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کہائے کہ یہہ گیہوں نہیں کہاؤنگا میں اور پہر اوس کی روٹی پکائے اور کہائے تو قسم پڑے گی یا نہیں۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک قسم نہیں پڑے گی اور صاحبین کے نزدیک پڑ جائیگی ہاں اگر مسلم گیہوں کو اوبال کر کہائے گا تو بالاتفاق قسم پڑ جائیگی۔ مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کہائے کہ یہہ آٹا میں نہیں کہاؤنگا پہر اوس آٹے کی روٹی پکا کر کہائے تو قسم پڑے گی یا نہیں پڑ جائے گی۔ ہاں اگر آٹا کہا جائے گا تو قسم نہیں پڑے گی مسئلہ اگر کسی شخص نے قسم کہائی کہ زید سے بات نکرونگا پہر زید سوگیا اور اوسنے اسطرح بات کی کہ اگر زید جاگتا ہوتا تو سنتا تو قسم پڑیگی یا نہیں قسم پڑ جائیگی اور اگر ایسی آہستہ بات کی ہے کہ اگر زید بیدار ہوتا تو نہ سنتا تو قسم نہیں پڑیگی مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کہائے کہ فلاں شخص کے گہر میں نہیں جاؤنگا یا فلاں سے گفتگو نہیں کرونگا مگر اوسکی

لہ بعض روایا ... سیکہ میں ... کلام ... جاگنے ... ہو ... صاحب ہدایہ ... ہیں ... الفاظ ...

اجازت سے پھرا۔ بعد اُس شخص نے اجازت دی۔ قسم کھانے والے کو معلوم نہیں ہوا
وہ اُسکے مکان مین گیا یا اُس سے گفتگو کری تو قسم پڑے گی یا نہیں۔ طرفین کے نزدیک
پڑجاوے گی اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نہین پڑے گی مسئلہ اگر حاکم قسم دے کسی
شخص کو کہ ہر چور کے شہر مین آنے سے مجکو خبر دے تو یہ قسم کب تک رہے گی۔ جب تک وہ
حاکم کی حکومت مین ہے۔ مسئلہ اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ فلان شخص کی سواری پر
سوار نہون گا پھر اُسکے غلام ماذونکی سواری پر سوار ہوا تو قسم پڑے گی یا نہیں۔ نہین
پڑے گی۔ امام محمدؒ کے نزدیک پڑجاوے گی مسئلہ اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ گھر مین نہین جاؤنگا
وہ پھر مکان کی چھت پر کھڑا ہوا یا دہلیز کے اندر آیا تو قسم پڑے گی یا نہین۔ قسم پڑجاویگی
مسئلہ اگر اس مکان کے دروازہ کی محراب مین کھڑا ہو تو اس قسم کا کیا حکم ہوگا۔ غور کرین
اگر ایسے کھڑا ہے کہ اگر دروازہ بند کر لیا جاوے تو وہ اندر آجائے گا تو قسم پڑجاوے گی اور
جو باہر رہ جائے تو نہین پڑیگی مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ سرے نہین کھاؤن گا
تو یہ قسم کس سرے کے کھانے سے پڑے گی۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک بکری کی سرے
ہو یا کسی جانور کے جو شہر مین بکتی ہو اور صاحبینؒ کے نزدیک بکری کے سر پر پڑیگی۔
مسئلہ اگر کوئی قسم کھاوے کہ بھنا نہ کھاؤنگا تو یہ قسم اُسکی کس بھنی ہوئی چیز پر پڑیگی۔ بھنے
ہوئے گوشت پر نہ بھنے ہوئے بینگن اور گاجر پر۔ مسئلہ اگر کوئی قسم کھائے کہ پکا ہوا نہین
کھاؤن گا تو یہ قسم کس پکی ہوئی چیز پر پڑے گی۔ جو چیز گوشت کی قسم سے پکی ہو مسئلہ
اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ مین روٹی نہین کھاؤن گا تو یہ قسم کس اناج کی روٹی پر پڑے گی
جس کسی کو عرف اور عادت کے موافق اہل شہر روٹی کہتے ہون۔ ہان اگر وہ جز قطائف
یعنی بادام کی روٹی کہایگا تو حانث نہوگا اور چاولکی روٹی عراق مین کھا کر حانث نہوگا کیونکہ وہان اُسکا رواج نہین اور جہان چاولکی روٹی کا
رواج ہے حانث ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کہائے کہ مین خرید و فروخت اور اجارہ نکرونگا پھر کسیکو وکیل کرے کہ تو یہ کام
کیا کر تو قسم پڑے گی یا نہین۔ نہین پڑے گی مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ عورت

نکاح نکرونگا یا طلاق نہ دونگا یا غلام آزاد نہ کرونگا پھر کسی کو ان چیزون کے واسطے وکیل
کرے تو قسم پڑے گی یا نہین قسم پڑجاے گی کیونکہ حقوق ان عقدون کی موکل کے طرف
راجع ہین نہ وکیل کے طرف مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ زمین پر نہین بچھونگا اور
بچھونے اور چٹائی پر بیٹھے تو قسم پڑے گی یا نہین نہین پڑے گی مسئلہ اگر ایک شخص نے
قسم کھائے کہ تخت پر نہین بیٹھونگا پھر اُس تخت پر چٹائی یا بچھونا بچھا کر بیٹھا تو گنہگار ہوگا
نہین گنہگار ہوگا ہان اگر ایک تخت پر ایک تخت اور بچھائے اور اُس تخت پر چٹائی
یا بچھونا بچھا کر بیٹھے تو گنہگار نہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ مین اپنے سونے کے
بچھونے پر نہین سوؤنگا پھر اُسپر کوئی دوسرا بچھونا ڈال کر سویا تو حانث ہوگا یا نہین نہین
ہوگا۔ اگر کوئی باریک کپڑا بچھایا مانند پلنگ پوش کے تو حانث ہوگا مسئلہ اگر کسی نے قسم
کھائی اور اُسکے ساتھ ہی انشاء اللہ بھی کہا تو حانث ہوگا یا نہین۔ نہین ہوگا مسئلہ
اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ اگر ہو سکے گا تو آؤنگا اسکا کیا حکم ہوگا۔ یہ توانائی وصحت پر
موقوف رہے گا نہ قدرت مع الفعل پر جو فعل کے علۃ تامہ ہوتی ہے مسئلہ اگر کوئی شخص قسم
کھائے کہ بات نہین کرونگا مین وقت اور زمانہ تک تو یہ قسم کس مدت پر واقع ہوگی
اگر انکار کرنے والا یون کہے کہ لا تیکلم حیناً او لا تیکلم زمانا۔ یا الف و لام کے ساتھ کہے
مثلاً لا تیکلم الحین والزمان۔ تو چھ مہینہ مراد ہون گے صاحبین کے نزدیک لفظ دھر کا
یہی حکم ہے۔ امام ابو حنیفہؒ نے دھر کی مدت بیان نہین کی مسئلہ اگر قسم کھائے کہ باتین
نہین کرونگا دنون تک تو کتنے روز مراد ہونگی۔ غور کرین کہ انکار کرنے والے نے
کیونکر کہا ہے مثلاً لا تیکلم ایاما تو تین روز مراد ہونگی اور اگر لا تیکلم الایام تو دس روز مراد
ہونگی یہ قول امام ابو حنیفہؒ کا ہے۔ اور صاحبینؒ کے نزدیک اسکی مدت ایک ہفتہ ہوگا۔
مسئلہ اگر کوئی شخص کہے کہ بات نہین کرونگا مہینون تک تو یہ قسم کب پڑے گی۔ اگر
الف و لام سے کہا ہے مثلاً کہے الشہور تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اسکی مدت دس

ہمیشہ ہونگے اور صاحبین کے نزدیک ایک سال۔ اگر یوں کہے کہ بات نکرونگا تو
ہمیشہ سے مراد ہوگے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کہاے کہ برسوں بات نکرونگا تو
قسم کب پڑیگی۔ اگر الف ولام سے کہا ہے مثلاً السنین تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک دس
برس مراد ہونگے اور صاحبین کے نزدیک تمام عمر مراد ہوگی اور اگر اسطرح کہے گا مثلاً
سنیناً تو تین برس ہونگے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کہاے کہ فلاں کام نکرونگا
تو ہمیشہ ترک کرے اور اگر قسم کہاے کہ فلاں کام کرونگا تو ایکبار کرنیسے قسم اوتر جائیگی
مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی بی بی سے کہے کہ باہر نہ نکل مگر میرے حکم سے
پہر اوس نے ایک بار اجازت دی اور وہ باہر آئی پہر دوسری بار حکم کی اوسکو حاجت
ہوگی یا نہیں۔ عورت کو چاہیے کہ جب باہر آئے خاوند سے اجازت حاصل کرے مگر
اوس کے واسطے یوں کہے کہ ہر دفعہ باہر جانیکی تجکو اجازت دی ہیں نے مسئلہ
اگر کوئی شخص بی بی سے کہے کہ باہر نہ نکل تو یہانتک کہ میں حکم دوں پہر اوس عورت
کو ایکبار اجازت دی تو دوبارہ حکم کی اس عورت کو حاجت ہے یا نہیں۔ اوسی حکم سے
جب چاہے باہر جائے اور آئے مسئلہ اگر کوئی شخص کہے کہ صبح کا کہانا نہیں کہاونگا تو
یہہ قسم کب تک رہیگی۔ صبح صادق سے ظہر کے وقت تک مسئلہ اگر کوئی شخص کہے کہ سحری
نہ کہاونگا میں تو سحری کی حد کب تک ہوگی۔ آدہی رات سے صبح صادق تک مسئلہ
اگر کوئی شخص قسم کہاے کہ اس گہر میں نہیں رہونگا پہر خود باہر نکل آئے اور بال بچے اور اسباب اُسی گہر
میں چھوڑے تو قسم پڑیگی یا نہیں۔ پڑجائیگی مسئلہ اگر کوئی شخص قسم کہاے کہ آسمان پر جاؤں یا
اس پتہر کو سونا بناؤں تو یہہ قسم کب پڑیگی۔ یہہ قسم اوسیوقت پڑجائیگی اور کفارہ واجب ہوگا مسئلہ
اگر کسی شخص نے قسم کہائی کہ زید کا قرض آج ادا کرونگا اور پہر ادا کردیا لیکن زید نے قرض کے روپیہ سے کچہہ کہوٹے پائے جنمیں
چاندی غالب تہی اور کچہہ کہری یا ستحقہ تو قسم پڑیگی یا نہیں۔ قسم نہیں پڑیگی اور اگر زیادہ کہوٹے کہ غالب الغش تہے
اور یا رانگ کے پائے تو قسم پڑجائیگی مسئلہ اگر کوئی قسم کہائی کہ فلاں شخص پر سے روپے میں لئے ہیں نہ لونگا نہ تہوڑے تہوڑے

کرے تو اسکا کیا حکم ہوگا مثلا ہزار روپیہ تھے اور اوس میں پانسو لیلئے تو حانث ہوگا یا نہیں حانث نہیں ہوگا۔ جبتک کل روپیہ متفرق نہ لے اسیطرح اگر کچھ لیلئے اور کچھ معاف کردے تو قسم نہیں ٹوٹیگی اور اگر اوس قرض کو دو وزن کر کے لیگا تو بھی حانث ہوگا مسئلہ اگر کسی شخص نے قسم کہائی کہ میں بصرہ کو جاؤنگا پہر نہیں گیا اور مرگیا توکسوقت حانث ہوگا اخیر سانس نکلنے کے وقت

کتاب الدعوی

دعویٰ کے مسائل

مدعی اسکو کہتے ہیں۔ دعویٰ کرنیوالے کو کہ اوس پر جبر نکریں خصومت کرنے میں جب وہ خصومت سے ہاتھہ باز رکھے۔ اور مدعا علیہ اوسکو کہتے ہیں کہ جسپر دعوے کیا جائے۔ اوسپر جبر کریں جھگڑا کرنے میں مسئلہ دعوے کرنا کسوقت درست ہوتا ہے اوسوقت ہوتا ہے کہ جب اسباب کے جنس اور مقدار کو مدعی بیان کرے اور اگر وہ چیز مدعا علیہ کے پاس بجنسہ موجود ہو تو اوس کے حاضر کرنے میں تکلیف دیجائے تاکہ دعوے کی حالت میں یعنی دعویکے وقت اوس اسباب کی طرف مدعی اشارہ کرے اور اگر وہ شے موجود نہو تو اوس کی قیمت بیان کرے مسئلہ اگر مکان یا زمین کا دعوے کرے تو اوس کی صفت کیونکر بیان کرے۔ اوس کی حدیں بیان کرنی چاہئیں۔ یہہ بھی بیان کرے کہ بے کسی حق کے مدعا علیہ کے قبضہ میں ہے اور میں اوسکو طلب کرتا ہوں اور اگر دوسرے کے ذمہ اپنے حق کا دعوی کرے تو اوس کی جنس اور قدر بیان کرے اور کہے کہ میں اوسکو طلب کرتا ہوں جب دعوے اسطرح ٹھیک ہو جائے تو قاضی مدعا علیہ سے مدعی کے دعوے کا حال دریافت کرے اگر مدعا علیہ اقرار کرے تو قاضی اوس کے اقرار پر حکم کرے اور اگر مدعا علیہ انکار کرے تو مدعی سے گواہ طلب کرے اگر مدعی گواہ پیش کرے تو گواہ سنکر حکم کرے اور اگر مدعی کے گواہ نہوں تو مدعا علیہ سے قسم طلب کرے یعنی خاص مدعا علیہ کو قسم دے پہر اگر مدعا علیہ قسم نہ کہائے اور انکار کرے تو قاضی کو چاہئے

کہ مدعی کے دعوے کو مدعا علیہ پر لازم کردے۔ مسئلہ اگر مدعی کہے کہ گواہ میرے موجود ہین مگر مین مدعا علیہ سے قسم چاہتا ہون تو مدعا علیہ پر قسم واجب ہوگی یا نہین۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک واجب نہوگی اور نہ مدعی کو قسم دین لیکن اگر گواہ حاضر کرنے مین عاجز ہو تو مدعا علیہ کو قسم کھانی ہوگی اور اگر مدعا علیہ انکار کرے یعنی قسم کے نام سے چپ ہو رہے تو قاضی تین بار قسم کے واسطے اُس سے کہے پھر اگر تین بار کے کہنے مین بھی قسم نہ کھاوے اور خاموش ہوجاوے تو قاضی قسم کے انکار کے ساتھ جو کچھ مدعی کا دعوی ہے مدعا علیہ پر لازم کردے یعنی ڈگری کردے مسئلہ صاحب قبضہ کے گواہ ملک مطلق مین قبول ہون گی یا نہین۔ نہین ہونگے مثلاً کوئی شخص دعوی کرے کسی مکان کا اور وہ مکان کسی شخص کے قبضہ مین ہو پھر دونون شخص گواہ پیش کرین تو صاحب قبضہ کے گواہ قبول نہون گے مسئلہ کئی چیزین ایسی ہین کہ جن مین منکر سے قسم نہین لیجاتی ہے۔ حدود و لعان مین باتفاق قسم واجب نہین ہوگی اور سات چیزون مین اختلاف ہے ایک منکر نکاح کے دعوی مین دوسری مراجعت طلاق رجعی کے دعوی مین تیسرے ایلا کے رجعت کے دعوی مین چوتھے غلامی کے دعوے مین پانچوین ام ولد کرنے کے دعوی مین چھٹے ولاء کے دعوے مین ساتوین نسب کے دعوی مین۔ ان ساتون دعوون مین قسم امام ابوحنیفہ کے نزدیک نہین لینی چاہیئے اور صاحبین کے نزدیک لینی چاہیئے۔ از مترجم فتوی بھی اسی پر ہے کہ سواے ولاء کے چھ پر مدعا علیہ منکر سے قسم لی جاوے۔ مسئلہ اگر دو شخص ایک اسباب پر دعوی کرین اور وہ اسباب تیسرے شخص کے قبضہ مین ہو اور وہ دونون شخص گواہ پیش کرین تو کس کے گواہ قبول ہون گے۔ دونون کے اور وہ اسباب دونون کو نصف نصف دیا جائیگا۔ مسئلہ اگر دو شخص ایک عورت پر دعوی کرین کہ یہ ہماری بی بی ہے اور دونون شخص گواہ پیش کرین تو گواہ کس شخص کے سُنے جائین گے۔ ایک کے بھی نہین سُنے جائین گے بلکہ وہ جسکو اپنا خاوند بتائیگی وہ اسی کی بی بی ہوگی مسئلہ اگر غلام کا دو شخص دعوی کرین ایک دوسرے پر اور ہر ایک کے

کہ مین نے تجھ سے خریدا ہے تو وہ غلام کسکا ہوگا - دونون مین نصف نصف ہوگا اور ان دونون
کو اختیار ہوگا کہ آدھی قیمت اسکی دیدے مدعی کو یا دسے غلام کا مالک ہو جاوے مسئلہ
اگر دونون شخصون مین قاضی حکم کرے اور ایک اُن مین سے کہے کہ مین نصف غلام کو نہین
لونگا تو دوسرے کو جائز ہے کہ سارے غلام پر قبضہ کرے - جائز نہین ہے - مسئلہ اگر دونون
شخصون نے غلام کے خریدنیکی تاریخ بیان کی تو غلام کسکو ملے گا - جسنے تاریخ متقدم بیان کی ہوگی اور تاریخ بیان نہ کی تو جسکے
قبضہ مین ہے گا اسکو ملیگا مسئلہ اگر ایک نے ان مین سے دعویٰ کیا کہ مینے اسکو زید سے خریدکیا ہے اور دوسرے نے دعوی کیا کہ مجکو اس نے ہبہ کیا
ہے اور قابض کردیا اور وہ پھر وہ دونون شخص گواہ بھی پیش کرین تو غلام کسکو ملے گا - خرید
کرنے والا اولیٰ تر ہوگا - مسئلہ اگر ایک دعوی خرید کا کرے اور ایک عورت دعوی کرے
کہ شوہر نے اس غلام کو بعوض مہر کے مجکو دیا ہے تو کیا کرنا چاہیے - شیخین کے نزدیک دونون
مین غلام نصفا نصف ہوگا اور امام محمدؒ کے نزدیک پورا غلام اُس مرد کے واسطے ہوگا کہ
جو خرید کا دعوی کرتا ہے اور عورت کے واسطے اسکے شوہر کو غلام کی قیمت کا حکم کرے
مسئلہ اگر ایک شخص رہن کا دعوی کرے اور دوسرا ہبہ کا تو غلام کسکا ہوگا - رہن والا
اولیٰ تر ہے اور اگر وہ دونون خارج ہون یعنی قابض نہون اور دونون مدعی ملکیت و تاریخ
پر گواہ قائم کرین تو ان دونون مین غلام اُسکا ہوگا کہ جو خرید کی تاریخ مین تقدیم بیان کرے
مثلاً ایک شخص ایک سال کا دعوی کرے اور دوسرا دو سال کا پس دو سال کے دعوی
کرنے والے کو تقدم ہوگا اور غلام اسی کو دینا اولیٰ تر ہوگا - مسئلہ مثلاً دو شخص ایک گھر
مین دعوی کرتے ہین اور تیسرے شخص کے قبضہ مین ہے اور دونون مدعی گواہ پیش کرین
تیسرے سے خرید کا تاریخ کے اختلاف سے تو غلام کس کے واسطے اولیٰ تر ہوگا - جسکی تاریخ
کو تقدیم ہو مسئلہ اگر دو شخص ایک غلام مین دعوی کرین اور اُن مین سے ایک قابض
ہے اور دوسرا نہین ہے اور دونون شخص گواہ ملکیت اور تاریخ پر لاوے لیکن صاحب قبضہ
کی تاریخ کو تقدیم ہے تو وہ غلام کس کو دینا اولیٰ تر ہے - صاحب قبضہ کو مسئلہ اگر دو شخص ایک

یں یا گھوڑے پر دعوی کرین اور دونون گواہ بھی پیش کرین اور کہین کہ ہمارے گھر مین پیدا ہوا ہے اور ایک اُن مین صاحب قبضہ ہے تو وہ جانور کس کو دیے جائین۔ صاحب قبضہ کو دینا اولی تر ہے اور ایسے ہی کپڑا کہ دو نور باف بُننے کا دعوی کرین اسی طرح ہر سبب میں کہ ملک مین مکرر نہو مسئلہ اگر دو شخص ایک غلام پر دعوی کرین اور ایک اُن مین سے صاحب قبضہ ہو اور کہے کہ مین نے اسے خارج یعنی بے قبضہ والے سے خرید کیا ہے اور خارج ملک مطلق کا دعوی کرتا ہے تو دعوی کسکا بہتر ہے۔ صاحب قبضہ کا۔ مسئلہ اگر یہ دونون یعنے صاحب قبضہ اور خارج دوسرے شخص سے خریدنے کا دعوی کرین بے تاریخ کے اور دونون گواہ بھی پیش کرین تو انکا کیا حکم ہوگا۔ شیخین کے نزدیک گواہ دونون کے باطل ہون گے اور غلام ذوالید یعنے صاحب قبضہ کا ہوگا اور امام محمدؒ کے نزدیک گواہ کسی کے باطل نہون گے مگر غلام خارج کو اولی تر ہوگا۔ کیونکہ گواہ اسی کے زیادہ معتبر ہون گے مسئلہ اگر دو مدعی ایک چیز کے گواہ پیش کرین اور اُن مین سے ایک کے دو گواہ اور دوسرے کے چار تو دونون ایک سے ہونگے یا نہین۔ دونون مدعی ساوی ہون گے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص کسی شخص پر قصاص کا دعوی کرے اور مدعا علیہ منکر ہووے اور قسم سے انکار کرے تو قصاص اسپر واجب ہوگا یا نہین۔ اگر یہ قصاص ادنی درجہ کا ہے مثلاً ہاتھ کا یا پاؤن کا تو قصاص واجب ہوگا اور اگر جان سے مار ڈالنے کا دعوے ہووے تو قید کرین یہانتک کہ اقرار کرے یا قسم کھائے یہ مذہب امام اعظمؒ کا ہے اور صاحبینؒ کے نزدیک دونون مین دیت واجب ہوگی مسئلہ اگر اپنے مدعا علیہ کو قاضی کی کچہری مین حاضر کرے اور کہے کہ میرے پاس گواہ ہین اور وہ مدعا علیہ سے ضامن طلب کرے تو مدعا علیہ پر واجب ہے کہ ضامن دے۔ غور کرین کہ اگر یہ مدعا علیہ مقیم ہووے تو چلا جائے اور واجب ہوگا کہ اپنے نفس کا ضامن دے تین روز تک اور اگر مسافر ہووے تو قاضی کے کچہری کے وقت تک اُسکو ٹھہرا رکھین تاکہ مدعی اس عرصہ مین گواہ حاضر کرے مسئلہ اگر کوئی شخص کسی شخص پر کسی چیز کا دعوے کرے اور

وہ کہے یعنی مدعا علیہ کہ یہ میرے پاس فلان غائب کی امانت ہے یا کہے کہ فلان غائب نے میرے
پاس رہن رکھی ہے یا کہے کہ مین نے اُس سے غصب کرلی ہے اور اس کہنے پر گواہ پیش کرے
تو اب یہ جھگڑا اُس سے دفع ہوگا یا نہین - دفع ہوجائیگا مگر خرید کا دعوی کرنے سے خصومت
اُس سے دفع نہوگی مسئلہ اگر مدعی دعوی کرے کہ یہ اسباب میرا چوری گیا ہے اور مدعا علیہ
کہے کہ فلان غائب نے میرے پاس امانت رکھا ہے اور گواہ بھی پیش کرے تو خصومت باقی
رہے گی یا دفع ہوگی - باقی رہے گی - مسئلہ اگر مدعی کہے کہ مین نے یہ چیز فلان غائب سے خرید
کی ہے اور قبضہ والا کہے کہ اُسی غائب نے میرے پاس امانت رکھی ہے تو جھگڑا طے
ہوجائیگا یا نہین - طے ہوجائے گا یعنے دعوی ساقط ہوجائیگا مسئلہ قسم کھانی چاہیے
خدا کے نام کے ساتھ یعنی یون قسم کھائے جیسے واللہ یا باللہ یا یون کہے کہ خدا کی قسم لیکن
طلاق اور عتاق کے ساتھ قسم نہ کھانی چاہیے یعنے نہ کہے اگر ایسا ہو تو اُسکا غلام آزاد یا
اُسکی زوجہ پر طلاق اور یہودی کو یون قسم کھانی چاہیے کہ قسم ہے اُس خدا کی کہ جس نے
نازل کی توریت موسی علیہ السلام پر اور اگر نصرانی ہو تو یون کہے کہ قسم ہے اس خدا کی کہ
جس نے حضرت عیسی علیہ السلام پر انجیل نازل کی اور اگر مجوسی ہو تو یون کہے کہ قسم ہے
اُس خدا کی کہ جس نے آگ پیدا کی اور اُن کے عبادت خانون مین قسم نہ دین مسئلہ قسم کی تغلیظ
زمانہ یا مکان کے ساتھ واجب نہین یعنے مسجد یا خانہ کعبہ یا بیت المقدس مین قسم دینا ضروری
نہین اور زمانہ کے ساتھ بھی قسم کی تغلیظ واجب نہین جیسے رمضان کا مہینا یا جمعہ کا دن
یا شب قدر وغیرہ مین قسم دلائے مسئلہ اگر کوئی شخص غلام کے خرید پر دعوی کرے اور بائع
انکار کرے تو فروخت کرنے والے کو کیونکر قسم دیجائے - یون کہے کہ قسم ہے خدا کی کہ ہمارے
درمیان اسوقت بیع قائم نہین ہے اس غلام مین - مسئلہ اگر کوئی شخص مال غصب کرکے
منکر ہوجائے تو قسم کیونکر کھائے - قسم ہے خدا کی کہ اس مدعی کو استحقاق نہین ہے اس
اسباب کے لینے کا اور یہ نہ کہے کہ یہ اسباب تیرا نہین ہے مسئلہ اگر کوئی شخص نکاح

کے ساتھ دعویٰ کرے تو مدعا علیہ کو کیونکر قسم دی جائے۔ یون کہے کہ خدا کی قسم ہمارے درمیان
مین نکاح قائم نہین ہے اسوقت مسئلہ اگر کوئی عورت خاوند پر دعویٰ کرے کہ تو نے مجکو طلاق
دی ہے اور خاوند منکر ہووے تو اُسکو قسم کیونکر دیجائیگی۔ یون کہے کہ واللہ تو بائن نہین ہے
اسوقت کہ طلاق پر دعویٰ کرتی ہے اور یون قسم نہ دین کہ تو نے طلاق نہین دی ہے۔
مسئلہ اگر دو شخص ایک مکان پر دعویٰ کرین اور اُنمین سے ایک تمام مکان پر دعویٰ
کرے اور دوسرا نصف مکان کا اور دونون گواہ پیش کرین اور وہ مکان تیسرے شخص
کے ہاتھ مین ہووے تو وہ مکان کسکو دیا جائیگا۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مکان کے چار
حصے کرین تین حصے کل کا دعویٰ کرنے والے کو دین اور ایک حصہ نصف کے دعویٰ
کرنے والے کو دیا جائے اور صاحبینؒ کے نزدیک مکان کے تین حصے کرین دو کل والے
کو دین اور ایک نصف والے کو مسئلہ اگر مکان آدھا آدھا دونون کے قبضہ مین ہے یعنی
دونون صاحب قبضہ ہون تو کیا حکم ہے پورا مکان کل کے دعویٰ کرنے والے کا ہوگا کیونکہ
آدھا اُسکے قبضہ مین بے دعوے کے ہے اور آدھا دوسرا اوپر حکم دعویٰ کے کیونکہ مدعی
ہے اور بالکل اُس آدھے سے خارج ہے اور جس جگہ کہ دو شخص دعویٰ کرین ایک صاحب
قبضہ ہو اور دوسرا خارجی تو گواہ خارجی کے قبول کرین اور صاحب قبضہ کے قبول
نہ کرین کیونکہ ہم گواہون کا ذکر ملک مطلق مین کر چکے ہین مسئلہ اگر دو شخص ایک جانور مین
جھگڑا کرین اور ہر ایک اُن مین سے گواہ پیش کرے کہ یہ میرے گھر کے جانور کا ہے اور دونو
تاریخ بیان کرین تو جانور کس کا ہوگا۔ جانور اُسکو دیا جائیگا کہ جسکی تاریخ جانور کے عمر کے
موافق ہو مسئلہ اگر دو شخص ایک جانور مین جھگڑا کرین اور ایک اُسپر سوار ہو اور دوسرا
پیدل اور دونون کے گواہ نہون تو جانور کس کا ہوگا۔ جو شخص جانور پر سوار ہوگا۔
مسئلہ اگر بائع اور مشتری مین چیز کی قیمت مین اختلاف پڑے مثلاً بائع کہے کہ سو
روپیہ کو مین نے بیچا ہے اور مشتری کہے کہ مین نے پچاس روپیہ کو خریدا ہے اور باقی ہوئی

چیز میں اختلاف پڑے کہ سو من سو روپیہ کو بیچا ہے اور مشتری کہے کہ میں نے دو سو من سو روپیہ
کو خریدا ہے تو قول کس کا معتبر ہوگا۔ جو شخص کہ گواہ پیش کرے اُسکا قول زیادہ معتبر ہوگا
اگر دونوں شخصوں کے پاس گواہ نہوں تو قاضی مشتری سے کہے کہ راضی ہو جا اس قیمت پر
کہ جو بائع دعویٰ کرتا ہے ورنہ ہم فسخ کردیں گے اور پھر بائع سے کہے کہ راضی ہو اس چیز پر کہ مشتری
دعویٰ کرتا ہے ورنہ میں بیع توڑ دونگا اگر وہ راضی ہو جائیں تو بیع اُن میں قائم رہیگی
اور اگر راضی نہوں تو قاضی اُن میں سے ایک کو قسم دے ایک دوسرے کے دعوے پر
مسئلہ پہلے کسکو قسم دی جاوے مشتری کو پھر بائع کو جب دونوں شخص قسم کھالیں تو پھر قاضی
اُن میں بیع کو توڑ دے اور ایک اُن میں سے قسم سے انکار کرے تو دعوے دوسرے کا اُسپر
لازم ہو جائے گا مسئلہ اگر مشتری اور بائع اختلاف کریں مہلت میں مثلاً مشتری کہے کہ میں
نے اسباب مہلت سے خرید کیا ہے اور بائع کہے کہ میں نے نقد فروخت کیا ہے اور یا اُسی
ہی شرط خیار میں اختلاف پڑے مثلاً مشتری کہے کہ میں نے خیار کے ساتھ خرید کیا ہے
اور بائع منکر ہووے کہ میں نے بے خیار کے فروخت کیا ہے یا ادا کرنے میں اختلاف
پڑے مثلاً مشتری کہے کہ میں نے کچھ قیمت دیدی ہے اور بائع منکر ہووے تو کس کا قول
معتبر ہوگا۔ ان سب میں منکر کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوگا مسئلہ اور اگر مبیع تلف ہو جائے
اور جو ثمن میں اختلاف ہو تو شیخین کے نزدیک قسم نہ دی جائے قول مشتری کا معتبر ہوگا
اور امام محمدؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک دونوں کو قسم دی جائیگی یعنی جب قسم کھالیں تو
بیع کو توڑ دے ہلاک شدہ کی قیمت پر مسئلہ اگر کسی شخص نے دو غلام خرید کئے اور پھر ایک
ہلاک ہوگیا اور اسکے بعد اختلاف پڑا قیمت میں تو اُن دونوں پر قسم ہوگی یا نہیں تو اس
صورت میں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دونوں پر قسم نہوگی۔ اور قول مشتری کا معتبر ہوگا
قسم کے ساتھ اور اگر راضی ہو جائے بائع کہ چھوڑ دے حصہ ہلاک کا جو کہ مشتری کہتا
ہے اور مشتری زندہ کو لے لے تو اب اختلاف قیمت سے دونوں پر قسم آوے گی

اور امام ابو یوسفؒ نے فرمایا کہ دونوں یعنی مشتری اور بائع قسم کھائیں غلام کی قیمت میں اور قول معتبر ہوگا مشتری کا ہلاک کی قیمت میں - اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ دونوں قسم کھائیں دونوں غلاموں پر یعنی زندہ اور مردہ پر پس اس صورت میں زندہ پھیر دیا جائے گا اور ہلاک کی قیمت مسئلہ اگر مہر میں میاں بی بی اختلاف کریں مثلاً خاوند کہے کہ تیرا مہر ہزار روپیہ کا ہے اور عورت کہے کہ دو ہزار روپیہ کا ہے تو قول کس کا معتبر ہوگا - جو کوئی ان میں سے گواہ پیش کرے اور اگر دونوں گواہ پیش کریں تو گواہ عورت کے معتبر ہوں گے اور اگر دونوں گواہ پیش کرنے سے عاجز ہوں تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دونوں کو قسم دی جائے اور اسکے مہر مثل پر جسقدر ہو قاضی حکم کرے یعنے مہر مثل اگر شوہر کے قول کے برابر یا اس سے کم ہو تو مرد کا کہنا قبول ہوگا اور اگر مہر مثل عورت کے قول کے برابر یا زیادہ ہو تو عورت کا کہنا ٹھیک ہوگا اور دونوں کے قول کے بیچ میں مہر مثل ہو تو اسی کا حکم کریں گے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک شوہر کا قول معتبر ہوگا مگر ایسی بات نہ کہے کہ جسکو لوگ محال جانیں مسئلہ اگر اجیر اور مستاجر میں اختلاف پڑے مثلاً درزی کہے کہ ایک روپیہ ٹھہرایا ہے میں نے اور کپڑے والا کہے کہ آٹھ آنہ ٹھہرے ہیں تو کسکا قول معتبر ہوگا - غور کریں کہ یہ اختلاف کپڑا سینے کے پہلے پڑا ہے یا بعد میں اگر ابھی سلا نہیں ہے تو دونوں کو قسم دیں اور اجارہ کے معاملہ کو توڑ دیں اور اگر کچھ سل گیا ہو تو قول کپڑے والے کا قسم کے ساتھ معتبر ہوگا اس میں کہ جسقدر سل گیا ہے اور اگر کل سل گیا ہے تو بھی کپڑے والے کا قول درست ہوگا قسم کے ساتھ - مسئلہ اگر گھر کے اسباب میں میاں بی بی اختلاف کریں اور ہر ایک ان میں سے تمام اسباب کا دعوےٰ کرے تو قول کس کا معتبر ہوگا - امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تمام اسباب سے جو کچھ مرد کے قابل ہو وہ مرد کو دیا جائے اور جو کچھ عورتوں کے لائق ہو وہ عورت کو دیا جائے اور جو دونوں کے لائق ہو مرد کو دیا جاوے اور اگر زوجین میں سے ایک میت ہو تو وہ شے جو دونوں کے قابل ہے زندہ کو ملے گی مسئلہ اگر کسی شخص نے ایک

لونڈی فروخت کی پھر اس لونڈی کے لڑکا پیدا ہوا اگر مشتری کا لونڈی پر قبضہ تھا اسکے بعد بائع
نے کہا کہ یہ لڑکا اسکا مجھ سے ہے تو نسب ثابت ہوگا یا نہین - اگر وہ لڑکا چھ ماہ سے کم مین پیدا ہوا
ہے فروخت کے دن سے تو نسب ثابت ہوگا اور بیع ٹوٹ جائے گی اور لونڈی ام ولد ہوگی
اور بائع کو ملے گی اور مشتری اپنا روپیہ لے اور اگر مشتری دعوی کرے کہ یہ لڑکا مجھ سے
ہے خواہ بائع کے ساتھ دعوی کرے یا اسکے بعد تو دعوی بائع کا اولیٰ تر ہوگا اور اگر وہ لڑکا
چھ ماہ سے زیادہ مین پیدا ہوا ہے تو دعوی بائع کا باطل ہوگا مگر جب کہ مشتری تصدیق بھی
کرے - مسئلہ اگر لڑکا چھ ماہ سے کم مین پیدا ہو کر مرگیا اور اسکے بعد بائع نے دعوی کیا تو بائع
کا دعوی درست ہوگا یا نہین - اگر لڑکا مرگیا اور اسکے بعد دعوی کیا تو استیلاد ثابت نہوگا اور
دعوی بائع کا مسموع نہوگا - مسئلہ اگر لونڈی مرجاے اور بچہ زندہ رہے تو نسب ثابت ہوگا
یا نہین - اگر چھ ماہ سے کم مین پیدا ہوا ہے تو نسب ثابت ہوگا اور وہ لڑکا بائع کا ہوگا امام ابوحنیفہ
کے نزدیک بائع پر واجب ہوگا کہ کل قیمت مشتری کو پھیر دے اور صاحبین کے نزدیک لڑکے
کی قیمت دیوے اور قیمت لونڈی کی واجب نہوگی مسئلہ اگر جڑوان بچون مین سے کوئی
شخص ایک کا دعوے کرے تو نسب دونون کا ثابت ہوگا -

کتاب الشہادت

گواہی کے مسائل

گواہی کیا چیز ہے - فرض ہے جب مدعی طالب ہو مسئلہ اگر کوئی شخص گواہی کو چھپاے اور
اور ظاہر نہ کرے تو جائز ہے یا نہین - اگر گواہی حدود مین ہو تو گواہ کو اختیار ہوگا چاہے
گواہی دے اور چاہے پوشیدہ کرے مگر پوشیدہ کرنا بہتر ہے اور چوری مین یون گواہی
دے کہ مال مسلمان کا ثابت ہوجاے اور ہاتھ نہ کاٹا جاے یعنے گواہی مین لفظ چوری کا
نہ کہے بلکہ یون کہے کہ مین نے دیکھا کہ فلان نے فلان کا مال لیا مگر اور باقی واقعات مین گواہ
پر گواہی دینا فرض ہوگا مثل بیع اور شرا اور اجارہ اور نکاح اور عتاق اور طلاق یا اور جو

ان کے مانند ہون اور اگر پوشیدہ کریگا تو خدا کے یہان اُسکی پکڑ ہوگی کیونکہ وہ گنہگار ہوگا مسئلہ
معاملات مذکورہ مین سکے گواہون کی گواہی سُنی جائیگی - اگر زنا کے ثبوت مین گواہی ہو تو چار
شخص آزاد اور مسلمان اور عادل ہون اور جملہ حدود قصاص مین دو مرد عادل ہونے چاہئین
لیکن عورتون کی گواہی حدود اور قصاص مین قبول نہوگی باقی اور واقعات مین سوائے
حدود اور قصاص کے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین گواہی مین تو قبول ہوگی خواہ مال کا ہو یا سوائے
مال کے مثلاً نکاح اور طلاق اور خلع اور وکالت اور وصیت لیکن بکارت اور ولادت مین
صرف عورتون کی گواہی بے مرد کے قبول کیجائیگی ایسے ہی کل واقعات مین کہ جنکی مردون کو
اطلاع نہین ہوسکتی ہے جائز ہوگا کہ عورتین تنہا گواہی دین - از مترجم ایسے معاملات مین
ایک عورت کی گواہی بھی کافی ہوگی مسئلہ گواہون کا عادل ہونا فرض ہے یا نہین - حدود
اور قصاص مین باجماع فرض ہے اور جو سوائے حدود اور قصاص کے ہو ان مین امام ابو حنیفہ
کے نزدیک گواہون کے ظاہر عدل پر اکتفا کرین اور صاحبین کے نزدیک کل واقعات مین
ظاہر و باطن عادل ہونا شرط ہے مسئلہ اگر گواہ لفظ گواہی کا زبان سے نہ کہے اور کہے کہ مجھکو
معلوم ہے اور یقیناً جانتا ہون مین تو گواہی اسکی قبول ہوگی یا نہین - نہین ہوگی مگر جب کہ
لفظ گواہی کا زبان سے کہے مسئلہ جس امر کی گواہی دیتا ہے - دو طرح پر ہے ایک یہ کہ حکم
اسکا بنفس خود ثابت ہو مثل بیع اور شرا اور اقرار اور غصب اور قتل اور گواہی دینا حکم
پر حاکم کے پس ان واقعات مین حلال ہے گواہی دینا دیکھنے اور سننے سے اور اسکی گواہی
قبول کرین اگرچہ مدعی نے اسکو گواہ اپنے معاملہ پر نہ کیا ہو لیکن گواہی دیتے وقت نکہے کہ اُسنے مجھکو گواہ کیا
ہے بیع پر مثلاً بلکہ کہے کہ اُسنے فروخت کیا اور دوسری یہ ہے کہ حکم اُسکا اپنے نفس کے ساتھ ثابت نہو
مثلاً گواہی دوسرے گواہ پر مسئلہ اگر کوئی شخص سُنے کہ فلان نے گواہی دی ہے - تو اُسکو جائز
نہین ہے کہ اسکی گواہی پر گواہی دے - مسئلہ اگر کوئی شخص ایک واقعہ اپنا لکھا ہوا دیکھے
اور وہ اُسکو یاد نہو تو اُسکو جائز نہین کہ اُس واقعہ لکھے ہوئے پر بغیر یاد کے گواہی دے

مسئلہ گواہی نابینا اور غلام کی اور اُسکی کہ جسکو گالی کی حد لگی ہو اور اُس نے توبہ کری ہو تو قابل قبول ہے یا نہیں۔ نہیں ہے۔ مسئلہ اگر کوئی شخص گواہی دے اپنے بیٹے یا پوتے یا ماں اور باپ کے یا انکے شوہر گواہی دے اپنے بی بی کے واسطے یا بی بی شوہر کے واسطے یا مولیٰ غلام کے واسطے یا مکاتب کے واسطے تو یہ گواہی سُنی جائیگی یا نہیں۔ نہیں سنی جائیگی لیکن اگر کوئی اجنبی دعویٰ کرے کسی کے مال پر اور وہ لڑکا گواہی دے ماں کے اوپر اجنبی کے واسطے تو یہ گواہی سُنی جائیگی۔ حاصل یہ ہے کہ اگر قرابتی کے نفع کے واسطے گواہی دے تو قبول نہ کرین لیکن اجنبی کے واسطے قرابت والے پر گواہی دے تو قبول کیجاے گی۔ مسئلہ گواہی شریک کی شریک کے واسطے ایسے مال مین کہ وہ اُس مین شریک ہون تو سُنی جائیگی یا نہیں۔ نہیں سُنی جائیگی۔ مسئلہ اگر بھائی کے واسطے یا چچا کے واسطے گواہی دین تو وہ مسموع ہوگی یا نہیں۔ ہوگی۔ مسئلہ گواہی مخنث کی اور نوحہ گر اور گانے والے اور جو خوشی کیلئے ہمیشہ شراب پیتا ہو اور کبوتر باز کی سُنین یا نہیں۔ نہ سُنین۔ مسئلہ گواہی اس شخص کی کہ مرتکب کبائر کا ہو سُنی جائیگی یا نہیں۔ اگر مرتکب ایسی کبیرہ کا ہو کہ وہ سبب حد کا ہے تو نہ سُنین۔ مسئلہ گواہی اُس شخص کی کہ جو دوسرون کے روبرو ننگا نہائے یا سود کھاتا ہو تو جائز ہے یا نہیں۔ جائز نہیں ہے اور ایسے ہی چوسر باز اور شطرنج باز کی بھی نہیں سُنی جائیگی۔ از مترجم یعنی جو اِن مین روپئے پیسے سے بد کر کھیلے۔ مسئلہ گواہی اُس شخص کی کہ جو شارع عام مین پیشاب کرے یا کھانا کھاے یا جو کوئی اپنے اگلون کو جیسے صحابہ کرام کو یا اہلبیت کو یا مجتہدین کو گالی دے تو سُنی جائیگی یا نہیں۔ نہیں سنی جائیگی اگرچہ بھلائیان اُنکی بُرائیون سے زیادہ ہون۔ مسئلہ گواہی اہل ہوا اور بدعتی کی سنی جائیگی یا نہیں۔ اخبار اور دیانات مین نہیں سُنی جائیگی مگر معاملات مین سُنی جائیگی اور گواہی خطابیون کی کہ وہ ایک گروہ ہے روافض کا نہیں سنی جائیگی اور وہ ایسے لوگ ہین کہ جو مدعی اُنکے سامنے قسم کہاتا اپنے صدق دعویٰ پر تو وہ لوگ گواہی دیتے ہین بے اُسکے کہ اُنکو علم ہو۔ مسئلہ گواہی ذمی کی ذمی کے

حق مین قبول ہوگی یا نہین - ہوگی اگرچہ وہ لوگ مختلف المذہب ہون مسئلہ اگر کوئی شخص صغیرہ
گناہ کرتا ہو اور کبیرہ سے پرہیزگار ہو تو اسکی گواہی قبول ہوگی یا نہین - ہوگی مسئلہ ذمی کے
حق مین حربی کی گواہی قبول ہوگی یا نہین - نہین ہوگی - مسئلہ اور گواہی نامختون کے
اور خصی کے اور خنثی کے اور ولدالزنا کی قبول ہوگی یا نہین - قبول ہوگی وہ شہادہ
جو دعوی کے موافق ہو اور جو دعوے کے خلاف ہو وہ نہین سنی جائیگی یعنی معنی اور لفظ مین
برابر ہو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اگر ایک شخص گواہی دے ہزار روپیہ کی اور دوسرا دو ہزار
کے مدعی بھی دو ہزار کہتا ہے تو گواہی نہین سنی جائیگی اور اگر ایک گواہ دو ہزار کی گواہی دے
اور دوسرا پندرہ سو کی اور دعوی بھی مدعی کا پندرہ سو کا ہو تو باتفاق ہزار مین سنی جائیگی
مسئلہ اگر دو شخص ہزار روپیہ کے ساتھ گواہی دین پھر ایک ان مین سے گواہی دیتا ہے
کہ ان ہزار روپیہ مین سے پانسو روپیہ ادا کیے ہوئے ہین تو گواہی اُسکی درست ہوگی یا نہین
درست ہوگی اور حکم اس دعوے کا یہ ہوگا کہ ہزار روپیہ کی ڈگری کرین اور گواہی اس شخص
کی ادا پاوین موقوف رہے گی جب تک دوسرے گواہ کو لاوے اور گواہ کو چاہیے کہ گواہی
ادا کی نہ دے جب تک کہ مدعی نے اقرار نہ کیا ہو کہ مین پانسو روپیہ لے چکا ہون - اگر دو شخص
کسی کے مار ڈالنے کی گواہی دین اور کہین کہ زید عید کے روز مکہ مین مارا گیا اور دوسرے کہین کہ
عید کے روز کوفہ مین مارا گیا تو گواہی کس کی قبول ہوگی - دونون گواہی رد کی جائینگی اور
اگر پہلے ایک گروہ نے گواہی دی اور قاضی نے اُسپر حکم کیا پھر دوسرے گروہ نے گواہی دی
تو گواہی دوسرون کی قبول نہین ہوگی مسئلہ قاضی کو جائز ہے کہ جرح مجرد کے اوپر گواہی
سنے اور حکم دے - نہین جائز ہے - مسئلہ گواہون کو جائز نہین کہ بغیر دیکھے چیز کے گواہی
دین مگر نسب موت نکاح دخول قاضی کی ولایۃ کی گواہی بغیر دیکھے مگر یہ ضرور ہے کہ یہ خبر انکو
سچی اور ثقہ لوگون سے پہونچی ہو تو انکو جائز ہے کہ ان صورتون مین سُنی ہوئی بات پر
گواہی دین مسئلہ گواہی پر گواہی دینا جائز ہے یا نہین - جائز ہے سب حقوق مین

اگر حدود اور قصاص مین نہین مانی جائے گی اور گواہی ایک شخص کی ایک پر نہین سُنی جائیگی

مسئلہ گواہی دو شخصون کی ایک شخص پر مانی جائیگی یا نہین مانی جائیگی مسئلہ گواہ کو اپنی

گواہی پر گواہ کرنیکا کیا طریقہ ہے وہ یہ ہے کہ گواہ اصلی گواہ فرعی سے یون کہے کہ گواہ رہو تو

میری گواہی دینے پر مین گواہی دیتا ہون کہ فلان بن فلان نے اقرار کیا ہے اسقدر مال

کے ساتھ میرے روبرو اور مجھکو گواہ کیا ہے اپنے نفس پر مسئلہ گواہی گواہ فرعی کی کب قبول

کی جائیگی - اگر اصلی گواہ مرجائے یا تین دن کی راہ چلا گیا ہو یا ایسا بیمار ہو کہ قاضی کے کچہری

مین حاضر نہو سکے مسئلہ اگر فرعی گواہ اصلی گواہ کا عدل بیان کرے تو جائز ہے اور اگر ساکت

رہین تو جائز ہے شہادۃ فرع کی لیکن قاضی اُن کے یعنے اصول کی حال کی تفتیش کرے -

مسئلہ اگر اصلی گواہ فرعی گواہون سے انکار کرین یعنی کہین کہ ہمنے اُن کو گواہ نہین کیا اگر

تو فرعی گواہ سُنے جائین گے یا نہین - نہین سُنے جائینگے - مسئلہ اگر کوئی شخص جھوٹی گواہی

دے تو اُسکے واسطے کیا ہونا چاہیے - امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اسکو بازارون اور

شہر مین پھرا کر تشہیر کرین تعزیر نہ کرین اور صاحبین کے نزدیک تعزیر کی حد مارین اور قید کرین

باب الرجوع عن الشہادۃ

گواہی سے انکار کرنے کے مسائل

گواہ اگر اپنی گواہی سے پھر جاوین تو جائز ہے یا نہین - جائز نہین ہے مگر قاضی کے سامنے

اور اسکا بھی یہ حال ہے کہ اگر قاضی کے حکم کرنے سے پہلے پھر گئے تو حکم ساقط ہو جائے گا

یعنی قاضی حکم نہ دے بموجب اُنکی گواہی کے اور گواہون پر بھی تاوان وغیرہ واجب نہوگا

اور قاضی کے حکم کرنے کے بعد پھرے ہین تو قاضی کا حکم ساقط نہوگا یعنی منسوخ نہوگا او

گواہ تاوان دار ہون گے اس مال کے کہ جسقدر اُن کی گواہی سے نقصان ہوا ہوگا -

مسئلہ اگر دو شخص ایک کی گواہی دین اور قاضی حکم کرے اُسکے بعد گواہ پھر جائین

تو مشہود علیہ کو پہنچتا ہے کہ اُنکو تاوان دار کرے اور جو ایک پھر یگا تو نصف کا تاوان دار

ہوگا مسئلہ اگر تین شخص گواہی دین اور اُن مین سے ایک پھرجائے تو اسکے ذمہ کچھ تاوان
ہوگا یا نہین کچھ نہین ہوگا۔ از مترجم کیونکہ دو گواہون سے دعوی ثابت ہو جاتا ہے اور وہ موجود
ہین اور اگر دو گواہ پھرجائین تو نصف تاوان واجب ہوگا مسئلہ اگر ایک مرد اور دو عورتین
گواہی دین اور قاضی حکم کرے اور ایک عورت گواہی سے پھرجائے تو اسکا کیا حکم ہوگا۔
چہارم مال کی تاوان دار ہوگی اور جو دونون عورتین پھرجائین تو آدھے مال کی تاوان دار
ہونگی مسئلہ اگر ایک مرد اور دس عورتین گواہی دین اور قاضی حکم کرے اور پھر
آٹھ عورتین گواہی سے پھرجائین تو اُنپر تاوان ہوگا یا نہین۔ نہین ہوگا ہان اگر نوین
عورت بھی پھرجائے تو سب عورتون پر چہارم تاوان واجب ہوگا مسئلہ اگر کل عورتین اور
وہ مرد پھرجائین تو اُس مین کیونکر تقسیم ہوگی۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نقصان کے چھ حصہ
ہوکر ایک مرد پر اور پانچ عورتون پر اور صاحبین کے نزدیک آدھا عورتون پر اور آدھا
مردون پر مسئلہ اگر دو شخص ایک عورت پر نکاح کی مہر مثل کے ساتھ گواہی دین بعد اسکے
وہ پھرجائین تو اُنپر تاوان واجب ہوگا یا نہین۔ اگر مقدار مہر مثل کی گواہی دی ہے تو
تاوان دار نہون گے اور اگر مہر مثل سے کم کی گواہی دی ہوگی تو تاوان کمی کا واجب ہوگا۔
مسئلہ اگر دو مرد ایک مرد پر گواہی دین کسی عورت سے نکاح کی پھر وہ پھرجائین تو اُسکا تاوان
اُنپر واجب ہوگا یا نہین۔ اگر مہر مثل کے ساتھ یا کمی کی گواہی دی ہوگی تو تاوان اُنپر نہوگا
اور اگر مہر مثل سے زیادہ کی گواہی دی ہوگی تو زیادتی کے موافق اُنپر تاوان واجب ہوگا
مسئلہ اگر دو شخص گواہی دین کہ فلان شخص نے اپنی عورت کو طلاق دی ہے پھر وہ گواہی سے پھرجائین
تو کیا حکم ہے۔ اگر صحبت سے پہلے طلاق کے گواہ پھرجائین تو آدھے مہر کے ضامن ہونگے
اور اگر صحبت کے بعد پھرجائین تو گواہون پر کچھ واجب نہوگا مسئلہ اگر آزادی کے ساتھ
گواہی دین اور پھرجائین تو کیا حکم ہے۔ اگر قاضی کے حکم کے بعد پھرے ہین تو غلام آزاد
ہوجائے گا اور قیمت غلام کی گواہون پر واجب ہوگی مسئلہ اگر دو شخص قصاص

کی گواہی دین اور پھر پھر جائین تو اُنپر قصاص واجب ہوگا یا نہین۔ قصاص واجب نہین ہوگا دیت واجب ہوگی مسئلہ اگر فرعی گواہ پھر جائین تو اُنپر تاوان ہوگا یا نہین۔ ہوگا مسئلہ اگر اصلی گواہ انکار کرین کہ ہمنے فرعی گواہ نہین کئے ہین تو فرعی گواہون پر تاوان واجب ہوگا یا نہین۔ نہین ہوگا۔ مسئلہ اگر اقرار کرین کہ ہمنے کیا ہے اور ہمسے غلطی ہوئی تو تاوان دار ہون گے یا نہین۔ ہون گے۔ مسئلہ اگر فرعی اصلی گواہون کے تکذیب کرین یا کہین کہ غلطی کے ساتھ گواہ کیا ہمکو تو اُن کے قول پر التفات کیا جائیگا یا نہین۔ نہین کیا جائیگا مسئلہ اگر چار شخص زنا کی گواہی کے ہون اور دو شخص محصن ہونے کے گواہ ہون اور محصن ہونے پر گواہی دین اس کے بعد پھر جائین تو تاوان دار ہون گے یا نہین۔ اگر زنا کے گواہ پھر جائین گے تو تاوان دار ہون گے اور اگر احصان کے گواہ پھر جائین گے تو تاوان دار نہون گے مسئلہ اگر دو شخص قسم کی گواہی دین اور دو شخص وجود شرط کی گواہی دین مثلاً دو کہین کہ زید نے قسم کھائی ہے کہ اگر غلام میرا فلان کام کرے تو آزاد ہے اور دو شخص گواہی دین کہ غلام نے فلان کام کیا اور غلام آزاد ہو گیا اب سب گواہ پھر جائین تو کون سے گواہ تاوان دار ہون گے۔ جو قسم کے گواہ ہین تاوان دار ہونگے

کتاب آداب القاضی

قاضی کے آداب کے مسائل

عہدۂ قضا پر کس شخص کو مقرر کرنا چاہیے جس شخص مین گواہی کی قابلیت ہو اور وہ عالم بھی ہو اور مجتہد بھی ہو اور امین بھی ہو اور واثق بھی ہو اپنے نفس پر اور جو جور اور ظلم سے اپنے آپ کو نگاہ نہ رکھتا ہو اُس شخص کو لائق نہین ہے کہ عہدۂ قضا کو قبول کرے اور عہدۂ قضا کی درخواست کرنا مکروہ ہے جو شخص قاضی بنایا گیا تو اُسپر واجب ہوگا کہ پہلے قاضی کے دفتر کا حال پوچھے اور قیدیونکا حال دیکھے بھالے اور جو قیدی اقرار کرے کسی کے حق کا وہ اُسپر لازم کرے اور جو کوئی اُن مین سے انکار کرے تو قاضی معزول شدہ کے مجرد کہنے پر اعتبار

نہ کرے بلکہ قاضی معزول سے گواہ اس کے قابل حبس ہونے کے طلب کرے اور اگر وہ گواہ پیش
نہ کر سکے تو اسکے رہا کرنے مین تعجیل نہ کرے جب تک کہ اسکا حال ظاہر نہ کرے اور پھر منادی
کرا دے تاکہ صاحب حق اگر اثبات حق کرے اگر منادی کے بعد کوئی مدعی نہ اوے تو اسکو
رہا کر دے اور امانتون اور وقف کی چیزون کی حاصل مین تفحص کرے اور اسباب مین
گواہون اور اقرار پر عمل کرے اور قاضی معزول شدہ کے کہنے پر عمل نہ کرے لیکن اگر کوئی
قابض اور متصرف اقرار کرے وقفون اور امانت کے مال کا کہ قاضی معزول شدہ نے جسکو
سپرد کیا ہے تو قاضی معزول کے کہنے پر عمل کرے اور کچہری مسجد مین کرے یا ایسی جگہ کہ عام
اور کھلی ہوئی ہووے کہ ہر قوی وضعیف اسکو دیکھ سکے مسئلہ قاضی کو تحفہ قبول کرنا چاہیے یا
نہین - قبول نہ کرے مگر اُس شخص کا کہ جسکو قاضی بھی بدلے مین دیتا ہو اور پہلے سے عادت
جاری ہو یا قاضی کا رشتہ دار ہووے - مسئلہ قاضی کو دعوت مین جانا جائز ہے یا نہین جائز نہین
ہے مگر دعوت عام مین - مسئلہ قاضی کو جائز ہے کہ نماز جنازہ مین حاضر ہو - جائز ہے اور
ایسی ہی بیمار پرسی بھی جائز ہے مسئلہ قاضی کو جائز ہے کہ دو جھگڑا کرنے والون مین سے
ایک کو بے دوسرے کے طلب کرے - جائز نہین ہے بلکہ مدعی اور مدعا علیہ کو برابر بٹھاوے
اور اُن مین سے کسی کو اشارہ نہ کرے اور اُس سے کوئی وعدہ کہ جس سے وہ خوش ہووے
نہ کرے اور نہ کوئی دلیل سکھاوے اور جب دو مین ایک کا حق ثابت ہو جائے تو دوسرے
کو اسکا حق ادا کرنے کا حکم دے اور اگر وہ ادا نہ کرے تو اسکو قید کرے مگر قید کرنے
مین جلدی نہ کرے - مسئلہ اگر مدعا علیہ مدعی کا حق ادا کرنے مین انکار کرے تو قاضی
اُسکو قید کرے یا نہین - ہر دین کہ بدل اسکا مال ہووے جیسے قیمت کسی مبیع کی یا قرض
ہو یا بدل کسی عقد کا مثلاً مہر یا ضمانت یا حوالت ہو تو اسکو اس قسم کے دین مین قید کرے
اور جو دین ان کے سوا ہون مثلاً تاوان جنایت اور عوض غصب وغیرہ مین قید نہ کرے
اور مدعا علیہ اپنی محتاجی کا دعوے کرے تو قید نہ کرے ہان اگر مدعی اس کے مالدار ہونے کا

مدعی گواہوں سے ثابت کردے تو دو تین مہینے قید رکھے اور پھر اُسکا حال دریافت کرے اگر مال ثابت نہو تو اُسکو رہا کردے اور جب قید سے چھوٹ جائے تو اُسکے قرضخواہوں میں اور اُس مین جدائی نہ ڈالے یعنی مواخذہ کرنے سے منع نکرے اور جب اُس کے پاس مال بچون کے خرچ سے کچھ زیادہ ہو تو قرضخواہون کو جائز ہے کہ اُس سے مال طلب کرین مسئلہ ماں باپ اور بی بی کے نفقہ کے بابتہ قید کرین یا نہین نکرین مگر بی بی کے نفقہ کے بابتہ جب قید کیا جائے کہ صاحب قدرت ہو کر انکار کرے مسئلہ عورت قاضی ہوسکتی ہے مگر حدود و قصاص میں نہیں ہوسکتی مسئلہ قاضی کا خط تمام واقعات مین قبول ہوگا یا نہین قبول ہوگا اگر دو شخص گواہی دین مگر حدود اور قصاص مین نہین ہوگا - جب دو شخص گواہی دین کسی حاضر شخص پر تو یہ قاضی دوسرے کو لکھے کہ مین نے گواہون کی گواہی سے اُسپر حکم کیا ہے اور اگر وہ شخص حاضر نہو تو گواہون کی گواہی پر حکم نکرنا چاہیے صرف گواہی لکھے تاکہ مکتوب الیہ حکم کرے اور جب خط اُس قاضی کے پاس پہونچے تو قبول نکرنا چاہیے مگر گواہی کے ساتھ اور گواہی دو مرد دین یا ایک مرد اور دو عورتین اور قاضی جب خط لکھے تو گواہون کے سامنے پڑھے تاکہ واقعہ اُنکو معلوم ہو جائے اور مُہر کرے اور اُن کے سپرد کردے اور جب وہ اُس قاضی کو پہونچے کہ جسکے نام وہ خط لکھا گیا ہے وہ مدعا علیہ کو حاضر کرے اور پھر اُسکی کھولے اور گواہ گواہی دین کہ یہ خط فلان قاضی کا ہے کہ تیرے نام آیا ہے اور فلان واقعہ مین اپنی کچہری مین ہمارے سامنے پڑھا اور ہمارے سپرد کیا جب اس طرح گواہی ہو جائے تو قاضی خط کو کھول کر پڑھے مدعا علیہ کے سامنے اور جو اُس مین لکھا ہو وہ اُس کے اوپر لازم کردے - مسئلہ قاضی کو نائب کرنا جائز ہے یا نہین جائز نہین ہے مگر اُسکو اختیار دیا گیا ہو تو جائز ہے مسئلہ اگر اور حاکمون کا حکم قاضی کے پاس پہونچے تو اُسکی تعمیل کرنا اُسپر واجب ہے یا نہین - اُن حکمون کی تعمیل کرے مگر حکم اُن کا خلاف قرآن مجید اور حدیث شریف اور اجماع کے نہو اگر خلاف ہو تو نکرے

مسئلہ۔ عامل کی غیر حاضری مین حکم کرنا جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے مگر جب کوئی اُسکا قایم مقام موجود ہو مسئلہ اگر دو شخص ایک کو پنچ بدین کہ ہمارا فیصلہ کر دے اور وہ اُسکے حکم پر راضی ہوجائین تو جائز ہے یا نہین اگر پنچ مین حاکم کی صفت ہو اور اُسکی شرطونسے متصف ہو تو درست ہے از مترجم حدود اور قصاص اور دیت کہ جو عاقل کے کنبہ پر پڑے اُسمین جائز نہین ہے مسئلہ کافر اور غلام اور ذمی اور جس پر گالی کی حد جاری ہوئی ہو اور فاسق اور لڑکے کو پنچ بنانا جائز ہے یا نہین ۔ ناجائز ہے مسئلہ اگر دو شخص کسی کو پنچ بدین تو ممکن ہے کہ اُسکے حکم کرنے سے پہلے اُسکی پنچایت سے انکار کر دین اُسکے حکم کرنے سے پہلے انکار کرسکتے ہین مگر حکم دینے کے بعد ممکن نہین ہے اور جب پنچ حکم دے چکے تو قاضی کو چاہیے کہ اُس حکم کو جاری کرے اگر اُسکے مذہب کے موافق ہو اور اُسکے مذہب کے خلاف ہوگا تو باطل کرے مسئلہ حدود اور قصاص مین کسی کو حکم کرنا جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے اور پنچ کو گواہ سُننے اور انکار پر حکم کرنے کا اختیار ہے ۔
مسئلہ اگر قاضی یا پنچ اپنی اولاد اور زوجہ اور باپ مان کے واسطے حکم کرین تو جائز ہے یا نہین۔ باطل ہے فقط واللہ اعلم

کتاب القسمة

تقسیم کے مسائل

کیا قاضی پر واجب ہے کہ کسی شخص کو لوگون کی تقسیم کے واسطے مقرر کرے اور اجرت بیت المال سے دی جائے۔ واجب ہے اور اگر بیت المال سے اجرة نہ دے تو لوگون سے اجرة دلوائے تقسیم کے واسطے لیکن چاہیے کہ وہ شخص عادل اور امین ہو اور تقسیم کرنے کا بھی علم جانتا ہو اور قاضی کو جائز نہین ہے کہ لوگونپر جبر کرکے ایک ہی شخص ہمیشہ تقسیم کے کام پر مقرر رکھے مسئلہ اگر ایک مکان کئی وارثون مین تقسیم کیا جائے تو قاسم کی اجرت وارثون کی تعداد سے ہوگی یا حصون کے حساب سے۔ امام ابوحنیفہ

کے نزدیک عدد ورثا کے حساب سے اور صاحبین کے نزدیک سہام کے موافق اجرت کی مسئلہ
اگر کل وارث قاضی کے پاس حاضر ہون اور اُن کے پاس مکان یا ایک زمین ہو اور وہ دعویٰ
کرین کہ ہمکو میراث مین پہونچا ہے فلان شخص سے تو قاضی اُن مین تقسیم کرے یا نہین امام ابو حنیفہ کے
نزدیک تقسیم نہ کرے جب تک وہ گواہ نہ لائین کہ فلان شخص مرگیا ہے اور وارثون کو معین
نہ کرے اور صاحبین کے نزدیک اُن کے اقرار کے ساتھ تقسیم کردین اور دفتر مین جو کتاب تقسیم
ہے یعنے رجسٹر اُس مین لکھ دے بقول اُن کے تقسیم کردی ہے مسئلہ اگر کسی مال مشترک کا
شریک دعویٰ کرین سواے مکان زمین وغیرہ غیر منقول کی کہ یہ شے میراث مین ہمکو پہونچی
ہے اس کی تقسیم چاہتے ہین تو کہنے پر تقسیم کیا جائے یا نہین۔ باتفاق تقسیم کردین مسئلہ
اگر چند شریک دعوے کرین کہ یہ زمین وغیرہ ہماری ملک ہے اور اُسکا سبب بیان نہ کرین تو وہ
اُن مین تقسیم کرین یا نہین تقسیم کردین۔ مسئلہ اگر ہر شریک اپنے حصہ سے ایک نفع
حاصل کرتا ہے اور ایک اُن مین تقسیم چاہتا ہے تو تقسیم کرین یا نہین تقسیم کردین اور اگر
بعضون کو نفع ہوتا ہے اور بعض کو بوجہ تھوڑا حصہ ہونے کے فائدہ نہین ہوتا تو تھوڑے
حصہ والے کی خواہش سے تقسیم نہ کرین اور بڑے حصہ والے چاہین تو تقسیم کردین مسئلہ
اگر ہر ایک کو اُن مین بوجہ تقسیم کے نقصان ہوتا ہو تو تقسیم کرین یا نہین۔ نہ کرین مگر اُنکے
سب کے راضی ہونے سے مسئلہ اگر ترکہ اسباب ہووے تو تقسیم کرین یا نہین۔ ایک
جنس کا اسباب ہو تو جبراً تقسیم کردین اور دو جنس کا ہو تو جبراً تقسیم نہ کرین کہ بعض چیز بعض
کو مگر قیمت کے ساتھ۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جبراً تقسیم نہ کرین جواہر کو یا غلامونکو کیونکہ
اُن مین تفاوت بہت ہے اور صاحبین کے نزدیک غلامونکو تقسیم کردین مسئلہ حمام اور کنوان
تقسیم کرین یا نہین نہ کرین اور جتنی ایسی چیزین ہین اُن کا بھی یہی حکم ہے مثل چکی وغیرہ
کے مگر دوسرے شریکون کے راضی ہوجانے سے مسئلہ اور اگر وارث قاضی کے پاس
اگر بیان کرین کہ ہمارا مورث مرگیا اور اس کے وارث اسقدر ہین اور گواہ گذرانین

یہ مورث مرگیا اور اُسکے وارث اسقدر ہیں اور وہ وارث ہین کہ دو یہان ہیں اور ایک موجود نہین ہے اور مکان وغیرہ بھی انہین حاضرین کے قبضہ مین ہین تو اب قاضی تقسیم کرے یا نہین تقسیم کرے اور غائب کی طرف سے وکیل مقرر کرے تاکہ وکیل اُس غائب کے حصہ پر قبضہ کرے اور اُس کی نگاہداشت رکھے ۔ مسئلہ اگر تین شریک آپس مین مکان خریدین اور اُن مین سے دو موجود ہین اور ایک غائب ہے اور یہ حاضر تقسیم چاہتے ہین تو تقسیم کرین یانہین ۔ تیسرے کی غیبت مین تقسیم نہ کرین ۔

مسئلہ ۔ اگر کوئی مکان کسی غیر موجود وارث کے قبضہ مین ہے اور موجود تقسیم کرنا چاہتے ہین تو تقسیم کرین یا نہین ۔ نہ کرین **مسئلہ** اگر ایک وارث موجود ہے اور دوسرے وارث موجود نہین ہین اور جو موجود ہے وہ تقسیم چاہتا ہے تو تقسیم کرین یا نہین ۔ نہ کرین ۔ مسئلہ اگر کئی مکان ایک شہر کے میراث مین مشترک ہون تو اُن کو علحدہ علحدہ تقسیم کرین یا نہین ۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ہر مکان کو علحدہ علحدہ تقسیم کرین اور صاحبین کے نزدیک اگر بہتری شرکا کی مجموعہ کی تقسیم مین ہو تو اسی طرح تقسیم کرین یعنے بعض کو ایک مکان دیدین اور بعض کو دوسرا علحدہ علحدہ ہر ایک مکان کو نہ تقسیم کرین مسئلہ اگر کوئی مکان یا زمین یا دوکان ہو تو ہر ایک کو جُدا جُدا تقسیم کرین یا نہین جدا جدا تقسیم کرین قاسمون کو چاہیے کہ عدل کے ساتھ یعنی گز سے پیمایش کرین اور قیمت لگائین اور ہر ایک کے حصہ کو جدا کرین اس طرح کہ کسی کا حصہ کسی کے ساتھ متعلق نہو اور اُن حصون پر ہر ایک حصہ کا نام لکھین یعنی اول دوسرا تیسرا وغیرہ اور قرعہ ڈالین جسکا نام پہلے نکلے اُسکو پہلا حصہ دین علی ہذا القیاس مسئلہ روپیہ یا اشرفی مکان کے تقسیم مین داخل ہو سکتی ہے یا نہین ۔ نہین ہوسکتی مگر سب کی رضامندی سے مسئلہ اگر مکان تقسیم کرین اور ایک کی موری یا راہ دوسرے کے ملک مین ہو اور تقسیم کے وقت شرط نہوئی ہو تو تقسیم توڑی جائیگی یا نہین اگر اُسکا پھیر دینا ممکن ہو تو پھیر دین ورنہ تقسیم توڑ دین یعنی از سر نو تقسیم ہونے چاہیے ۔

مسئلہ اگر ایک مکان ایسا ہو کہ اسکے اوپر بالاخانہ ہو اور ایک مکان کا فقط بالاخانہ ہے اور
ایک مکان میں نیچے اوپر دونوں مکان ہوں اور اس میں کئی آدمی شریک ہوں تو ہر ایک
کو علیحدہ علیحدہ تقسیم کریں یا نہیں تقسیم ان کی قیمت کے ساتھ ہوگی بے قیمت نہیں ہو سکتی
مسئلہ اگر وارثوں میں اختلاف پڑے مثلاً ایک کہے کہ مجھکو میرا حصہ نہیں ملا دوسرے کے
قبضہ میں ہے اور دوسرا کہے نہیں اور دو تقسیم کرنے والے گواہی دیں تو ان کی گواہی
قبول ہوگی یا نہیں قبول ہوگی مسئلہ اگر ایک شخص وارثوں میں سے حصہ پاکر کہے کہ میرا کچھ حصہ
فلان شریک کے پاس ہے تو اسکا قول مانا جائے گا یا نہیں - اسکو سچا نہ جانیں جب تک
گواہ پیش نہ کرے مسئلہ اگر ایک ان میں سے کہے کہ میں نے اپنا حصہ پالیا اور تھوڑا
سا فلان نے لے لیا اور فلان کہے کہ کل لے چکا تو قول کس کا معتبر ہوگا مدعا علیہ کا قول
قسم کے ساتھ مسئلہ اگر کہے کہ فلان جگہ مجکو ملی ہے اور فلان وارث نے نہیں دی ہے
اور اس فلان مدعا علیہ نے اسکو جھوٹا بنایا تو کسکو قسم دی جائے گی دونوں کو اور تقسیم توڑ دی
جائیگی مسئلہ اگر ایک مکان وارثوں میں تقسیم ہو اور ہر ایک کا حصہ مقرر ہو جائے پھر کوئی
مستحق بعض حصہ کسی ایک معین میں پیدا ہو تو تقسیم کو توڑ کر از سر نو کریں یا نہیں -
امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تقسیم نہ توڑیں اور اسکا حصہ دوسرے شریک کے نصیب سے
حصہ رسد دلایا جاوے اور صاحبینؒ کے نزدیک تقسیم توڑ دیں ؀

کتاب الاکراہ

زبردستی کام کرنے کے مسائل

جبر کرنا ثابت ہوتا ہے - اس سے کہ جو اس دھمکی کے واقع کرنے پر قادر ہو جیسے بادشاہ یعنی
وہ جس شے سے ڈراتا ہے اسکو کر سکتا ہے - اور چور اور بیباک سے جبکہ وہاں فریاد رسی
نہو سکے مسئلہ اگر کسی نے کسی پر جبر کیا یعنی ڈرایا کہ تو اس چیز کو فروخت کر ڈال یا مول
لیلے یا اقرار کرے فلان کے ہزار درم کا یا اجارہ دے دے اور یہ ڈرانا قتل کے ساتھ

ہو یا جس کے ساتھ یا ضرب شدید کے ساتھ تو بیع درست ہوگی یا نہین - اُسکو اختیار ہوگا کہ بعد اُس جبر کے چاہے راضی ہوجاوے اور چاہے اُس بیع کو توڑ دے اور اپنا اسباب واپس کرے اور اسباب کی قیمت رغبت سے لینا بیع کی اجازت ہے جیسے مبیع کا اپنی خوشی حوالہ کر دینا اجازت ہے اور جو جبر سے لیگا تو اجازت نہین ہے پھر اگر وہ چیز مشتری کے قبضہ مین موجود ہو تو واپس کرے - مسئلہ اور اگر وہ چیز مشتری کے پاس سے تلف ہوگئی ہے تو تاوان جبکا ہوگا یا نہین - واجب ہوگا کہ قیمت اسباب کی بائع کو دے اور بائع کو یہ بھی پہنچتا ہے کہ جبر کرنیوالے سے قیمت لے لے یعنی مشتری سے نہ لے مسئلہ اگر کوئی شخص کسی پر جبر کرے یعنی ڈراوے اُسکو مارے یا قید سے تو اس حرام چیز کو کھاوے مثلاً سوٗر یا کوئی مردار چیز تو وہ کھائے یا نہین - جائز نہین ہے کہ اُسکو کھائے ہان اگر اس طرح سے ڈراوے کہ جسمین جان تلف ہوتی ہو یا کسی عضو کے کاٹ لینے سے ڈراوے تو اس صورت مین جائز ہے کہ اُس کام کو کر گذرے - اگر ان باتون پر صبر کریگا تو گنہگار ہوگا عند اللہ - مسئلہ اگر کوئی شخص کسی پر کفر کرنے مین یا پیغمبرون کے بُرا کہنے مین قید اور مار سے ڈراوے تو یہ جبر ہوگا یا نہین نہین ہوگا ہان اگر جان سے مار ڈالنے اور عضو کے کاٹنے سے ڈراوے تو اُسوقت مین رخصت ہوگی کہ کر گذرے اگر اُسکا دل ایمان پر برقرار ہو اور وہ گنہگار نہوگا اور جو صبر کریگا یہانتک کہ مارا گیا تو بہتر تو عند اللہ مستحق ثواب کا ہوگا مسئلہ اگر کوئی کہے کہ کسی مسلمان کا مال ضائع کر دے اور جان سے مار ڈالنے کے ساتھ ڈراتا ہو تو کیا جائز ہوگا کہ اُسکا مال تلف کر دے - جائز ہوگا اور جسکا مال تلف ہو وہ اُس جبر کرنے والے سے لے سکتا ہے مسئلہ اگر زید پر جبر کیا کہ عمرو کو مار ڈال تو زید کو جائز ہوگا کہ عمرو کو مار ڈالے - جائز نہین ہے بلکہ صبر کرنا چاہیے یہانتک کہ خود قتل ہوجائے اور اگر مار ڈالے گا تو گنہگار ہوگا - مسئلہ قصاص جبر کرنیوالے سے لیا جائیگا یا جو جبر سے فعل کرے - طرفین کے نزدیک جبر کرنے والے سے لیا جائیگا - مسئلہ اگر زید پر کوئی جبر کرے کہ تو اپنی بی بی کو طلاق دیدے یا اپنے غلام کو آزاد

اگر ہوسے تو طلاق اور آزادی واقع ہوئی یا نہیں۔ دونوں چیزیں واقع ہوجائیں گی اور زید رجوع کرے غلام کی قیمت کو اور عورت کے آدھی مہر کو یعنی جبر کرنے والے سے لی جائیگی اگر قبل صحبت کے طلاق دی ہوگی مسئلہ اگر کسی پر زنا کے واسطے جبر کیا جاوے تو اسپر حد واجب ہوگی یا نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حد واجب ہوگی لیکن اگر بادشاہ جبر کرے تو واجب نہوگی اور صاحبین کے نزدیک ہر صورت میں واجب ہوگی مسئلہ اور اگر کسی پر مرتد ہونے میں جبر کیا جاوے تو بی بی اسکی بائن ہوگی یا نہیں بائن نہوگی۔ یہ استحسان ہے اور قیاس یہ ہے کہ بائن ہوجائیگی

کتاب السیر

جہاد کے مسائل

جہاد کرنا کیا ہے یعنی فرض ہے یا سنت۔ فرض کفایہ ہے اور فرض کفایہ یہ ہے کہ اس کام کو اگر تھوڑے سے لوگ کریں تو سب کے ذمہ سے ساقط ہوتا ہے اور جو کوئی اس کام کو نہ کرے تو سب گنہگار ہونگے مسئلہ کیا کافروں سے لڑائی لڑنا واجب ہے بغیر اس کے کہ کافر ابتدا کریں۔ واجب ہے گو وہ شروع کریں یا نہ کریں۔ مسئلہ لڑکوں اور عورتوں اور غلاموں اور اندھوں اور اپاہجوں پر جہاد کرنا واجب ہے یا نہیں۔ نہیں ہے مگر جب کافر ہجوم کرکے چڑھ آئیں۔ مسئلہ اگر کافر غلبہ کرکے کسی شہر پر ہجوم کریں تو اُسکا دفع کرنا کس پر واجب ہوگا۔ تمام لوگوں پر اُسکا دفع کرنا فرض عین ہوگا اور اُسوقت بی بی شوہر کی اور غلام مولی کی اجازت کے محتاج نہونگے یعنی بلا اجازت جہاد کریں مسئلہ اگر مسلمان دار الحرب میں پہنچکر محاصرہ کریں تو پہلے دعوت اسلام کریں یا لڑائی شروع کریں چاہیے کہ پہلے اسلام لانے کا سوال کریں اگر قبول کریں فبہا اور اگر نہ مانیں تو جزیہ طلب کریں اگر دیں تو اُن کے واسطے بھی وہی ہے کہ جو مسلمانوں کے واسطے ہے اور اُن کے جان و مال کی حفاظت کیجائیگی اور جو جزیہ نہ دیں تو لڑائی لڑی جائے گی

مسئلہ اگر ایک بار دعوت اسلام ہو چلی ہو تو دوبارہ پھر اسلام کی طرف بلانا واجب ہے یا نہین مستحب ہے کہ دوبارہ پھر اسلام کی دعوت کی جاوے اگر ایمان لائین تو بہتر ورنہ اسکے بعد خدا تعالی سے مدد کی دعا مانگ کر لڑائی شروع کرین اور آداب لڑائی کے کام مین لائین اور کافرون کو جلا دین یعنی اُن کے مکانون مین آگ لگا دین اور اُن کو غرق کرین اور اُن کے درختون کو کاٹ ڈالین اور اُن کے کھیتون کو تباہ کر دین اور تیر مارین مسئلہ اگر اُن کافرون مین کوئی مسلمان ہووے یا اسیر یا سوداگر یا مسلمانون کے بچے بھی ہون تو تیر مارین یا نہین۔ کافرون کی نیت اور قصد کرکے تیر مارین مسلمانون کو نشانہ تیرے بچاوین مسئلہ مسلمانون کو لڑائی مین عورتون اور قرآن مجید کا لے جانا درست ہے یا نہین۔ اگر لشکر بخوف ہو یعنی جمعیت زیادہ ہو تو لے جائین اور جو لشکر تھوڑا ہو نہ لے جائین مسئلہ کافرون کے ساتھ دغا کرنا جائز ہے یا نہین۔ نہین جائز ہے اور عورتون اور بچون کو اور بہت بوڑھون کو قتل نہ کرین اور اندھون کو بھی قتل نہ کرین مگر ایسے شیخ اور نابینا کو کہ جو لڑائی مین رائے دیتے ہون تو وہ قتل کئے جائینگے اور دیوانون کو بھی قتل نہ کرین مسئلہ امام لشکر یا اور لوگ کوئی مصلحت دیکھکر کافرون سے صلح کرلین تو جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے کہ اپنے حق مین بہتری دیکھکر صلح کرلین مسئلہ اگر امام صلح کرے اور اُسپر کچھ مدت گذر جائے اور صلح توڑ دینے مین کوئی بہتری معلوم ہو تو صلح کو توڑین اور اُن سے کہلا بھیجین کہ اب ہمارے تمھارے صلح نہین رہی اور وہ لوگ کوئی خیانت کرین تو جائز ہے کہ بے توڑنے صلح کے لڑائی شروع کر دین مسئلہ اگر کافرون کے غلام دار الحرب سے بھاگ کر مسلمانون کی طرف آئین تو وہ آزاد ہونگے یا نہین سب آزاد ہونگے مسئلہ جب لشکر اسلام دار الحرب مین پہونچے تو جانورون کے چارہ کے واسطے کیا حکم ہے۔ جائز ہے کہ گھاس اور کھانے کی چیزین اور جلانے کی لکڑی اور ہتھیار اور تیل کام مین لائین مسئلہ اگر کوئی کافر دار الحرب مین مسلمان

ہو جاوے تو اسکی جان اور چھوٹی اولاد اور جو مال اسکے پاس یا کسی مسلمان کے پاس امانت ہو یا کسی ذمی کے پاس ہو تو وہ محفوظ ہوگا یا نہین محفوظ ہوگا یعنی غنیمت ہونے سے لیکن زمین اور اس کی عورت اور جو بچہ کہ اسکی عورت کے پیٹ مین ہو اور بڑا لڑکا مسئلہ کافرون کے ہاتھ ہتھیار بیچنا جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے۔ مسئلہ اگر مسلمان اپنے اسیرون کے عوض مین کافرون کے اسیرونکو رہا کردین تو جائز ہے یا نہین۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز نہین ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز ہے لیکن جائز نہین ہے کہ مفت رہا کرین اور انپر احسان رکھین مسئلہ مسلمانون کا سلطان کافرون کے کسی شہر کو اگر غلبہ اور زور سے فتح کرے تو کیا حکم ہے۔ اس باب مین اس کو اختیار ہوگا چاہے اس شہر کے زمین اور مکانون کو مسلمانون پر تقسیم کردے اور چاہے اسکے باشندون کو اونپر مقرر کرے اور ان پر جزیہ اور ان کے زمینون پر خراج مقرر کرے مسئلہ اگر کافر مسلمانون کی قید مین آئین تو کیا کیا جاوے۔ اختیار ہے چاہے قتل کرین اور چاہے غلام بنائین اور چاہے آزاد ذمی بناکر چھوڑ دین اور دارالحرب کی طرف نہ جانے دین اگر ان کے مرتد ہونے کا یعنے دارالحرب مین جانے کا خوف ہو تو نہ چھوڑین مسئلہ اگر مسلمانون کا لشکر دارالحرب سے دارالاسلام کو واپس آوے اور کافرون کے جانورون کا لانا مشکل ہو تو کیا کرین۔ ان کو ذبح کرکے جلادین اور تلف کردین مسئلہ غنیمت کے مال کو دارالحرب مین تقسیم کرین یا نہین۔ ہمارے علماء کے نزدیک نہ کرین اور امام شافعیؒ کے نزدیک دارالحرب مین تقسیم کرین مسئلہ اگر غازیون نے لڑکر کچھ مال غنیمت کا پایا اور قبل اس کے کہ وہ لوگ دارالاسلام مین آئین کہ اور غازی ان کی مدد کے واسطے آگئے تو یہ دوسرے غازی اس غنیمت کے مال مین شریک ہون گے یا نہین۔ سب شریک ہون گے مسئلہ بازاریون کا کوئی حق غنیمت مین ہے یا نہین۔ نہین ہے مگر جب کہ لڑائی مین وہ بھی شریک ہون مسئلہ اگر کوئی آزاد مرد یا آزاد عورت کسی کافر کو امان دے یا کسی جماعت کو اہل قلعہ سے

یا ٹھہرے تو درست ہے یا نہین - درست ہے اور کسی کو لایق نہین ہے کہ اُن کو قتل کرے یا اُن
اگر اُسکا پناہ دینا اچھا نہو تو امان کو توڑ دین مسئلہ ذمی اور سوداگر پناہ دین تو جائز ہے یا نہین
جائز نہین ہے مسئلہ اگر اہل حرب کو غلام پناہ دے تو جائز ہے یا نہین - امام ابو حنیفہؒ کے
نزدیک جائز نہین ہے مگر مولی کی اجازت سے اگر لڑائی مین شریک ہو تو جائز ہے اور صاحبین
کے نزدیک بلا اجازت درست ہے مسئلہ اگر ترکستان کے کافر روم کے کافرون پر غالب
آیئن اور اُنکو قید کرین اور اُنکا مال لے لین اور مالک ہو جائین اور پھر آ کر مسلمان غالب ہو جائین
تو روم کے کافرون کا مال وغیرہ جو اُن کے قبضہ مین ہے اُسکو مسلمان لے لین یا نہین - جائز ہے کہ
لے لین اور لے کر مالک ہو جائین گے اور ترکستان اور روم کا ذکر بطور مثال ہے - مسئلہ
اگر کافر اہل اسلام پر غالب ہو کر اُنکا مال لوٹ لے جائین اور پھر اہل اسلام آ کر غالب ہو کر وہ مال
لے لین تو وہ اہل اسلام اپنا مال اہل اسلام سے لے سکتے ہین یا نہین - اگر اس چیز کو بجنسہ پایئے
تو بلا عوض قبل تقسیم کے لے سکتے ہین اور اگر تقسیم ہونے کے بعد وہ مال ملا تو اُس کی قیمت
دے کر لے سکتے ہین مسئلہ اگر وہ لوٹی ہوئی چیز اُن کافرون سے مول لے کر کوئی سوداگر
دار الاسلام مین لے آیا ہو تو مسلمان اُس سے لے سکتے ہین یا نہین - جس قیمت کو سوداگر
لایا ہے وہ قیمت دے کر لے سکتے ہین ورنہ نہین مسئلہ اگر کافر مسلمانون پر غلبہ کر کے
اُن کے مدبرون کو اور ام ولد کو اور مکاتبون کو اور آزادونکو پکڑ لے جائین تو اُن کے مالک
ہون گے یا نہین - نہین ہون گے - مسئلہ اگر کوئی غلام کسی مسلمان کا بھاگ کر دار الاسلام
سے دار الحرب مین چلا جاوے اور کافر اُسکو پکڑ لین تو وہ اُسکے مالک ہون گے یا نہین امام ابو حنیفہؒ
کے نزدیک مالک نہین ہون گے اور صاحبین کے نزدیک مالک ہو جائین گے - مسئلہ
اگر مسلمانون کا اونٹ کافرون کی طرف بھاگ جاوے اور وہ پکڑ لین تو مالک ہون گے یا نہین
ہو جائین گے - مسئلہ اگر دار الحرب سے غنائم ہاتھ آیئن اور امام کے پاس کوئی جانور نہ ہو
کہ جسپر بوجھ لادے تو کیا کیا جاوے تقسیم کرین غازیون مین اور غازیون کے پاس امانت رکھین

لاکر دارالاسلام مین لائین اور پھر امام اُن سے لیکر غازیون کو تقسیم کردے مسئلہ اور اگر تقسیم ہونے سے پہلے غنائم کو فروخت کرے تو جائز ہے یا نہین - جائز نہین ہے - مسئلہ اگر کوئی غازی دار الحرب مین مرجائے تو اُسکا حق غنیمت مین ہوگا یا نہین - نہین ہوگا مسئلہ اگر کوئی غازی وہان سے نکل کر دارالاسلام کے طرف مرا ہے تو اُسکا حصہ ہوگا یا نہین - اسکا حصہ اُسکے وارثون کے واسطے ہوگا مسئلہ اگر لڑائی کی حالت مین امام غازیون سے غنیمت کی زیادتی کا وعدہ کرے تاکہ قتال پر حریص ہون مثلاً کہے کہ جو کوئی کسی کافر کو مار یگا تو اُسکا اسباب اُسکو دیا جائیگا یا چھوٹے لشکر سے کہے کہ مین نے تمھارے واسطے غنیمت کی چوتھائی بعد خمس نکالنے کے ٹھرا دی تو جائز ہے یا نہین - جائز ہے اور غنیمت کے جمع کرنے کے بعد دارالاسلام مین زیادہ نہ دے اور اگر دے تو خمس مین سے - اور اگر قاتل کو مقتول کے اسباب دینے کا حکم نہ کیا ہو تو وہ جملہ غنیمت مین ملکر قاتل کو اور سب کو تقسیم ہوجائے گا ورنہ قاتل کو پہونچے گا اور مقتول کا اسباب یہ ہے کپڑا اور ہتھیار اور سواری اور جو سونا چاندی اُسکے پاس ہو - مسئلہ اگر مسلمان دارالحرب سے دارالاسلام کیطرف آئین تو غنیمت کے مال مین سے خرچ کرنا جائز نہین - چارہ اور کھانے سے جو کچھ بچ رہے وہ امام کے حوالہ کردین مسئلہ امام غنیمت کو کیونکر تقسیم کرے - خمس نکالکر کہ وہ حق محتاجون اور مسکینون اور یتیمون کا ہے چار خمس باقی کو غازیون مین تقسیم کردے سوارون کو دو حصے اور پیدل کو ایک حصہ اور گھوڑا یابو بھی مثل عربی گھوڑے کے ہے - اور اونٹ اور خچر کا حصہ نہین ہے مسئلہ اگر غازی کے پاس دو گھوڑے ہون تو وہی حصہ دیا جائیگا جو سوار کے واسطے مقرر ہے مسئلہ اگر کوئی غازی مع گھوڑے کے دارالحرب مین جائے اور پھر وہ گھوڑا اُس سے جاتا رہے تو اُسکو حصہ پیدل کا ملے گا یا سوار کا - سوار کا - مسئلہ اگر کوئی شخص پیدل داخل ہو پھر اُس کے پاس گھوڑا ہو جائے تو اُسکو حصہ سوار کا ملے گا یا پیدل کا - پیدل کا - مسئلہ غلام اور عورت اور ذمی اور لڑکے کا حصہ ہوگا یا نہین - ان کا حصہ نہین ہے مگر امام بہتری دیکھے تو کچھ دیدے

مسئلہ خمس کن لوگون کو تقسیم ہوگا۔ خمس کے تین حصے کئے جائین ایک حصہ یتیمون کو دوسرا
مسکینونکو تیسرا مسافرون کو اور اگر ذوی القربی محتاج ہون تو مساکین مین داخل ہون گے اور مقدم
ہون گے اور مالدارون کو نہین دیا جائیگا۔ اور خمس کے حق تعالے نے پانچ حصے کئے ہین جیسا کہ
اپنے کلام پاک مین ذکر فرمایا ہے۔ واعلموا انما غنمتم من شئ فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی
والیتامی والمساکین وابن السبیل۔ یہ ارشاد اللہ تعالے کا خمس مین اپنے نام پاک کا واسطے
افتتاح کام کے تبرکاً مذکور ہے یعنی حق تعالے کے واسطے کوئی حصہ نہین ہے اور حصہ فخر عالم
علیہ السلام بوجہ وفات ظاہری کے جاتا رہا جیسے کہ صفی جاتا رہا اور صفی یہ تھا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم غنیمت کے مال سے کوئی چیز پسند فرماتے تھے جیسے کوئی تلوار یا لونڈی یا اور کوئی چیز
تو جیسے صفی جاتا رہا اسی طرح حصہ بھی جاتا رہا تو اب باقی خمس کے تین حصے کرے
یتیمون اور مسکینون اور مسافرون کو دے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت والون کو
اگر فقیر ہون مقدم رکھے مسئلہ اگر ایک شخص یا دو شخص غدر کرنے والے بغیر اجازت امام کے
دار الحرب مین جائین اور کوئی چیز لوٹ لائین تو خمس لیا جائے یا نہین۔ نہ لیا جائے مسئلہ
اگر ایک جماعت قوت وشوکت والی بے اجازت جائے اور لوٹ لائے تو خمس لیا جائے یا
نہین۔ لیا جائے۔ مسئلہ اگر کوئی مسلمان امام کے اذن کے ساتھ دار الحرب مین تجارت
کے طور پر امان مین جاوے اور کافرون سے کوئی چیز لے تو جائز ہے یا نہین۔ جائز نہین ہے
کہ انکا مال لے یا ان کو قتل کرے۔ مسئلہ اگر کوئی از روی غدر انسے لے تو وہ اسکی
ملک ہوگی یا نہین۔ ممنوع طریق پر ہوگی اور اسکو خیرات کردے اپنے کام مین نہ لائے اسواسطے
کہ اسکا لینا حرام تھا۔ مسئلہ اگر کوئی کافر امن لیکر دار الاسلام مین آئے تو کب تک ٹھہر سکتا
ہے۔ ایک سال کامل نہ رہنے دین اور اس سے کہدیا جائے کہ اگر ایک سال یہان رہیگا
تو تجھپر جزیہ مقرر ہوگا پھر اگر وہ پورا سال رہے تو اس سے جزیہ لیا جائے اور وہ ذمی ہو جائیگا
اور پھر اسکو دار الحرب کو نہ جانے دین پھر اگر وہ دار الحرب کو چلا جائے تو جو کچھ امانت کسی مسلمان

یا ذمی کے پاس ہوگی یا اُسکا قرض ان دونون کے ذمہ ہوگا تو وہ خطرمین ہوجائے گا پس اگر اُنکی
موت مرا یا بغیر غلبہ کے قتل کیا گیا تو اُسکا قرض اور ودیعۃ اُسکے وارثون کا ہوگا اور اگر دارالحرب
پر غلبہ مسلمانون کا ہوا اسمین وہ قتل یا قید کیا گیا تو قرض اُسکا ساقط اور ودیعۃ مال غنیمت
یعنے لٹیے ہوگا **مسئلہ** اگر مسلمان بے قتال اہل حرب کا مال لے لین تو اُس کو کہان
صرف کرین مسلمانون کی بہتری کی جگہ خرچ کرین جیسے خراج صرف کیا جاتا ہے۔

کتاب العشر والخراج

عشر اور خراج کے مسائل

عرب کی زمین کل عشری ہے اور حد اُس کی شروع عذیب سے لے کر انتہائے یمن تک ہے اور
مہرہ سے لیکر حد شام تک **مسئلہ** سواد عراق کی زمین کیسی ہے۔ خراجی ہے اور وہ
مابین عذیب سے لے کر عقبۃ الحلوان تک اور علث سے لے کر عبادان تک **مسئلہ**
زمین سواد وہان کے رہنے والون کے ملک ہے یا نہین۔ اُن کی ملک ہے اور اُنکو
اسکا فروخت کرنا اور اُس مین تصرف کرنا جائز ہے **مسئلہ** اور وہ زمین کہ وہان کے رہنے
والے مسلمان ہوجاوین یا غلبہ سے فتح کی جائے اور غازیون مین تقسیم کیجائے تو عشری
ہے یا خراجی۔ عشری ہے **مسئلہ** اگر کوئی زمین غلبہ سے فتح کیجائے اور وہان کے
رہنے والے وہین رہین تو اُسکا کیا حکم ہے۔ وہ خراجی ہے۔ **مسئلہ** اگر کوئی شخص مردہ
زمین کو زندہ کرے تو اُسکا کیا حکم ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک اُسکا محصول اُس کے
برابر کی زمین کے اعتبار سے لیا جائیگا آیا وہ عشری ہو یا خراجی اور بصرہ کی زمین کا کیا
حکم ہے۔ باجماع صحابہ عشری ہے اور امام محمد کے نزدیک اگر کوئی زمین مردہ کو کنوان کھود کر
یا چشمہ نکال کر اُسکے پانی سے زندہ کرے یا دجلہ کے پانی سے یا فرات یا بڑی نہرون کے
پانی سے کہ جو کسی کے ملک نہون تو وہ عشری ہے اور اگر اُس نے زمین کو زندہ کیا ہے
اُس نہر کے پانی سے کہ جو کھودی ہوئی عجمیون کی ہے جیسے نہر ملک یا نہر یزدجرد تو وہ خراجی ہے

ہو گی مسئلہ خراج کسقدر لینا چاہیے جو کہ حضرت عمرؓ نے اہل سواد کے واسطے مقرر کیا تھا ہر بیگہ پر کہ
اسکو پانی پونہچتا ہو ایک قفیز ہاشمی یعنی ایک صاع اور ایک درم شرعی ہے اور ترکاری
وغیرہ کے زمین مین پانچ درم اور جہان انگور اور خرمے کے درخت گھنکے ہون تو وہان فی بیگہ
دس درم مسئلہ اور جو کوئی زمین سوائے انکے ہے اُسپر کیا واجب ہے۔ امام کے نزدیک
جو کچھ مناسب ہو مقرر کردے اور جو کچھ کہ امام نے مقرر کیا ہے اگر وہ ادا نہ کرسکے یعنی اسقدر گنجایش
نہ ہو تو کم کرنا چاہیے مسئلہ اگر زمین خراجی کے کاشت کو کوئی آفت پونہچے یعنی زراعت مین
نقصان آجائے تو کیا واجب ہو گا۔ کچھ نہین مسئلہ اگر کوئی زمین خراجی کو بیکار ڈالے رکھے
یعنی کھیتی نہ کرے تو کیا واجب ہو گا۔ خراج دینا ہو گا مسئلہ ذمی مسلمان ہو جائین تو اُن سے
خراج لیا جائیگا یا نہین۔ لیا جائیگا مثل ہمیشہ کے مسئلہ اگر کوئی مسلمان ذمی سے خراجی زمین
خریدے تو اُس سے کیا لیا جائے گا خراج لیا جائے گا مسئلہ زمین خراجی مین عشر واجب
ہو گا یا نہین۔ نہین ہو گا۔

آفات سماوی مراد مثلاً چہ نبات درسے کہ زراعت جاتی رہے یا بالکل نا بود ہو جائے

کتاب الجزیہ

جزیہ کے مسائل

جزیہ کے طرح پر ہے۔ دو طرح پر ایک یہ کہ صلح ہو جائے اہل اسلام اور کفار سے اور اس صورت
مین جو کچھ قرار پا جائے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ غلبہ اور نصرت کے ساتھ ملک فتح
کر کے لیا جائے اور پھر کفار اپنے ملک پر قابض کر دیے جائین مسئلہ اگر اس دوسری
صورت سے ملک فتح ہو تو جزیہ کس حساب سے لیا جائے گا۔ مالدارون سے فی کس ہر مہینے
چار درم سال کے اڑتالیس ہوئے اور جو لوگ اوسط درجے کے ہون انسے ہر مہینے مین فی کس دو درم سال کے چوبیس ہوئے اور جو محتاج مزدوری
کرتے ہون قابل کسب ہون اُنسے ہر مہینے مین فی کس ایک درم سال کے بارہ ہوئے مسئلہ جزیہ کس کس
قوم سے لیا جائے۔ نصاری اور یہود اور مجوس اور عجم کے بت پرستون سے اور عرب کے
بت پرستون سے نہین لیا جائیگا اور نہ اُن سے کہ جو مرتد ہو گئے ہون کیونکہ ان کو مار ڈالنے

کا حکم ہے ان سے کسی حال مین صلح نہین اور نہ عورتون سے اور نہ بچون سے اور نہ اپاہجون سے اور نہ اندھون سے اور نہ بیکار محتاجون سے اور نہ راہبون سے کہ جو لوگون سے ملتے نہون اور جو کافر مسلمان ہوگیا ہو یا مرگیا ہو یہ سب جزیہ سے بری ہین مسئلہ اگر ایک سال کا جزیہ لیا ہو اور دوسرا سال گذر جائے تو کیا حکم ہے۔ ایک ہی سال کا لیا جائیگا مسئلہ نئے بتخانے یعنی کلیسا وغیرہ کفار دار الاسلام مین بنا سکتے ہین یا نہین۔ جدید نہین بنا سکتے ہین اگر پرانا ٹوٹ گیا ہو تو اُسکی مرمت کر سکتے ہین۔ مسئلہ جو ذمی دار الاسلام مین رہتے ہون تو اُن کو کوئی نشان اپنا علحدہ رکھنا چاہیے یا نہین۔ اُن کی سواریان اور زین اور اُن کی ٹوپیان مسلمانون کیسی نہون مسئلہ وہ لوگ گھوڑے پر سوار ہون یا نہین۔ نہون اور ہتھیار بھی نہ باندہین۔ مسئلہ اگر ذمی جزیہ سے انکار کرے یا فخر عالم علیہ الصلوٰۃ دار الاسلام کی شان مین گستاخی کرے یا مسلمہ سے زنا کرے یا کسی مسلمان کو قتل کرے تو عہد سے خارج نہوگا اور ذمی ہیگا اور اگر دار الحرب مین چلا جاے یا باغی ہوکر کسی موضع پر غلبہ کرکے لڑنے کو تیار ہو تو ذمی نرہے گا مسئلہ اگر کوئی شخص اسلام سے پھر کر مرتد ہوجائے تو اُسکا کیا حکم ہے۔ اُس سے کہا جائے کہ اسلام قبول کر اگر اُسکو اسلام مین کسی قسم کا شبہ ہو اور اعتراض ہو تو اُسکو شافی جواب دیا جائے اگر وہ اسلام قبول کرے تو بہتر ہے ورنہ تین دن قید کیا جائے اگر تین دن بعد بھی ایمان نہ لائے تو قتل کیا جائے اور اگر کسی مرتد کے سامنے ہنوز دوبارہ اسلام پیش نہ کیا گیا ہو اور اُسکو کسی نے مار ڈالا تو برا کیا اور اُسکے ذمہ قصاص اور دیت نہوگی۔ مسئلہ اگر عورت مرتد ہوجائے تو کیا حکم ہے۔ قید کیجائے یہانتک کہ مسلمان ہوجاے یا مرجائے۔ مسئلہ مسلمان کے مرتد ہوجانے سے اُسکی ملک اُسکی رہے گی یا نہین۔ مرتد ہونے کے بعد ملک اُس کی زائل ہوجائیگی اور یہ زوال موقوف رہے گا کیونکہ اگر پھر مسلمان ہوجائے گا تو اُسکی ملک اُسکی طرف لوٹ آئے گی اور جو حالت ارتداد مین وہ شخص مرگیا یا قتل ہوگیا یا دار الحرب مین جا ملا اور قاضی نے حکم لحوق کردیا تو اُسکی کمائی حالت اسلام کی اُسکے مسلمان وارثون کو ملے گی

اور جو کمائی اُس نے ردت کی حالت مین کی ہوگی وہ فی ہوگی مسئلہ اگر کوئی شخص مرتد ہو کر خود دارالحرب
کو چلا جاے اور حاکم اُسکی ردت پر او لحوق دارالحرب پر حکم کر دے تو اُسکے مدبر اور ام ولد آزاد
ہون گے یا نہین۔ ہو جاینگے اور اُسکے دین جن لوگون پر ہون گے وہ اُنکو حلال ہو جاینگے
اور حالت اسلام کی جو کمائی اُسکی ہوگی وہ اُس کے مسلمان وارثون کو ملے گی مگر قرض کے ادا
کے بعد اور جو کمائی حالت ارتداد کی ہوگی وہ حالت ارتداد کے قرض مین دی جائے گی یہ
مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے اور صاحبین کے نزدیک مطلق قرض مطلق مال سے ادا کیا جائیگا
اور مابقی وارثون کو ملے گا اور جو خرید و فروخت اُسنے کی ہوگی یا اور کسی قسم کا تصرف مثل ہبہ وغیرہ
کے کیا ہوگا تو وہ موقوف رہے گا اگر وہ پھر مسلمان ہوگیا تو وہ کل فعل جائز ہو جاینگے
اور اگر اسی حالت پر مر گیا یا قتل کیا گیا یا دارالحرب کو چلا گیا تو کل تصرفات ناجائز ہون گے
مسئلہ اگر کسی مرتد کو امام نے لحوق دارالحرب کا حکم دیا اور بعد اسکے وہ پھر ایمان لاکر دارالحرب
سے دارالاسلام مین واپس آیا تو اسکا وہ مال کہ اُسکے وارث قبضہ کر چکے ہین اور بعینہ موجود ہو
تو واپس لے سکتا ہے یا نہین لے سکتا ہے۔ مسئلہ اگر مرتد عورت کسی چیز مین کوئی
تصرف کرے تو جائز ہے یا نہین۔ سوائے نکاح اور ذبح اور وارث کے کل تصرفات جائز
ہین۔ مسئلہ وہ نصاریٰ کہ جو تغلب کے اولاد سے ہین اُن سے کسقدر زکوۃ لی جائے اہل
اسلام کے دو چند مسئلہ اس قوم کی عورتون اور بچون سے زکوۃ لی جائے یا نہین صرف
عورتون سے لی جائیگی مسئلہ مال جزیہ کا اور خراج کا اور جو بنی تغلب سے وصول ہو یا امام
کے پاس کفار کا کوئی ہدیہ آے تو یہ کل مال کس کس جگہ صرف ہون گے۔ مسلمانون کی
بہتری مین صرف ہون گے اور دارالحرب اور دارالاسلام مین ایسی حدین بنائی جائین کہ
جن سے کفار کی راہ بند ہو اور دریاؤن کے پل بنائے جائین اور قاضیون اور
عاملون کے وظیفے مقرر کیئے جائین اور جنگ کے اسباب مین صرف کئے جائین اور
غازیون اور اُن کی اولاد کو روزینہ دیا جائے۔

باب البغاة

باغیون کے مسائل

باغی کسکو کہتے ہین - وہ لوگ ہین کہ جو سرکشی کرکے امام سے منحرف ہوکر اُسکی اطاعت چھوڑدین مسئلہ اگر کوئی گروہ باغی ہوکر کسی گاؤن یا شہر پر غلبہ کرے تو اُسکا کیا حکم ہے - اگر اُن کو کسی قسم کا شبہہ ہو تو پہلے جواب شافی دے اور ان کے قتل مین بادشاہ اسلام ابتدا نہ کرے بلکہ وہ ابتدا کرین پھر مسلمان بھی اُن کو مارین یہانتک کہ وہ پراگندہ ہوجاین مسئلہ اگر اُن مین کوئی مجروح ہو تو اُسکو کیا کرین - ان کے مجروحون کو مارڈالین اور بھاگے ہوؤن کا تعقب کرکے قید کرین یہان تک کہ توبہ کریں اور جو بڑی جماعت ہو تو مجروح کو مار ڈالیں اور بھاگے ہوئے کا پیچھا بھی کرین مسئلہ باغیون کا مال آپس مین تقسیم کرین یا نہین - اور اُن کے عورت اور بچون کو لونڈی غلام بنایئن یا نہین - سلطان کو چاہیے کہ اُن کے مال وغیرہ کی حفاظت کرے اور اُن کو نہ دے جب تک کہ وہ توبہ نہ کرین اور اطاعت نہ کرین - اگر توبہ کرین تو اُن کی چیزان اُن کو واپس کردے اور اُن کے بچونکو ہرگز لونڈی غلام نہ بنائے بلکہ مثل اپنے بچون عورتون کے اُنکے بچون اور عورتون کے حفاظت کرے مسئلہ اگر اُنکے ہتھیار مسلمانون کے ہاتھ لگین تو اُن ہتھیارون سے اُن کے ساتھ ساتھ لڑائی کرین یا نہین - اگر حاجت ہو تو جائز ہے مسئلہ اگر باغی لوگ اہل شہر سے غلبہ پاکر خراج اور عشر لے لین تو اُن اہل شہر سے سلطان دوبارہ خراج اور عشر لے سکتا ہے یا نہین - نہین لے سکتا ہے اور وہ مال کہ جو باغیون نے جزیہ وغیرہ مین حاصل کیا ہے اگر اُسکو مسلمانون کی بہتری مین خرچ کردیا ہے تو دینے والے بری الذمہ ہین اور اگر اُس مال کو مسلمانون کی بہتری مین صرف نہین کیا ہے تو دینے والون پر دوبارہ عشر و خراج اویگا لیکن حاکم مطالبہ نہ کرے وہ خود ادا کردین

کتاب الحظر والاباحة

منع اور جائز چیزون کے مسائل

مرد کو ریشمین کپڑا اور سونا پہننا جائز ہے یا نہین - جائز نہین ہے مگر عورتون کو اور امام ابوحنیفہؒ کے
نزدیک مردون کے واسطے حریری تکیہ اور فرش جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک مکروہ ہے
مسئلہ اگر وقت لڑائی کے دیبا پہنے تو جائز ہے یا نہین - اس مسئلہ مین اختلاف ہے
یعنی صاحبین کے نزدیک جائز ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک مکروہ ہے اور ملحم پہننا جائز
ہے کیونکہ اسکا تانا ریشم کا ہوتا ہے اور بانا سوت کا از مترجم اس صفت کا جو کپڑا ہوگا وہ
جائز ہے اور جسمین اسکا عکس ہے وہ ناجائز مسئلہ مرد کو چاندی سونے کا زیور پہننا جائز
ہے یا نہین - جائز نہین ہے مگر انگوٹھی اور کمر کی پیٹی اور تلوار کا زیور اگر چاندی کا ہو تو جائز ہے -
اور عورتون کے واسطے سونا اور چاندی دونون جائز ہین مسئلہ اور لڑکے کو سونا چاندی
پہنانا مکروہ ہے یا نہین - مکروہ ہے مسئلہ چاندی اور سونے کے برتن مین مرد اور عورت
کو کھانا اور پینا اور تیل وغیرہ رکھ کر استعمال کرنا جائز ہے یا نہین - ناجائز ہے مسئلہ
شیشہ اور بلور اور عقیق کے برتن مین کھانا پینا جائز ہے یا نہین - جائز ہے مسئلہ
اگر کسی برتن مین چاندی لگی ہو یا گھوڑے کی زین مین لگی ہو تو جائز ہے یا نہین - جائز ہے
مگر پانی پینے کی جگہ جو منھ کو لگتی ہے وہ الگ ہو اور ایسے ہی زین مین بیٹھنے کی جگہ چاندی سے
علیحدہ ہے اور قرآن مین دس آئتون کے بعد نشان لگانا اور نقطے لگانا مکروہ ہے اور
قرآن کا آراستہ سونے چاندی سے کرنا جائز ہے اور سونے کے پانی سے مسجد کے نقش و
نگار کرنا جائز ہے مگر نہ کرنا بہتر ہے مسئلہ استخدام خصی کا جائز ہے یا نہین - مکروہ ہے اور
جائز ہے بہائم کا خصی کرنا اور گدھے کا خچر پر ڈالنا مسئلہ ہدیہ اور اذن مین غلام کا اور لڑکے
کا قول مانا جائیگا یا نہین - مانا جائے گا اور فاسق کا قول معاملات مین مانا جائے گا اور
دیانات مین مقبول نہوگا مگر عادل کا مسئلہ اجنبی عورت کو دیکھنا جائز ہے یا نہین چہرہ
اور کف دست کا دیکھنا جائز ہے اگر شہوت نہ ہو مگر ضرورت کے واسطے جائز ہے جیسے قاضی
اور گواہ کو اور طبیب کو بھی موضع مرض کا دیکھنا جائز ہے اگرچہ شہوت ہو مسئلہ مرد مرد

ف یعنی نقطہ لگانا اس زمانہ مین مستحب ہے ۱۲ منہ

کے جسم کو دیکھ سکتا ہے یا نہین ۔ سوائے ستر عورت کے کل بدن دیکھ سکتا ہے یعنی ناف کے
نیچے سے زانو تک ستر عورت ہے اور مثل مرد کے عورت کو بھی اسقدر مرد کا جسم دیکھنا جائز
ہے مسئلہ عورت کو عورت کا کسقدر جسم دیکھنا جائز ہے ۔ جسقدر مرد کا مرد کو مسئلہ مرد کو اپنی بی بی
اور لونڈی کی فرج وغیرہ دیکھنا جائز ہے یا نہین ۔ جس عورت سے وطی جائز ہے اُسکی فرج کا
دیکھنا بھی جائز ہے مسئلہ مرد کو اپنی عورت محرم کے کس کس عضو کو دیکھنا جائز ہے ۔ سر اور سینہ
اور منھ اور پنڈلیان اور دونون بازو اگر شہوت سے امن ہو اور اُن کی پیٹھ اور پیٹ دیکھنا
جائز نہین اور جسقدر عضو عورت محرم کے دیکھنا جائز ہین اسی قدر غیر کی لونڈی کے بھی دیکھنا
جائز ہین اور خرید کے وقت اُسکے عضو ن کو مس بھی کر سکتا ہے اگرچہ شہوت سے ہو
اور نظر کرنے مین خصی اور مرد دونون ایک سے ہین اور غلام کو جائز نہین ہے کہ اپنی مالکہ
کی طرف دیکھے مگر وہ عضو کہ جو اجنبی کو دیکھنا جائز ہین اُن کو غلام بھی دیکھ سکتا ہے اور
بلا اجازت لونڈی کے ساتھ عزل کرنا جائز ہے اور بی بی سے منع ہے مگر باجازت مسئلہ
لونڈی جو خرید کر اس سے صحبت کب تک نہ کرے ۔ ایک حیض تک مسئلہ غلہ اور چارہ بیگر
بند کرنا گرانی قیمت کے واسطے جائز ہے یا نہین ۔ جائز ہے مگر جسوقت اہل شہر کو تکلیف ہو تو
مکروہ ہے مسئلہ اگر کوئی شخص اپنی زمین کا غلہ اور جو غلہ باہر سے لایا ہے اُسکو بند کر لے تو محتکر ہے یا
نہین ۔ نہین ہے ۔ مسئلہ سلطان کو اپنی راے سے نرخ نکالنا جائز ہے یا نہین ۔ جائز نہین ہے
اور فتنہ کے وقت مین ہتھیار فروخت کرنا اہل فتنہ کے ہاتھ مکروہ ہے ۔ مسئلہ خمر بنانیوالے
کے ہاتھ انگور بیچنا جائز ہے یا نہین ۔ جائز ہے ۔

کتاب الوصایا

وصیت کے مسائل

وصیت کیا ہی مستحب ہے مسئلہ وارث کیواسطے وصیت کرنا جائز ہی یا نہین ۔ جائز نہین ہے ہان اگر
اور وارث جائز کہین تو درست ہے مسئلہ وصیت تہائی سے زیادہ کرنا جائز ہے یا نہین ۔ ناجائز ہو

مسئلہ قاتل کے واسطے وصیت کرنا جائز ہے یا نہین - ناجائز ہے - مسئلہ اگر کافر مسلمان کے
واسطے اور مسلمان کافر کے واسطے وصیت کرے تو جائز ہے یا نہین - جائز ہے - از مترجم
اس کافر سے کافر ذمی مراد ہے مسئلہ وصیت کسوقت قبول کیجائے - موصی کے مرنے کے
بعد اگر اسکی زندگی مین موصی لہ قبول یا رد کریگا تو باطل ہے اور مستحب یہ ہے کہ وصیت ثلث سے
کم کرے - موصی - وصیت کرنے والا اور موصی لہ وہ کہ جسکے واسطے وصیت کیجائے - وصی
وہ جو وصیت کی تعمیل کرے مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک شخص کو وصیت کی اور وصی نے اسکے
مقابلہ مین قبول کرلی اور پھر اسکی غیبت مین انکار کیا تو انکار جائز ہے یا نہین - ناجائز ہے
اور موصی لہ مالک ہوجاتا ہے قبول کرنے کے ساتھ مگر ایک مسئلہ مین بغیر قبول بھی مالک ہوجاتا
ہے وہ یہ کہ وصی مرجائے اسکے بعد موصی لہ بھی موصی بہ کے قبول کرنے سے پہلے مرگیا
تو موصی بہ بغیر قبول کے موصی لہ کی میراث مین داخل ہوجائے گی مسئلہ اگر کوئی شخص کسی
غلام یا کافر یا فاسق کو وصی مقرر کرے تو کیا حکم ہے - قاضی کو چاہیے کہ انکو نکال کر دوسرے
شخص کو وصی مقرر کرے مسئلہ اگر کوئی شخص بالغ وارثون کی موجودگی مین اپنے غلام کو وصی
کرے تو جائز ہے یا نہین - ناجائز ہے مسئلہ اگر کوئی شخص ایسے شخص کو وصی کرے کہ وہ اسکے
قائم کرنے مین عاجز ہو تو کیا کیا جائے - قاضی کو چاہیے کہ ایک اور آدمی اس کام کے لایق
اسکی امداد کے واسطے مقرر کرے مسئلہ اگر کوئی شخص دو شخصون کو وصی کرے تو ایک کو بلا
موجودگی دوسرے کے وصیت کی کارروائی جائز ہے یا نہین - طرفین کے نزدیک ناجائز ہے
مگر کفن خریدنا اور تجہیز میت کرسکتا ہے اور چھوٹے بچون کو نفقہ بھی دے سکتا ہے اور
امانت کو پھیر سکتا ہے اور قرض ادا کرسکتا ہے اور کوئی چیز معین کسی شخص کے واسطے موصی نے
وصیت کی ہو تو بھی دے سکتا ہے اور معین غلام کو بھی آزاد کرسکتا ہے اور میت کے
حقوق مین نالش فریاد کرسکتا ہے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ایک کا فعل ہر کام مین
بمثل دونون کے ہے مسئلہ اگر کسی شخص نے وصیت کی زید کے واسطے ثلث کے اور عمرو کے

کیواسطے ثلث کی اور وارثون نے اس بات کو منظور نہ کیا تو کیا کیا جائے ثلث کو نصفا نصف
کرکے عمرو زید کو دیا جائے مسئلہ اگر زید کو ثلث اور عمر کو سدس وصیت کی تو ثلث مین سے
دو تہائی زید کو اور ایک تہائی عمر کو دینا چاہیے مسئلہ اگر زید نے عمرو کو کل مال کی وصیت کی اور
بکر کو ثلث مال کی اور وارثون نے اسکو نہ مانا تو کیا کیا جائیگا۔ ثلث کو نصفا نصف کرکے عمرو
بکر کو دیا جائیگا یہ مذہب امام اعظمؒ کا ہے اور صاحبین کے نزدیک کل مال کے چار حصے ہونگے
تین حصے عمرو کو اور ایک حصہ بکر کو دیا جائیگا۔ اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نہین دیا جائیگا
موصی لہ کو ثلث سے زیادہ مگر ان صورتون مین۔ محابات اور سعایت اور دراہم مرسلہ مین مسئلہ
اگر کوئی شخص وصیت کرے اور اسکے ذمہ قرض بھی ہو اور مال بھی اسیقدر ہے کہ جسقدر کا
قرضدار ہے تو وصیت جاری ہوگی یا نہین۔ جاری نہین ہوگی جب تک قرض ادا ہو کر مال نہ
بچ رہے مسئلہ اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کے حصہ کی وصیت کرے تو جائز ہے یا نہین۔
جائز نہین ہے اور جو اس نے وصیت کی ساتھ مثل حصہ اپنے بیٹے کے تو جائز ہے اگر
موصی کے دو بیٹے ہین تو موصی لہ کو تہائی ترکہ دیا جائیگا۔ مسئلہ اگر کسی شخص نے مرض الموت
مین اپنے غلام کو آزاد کیا یا فروخت کر ڈالا اور محابات کے یعنی کم قیمت کو بیچا اور یا ہبہ کیا
تو یہ تصرفات اسکے جائز ہونگے یا نہین۔ ثلث مین معتبر ہونگے اور اگر محابات
پہلے کی اور اسکے بعد آزاد کیا تو محابات اولی ہے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اور اگر پہلے آزاد

کیا اور اسکے بعد محابات کی تو دونون برابر ہین اور صاحبین کے نزدیک ہووے مسئلہ مین اتار دی
اولی ہے۔ مسئلہ اگر کسی شخص نے اپنے مال کے ایک حصہ کے ساتھ وصیت کی تو اسکو کسقدر
حصہ مال مین سے دیا جائیگا۔ موصی کے وارثون سے جسکا حصہ کم ہوتا ہے اسکے برابر دین مگر چھٹے سے
کم نہ دین اور صاحبین کے نزدیک واجب ہے کہ ادنی حصہ وارثون کے حصون سے دیا جائے
یعنی جس وارث کا حصہ کم ہوتا ہے اسکے برابر دینا واجب ہے اگرچہ چھٹے سے کم ہو مسئلہ
اگر کسی شخص نے اپنے مال سے ایک جزکی کسی کے واسطے وصیت کی تو اسکا کیا حکم ہے اسکے
وارثون سے کہا جائے کہ جو کچھ چاہو وہ دیدو مسئلہ اگر کسی شخص نے مختلف وصیتین کین اور
ان مین ہر قسم کی وصیت ہے تو ان مین سے کس وصیت کو مقدم رکھا جائیگا۔ فرائض مقدم
رکھے جائین گے مثلاً حج اور زکوۃ اور کفارے گو موصی نے انکو مقدم نکیا ہو اور جو چیزین
کہ واجبات سے نہین ہین ان مین موصی نے وصیت مین جسکو مقدم رکھا ہوگا وہ مقدم
رکھی جائیگی مسئلہ اگر کسی شخص نے حج کے واسطے وصیت کی ہو تو کیونکر ادا کیا جائے۔ اسی
کے شہر سے حج بدل کرنیوالا روانہ ہو اور سواری پر جائے اگر اسنے اسقدر مال کی وصیت کی
ہو کہ وہ خرچ کو کافی نہو تو جہان سے حج ہو سکے وہان سے کر دیا جاوے اسکے شہر سے بھیجنا
ضرور نہین مسئلہ اگر کوئی شخص حج کو روانہ ہوا اور راہ مین مرگیا مگر وصیت حج کی کر گیا تو
حج کہان سے کیا جائیگا آیا اسی جگہ سے یا اسکی سکونت کی جگہ سے۔ سکونت کی جگہ سے۔
مسئلہ وصیت لڑکے کی اور مکاتب کی درست ہے یا نہین۔ نہین ہے اگرچہ مال اسکا
وصیت کو پورا کر سکتا ہے۔ مسئلہ موصی کو اپنی وصیت سے پھر جانا جائز ہے یا نہین
جائز ہے آیا صریح الفاظ کہکر پھر جائے یا کوئی فعل ایسا کرے کہ جس سے پھر جانا ثابت ہو۔
مسئلہ اگر کوئی شخص وصیت کرے اور پھر کہے کہ مین نے وصیت نہین کی تو یہ انکار اسکا
رجوع مانا جائیگا یا نہین۔ نہین مانا جائیگا۔ مسئلہ اگر کسی شخص نے اپنے پڑوسی کے واسطے
ثلث مال کی وصیت کی تو مال کس پڑوسی کو دیا جائیگا۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جس جس پڑوسی

سکونت موصی کے مکان سے ملحق ہو اور صاحبین کے نزدیک کل اہل محلہ کو دیا جائیگا مسئلہ
اگر کسی نے وصیت کی کہ یہ مال میرے خسرون کو دیدیا تو اس مین کون کون شامل ہونگے۔
تمام ذی رحم محرم اسکی زوجہ کی اسمین داخل ہین مسئلہ اگر کسی نے اپنے دامادون کے واسطے
وصیت کی تو اس مین کون کون شامل ہین جو موجود تھین اسکی ذی الرحم محرم ہین اُن کے شوہر شامل
ہین مسئلہ اگر کسی نے اپنے اقارب کے واسطے وصیت کی تو کون لوگ مراد ہونگے۔ اقرب
جو کہ ذی رحم محرم ہین مراد ہونگے مگر بیٹا اور باپ داخل نہون گے اور دو ہون یا زیادہ ہون۔
مسئلہ اگر کسی نے اپنے اقارب کے واسطے وصیت کی اور اسکے دو چچا اور دو خالہ بھی تھین تو یہ
وصیت کسکے واسطے ہوگی۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک صرف چچون کے واسطے ہوگی۔ اور
صاحبین کے نزدیک خالہ بھی شامل ہین اور اگر اسکے ایک چچا اور دو خالہ ہون تو نصف
چچا کے واسطے کا اور نصف دونون خالاؤن کو اور صاحبین کے نزدیک کل اقارب ایک
سے ہین۔ مسئلہ اگر کسی شخص نے ایک ثلث روپیہ یا ثلث بکریون کی وصیت کی
اور اس مال کے دو ثلث ہلاک ہوگئے تو باقی کا ثلث موصی لہ کو دیا جائیگا یا نہین۔
دیا جائیگا۔ مسئلہ اگر کسی نے اپنے کپڑون مین سے ثلث کی وصیت کی اور دو ثلث
کپڑے تلف ہوگئے تو کیا حکم ہوگا۔ باقی کپڑون کے تین حصے ہونگے اُن مین سے ایک
موصی لہ کو دیا جائے گا مسئلہ اگر کسی نے وصیت کی ایک ہزار درم کی اور اُسکا
مال چند قسم کا ہے یعنی نقد بھی موجود ہے اور لوگون پر اُسکا دین بھی ہے تو وہ ہزار درم
کس مال سے دیے جاوین گے۔ اگر نقدی کے ایک ثلث مین سے ہزار درم نکل
سکتے ہین تو نقدی سے موصی لہ کو دیا جائیگا اور اگر نقدی سے ایک ہزار درم نہین
نکل سکتے ہین تو ایک ثلث نقدی کا دیدین اور جو باقی رہے وہ قرض وصول کرکے
ہزار پورے کردین۔ مسئلہ حمل کے واسطے وصیت جائز ہے یا نہین۔ اگر بچہ چھ
مہینے کے بعد پیدا ہوا ہے تو ناجائز ہے اور اگر چھ مہینے سے کم مین پیدا ہوا ہے تو جائز ہے

اور چھ مہینے وصیت کے رفتہ شمار ہون گے۔ مسئلہ اگر کسی نے کسی کو لونڈی وصیت کی مگر سوائے اُسکے حمل کے تو یہ جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے اور حمل کا بھی جائز ہے۔ مسئلہ اگر کسی نے لونڈی کی وصیت کی اور بعد مرنے موصی کے لونڈی کے بچہ پیدا ہوا اور لونڈی اور بچہ اس قیمت کے ہین کہ موصی کے ثلث مال سے نکل سکتے ہین تو کیا کیا جائے۔ موصی لہ کو دونون دیے جائینگے اور اگر نہین نکل سکتے ہین تو ثلث کل مال کا بچہ اور لونڈی سے نصفا نصف دیا جائے گا صاحبین کے نزدیک اور امام ابو حنیفہ فرماتے ہین کہ اول ثلث مال لونڈی سے پورا کرین اگر پورا نہو سکے تب جو باقی رہے وہ بچہ سے لیوین۔ مسئلہ سکونت مکان اور خدمت غلام کی مدت معلوم کے ساتھ وصیت کرنا جائز ہے یا نہین۔ جائز ہے اور اگر وہ غلام ثلث مال سے نکل سکتا ہے تو موصی لہ کی خدمت کیواسطے موصی لہ کے سپرد کیا جائیگا۔ اور اگر موصی کے پاس سوائے اس غلام کے اور کوئی مال نہین ہے تو وہ غلام دو روز موصی کے وارثون کے خدمت کریگا اور ایک روز موصی لہ کے اور اگر خدمت معینہ کے مدت مین موصی لہ مر گیا تو وہ ایک روز کی خدمت بھی وارثون کے طرف لوٹ آئیگی۔ اور اگر موصی لہ موصی کے حیات مین مر گیا تو وصیت باطل ہو جائیگی۔ مسئلہ اگر کسی شخص نے فلان کے اولاد کے واسطے وصیت کی۔ اس وصیت مین عورت مرد دونون برابر ہین۔ مسئلہ اگر کسی نے فلان کے وارث کے واسطے وصیت کی تو اسکا کیا حکم ہے۔ اس وصیت مین اس آیت کے موافق عمل کیا جائیگا للذکر مثل حظ الانثیین۔ یعنی عورت کے مقابلہ مین مرد کا دو چند۔ مسئلہ اگر کسی نے اپنے ثلث مال کے زید و عمرو کے واسطے وصیت کی اور عمرو اسوقت مر چکا تھا تو اس وصیت کا کیا حکم ہے۔ یہ کل وصیت زید کے واسطے ہوگی اور اگر اُس نے یون وصیت کی تھی کہ میرا ثلث مال زید و عمرو کے درمیان ہے اور زید مر چکا تھا تو ثلث کا نصف عمرو کو دیا جائیگا۔ مسئلہ اگر کسی شخص نے ثلث مال کے کسی کے واسطے وصیت کی اور

وصیت کیے ہونا اُسکے پاس مال نتھا اور اسکے بعد مثلاً ایک ماہ زندہ رہا اور اس عرصہ مین کچھ کمائی کی تو کیا کیا جائیگا۔ اس عرصہ کے کمائی سے کہ جو وصیت کے بعد کی ہے ایک ثلث موصی لہ کو دیا جائیگا

کتاب الفرائض

میراث کی تقسیم کے مسائل

مسئلہ مردون مین سے جن لوگون کے وارث ہونے پر اجماع ہے وہ دس ہین ایک بیٹا دوسرے پوتا اگرچہ بہت دور کا ہو یعنی پرپوتا وغیرہ اور باپ اور دادا اگرچہ بہت دور کا ہو یعنی پردادا وغیرہ اور بھائی بھتیجا اگرچہ بہت نیچے کا ہو اور چچا اور چچا کا بیٹا اگرچہ بہت دور کا ہو اور خاوند اور آزاد کرنیوالا - مسئلہ عورتون مین جنکے وارث ہونے پر اجماع ہے وہ سات ہین بیٹی اور پوتی اور مان اور جدہ صحیحہ یعنی وہ دادی یا نانی جس مین میت کی طرف نسبت کرنے مین جد فاسد کا واسطہ نہو اور جد فاسد وہ ہے کہ جسکو میت کی طرف نسبت کرنے مین عورۃ کا واسطہ ہو اور بہن اور زوجہ اور آزاد کرنے والی - مسئلہ کے آدمی کسی حال مین وارث نہون گے - چار - غلام اور مورث کا عمداً قتل کرنیوالا اور مرتد یعنی اسلام سے پھرنے والا اور غیر دین والا یعنی کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہوگا - مسئلہ حصے قران مجید مین کے مقرر ہین - چھ - آدھا اور چوتھائی اور آٹھوان اور دو تہائی اور ایک تہائی اور چھٹا لیس آدھا حصہ پانچ آدمیون کے لیے ہے بیٹی اور بیٹی نہونے کی صورت مین پوتی اور حقیقی بہن اور اسکے نہونے کی صورت مین علاتی بہن اور خاوند جبکہ میت کے یا اسکے بیٹے یا پوتے وغیرہ کے اولاد نہو اور چوتھائی خاوند کے واسطے ہے جبکہ میت کی یا اسکے بیٹے پوتے کے اولاد موجود ہو اور زوجہ کے لئے چوتھائی ہے جبکہ میت کی یا اسکے بیٹے کے اولاد نہو اور آٹھوان بیبیون کا ہے جبکہ میت کی یا اسکے بیٹے کے اولاد موجود ہو اور خاوند کے سوا اکیلے ہونے کی صورت مین جن وارثون کا آدھا حصہ مقرر ہے جب

دو ہون یا دو سے زیادہ ہون تو انکا حصہ دو تہائی ہے اور تہائی حصہ ان ۔ ہے جبکہ میت کی یا اُسکے بیٹے کے اولاد موجود نہو اور میت کے بھائیون اور بہنون مین دو شخص بھی موجود نہون اور مان کے واسطے دو مسئلون مین باقی کی تہائی مقرر ہے ایک یہ کہ خاوند اور مان باپ وارث ہون دوسرے یہ کہ زوجہ اور مان باپ وارث ہون ان صورتون مین خاوند یا زوجہ کو حصہ دینے کے بعد جو کچھ باقی رہیگا اُسکی تہائی مان کو ملے گی۔ اور تہائی اخیافی بھائی اور بہنون کا بھی حصہ ہے جبکہ وہ دو ہون یا دو سے زیادہ ہون مرد اور عورتین اسمین برابر ہین اور چھٹا حصہ سات آدمیون کے لیے ہے۔ مان باپ مین سے ہر ایک کے لیے ہے جبکہ میت کے یا اُسکے بیٹے کے اولاد موجود ہو۔ اور جب میت کے بھائی بہنون مین سے دو شخص یا زیادہ موجود ہون تو مان کے واسطے اسوقت بھی چھٹا حصہ اور جدات کے لئے بھی چھٹا حصہ ہے اور دادا کے واسطے چھٹا حصہ ہے جبکہ میت کے یا اُسکے بیٹے کے اولاد موجود ہو اور ایک بیٹے کے ساتھ پوتیون کے واسطے بھی چھٹا حصہ ہے اور ایک حقیقی بہن کے ساتھ علاتی بہنون کا بھی چھٹا حصہ ہے اور اخیافی بھائی یا بہن ایک ہو تو اُسکا بھی چھٹا حصہ ہے۔

باب السقوط

اس مین ساقط ہونے کا بیان ہے۔ مسئلہ مان سے دادیان اور نانیان ساقط ہونگی یا نہین۔ ہون گی مان کی موجودگی مین وارث نہون گی اور دادا اور بھائی اور بہن باپ سے ساقط ہو جائین گی۔ اور اخیافی بھائی بہن ان چار شخصون سے ساقط ہونگی۔ میت کی اولاد اور اسکے بیٹے کی اولاد اور باپ اور دادا۔ اور جب بیٹیون کو دو تہائی ملجائے تو پوتیان ساقط ہون گی مگر جبکہ ان کے ساتھ یا اُن سے نیچے کوئی لڑکا ہو یعنی اُن کا بھائی یا بھتیجا تو وہ اِن سب کو اپنے ساتھ عصبہ کریگا اور

اور اسی طرح جب حقیقی بہنین دو تہائی لے لین گی تو علاتی بہنین ساقط ہو جاینگی مگر جب کہ
اُن کے ساتھ کوئی علاتی بھائی ہو تو وہ ان کو بھی عصبہ کریگا

باب العصبات

مسئلہ ۔ عصبون مین سب سے زیادہ قریب کون ہے ۔ بیٹے ہین ۔ پھر اُن کے بیٹے اگرچہ
بہت دور کے ہون پھر باپ پھر دادا یعنی باپ کا باپ پھر باپ کے بیٹے اور بھتیجے پھر
دادا کے بیٹے اور وہ چچا ہین پھر دادا کے باپ کے بیٹے اور وہ باپ کے چچا ہین اور
جب باپ کے بیٹے درجہ مین برابر ہون تو مستحق ان مین سے وہ شخص ہوگا کہ جس کا رشتہ
باپ اور ماں دونون کے طرف سے ہو یعنی علاتی بھائی پر حقیقی مقدم ہے اور بیٹا اور پوتا
اور بھائی جب اپنے بہنوں کے ساتھ ہون تو ان سب مین مال اسی طرح تقسیم ہوگا کہ ہر مرد
کو عورت سے دونا حصہ ملے گا اور بیٹوں اور پوتوں اور بھائیون کے سوا اور قسم کے جو
عصبے ہین اُن مین مرد ہی میراث پاتے ہین عورتون کو یعنی اُن کی بہنون کو اُن کے ساتھ
کچھ نہین ملتا اور جب نسب مین میت کا کوئی عصبہ نہو تو اُسکا مولی ہے اور وہ آزاد کرنیوالا ہے
پھر مولی کے عصبون مین جو سب سے زیادہ قریب ہو

باب الحجب

اس مین محجوب ہونیکا بیان ہے مسئلہ اگر میت سے دو بھائی موجود ہون یا اُسکی اولاد
یا اُسکے بیٹے کی اولاد موجود ہو تو ماں تہائی سے چھٹے حصہ کی طرف محجوب ہوتی ہے یا
نہین ۔ ہوتی ہے ۔ مسئلہ بیٹیون کو حصہ دینے کے بعد جو باقی رہے وہ پوتون اور پوتیون
کو کس طرح ملتا ہے ۔ اس طرح ملتا ہے کہ ہر مرد کو عورت سے دونا حصہ پہونچے اور حقیقی بہنونکو
حصہ دینے کے بعد جو باقی رہے وہ علاتی بھائیون اور بہنون مین بھی اسی طرح تقسیم ہوگا

اور جب ایک بیٹی اور کئی پوتیان ہون توبیٹی کو آدھا اور پوتیون کو چھٹا حصہ ملے گا اور باقی مال بھی بیٹی اور پوتیون کو ان کے حصون کے موافق بانٹ دیا جائیگا پھر اگر پوتیون کے ساتھ پوتے بھی ہون توبیٹی کو نصف دیکر باقی مال پوتون اور پوتیون کو اسی طرح دیا جائیگا کہ ہر مرد کو عورت سے دونا حصہ پونہچے اور ایسی ہی ایک حقیقی بہن کو حصہ دینے کے بعد جو باقی رہے گا وہ علاتی بھائیون اور بہنون مین اسی طرح تقسیم ہوگا اور اگر چچا نے دو بیٹے چھوڑے اور ان دونون مین ایک میت کا اخیافی بھائی بھی ہے تو پہلے اُس شخص کو کہ جو اخیافی بھائی ہے چھٹا حصہ جو اُسکے لئے مقرر ہے ملے گا باقی مال اُن دونون مین مشترک برابر ہوگا اور اگر عورت نے خاوند چھوڑا اور ایک مان یا نانی چھوڑے اور کئی بھائی اخیافی اور کئی بھائی حقیقی چھوڑے تو اس صورت مین خاوند کو نصف اور مان یا نانی کو چھٹا حصہ اور اخیافی بھائیونکو ثلث ملے گا اور حقیقی بھائیون کو کچھ نہ ملے گا

باب ردالفاضل

اس مین بچے ہوئے مال کے پھیرنیکا بیان ہے **مسئلہ** حصہ والون کو دینے سے جو مال باقی بچے اور کوئی عصبہ نہو تو وہ کیا کیا جائے۔ باقی مال بھی انھین حصہ والونکو اُن کے حصون کے موافق دیدیا جائے گا مگر خاوند اور بی بی کو باقی مال مین سے کچھ ندیا جائیگا انکو حصون سے زیادہ نہ ملے گا اور قاتل کو مقتول کی میراث نہ ملے گی اور کفر سب قسم کا ایک ہی مذہب ہے اہل کفر اگرچہ مختلف مذاہب کے ہون کفر کے سبب سے ایک دوسرے کے وارث نہ ہون گے اور مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہوگا۔ اور مرتد یعنی اسلام سے پھرنیوالا جو مال چھوڑ جائے وہ اُسکے مسلمان وارثون کو ملے گا مگر جو اُسنے مرتد ہونے کے بعد کمایا ہے وہ فی کے حکم مین ہوگا از مترجم۔ فی کے احکام کتاب السیر مین مذکور ہین **مسئلہ** اگر بہت سے آدمی ڈوب کر یا دیوار وغیرہ سے دب کر مرجائین اور یہ معلوم

ہو سکے کہ اُن مین پہلے کون مرا ہے تو کیا حکم ہے - ہر ایک شخص کا مال اسکے زندہ وارثون کو ملے گا یعنی مرنیوالون مین سے کسی کو کسیکا وارث نہ بنایا جائیگا اور جب مجوسی مین دو ایسی قرابتین جمع ہون کہ اگر وہ دونون قرابتین دو شخصون مین متفرق ہون تو اُن دونون مین سے ہر ایک شخص دوسرے کے ساتھ وارث ہو تو اس صورت مین وہ مجوسی دونون قرابتون کے حصے لیگا - اور مجوسی کو اُن فاسد نکاحون سے کہ جنکو وہ اپنے دین مین حلال سمجھتے ہین میراث نہ ملے گی اور ولد الزنا کا عصبہ اور لعان والی عورت کے اولاد کا عصبہ اُسکی مان کا مولی ہے - مسئلہ اگر میت کی عورت حاملہ ہو تو کیا حکم ہے - امام ابو حنیفہؒ کے قول مین تقسیم کے وقت حمل کا حصہ رکھ چھوڑا جائیگا یہانتک کہ وضع حمل ہو اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دادا میراث مین بھائیون پر مقدم ہے اور صاحبین کے نزدیک دادا کو بھائیون کے ساتھ حصہ ملے گا لیکن اگر برابر تقسیم کرنے مین دادا کو تہائی سے کم پہونچے تو وہ بھائیونکا شریک نہوگا اور جب کئی دادیان یا نانیان جمع ہون تو چھٹا حصہ اُسکو ملیگا جو سب سے زیادہ قریب ہو اور باقی سب محجوب ہون گے اور نانا کی مان وارث نہین ہوتی ہے اس واسطے کہ وہ جدہ فاسدہ ہے اور جدہ فاسدہ کا کوئی حصہ مقرر نہین ہے اور ہر جدہ اپنی مان کو محجوب کرتی ہے

باب ذوی الارحام

اس مین رشتہ دارون کی میراث کا بیان ہے جو ذوی الفرض اور عصبہ نہین ہین - مسئلہ جب میت کے رشتہ دارون مین کوئی مقرر حصہ والا نہو اور کوئی عصبہ بھی نہو تو کیا کیا جاے رشتہ دار اُسکے وارث ہون گے اور وہ دس ہین بیٹیون کی اولاد اور پوتیون کی اولاد اور بہنون کی اولاد اور بھتیجیان اور چچا کی بیٹیان اور مامون کی بیٹیان اور خالہ کی بیٹیان اور نانا یعنی مان کا باپ اور پھوپھی اور اخیافی بھائی کے اولاد اور جو ان لوگون سے کے

ذریعہ سے میت کے رشتہ دار ہوں وہ سب ذوی الارحام میں داخل ہیں پھر ان سب میں مقدم وہ شخص ہے جو میت کی اولاد ہو جیسے نواسے وغیرہ پھر وہ جو میت کے ماں باپ کی یا ان دونوں میں سے ایک کی اولاد ہو اور وہ بھتیجیاں ہیں اور بہن کی اولاد ہے پھر وہ رشتہ دار مقدم ہے جو میت کے ماں باپ یا ان دونوں میں سے ایک کی اولاد ہو اور وہ ماموں ہیں اور خالائیں ہیں اور پھوپیاں ہیں اور جو دو شخص درجہ میں برابر ہوں تو ان میں مقدم وہ شخص ہے جو کسی وارث کے ذریعہ سے میت کا رشتہ دار ہو اور جو ان میں زیادہ قریب ہو تو دور کے رشتہ دار پر مقدم ہوگا اور نانا بھائی بہن کے اولاد پر مقدم ہے اور حصے والوں کو دینے کے بعد جو باقی بچے اور کوئی نسبی عصبہ نہو اور میت کو کسی نے آزاد کیا تھا تو وہ آزاد کرنیوالا باقی مال کا مستحق ہوگا ذوی الارحام کو اس صورت میں نہ ملے گا اور ذوی الارحام میں سے بھی کوئی نہ ہو تو ان کے بعد مولی الموالات وارث ہوگا اور مولی الموالات کا حال کتاب ولا میں دیکھنا چاہیے۔ اگر میت کے آزاد کرنے والے کا باپ اور بیٹا موجود ہے تو اسکی کل ولا آزاد کرنے والے کے بیٹے کو ملے گی اور صاحبین کے نزدیک چھٹا حصہ باپ کو باقی بیٹے کو اور اگر میت کے مولی کا دادا اور بھائی ہو تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دادا کو کل مال ملے گا اور صاحبین کے نزدیک دادا اور بھائی دونوں اس میں شریک ہوں گے جیسا دادا اور بھائی کے حال میں بیان ہو چکا اور ولا کا بیچنا اور ہبہ کرنا جائز نہیں ہے

کتاب حساب الفرائض

جب مسئلہ میں ایک نصف یا دو نصف یا ایک نصف اور باقی ہو تو وہ اصل مسئلہ دو سے ہوگا۔ اور جب ایک تہائی اور باقی غیر معین ہو تو اصل مسئلہ تین سے ہوگا اور جب ایک چوتھائی اور باقی غیر معین ہو یا ایک چوتھائی اور ایک آدھا اور باقی غیر معین ہو تو اصل

مسئلہ چار سے ہوگا اور جب آٹھوان حصہ اور باقی غیر معین ہو یا آٹھوان حصہ اور ایک نصف
اور باقی غیر معین ہو تو اصل مسئلہ آٹھ سے ہے اور جب مسئلہ مین ایک نصف کے ساتھ
تہائی یا چھٹا حصہ ہو تو اصل مسئلہ چھ سے ہے اور ایسے مسئلہ مین ضرورت کے وقت دس
تک عول ہو سکتا ہے اور جب چوتھائی کے ساتھ تہائی یا چھٹا حصہ جمع ہو تو اصل مسئلہ
بارہ سے ہے اور ایسے مسئلہ مین ضرورت کے وقت سترہ تک طاق عدد سے عول ہوتا
ہے اور جب آٹھوان حصہ کے ساتھ دو تہائی ہون یا ایک چھٹا حصہ ہو تو اصل مسئلہ
چوبیس سے ہے اور ضرورت کے وقت عول مین ستائیس بھی ہو جاتے ہین - از مترجم
ضرورت کے وقت عول سے مراد یہ ہے کہ جب اصل مسئلہ سے سب وارثون کو حصہ نہ
پہونچ سکے تو بقدر ضرورت اصل مسئلہ کو بڑھا لیا جائے - مثلاً ایک خاوند اور دو بہنین
وارث ہون تو خاوند کو نصف اور بہنون کو دو تہائی دینا چاہیے اور چھ کا نصف تین اور
دو تہائی چار ہوتے ہین لہذا یہ اصل مسئلہ چھ سے ہے ضرورت کے سبب سے اس کا عول
سات کے طرف ہوگا اسی طرح چھ کا عول دس تک ہو سکتا ہے اور بارہ کا عول چودہ
اور سولہ کے طرف نہین ہوتا اور چوبیس کا عول ستائیس کے سوا کسی اور عدد سے کے
طرف نہین ہوتا پھر جب اصل مسئلہ وارثون پر پورا تقسیم ہو جائے تو وہی مسئلہ صحیح ہے
یعنی اس عدد کو ضرب کی حاجت نہین ہے اور اگر کسی فریق کے حصے اس فریق پر
پورے تقسیم نہ ہو سکین تو اسی فریق کے عدد کو اصل مسئلہ مین ضرب دیا جائے اور اگر
اسی مسئلہ مین عول ہوا ہو تو جس عدد کے طرف عول ہوا ہے اس مین ضرب دیا جائے
پھر جو حاصل ضرب ہو اسی سے مسئلہ صحیح ہوگا - مثلاً ایک زوجہ اور دو بھائی ہون تو
زوجہ کی چوتھائی ہے اور باقی دو بھائیون کا ہے اصل مسئلہ چار سے ہے لیکن باقی تین
دو بھائیون پر پورے تقسیم نہین ہو سکتی تو دو کو چار مین ضرب دین گے حاصل ضرب
آٹھ ہون گے اس سے یہ مسئلہ صحیح ہوگا زوجہ کو دو سہام اور ہر بھائی کو تین سہام

پونچین گے اور جب کسی فریق کے عدد مین اور اُن کے حصون کے عدد مین توافق
فریق کے وفق کو اصل مسئلہ مین ضرب دین گے مثلاً ایک زوجہ اور چھ بھائی ہون
کی چوتھائی ہے اور تین اور چھ مین توافق ہے تو چھ کے وفق کو یعنی دو کو اصل
ضرب دینگے حاصل ضرب سے مسئلہ صحیح ہوگا اور اگر کئی فریق کے حصے اپنے اپنے
نہو سکین تو ایک فریق کے عدد کو دوسرے فریق کے عدد مین اور حاصل ضرب
فریق کے عدد مین ضرب دین اور آخری حاصل ضرب کو اصل مسئلہ مین ضرب
اُس حاصل ضرب سے مسئلہ صحیح ہوگا اور اگر دونون فریق کے عدد یکسان ہون
اور دو بھائی وارث ہین تو دو کو یعنے ایک فریق کے عدد کو اصل مسئلہ مین ضرب دینا
اور اگر ایک فریق کا عدد دوسرے فریق کے عدد کا جز ہو تو بڑے عدد کو ضرب دینا
مثلاً چار زوجہ اور دو بھائی ہون تو چار کو ضرب دینا کافی ہوگا اور اگر نصف یا ثلث
مین دونون فریق کے عددون مین توافق ہو تو ایک کے وفق کو دوسرے کے کل
ضرب دیکر حاصل ضرب کو اصل مسئلہ مین ضرب دینا چاہیے مثلاً چار زوجہ اور ایک
چھ چچا ہین تو چھ اور چار مین توافق بالنصف ہے تو ان دونون مین سے ایک کے
کو دوسرے کے کل مین ضرب دیا جائے اور حاصل ضرب کو اصل مسئلہ مین ضرب
کل اڑتالیس ہون گے اڑتالیس سے مسئلہ صحیح ہوگا۔ از مترجم جہان جہان اصل
مین ضرب دینا مذکور ہے اُس مسئلہ مین اگر عول کی صورت ہو وہ بجائے اصل مسئلہ کے
مین ضرب دیا جائے گا اور دو عددون مین توافق ہونے کے یہ معنی ہین
دونون کسی تیسرے عدد پر پورے تقسیم ہو جائین۔ پھر جب مسئلہ صحیح ہو جا
تو ہر وارث کے حصون کو ترکہ مین ضرب دیا جائے پھر جو حاصل ہوا ہو اسکو
عدد پر تقسیم کرنا چاہیے جس سے مسئلہ صحیح ہوا ہے اس طور سے ہر وارث کا حصہ
جُدا معلوم ہو جائے گا

باب المناسخہ

مسئلہ مناسخہ سے کیا مراد ہے۔ یہ مراد ہے کہ مورث کا مال تقسیم کرنے سے پہلے کوئی وارث
مرجائے تو پھر اسکے حصہ کو اسکے وارثون مین تقسیم کیا جاے اور جب ترکہ تقسیم نہ ہو
یہان تک کہ وارثون مین سے کوئی شخص مرجائے تو جو حصہ اسکو میت اول سے
پونہچا ہے اگر وہ اسکے وارثو نپر پورا تقسیم ہو سکتا ہے تو یہ دونون مسئلے ایک ہی
عدد سے صحیح ہو گئے اور اگر پورا تقسیم نہ ہو سکے تو میت ثانی کے وارثونکا مسئلہ بھی اسی
طریق سے صحیح کیا جاے جو پہلے مذکور ہوا پھر اگر میت ثانی کے سہام مین اور اُس
عدد مین کہ جس سے اس کا مسئلہ صحیح ہوا ہے موافقت نہ ہو تو اسکو پہلے
مسئلہ مین ضرب دیا جاے اور اگر موافقت ہو تو دوسرے مسئلہ کے وفق کو پہلے
مسئلہ مین ضرب دیا جائے پھر جو حاصل ضرب ہوگا اُس سے دونون مسئلے صحیح
اور پہلے مسئلہ سے جسکو کچھ حصہ ملا ہے اسکے سہام کو دوسرے مسئلہ مین ضرب
دیا جائے اور دوسرے مسئلہ سے جسکو جو حصہ ملا ہے وہ میت ثانی کے ترکہ مین
جسکو مافی الید کہتے ہین ضرب دیا جائے یعنے اُن سہام مین جو اُسکو میت اول
سے پونہچے تھے اور جب مناسخہ کا مسئلہ صحیح ہو جائے پھر یہ پہچاننا منظور ہو کہ ہر شخص
کو درہم کے حساب سے کسقدر پونہچتا ہے تو جس عدد سے مسئلہ صحیح ہوا ہے اسکو
اڑتالیس پر تقسیم کیا جائے اور جو خارج قسمت ہو تو اس کے واسطے ہر وارث
کے سہام سے حق اُس کا لیا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب

تمت بالخیر

ضروری

ترجمہ

قدوری مجتبائی

یہ قدوری کا اُردو با محاورہ ترجمہ ہے مطبع نے کم استعداد اور
عام لوگوں کی تفہیم کے واسطے سوال و جواب کے پیرایہ میں ایک ایسی
متانت اور خوبصورتی کے ساتھ ترجمہ کرایا ہے جس سے ادنی لیاقت کا آدمی
بھی بلامدد غیرے قدوری کے اہم اور باریک مسائل نہایت سہولت اور آسانی
کے ساتھ بخوبی سمجھ سکتا ہے اور عام اُردو خواں اِس کا مطالعہ کرکے تمام فقہی
مسائل سے واقف ہو سکتا ہے۔ معتبر اور قابلِ قدر کتاب ہے۔

اعلان

العبد عفی عنہ مالک مطبع مجتبائی

دھلی ماہ جنوری

سنہ ۱۸۹۹